



اصلی انڈین

کوکا پنڈت

کوکارام پنڈت

اعجاز پبلشرز

کوچہ چلان سنگھ نئی دہلی انڈیا

403	436	حمل کرنا	انحصار کرشن پر یوگ
404	437	درد و زہ	غیر ہارام بیوضی
405	438	پستان	نہایت ہی مقوی بخون
405	439	سینے کیلئے بہترین غذا ہاں کا دودھ	ہارام
406	440	دانت کے ایک ہی مہلے ہاں	دودھ
409	441	دشمن اپنا دشمن	برگد
410	442	برے خواب نہ آنے کا جنت	مقوی ہاں مرکب منوف
411	443	دلچسپی کرنا جنت	شر برگد کے بیٹے کیلئے نوادہ
412	444	سرور جن دینی کرنا جنت	نہایت ہی لا جواب مقوی ہاں بخون
414	445	خانداری	نفس حبیب مرکب
415	446	اسور خانداری	چٹیل
416	447	گرم چمکالہ اور گرم دال	چام شرب زندگی مولود و مغلطہ کی کچھ
417	448	باورچی خانہ	چٹیل کی ڈالھی
419	449	فضول خرچی	جسمانی حرکات سے حمل روکنا
421	450	گورقوں کی زبانی	سبزی خوری اور برتھ کنٹرول
422	451	خاندان کے آرام و آسائش کا خیال	دودھ پلانے کا عرصہ
423	452	پچھلے زمانے کی عورتیں	مرکب قوت ضبط
424	453	موجودہ زمانے کی انگریزی	انزال کے وقت مہسوکا کال لینا
426	454	خواتین عورتیں	مٹی کو دوک لینا
427	455	شریہ ماننے کا جنت	ریٹیم
427	456	ظلمی دور کرنا جنت	آنکس پر
429	457	مقوی دینی کرنا جنت	دوران عمل عام طور پر مستورات
430	458	دلچسپی کرنا جنت	کی حالت ماہواری
431	459	استری دینی کرنا جنت	مضرات حمل
432	460	دشمن کرنا جنت	حاملہ کی کیا کرنا چاہیے
432	461	سوالی دینی کرنا جنت	جنین کی پرورش
	462		بہنیں کی صورتیں

456	433	علامات واداء آتوں اور نال	کھانا زیاں کرنے کا جنت
456	434	بچے کا پیٹ میں سر جانا	تجاری بخار و درد کرنے کے پانے
457	435	اصلی درد	ہاں سرنا شک جنت
457	437	جوش حمل کی صورتیں تدابیر	پچھو بخار جنت
457	440	برقہ کنٹرول یا ناسات حمل	کشمیر جنت
457	441	اصول حفظان صحت	بیاد ہونے کا جنت
457	444	درازی مر کے اصول	رقہ دینی آنے کا جنت
459	447	سراپ کے کانے ہوئے کا علاج	دینی کرنا پان لانا جنت
459	447	دشمن کو شکست دینے کا عمل	آوردہ کیاری کا جنت
459	447	اپنے محبوب کو راضی کرنا	شر مارنا جنت
461	451	بجوت و دوکائی دینے کا جنت	جنت دینی کرنا جنت
461	451	سرمدی جنت	دیکھ دینی کرنا جنت
462	451	آدھا شیشی کا جنت	مرد دینی کرنا جنت
462	452	دینی کرنا جنت دیگر	دینی کرنا جنت
	452	دور اسد	کثرت سہارٹ سے پیدا ہونے
463	452	دلچسپی کرنا جنت	دالی کر دینا یا نا علاج
464	453	ماضی کی تیز اہرنے کا جنت	حفظ اللہ کے طور پر بکیز
465	453	کشمیر چھوٹنے کا جنت	میر و اشتغال کی ضرورت
466	453	بخار و درد کرنے کا جنت	اعضاء دیکھ اور قوت مردی
467	453	ہاں سر چھوٹنے کا جنت	غذا کی اہمیت
468	454	ہاں سر چھوٹنے کا جنت	کچلہ دیر
471	454	شول ہونے کا جنت	قوت ہاں پلانے کیلئے لافانی نسخہ
472	454	مرد کو دینی شکر کرنے کا جنت	اکسیر قوت ہاں
474	455	شر دینی کرنا جنت	قوت ہاں پلانے کیلئے تین سلسلہ اسیری
474	455	استری دینی کرنا جنت	مردانہ کمزوری اور فواد
476	455	چٹیل مدی جنت	فواد کال لافانی نسخہ
478	456	بدی پیدا ہونے کا جنت	مردانہ کمزوری اور فواد

538	مطلوب کا تابع کرنے کا جتر
	بیوی اور خاندان میں محبت بڑھانے کے جتر
539	کے جتر
542	بین کے در و کور کرنے کا جتر
542	نظر بد سے بچنے کا جتر
545	بیوی کو اپنے باحقہ رکھنے کا جتر
	کسی کو اپنی محبت میں قابو کرنے کا جتر
546	

521	مست ہونے کا جتر	481	مردانہ کردی اور رسم الفار
522	دشمنی کرانے کا جتر	495	امراض زچہ
522	مسلمان کرانے کا جتر	495	آنول
522	تجاری بنانا کا جتر	496	آنول کرنا
522	بھوت بے تابک جتر	497	پاشانہ اور پی شاپ
523	شیر و تالک جتر	498	صفائی
523	بنانا تالک جتر	500	خوراک
523	آگھہ کھینے کا جتر	503	جوان بڑکیوں کی لالچی
524	کان کا درد دور کرنے کا جتر	504	نسوانی خواہش
524	مذنی جتر	506	تپ لہزہ کو دفعہ کرنے کا جتر
524	بھوک نہ لگنے کا جتر	506	آدھے سر کی درد دور کرنا جتر
524	آگھہ کھینے کا جتر	507	حمل کی حفاظت کرنا جتر
526	لباس اور جسم کی صفائی	508	اتری ہوئی ناف ٹھیک کرنا جتر
526	عورت کا سب سے بڑا فرض	508	درم و گھٹ کی درد مٹانے کا جتر
529	رہیہ دینی کرنا جتر	509	گھٹی اور درد مٹانے کا جتر
529	دینی کرنا جتر	509	جگر کی درد مٹانے کا جتر
529	رہیہ پاک و دینی کرنا جتر	510	تپ لہزہ کو مٹانے کا جتر
529	رہیہ دینی کرنا جتر	511	اندردی کیا ہے؟
529	دینی کرنا جتر	511	آندرد کیا ہے؟
529	رہیہ پاک و دینی کرنا جتر	515	انڈکوش
531	رہیہ دینی کرنا جتر	517	دشمن کو سناپ سے کٹوانے کا طریقہ
531	رہیہ دینی کرنا جتر	517	ہر ایک کا اپنے پرہیزان کرنا طریقہ
531	دشمن دینی کرنا جتر	518	چوری شناسی کرنے کا طریقہ
532	دشمن پر فتح حاصل کرنا	520	مداری کو بچانے کا جتر
532	دشمن کو ہرانے کا جتر	520	مداری کو بچانے کا جتر
532	مسلمان بچانے کا جتر	520	بے پاد بڑھانے کا جتر
532	پیشو کا درد بڑھے	521	ذوال پولنے کا جتر

اور آسان ترین نسخہ خیات

مردوں کی خاص بیماریوں کے مفید اور مخرب نسخے جربان اور
سرعت انزال نامکھانہ مصفا ایک تولہ موصلی سفید ایک تولہ
نسخہ خیات: برش برنگہ (داڑھی بڑ) ایک تولہ بعلب مصری
ایک تولہ۔ شقاقل ایک تولہ۔ الاچی خورد ایک تولہ مصری کوزہ
سوا تولہ سفوف ناکہ روزانہ صبح ۶ ماشہ شام ۶ ماشہ ہمراہ ایک پاؤ
دودھ نیم گرم کے استعمال سے جربان و سرعت انزال کو فائدہ پہنچا ہے
قوت باہ کے لئے بھی اسی پرے تیل کھانی اور میٹھی چیزوں کے
استعمال سے پرہیز کرنا چاہئے۔
نسخہ (۲) کبکد کی توند پھال پھلی پتے اور پھول برابر لے کر دو گنا
مصری ملا کر سفوف بنالیں۔ ہر روز صبح کے وقت ایک تولہ ہمراہ
شیر گاؤ۔ ایک پاؤ کھانے سے جربان و سرعت بائہ پہنچا ہے۔
اگر زود دھمیں ماشہ شہد بھی ملا لیں تو زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ تیل
کھانی حجام وغیرہ سے پرہیز کرنا چاہئے۔

شباب کی سحر کاریاں

شباب خواہ کسی بھی چیز کا ہو ہمیشہ پر لطف نشاط انگیز اور سحر کار ہوا کرتا
ہے۔ چودھویں رات کے چاند کی جوانی کس قدر دلکش ہوتی ہے۔ موسم خزاں کی
شباب کس قدر زور و جوش ہوتا ہے۔ چوہلوں کی جوانی رنگ و بو کا ایک طوفان ہوتی
ہے جو ذوق سلیم رکھنے والوں کو اپنی شہرت سے مسحور کر دیتی ہے مگر انسان کا
شباب مناظر قدرت کی جوانی سے بھی کہیں بڑھ کر مست و رنگین ہوتا ہے۔ ایک
جوان وجہہ کے نقش و نگار میں جب جوانی کی بہاریں اپنا رنگ بھرتی ہیں تو وہ
ایک جسم سحر و انقلاب ہوتا ہے جس کی ایک جنبش نگاہ سے کائنات کا نظام بد ہالہ
ہو سکتا ہے۔ کارگر عالم میں انسان کی جوانی لذت کدرا کا ایک سیل ہمہ گیر ہے جو
زمانہ کے پست و بلند اور حالات و اوقات کے کشید و فراز سے بے نیاز ہو کر
اپنی بے پناہ جزی و تندی سے بے جا چلی جاتی ہے اور کسی بڑی سے بڑی مخالفت
اور کسی عظیم الشان سے عظیم الشان سد راہ کو بھی خاطر میں نہیں لاتی۔

لٹی ہوئی جوانی:

کس قدر محسوس و پاس غم و اندوہ کا مظاہرہ ہے کہ موجودہ تہذیب و
تمدن کی ترقی کے زمانے میں جبکہ انسان کو اپنی شانگی اور تہذیب کے عروج پر
بہت کچھ فخر و ناز ہے۔ ہم انسان کی جوانی کو اس کی امتیازی خصوصیات سے محروم
دیکھتے ہیں۔ روزمرہ کے مشاہدات اور واقعات شاہد ہیں کہ جوانی کے جوش
اور ولولے کی شباب کی آرزوئیں اور انگلیں آج کل کے نوجوانوں کا نام کرتی
پھرتی ہیں۔ نوجوان فقط نام کے نوجوان رہ گئے ہیں ورنہ حقیقت یہ ہے کہ نہ ان
کے دل میں جوانی کی کوئی آہنگ ہے اور نہ ان کے جسم میں شباب کی کوئی قوت۔
ان کے چہرے خنراس رسیدہ پھول کی پتی کی طرح مرجھائے ہوئے ہیں اور ان
کے جسم ساغور و دھوپاوی طرح حوادث زمانہ کی ایک شوکر سے پامال ہو جانے
کے لئے تیار۔ جذبات کے غلام بن کر اور نفسانیت کے آستان پر سر نیازم

کر کے نو جوانوں نے اپنی جوانرwand طاق کے سنگ بنیاد کو اپنے جسم کے مٹھ کو ایک فانی لذت کے لئے پانی کی طرح بہا دیا ہے۔ ان کے جسم ٹھوگے ہو گئے ہیں اور ان کی جوانرwand جوانی اب ایک صورت کی جوانی سے دوچار ہوتے ہوئے بھی شرماتی ہے۔ وہ نگاہ جو خیروں سے لڑتی چاہئے بھی اب ایک عورت کے تصور سے بھی بچتی ہو جاتی ہے۔ نو جوان خود چاہ ہو گئے ہیں اور انہوں نے اپنے ساتھ مصوم عورتوں کو بھی تباہ کر دیا ہے۔ اب ان کی نو جوان بیاں اپنی جوانیوں کا ماتم کرتی پھرتی ہیں۔ ان کے گھر کے دروازے اور ان کو حسرت کی نظر سے تنگ رہے ہیں۔ وہ دروازے پر جنت کی سرسبز برکتی چائیں جھیں نو جوانوں کی لٹی ہوئی جوانی کی بدولت اب ان سے حسرت و یاس برتی ہے۔ وہ گھر جن پر محبت کے فردوس قربان ہونے چاہئے تھے نو جوانوں کی ناگفتہ بہ حالت کے صدمے میں تباہ و برباد ہو رہے ہیں۔ قدیم دور کے مہاں بیوی کی قابل رشک روایات عشق و محبت ایک بھولا لائبر افسانہ بنی ہوئی گئی ہیں۔ وہی نو جوان جو کبھی بیویوں کی نگاہوں میں دیوتا کا زبیر رکھتے تھے آج اپنی لٹی ہوئی جوانی کی بدولت بیویوں کی نگاہوں میں ذلیل و خوار ہو رہے ہیں۔

مغموم جوانی کا دلخراش منظر:

جوانی محبت اور مسرت و شان دہانی کے شامیں مارتے ہوئے سمندر کی ایک لہر ہے۔ دنیا کی کوئی شے اس قدر غم و اندوہ کی حامل نہیں ہو سکتی جس قدر کہ ایک مگھن آداس اور لٹی ہوئی جوانی کا مظاہرہ۔ جوانی سحر کار اور نشاط خیز جوانی اور پشیمانی پر دست یاس رکھ کر رخصتی آجیں بھرے۔ آہ! اس سے بڑھ کر دلخراش منظر اور کون سا ہوگا!! جوانی..... ایک سہل ہے گھر جوانی اور کشادگی حیات میں ایک گرم گرم حصہ لینے سے گھبرائے! زندگی کے خوز پر میدان کارزار سے جو کرے کہ وہ جوانی جوانی نہیں ہے۔ وہ تو جوانی کا سایہ بھی نہیں ہے۔ جوانی تو شعلوں میں کھلتی ہے، برق کی جیتا بیوی پر سکراتی ہے۔ سمندر کی طوفان خیز موجوں سے لڑتی ہے مگر تہذیب و تمدن کی آغوش میں پلے ہوئے زر نگار ایلانوں کے گھن میں کھلے ہوئے نو جوان جوانی کی ان ہنگامہ خیز خصوصیتوں سے بیکر محروم ہیں۔ دنیا کی بچہ پر آ کر تماشا نیوں کی نگاہوں کا سحر کرنا بڑا درد نواز

وہ تو خود اپنی ہستی پر قرار رکھنے کے قابل بھی نہیں رہے ہیں۔ اس نو جوان کو لون زندہ کہہ سکتا ہے جس کی جوانی حوادث زمانہ سے دوچار ہوتے ہوئے نہیں بلکہ روزمرہ کے کاروبار زندگی سے نردازا رہا ہوتے ہوئے بھی قہر قہر کا بچتی ہے جس کے دل پر ہر وقت مایوسی و غم کی گھٹائیں محیط رہتی ہیں جس کے جسم میں بھی آنسوؤں کی بھلک نظر آتی ہے جس کے گرد و پیش اس کی کمزوریوں نے جہنم کی آگ کے شعلے بھڑکا رکھے ہیں جس کے پشت پر دھنکھٹاں کی وجہ سے اس کی بیوی کا دل بھی اس کی مٹھی میں نہیں ہے جو ایک کمزور اور مصوم دل کو بھی کھینچنے کی ہمت نہیں رکھتا۔ وہ دنیا کے خوز پر میدان کارزار میں شامل ہو کر کیونکر فتح و نصرت حاصل کر سکتا ہے؟ ایسا وہ ہمت، کمزور دل اور ناتواں نو جوان جسم جس کی رگوں میں شباب کا پوکرش نہیں کر رہا محض ناموزنہ ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ اس میں زندگی کی کوئی حرکت موجود نہیں ہے۔ زندگی تو اپنے گرد و پیش کی کائنات پر بھی چھاپا مارتی ہے۔ وہ تو دو عالم کو تھم لینے کی ہمت رکھتی ہے جو خود ہی سک رہی ہو وہ کتنے دن زندہ رہے گی؟ آج نہیں تو کل ضرور فنا ہونا ہوگا۔ یہ قانون قدرت ہے جس سے کہیں مفر نہیں۔

عالمگیر مردانہ کمزوری کی وجہ عظیم:

یہ خطرناک صورت حالات کیونکر پیدا ہوئی جس نے شمار و قطار سے باہر نو جوانوں کو جوانی کی آنگوں اور آرزوؤں سے محروم کر دیا ہے؟ اس ہمہ گیر آگ کے ہولناک شرارے کہاں سے اٹھے جس نے اکثر نوجوانوں کو محبت کے خرم صبر و قرار کو کھار کا خاک سیاہ کر دیا ہے؟ وہ سہل ہے گھر کمزور آغوش سے بلند ہوا جس نے جنت نشان گروں کی فردوس بدامان سروں کو خش و خاشاک کی طرح بہا دیا ہے؟ اگر تعلیمات کو نظر انداز کر دیا جائے تو اس قسم کے تمام سوالوں کا جواب فقط چند لفظوں میں دیا جاتا ہے یعنی کام ناستر کے اصولوں سے ناواقفیت..... اپنی تازہ ترین تعلیمات میں اس نے ان تمام مٹل و اسباب پر معتدیہ روش ڈالی ہے جنہوں نے ہمارے ملک کی خانگی زندگی کی بنیادوں کو ہلا دیا ہے۔ اس افعال کی مختصر تفصیل مندرجہ ذیل طور میں بھی دی

جاتی ہے۔ ان تمام حالات و واقعات کی تہ میں جنہوں نے نو جوانوں کو قوت شباب سے محروم کر کے ان کی بیویوں کو سرکش اور لاپرواہ بنا دیا ہے۔ اگرچہ بہت سے اسباب کارفرما ہیں لیکن میرے زیر بحث مضمون کا موضوع کثرت مباشرت ہے۔ اس مضمون میں مجھے صرف یہ بتانا ہے کہ کثرت مباشرت نے کس طرح ایک ہوٹک کی تربیت نہ کی ہے۔ وہ دوسرے تازے نو جوانوں کا خون چند ہی روز میں چوس لیا ہے اور پھر نو جوانوں کی اس کمزوری نے ان کی خانگی زندگی کی مسرتوں کو تباہ و برباد کر کے جنت انشائ گھر و کس طرح دوزخ کا مژدہ بنا دیا ہے۔

قوم کا تاریک مستقبل:

نو جوانوں کی اس عالمگیر کمزوری کا اثر محض ان کی ذات تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اس سے وہ معصوم اور بے گناہ ہستیاں بھی متاثر ہوں گی جو ابھی مستقبل کے دامن میں پنہاں ہیں۔ قوموں کی کمزوریوں کا راز افراد کی کمزوریوں میں مضمر ہے کیونکہ افراد کے مجموعوں کا نام ہی دوسرے الفاظ میں اقوام ہے۔ نو جوانوں کی تباہی اقوام و ملل کی تباہی ہے۔ نو جوانوں کی مردانہ کمزوریاں جس کثرت سے بڑھ رہی ہیں ان کے پیش نظر بلا خوف تردید کیا جا سکتا ہے کہ برصغیر روز بروز قہر تباہی کی طرف جارہا ہے۔

صحت جسمانی کی اہمیت

انسان کی دینی و دنیاوی زندگی کے تمام کاروبار کی بنیاد صحت جسمانی ہے اسی پر مذہب و اخلاق اور تہذیب و تمدن کی شاندار عمارتیں تعمیر کی جاتی ہیں۔ مگر نو جوانوں نے کثرت مباشرت سے اپنی صحت جسمانی کو تباہ و برباد کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ اعضائے ریسیک کی کمزوری سے وہ تمام خیالات و جذبات وہ تمام آرزوئیں اور انگلیں جو شباب کا مایہ الاقیا خاصہ ہیں۔ اس طرح مردہ ہو جاتی ہیں جس طرح خزاں کے آنے پر چمن کی رنگین بہاروں پر موت طاری ہو جاتی ہے۔ جب جسم کی بنیادی ہی بل ہی محو تو اعضائے ریسیک میں طاقت کہاں رہ جائے گی؟ اور جب اعضائے ریسیک کمزور ہو جائے تو پھر زندگی

کہاں اور زندگی کا لطف کہاں؟

نو جوانوں کی ناعاقبت اندیشی کے تلخ نتائج:

کثرت مباشرت سے جو مردانہ کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ وہ خانگی زندگی کی مسرتوں کے خرمین میں شعلہ کی اور نفرت کی چنگاں پھونک دیتی ہیں۔ ایک حد کے اندر مباشرت کا جذبہ بھی معیض فطری جذبات کی ذیل میں شامل ہے۔ فطری جذبات کی پذیرائی نہ ہونا زندگی کو تلخ بنا دیتا ہے۔ خصوصاً عورت کی جوانی کو تو اس سے گھن لگ جاتا ہے۔ عورت کی زندگی کا کامانہ عصر محبت ہے۔ محبت اس کا اوزر صفا پھونکا ہے۔ ایک ناز بردار مفلس شوہر کے ساتھ وہ ایک ٹوٹی پھوٹی جھوپڑی میں بھی خوش و خرم رہ سکتی ہے لیکن ایک امیر و کبیر شوہر کے ساتھ جو اس کے جذبات کو قدر شناس نہ ہو۔ بکس بکس محلوں اور زرکار ملبوسات کی موجودگی بھی اس کے مطبوع خاطر نہ ہو سکے گی۔ نو جوان مردانہ طاقت سے عاری ہو جائے اس کا دل بھی پژمرده ہو جاتا ہے۔ اس میں معصومیت کی حرارت بھی باقی نہیں رہ جاتی۔ بعض صورتوں میں ایسے نو جوان کا حراج بھی سخت چڑچڑاہو جاتا ہے۔ وہ ہر شے کو کاٹ کھانے دوڑتا ہے دنیا سے تو بیزار ہوتا ہی تھا۔ خود اپنی زندگی سے بھی اسے نفرت ہو جاتی ہے۔ ایسے شوہر کی موجودگی گھر کو کیوں مایم کدہ مسرت نہ بنادے گی؟ عورت ایسے مرد سے سخت بدگن ہو جاتی ہے۔ اس کے دل میں اس کے لئے محبت کے جذبات باقی نہیں رہ جاتے۔ بعض اوقات ناکام محبت عورت کے خشکیوں دل سے وہ چنگاریاں اٹھتی ہیں۔ جو تمام خاندان کے تنک و ناموس کو جلا کر خاک سیاہ کر دیتی ہیں مردہ اپنی فطرت سے مجبور ہے۔ اسے کوئی انعام نہیں دیا جاسکتا۔ اس افسوس ناک صورت حالات کا انعام تمام تر ناعاقبت اندیش شوہر کے سر ہے جس نے اپنی غلط روش سے ایک پرست گھر کو راسخوں کا مڈن بنا دیا۔

نفسیاتیات کے بھڑکنے ہوئے شعلے:

زندگی کو تین اور چوبیس بنانے والی تعلیم سے ہمارے نصاب تعلیم کا دور سے بھی واسطہ نہیں ہے۔ بہت سی وجوہات کی بنا پر فضا کچھ اس قسم کی ہو گئی ہے کہ

ہر طرف جذبات کی آگ کے شعلے ہی بھڑکتے نظر آتے ہیں۔ وہ رنگا جوا ترش جذبات کو فرو کر سکے کسی طرف موج مارنی دکھائی نہیں دیتی۔ رفتار زمانہ سے جذبات کی تسکین ہی جذبات کے ساتھ برتاؤ کرنے کا بہترین شعار قرار پا گیا ہے۔ ایک نوجوان کی آغوش میں ایک جبین مست شباب بیوی پہنچتی ہے تو وہ زندگی کے دیگر تمام مشاغل کو بے سود سمجھ کر اس کی گلستان شباب کی خوش بھینچ کر رہتا ہی اپنی زندگی کا مصلحتاً ہی مقصود بنا لیتا ہے۔ دن وہ رات ہو صبح ہو شام ہو اسے بیوی کے ساتھ نفسانیت کے مکمل کھیلنے کے سوا اور کوئی کام نظر نہیں آتا۔ بیوی ہی اس کی تمام امیدوں اس کی تمام انگشٹوں اس کی تمام آرزوؤں اور اس کی تمام سرتوں کا منبع و مخزن بن کر رہ جاتی ہے مگر جوانی کی یہ اندھا صند پستی بہت جلد اپنے گل کھلاتی ہے۔ جن کی رنگین چلیوں میں نوجوان کو اپنی انگشٹوں اور آرزوؤں ہی کا خون جھٹکتا نظر آتا ہے۔ اس وقت وہ ہزار چاہتا ہے کہ کاش کئی ہوئی جوانی اور لڑکا بوا شباب ایک بار پھر واپس آ جائے مگر اب کیا ہوتا ہے۔ زندگی کا وہ رنگین اور بڑبڑا ہوا دروازہ پر کوشش کرنے پر بھی واپس نہیں آ سکتا۔

ندی میں گزارا بوا پانی بھی کبھی واپس آیا ہے؟ بہترین دواؤں سے متوی ننداؤں سے ورزش سے احتیاط و پرہیز سے جسم میں بلا تک و شب طاقت آ جاتی ہے۔ اذکار رفتہ نامرود بھی مرد بن جاتے ہیں مگر بیدار آخر پھر بھی بیدار ہی ہے۔ لٹی ہوئی جوانی اور کھویا ہوا شباب ہزار کوشش کرنے پر بھی اپنی قدرتی تابانی اور درخشانی کے ساتھ واپس نہیں آ سکتے۔

کثرت مباشرت کی تباہ کاریاں:

کثرت مباشرت مرد کے حسن و جمال کو اس کے جبروت و جلال کو اس کی طاقت و شجاعت کو اس طرح غارت کر دیتی ہے جس طرح ایک عمر بھر آشوب کا سیل بے پناہ آسمان سے تباہی کرنے والی عمارتوں کو چشم زدن میں دین میں یوں کر دیتا ہے۔ مباشرت کی کثرت مرد کے جسم سے جوانی اور شباب کی قوت اس طرح چھین لیتی ہے۔ جس طرح سے ایک ماہر نر عطار گلاب کے تازہ اور گھٹنے پھولوں سے عرق کشید کر لیتا ہے۔ مباشرت کی کثرت سے جسم بعید اس طرح چرمودہ و مضمحل ہو جاتا ہے جس طرح سے عرق کشیدہ گلاب کی پتی مصل جاتی

ہے۔ کثرت مباشرت کے عادی نوجوان چند منٹ کی فانی لذت کے حریف بن کر اپنی تمام زندگی کا آرام کھو بیٹھتے ہیں۔ دنیا ان کی نگاہوں میں جوانی کی انگشٹوں کا ماتم کدہ بن جاتی ہے۔ کسی شے میں ان کو حسن و جوانی کا تابناک عنصر دکھائی نہیں دیتا۔ دنیا کی ہر کسی شے ان کی نگاہوں میں بوڑھی اور افسردہ ہو جاتی ہے۔ ان کی کمزوری اسے گرد پیش ایک ایسا جہنم تیار کر لیتی ہے جس کی آگ میں کوہ کوئی انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ ایسے لوگ زمین کی پشت پر ایک بار گمراہ ہیں۔ مدد قدرت بھی ان کو اپنی آغوش شفقت میں لینے سے انکار کر دیتی ہے۔ ان کو کہیں گوشہ عافیت نصیب نہیں ہوتا وہ ہر طرف ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔ حتیٰ کہ وہی بیکر حسن مست شباب بیوی جس کی محبت میں امیر ہو کر اس نے ایک غلط روش پر چل کر اپنے آپ کو تباہ و بادیا کیا اسے پائے اختصار سے ٹھکراتے گتے ہے۔ دنیا باریوں اور حوصلہ مندوں کی جولا نگاہ ہے۔ اس میں کمزور دنیا تو اس کے لئے کہیں سر چھپانے کو جگہ نہیں ہے۔

جوانی کے خرمن میں آگ:

مغری کا خزاں تہذیب و تمدن کے غزوہ خونریز نے جہاں نئی پودگی دیگر شمار و قطار سے باہر امتیازی خصوصیتوں پر چھاپ مارا ہے۔ وہاں اس کی رگوں سے شباب کے خون کا آخری قطرہ بھی نچھڑ لیا ہے۔ اس مادی تہذیب کے خوش منظر طوقان رنگ و بو سے متاثر ہو کر روحانیت کو اپنی منزل مقصود سمجھنے والے لوگوں کے دلوں میں بھی مادیت پرستی کا ذوق و شوق پیدا ہو گیا ہے۔ بیکر انسانیت سے لطف اندوزی اب بٹائے نسل کی ضرورت کا سامان نہیں سمجھی جاتی۔ بلکہ روزمرہ کی لذت مشغولیات زندگی میں اس کا بھی بطور ایک دلال ویر مشغلہ راحت کے شمار ہونے لگا ہے۔ قدیم ہندوستان کے رشیوں منیوں عالموں اور فاضلوں کے روحانی تخیلات کو اب وہ اہمیت نہیں رہی جو سکروائٹلز اور فریک ہیرس کی قماش کے جذبات پرست اور نفسانیت آموز شعلہ طرز ادیبوں کے دلفریب تجربات کو حاصل ہے۔ میاں بیوی کی چاندنی رات کی رنگین غلوں میں اب معصوم محبت کے دل افروز مظاہروں کے لئے نہیں ہیں۔ بلکہ نفسانیت کی آگ سے کھیلنے کے لئے ہیں۔ کاش کہ یہ گمراہ نوجوان ان نکتہ دینی سے واقف ہوتے

کہ زندگی کے جس جوہر کے باہر نکلنے میں اس قدر لذت و راحت کے اسباب
 پہاں نظر آتے ہیں اسے جسم کے اندر رکھنے میں کس قدر پیش و راحت پہاں
 ہوئی۔ جسم انسانی سے جوہر کی ان چند سفید بوندوں کی حقیقی قدر و قیمت جنہیں
 مرد کا مادہ منویہ و بیج اور مٹی کہا جاتا ہے۔ ایک لعل گراں بہا ہے کہ نہیں ہے۔ مگر
 ایک فانی لذت کا بار بار ڈالنا دیکھنے کے لئے اب حیات کی ان بوندوں کو نہایت
 بے دردی سے آب شور کی طرح بہا دیا جاتا ہے۔ جسم انسانی کا یہ لطیف جوہر
 نفسانیت کی آگ میں جلانے کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ ایک نئی حسنیٰ کو عالم
 وجود میں لانے کے لئے پانگہ ہے گا ہے ایک فطری جذبہ کی تسکین کرنے کے لئے
 ہے لیکن شب و روز کی نفسانیت کے کھیل جو آج کل کھیلے جا رہے ہیں۔ فطری
 جذبہ کی ذیل سے باہر ہیں۔ انہیں سوائے نفس پرستی کے ایک ذیل مظاہرہ و کے
 اور کسی شے سے تعبیر نہیں کیا جاسکتا۔ ایک حسین و جمیل شریک زندگی کا آتشیں
 حسن زندگی کی شب و تاریک میں صبح صادق کا اجالا کرنے کے لئے ہے لیکن جوانی
 اور زندگی کے اسرار و رموز سے ناواقف نوجوان محسن کے اس آتشیں بیکر سے
 اپنا خرمین جوانی بلکہ کشت زندگی بھی چھوٹک لیتے ہیں۔ اسے دوائے یہ کور ذوقی!
 اسے دوائے یہ کور نکاحی!



مقوی باہ خوش زائقہ دودھ

جودل و دماغ کو طاقت دینے کے لئے بھی اکسیر بنے بغیر ہے۔
پانی میں بھگو کر پھیلے ہوئے بادام دس عدد لے کر خوب باریک گھوٹ
لیں اور جوش کھاتے ہوئے آدھ سیر دودھ میں ملا دیں جب دو تین جوش
آجائیں تو دودھ آگ سے اتار کر ٹھنڈا کریں۔ جب پینے کے لائق ہو جائے تو
اس میں حسب خواہش شہد ملا لیں شہد نہ ملے تو مصری یا کھاڑ ملا لیں لیکن شہد
ملانے سے زیادہ مقوی ہو جائے گا۔ یہ دودھ نہایت ہی خوش ذائقہ اور مقوی ہوتا
ہے۔ صرف باہ اور دماغ کا سفوف دو ماشہ چھانک کر اوپر سے دودھ پیا جائے تو
زیادہ مقوی باہ اور مقوی دماغ ہو جاتا ہے۔

خمیرہ بادام نقرئی

جودل و دماغ کو طاقت دینے میں نہایت لاثانی چیز ہے
خوش ذائقہ ہونے کا یہ عالم ہے کہ اس پر ”حلاوت“ خوب است دیگر
بیاریہ“ والی مثالیں عین صادق آتی ہے۔ اعضا سے ریسے کی کزرو یوں کدور
کر کے باہ کو بنیادی طور پر طاقت دیتا ہے۔
بادام نقرئی دس تولہ لے کر خوب گھوٹ لیں خنی کہ مکھن کی طرح ملائم
ہو جائیں ایک پاؤ شیر گاؤں آدھ سیر مصری میں شربت سے زیادہ گاڑھا تو ام
بتائیں۔ خوشبو کے لئے حسب ضرورت روح کیڑہ ملا لیں۔ دس عدد ورق
چاندی اور دو تولہ دانہ الائچی کی کھل میں کر لیں خوب باریک پیں کہ اس خمیرے میں
ملا دیں۔ بس نہایت لا جواب ناشتہ تیار ہے۔ دو سے لے کر چار تولہ تک صبح کے
وقت استعمال کیا کریں۔ اوپر سے شہد گرم دودھ پیکیں پھر صحت دہسانی اور دل و دماغ
کی حالت کو دیکھیں کہ اس میں کس قدر ترقی ہوتی ہے۔ قوت باہ کے لئے یہ
نقد الہ دوا ہے۔

ضعف مردی کو دور کرنے والے سفوف

گوکھر و آدی چورن:

گوکھر و تانکھا نہ ستاوڑ ختم کوچ، کلکی، کھربئی۔ جملہ اودیہ ہم وزن
لے کر خوب باریک پیں لیں۔ اس میں برابر وزن مصری ملا کر بقدر ایک تولہ ہر
روز سوتے وقت یا ایک تولہ صبح ایک تولہ شام ہم گرم دودھ کے ہمراہ کھانے سے
بے حد قوت باہ دیتی اور خنی کا زخمی مانتہ شہد ہوگی۔

نرسنگہ چورن:

ستادور ایک سیر، گوکھر و کلاں ایک سیر، باری قند ایک سیر، ست گودا صلی
ایک سیر، بھلاوہ مصلیٰ دو سیر، سب کثیر پودہ چھٹانک، کچھ مصلیٰ ایک سیر
ترکد (سوتھ، مرجع سیاہ، تھیل) نصف سیر، مصری ساڑھے چار سیر۔ سب کو پیں
کر ایک ہر گائے کے خنی میں جب کر کے رکھیں۔ اس میں سے یکہ تولہ تک صبح
و شام ہم گرم دودھ کے ہمراہ استعمال کریں۔ نہایت مقوی باہ و مغلطہ مٹی ہے۔

موصلی آدی چورن نمبر 1:

موصلی سفید، موصلی سیاہ، باری قند، ست گودا صلی، ختم کوچ، گوکھر و
موصلی مصلیٰ جملہ اودیہ مساوی الوزن لے کر خوب باریک سفوف بتائیں۔ برابر
وزن مصری ملا کر اس میں سے دو تولہ تک صبح و شام گائے کے شہد گرم دودھ کے
ساتھ استعمال کریں۔ نہایت مقوی باہ اور مغلطہ مٹی ہے۔

موصیٰ تین تولہ تانکھانہ چھ تولہ کوکھر و لو تولہ۔ سب اجزاء ہار یک جیس کر برابر وزن مصری ملا کر ایک تولہ صبح ایک تولہ شام کے گرم دودھ کے ہر اہ استعمال کریں۔ اس کے استعمال سے قوت باہ میں اضافہ ہوتا ہے اور مادہ منویہ زیادہ مقدار میں پیدا ہوتا ہے۔

کرویر آدی چورن:

گمیر ہدی کی بڑ کا چھلکا ایک تولہ موصیٰ سبیل پانچ تولہ مغز مخم کوچ سات تولہ۔ سب کو جیس کر برابر وزن مصری ملا لیں اور گرم دودھ کے ہمراہ چھ ماشہ صبح اور چھ ماشہ شام کو استعمال کریں۔ نہایت ہی مفقی باہ و دمک منوف ہے۔

اوجاٹ آدی چورن:

خم اوگن ہداری قد ستاور اسگندہ ناگوری۔ نہایت ہار یک منوف بنا کر برابر وزن مصری ملا کر ایک تولہ صبح ایک تولہ شام ہر اہ نیم گرم دودھ گائے کے استعمال کریں۔ خوب طاقت بخش ہے۔

ستاور آدی چورن:

ستاور کھرنی (توتڑی) ہداری قد کوکھر و آ تولہ خشک۔ ان سب اجزاء کو الگ الگ ہار یک جیس کر ملا لیں اور سب کے برابر وزن مصری ملا کر اس میں سے ایک سے لے کر دو تولہ تک روزانہ دونوں وقت نیم گرم دودھ کے ہمراہ استعمال کریں۔ قوت باہ خوب بڑھتی۔

کام پو چورن:

کوکھر و چار تولہ مغز مخم کوچ آٹھ تولہ خم سکی چار تولہ ستاور چار تولہ ہداری قد آٹھ تولہ اسگندہ ناگوری ہارہ تولہ اڑور۔ ہارہ تولہ موصیٰ ایکس تولہ ست گوا ایکس تولہ مندل سرخ ایک تولہ دارچینی ایک تولہ الائچی خورد ایک تولہ الائچی کالان ایک تولہ قفل دراز ایک تولہ لوگ ایکس تولہ آ تولہ خشک ایکس تولہ ناگ کیر ایکس تولہ دوب کی بڑ سات تولہ کاسی کی بڑ سات تولہ۔ سب کو

ہار یک جیس کر سب کے برابر وزن مصری ملا کر اس کو ایک تولہ صبح ایک تولہ شام گرم دودھ کے ساتھ استعمال کرنے سے صبح آدی میں کھوڑے کی مانند طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔

مان سولاس چورن:

چم قفل دراز دانہ الائچی خورد مندل سفید آ تولہ خشک ہار یک تین تولہ۔ کشتہ فولا چھ ماشہ بیگ مصلیٰ آٹھ تولہ نیم سنی کافورس ماشہ کستوری دس ماشہ۔ سب کو ہار یک منوف بنالیں اور سب کے برابر وزن مصری ملا کر ہتھور چھ ماشہ صبح و شام دودھ کے ہمراہ استعمال کریں۔ یہ منوف ہر مزاج کے آدی کے لئے نہایت ہی مفقی باہ و دمک ثابت ہوا ہے۔

مدن پرکاش چورن:

تانکھانہ موصیٰ سفید ہداری قد ستاور اسگندہ ناگوری خم کوچ، مصل سبیل کھرنی ستاور موچرں کوکھر و چائل کل دال اڑد بریاں بیگ مصلیٰ بسلوچن۔ جملہ ادویات مساوی الوزن لے کر نہایت ہار یک منوف تیار کریں اور سب کے برابر وزن مصری ملا کر اس میں سے ایک تولہ صبح اور ایک تولہ شام کو ہمراہ نیم گرم دودھ گائے استعمال کرنے سے صبح چم مدن یعنی کام پرکاش ہوتا ہے۔ قوت باہ و کام میں مارنے لگتا ہے۔

اسگندہ آدی چورن:

اسگندہ ناگوری سیاہ تل۔ دونوں اشیاء ہم وزن لے کر ہار یک جیس لیں اور گھی میں چرب کر کے ہتھور ایک تولہ سفوف دو تولہ شہد خالص میں ملا کر صبح و شام چاٹ کر اوپر سے نیم گرم دودھ گائے پیا کریں۔ بھہہ قوی ہے۔

بروحار چورن:

بروحار کی بڑ کا سفوف بنا کر اس کو بڑ ستاور کے دس کی سات ہار پٹھ دے کر سایہ میں خشک کر لیں۔ اس میں سے دو تولہ چورن گھی میں خوب چرب کر کے گائے کے دودھ کے ہمراہ دونوں وقت کھانے سے۔ بہ حد طاقت پیدا ہوتی ہے۔

عقتر قرحاً سوختہ لوگ، کسر فلفل دراز جاوڑی، مندل سفید ہر ایک ایک تولہ۔ انہوں مصفی چار تولہ۔ سب کو ہر ایک پین کر اس میں سے ایک یا دو رتی سفوف لے کر گائے کے دودھ کے ساتھ رات کے وقت کھانے سے ازلہ اساک ہوتا ہے اور قوت جماع بھی بڑھتی ہے۔

گندھک آدی چورن:

آملہ سارگندھک مصفی آملہ خشک۔ دونوں ہم وزن خوب ہر ایک پین کر سبز آٹوں کے رس کی سات پھدے کر سایہ میں خشک کر لیں۔ اس رس میں برابر وزن مصری اور شہد ملا کر پتھر چھ ہاشہ روزانہ استعمال کرنے سے بے حد قوت باہ پیدا ہوتی ہے۔ ہاضمہ بھی تیز ہو جاتا ہے۔

ان تمام دوائیوں کو آدھ رویدک میں باقی کر کہتے ہیں کیونکہ یہ جسمانی طاقت بھی بڑھاتی ہیں۔

قوت باہ کے چند ایک لاثانی نسخے

جن کے استعمال سے کثرت مباشرت سے کھوئی ہوئی طاقت شریطہ طور پر دوبارہ حاصل ہو سکتی ہے

حیرت انگیز طور پر مولد و مغلف مٹی نسخہ

غذا کی غذا اور دوا کی دوا جو صبح کو بطور ناشتہ استعمال کی جاسکتی ہے۔

اجزائے نسخہ:

(1) موٹی سفید پانچ تولہ (2) موٹی سیاہ دو تولہ (3) ثعلب مصری پانچ تولہ (4) دانہ لالچی سفید دو تولہ (5) خستہ خرمائے ہندی دو تولہ (6) برادہ چوب چینی ایک تولہ (7) دارچینی ایک تولہ (8) مغز بادام آٹھ تولہ (9) مغز پستہ ایک تولہ (10) چار مغز سولہ تولہ (11) سیسے اسفول دس تولہ۔

ترکیب تیاری:

سب چیزوں کو الگ الگ ہر ایک پین کر پھر وزن صحیح کر کے آپس میں ملا لیں پس تیار ہے۔

خواص و افعال:

کثرت مباشرت کی وجہ سے اگر جسم مٹی سے خالی ہو چکا ہو تو اس سے کثیر مقدار میں مٹی پیدا ہوتی ہے۔ سوکھے ہوئے لاغر بدن کو تازہ اور تیار کر دیتا ہے۔ پانی ایسی چکی مٹی کو کاڑھا کرنے میں اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ دائمی قبض کی شکایت کو دور کرتا ہے۔ مین طبع ہے۔ دماغ کو حیرت انگیز طور پر تقویت دیتا ہے اور صحت کو بڑھاتا ہے۔

طریقہ استعمال:

ایک تولہ دوا لے کر ایک پاؤ گرم دودھ کھولتے ہوئے میں ملا کر پیچے آٹار لیں اور مصری ملا کر گھس۔ سرد ہونے پر چچے سے مثل کھیر کے کھائیں۔ پس بے نظیر ہے۔

شباب آور

جو دو ہفتہ میں چہرے کا رنگ سرخ گمنار بنا دیتا ہے۔

اجزائے نسخہ:

(1) چوب چینی دس تولہ (2) عشبہ میں تولہ (3) عتاب دلائی کلاں 45 دانے (4) منڈی دس تولہ۔

ترکیب تیاری:

تمام ادویہ کو تھ کر چار ہر پانی میں رات بھر کی مٹی کے برتن میں بھگو رکھیں۔ صبح عرق کشید کر لیں۔ پس اکسیر شرب عرق تیار ہے۔

خواص و افعال:

خرابی خون کے لئے نہایت بے نظیر چیز ہے۔ گندے اور فاسد خون کو صاف کر کے چہرے کو نکدن کی طرح چمکا دیتا ہے۔ خون کا خراب ہونا بھی قوت

باہ کی کمی کا باعث ہوا کرتا ہے۔ پس ایسی حالت کے لئے عرق واقعی شباب آور ثابت ہوا ہے۔ اگر اکیلا استعمال کیا جائے تو یہ عرق صرف خون کو صاف کرنے کے لئے بے نظیر ثابت ہوتا ہے لیکن جب اسے پیچھے لکھی ہوئی ترکیب کے مطابق استعمال کیا جائے تو یہ عرق واقعی اکسیر شباب ہے۔ اس کے استعمال سے صاف اور صالح خون کثیر مقدار میں پیدا ہو کر قوت باہ کو از حد ترقی ہوتی ہے۔ صحت کو اس کے استعمال سے قابل رشک فائدہ پہنچتا ہے۔

ترکیب استعمال:

نہار منہ غسل و حاجات ضروریہ سے فارغ ہو کر ایک چمٹا تک شیر و انگور میں دو تولہ یہ عرق شباب آور ملا کر نوش فرمائیں اور آدھ گھنٹہ بعد مغز بادام شرب ایک تولہ مغز خیارین ایک تولہ مکھن تارہ گاؤ دو تولہ شکر زری دیسی نو ماش ملا کر استعمال کریں۔ اسی طرح ایک خوراک اس عرق کی شام کو بھی استعمال کریں اور اوپر سے حسب دستور مکھن بادام و غیرہ کا مرکب نوش فرمائیں جس کی گزری جوانی کو واپس لا دے گا۔

لاٹانی مقوی باہ نسخہ

کوڑیوں کے مول بننے والا نسخہ جو اشرفیوں کے نسخوں سے بڑھ چڑھ کر ہے۔
اجزائے نسخہ:

(1) اجوان دسکی حسب ضرورت (2) عرق لیوں کاغذی حسب ضرورت۔

ترکیب تیاری:

ایک پینٹی کے مطابق میں اجوان دسکی حسب ضرورت ڈالیں۔ اوپر سے لیوں کاغذی کا کپڑے سے چھانا ہوا عرق اتار ڈالیں کہ اجوان کے ایک انگلی اوپر تک آجائے۔ جب لیوں کا عرق اجوان میں جذب ہو کر بالکل خشک ہو

جائے تو دوسری مرتبہ اتنا ہی عرق اور ڈال دیں۔ اسی طرح کل سات بار عمل کریں۔ پس کوڑیوں کی لاگت میں وہ نسخہ تیار ہے جو اشرفیوں کی قیمت رکھتا ہے۔

افعال و خواص:

یہ لاٹانی نسخہ ایک سینہ کا راز ہے۔ جو صرف ناظرین کرام کے پاس خاصا طرے انشاء کیا جاتا ہے۔ بہت سہاشرت کی علت کے برابر کردہ جو ان اس سے حمولے ہی مرے میں گئی گزری قوت حاصل کر سکتے ہیں۔ جب معدہ کمزور ہو چکا ہو بھوک بالکل نہ لگتی ہو یا کھانا یا جزو بدن نہ ختا ہو۔ اس وقت یہ نسخہ خصوصیت سے زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے۔ تجربہ بتاتا ہے کہ یہ نسخہ مریض کی قوتات سے بڑھ چڑھ کر مقوی ثابت ہوتا ہے۔

ترکیب استعمال:

سازمے دس ماش نہار منہ صبح کھانا کھانے کے بعد دو پہر کو اور پھر شام کو یعنی تین مرتبہ پھر آدھ نیم گرم استعمال کریں۔

کرشن ٹانک پلو

یہ گولیاں نہایت آسانی سے تیار ہو سکتی ہیں اور حیرت انگیز طور پر مقوی ہیں۔

اجزائے نسخہ:

ریڈ پوسٹڈ آئرن 16 گرین، کوئین سلفیٹ 30 گرین، سٹرکین 2/5 گرین اور سینک ڈرائی اوکسائیڈ 1/5 گرین۔

ترکیب تیاری:

تمام ادویات گولہ کر کے صاف اور صومہ کرل میں آدھی چمٹا تک شراب براہی کے ذریعہ کرل کریں۔ جب گولیاں بننے کے لائق ہو جائیں تو دو دو گرین کی گولیاں بنائیں۔

نوٹ: یہ تمام ادویات ڈاکٹری ہیں۔ سٹرکین اور آریٹیک ڈرائی اوکسائیڈ

زہریں ہیں۔ جو عام لوگوں کو آسانی سے نہیں مل سکتیں۔ اس لئے بہتر ہے کہ یہ نسخہ کسی ڈاکٹر سے تیار کروایا جائے۔

خواص وافعال:

کمزوری تاخوری کو دور کرنے والی نہایت زود اثر و عمدہ دوا ہے۔ چند ہی خوراکیوں میں اسے عجیب و غریب فوائد کا اظہار کر دیتی ہے۔ ایک دو ہفتوں کے استعمال کے جسم میں گہنی ہوئی طاقت پھر واپس آتی شروع ہو جاتی ہے۔ قوت باہر کو اس دوا سے بہت مدد ملتی ہے۔ کھایا پیلا ہوا بدن بنتا ہے۔ جسم اور چہرے پر سرخی کی لہر دوڑنے لگتی ہے۔ نا طاقی طاقت میں اور کمزوری اس کے استعمال سے شہ زوری میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اس کے دوران استعمال میں دودھ گھی خوب استعمال کرنا چاہئے۔

ترکیب استعمال:

ایک گولی بھر اور ایک شام کو کھانا کھانے کے چندہ میں منٹ بعد ہر ادیم گرم پانی کے استعمال کریں۔

بے نظیر مقوی باہ گولیاں

جو نہایت آسانی سے تیار ہو سکتی ہیں اور فوائد میں بے نظیر ہیں۔

اجزائے نسخہ:

ایکسٹریکٹ آف کس وامیکا آٹھ گرین، کوئین سفلیٹ 32 گرین، آئرن فاسفیٹ 32 گرین۔

ترکیب تیاری:

کسی نہایت عمدہ اور صاف کھریل میں اتول کوئین سفلیٹ اور آئرن فاسفیٹ کو ملا کر چند منٹ تک کھریل کریں۔ پھر ایکسٹریکٹ آف کس وامیکا ملا لیں۔ عرق گلاب ملا کر کچھ منٹ تک خوب کھریل کریں تاکہ ایک جان ہو جائے۔ پھر اس تمام مرکب کی 32 گولیاں تیار کر لیں۔ بس وہ حیرت انگیز مقوی

نسخہ تیار ہے جس کی تیاری میں چند منٹ خرچ ہوتے ہیں لیکن جس کے مقابلے میں بڑے بڑے طول طویل طریقوں سے بننے والے نسخے پیچھے ہیں۔

نوٹ: ایکسٹریکٹ آف کس وامیکا کچلے کا ست ہوتا ہے جو ایک زہریلی چیز ہے۔ اس نسخہ کی تمام دوا میں انگریزی ہیں۔ کسی ڈاکٹر سے تیار کروایا جائے۔

خواص وافعال:

یہ ڈاکٹری اجزاء کا نسخہ اپنے افعال و خواص کے اعتبار سے قوت باہ کی دواؤں میں ایک قابل قدر چیز ہے۔ دل، دماغ، معدہ و دیگر تمام اعضائے جسمانی کو طاقت بخشنے میں بے نظیر ثابت ہوا ہے۔ دودھ گھی اس کے استعمال سے خوب ہضم ہوتے ہیں۔ چہرہ اور جسم کا رنگ نکھر آتا ہے۔ بھلوس غصہ کی طاقت پیدا ہو کر کمزوری شہ زوری سے اور نا طاقی طاقت سے بدل جاتی ہے۔ مرکز تعامل میں اس سے ایک برقی رو پیدا ہو جاتی ہے اور عضو مخصوص کی سوئی ہوئی رگوں میں جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ اس نسخہ کا کلی ہفتوں تک باہر میں استعمال کریں اور اس کے ساتھ دودھ گھی خوب استعمال کریں تو سب قسم کی کمزوریوں کا ازالہ کر کے کمزرت مباشرت سے خالی کئے ہوئے جسم کو یروج سے بھر پور کر دیتا ہے۔

ترکیب استعمال:

ایک گولی صبح ایک شام کھانا کھانے کے بعد دودھ یا نیم گرم پانی کے دو چار گھنٹوں سے۔

کایا پلٹ مقوی گولیاں

جو تمام مقوی باہ دواؤں کی سر تاج ثابت ہوئی ہیں۔

اجزائے نسخہ:

(1) کشتہ فولا درجہ اول چار تولہ (2) کچلے مدبر پانچ تولہ (3) ست سلاجیت پانچ تولہ (4) زعفران شیریں ایک تولہ (5) کالی مرچ دو تولہ۔

ترکیب تیاری:

کشتہ فولا و صرف وہ استعمال کریں جو اسی کتاب میں "فولا اور قوت

مردانہ کی کمزوری کے ذریعہ عنوان درج ہے۔ کچھ اس طرح مدبر کریں کہ حسب ضرورت کچھ لے کر کسی چٹکی کے برتن میں ڈال کر ادھک کے پانی میں چند روز تک بھگوئے رکھیں۔ بعد میں چند روز تک بھگوار کے رس میں بھگوئے رکھیں۔ واضح رہے کہ یہ دونوں قسم کے رس کچھ کے اندر ہی جذب کر دیئے جائیں گے۔ گرائے نہیں جائیں گے۔ اس کے بعد جب کچھ ابھی کیلا ہی ہو ہاون دستہ میں خوب زور سے اچھی طرح کوٹ کر رکھ لیں۔ خشک ہونے پر کچھ بہت مشکل سے کٹا جاتا ہے۔ اس کا خیال رکھیں۔ پتہ وغیرہ کچھ کے اندر ہی رہے گا۔ اس کے ٹکڑے لے کر ضرورت نہیں۔ اس ترکیب سے مدبر ہونے کچھ میں پتہ کوئی نقصان نہیں دے سکتا۔ سلاجیت کی نہایت ہی مستحضر دو اوقات سے لیں۔ سلاجیت میں آج کل بہت زیادہ دھوکہ ہو گیا ہے۔ تمام لوگ ہزار کوشش کرنے پر بھی اصلی سلاجیت حاصل نہیں کر سکتے۔ بڑے بڑے حکیم اور عظامد علی سلاجیت فروخت کر رہے ہیں۔ زمران تھیری بھی بالکل خالص اور کسی معتبر جگہ سے لیں۔ بڑے بڑے حکیموں اور عطاردوں کے ہاں کسی قسم کے پھولوں کے رنگے ہونے ریشوں سے تیار کیا ہوا اعلیٰ زعفران ملتا ہے جو کوئی فائدہ نہیں کرتا۔ اصلی زعفران بازار میں تقریباً نایاب ہو رہا ہے۔ لوگ نہایت بے دردی سے لوٹے جا رہے ہیں۔ اس لئے آپ خوب سوچ سمجھ کر یہ چیزیں حاصل کریں۔ ولایت سے بھی زعفران ڈبیوں میں آتا ہے اس میں دھوکے کا اندیشہ نہیں ہے۔

اس نسخہ کی تمام چیزیں نہایت احتیاط سے خالص مہیا کر لینے کے بعد اگلا قدم ان کو آپس میں ملا لیتا ہی ہے۔ پہلے کیا مرچ کو کسی نہایت صاف اور عمدہ کمرل میں پیس لیں۔ پھر اس میں زعفران ملا لیں۔ پھر ست سلاجیت اور آخر میں کشتہ ٹولا داور کچھ مدبر بہت ہار یک کیا ہوا ملا کر چند گھنٹوں تک عرق کھاب کے ہمراہ کمرل کے کرے ایک جان کر لیں اور پچنے کے برابر گولیاں تیار کر لیں۔ بس وہاں فانی نسخہ تیار ہے جو صحیح معنوں میں گئی کمزوری جوانی واپس لا دیتا ہے۔

افعال و خواص:

یہ نسخہ اپنے کایا پلٹ خواند کے اعتبار سے ایک معیاری نسخہ ہے۔ کوئی دلائل معوی گولیاں جن کی تعریف میں اخباروں کے صفحوں کے صفحہ سیاہ کر

دئے گئے ہوں اس کی طاقت بخش قوتوں کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ تمام اشتہا کا دوا میں اس کے مقابلہ میں کچھ ہیں۔ یہ نسخہ بہت دیر سے ہمارے تجربے میں ہے اور کام اسے ایک ماہ تا نسخہ کھتے ہیں۔ اس میں یہ ایک امتیازی خوبی ہے کہ تمام اعضائے جسمانی کو قوت بخش کر باہ کو بنیادی طور پر طاقت دیتا ہے۔ اس کی پیدا کی ہوئی طاقت عارضی نہیں ہوتی بلکہ بہت مستقل اور پائیدار ہوتی ہے۔ دودھ کھی خوب ہضم کر کے جسم کو قابل رشک طاقت و توانائی دیتا ہے۔ صحت اس کے استعمال سے نمایاں طور پر ترقی کرتی ہے۔ معدہ کی کمزوری کو دور کر کے ہمیشہ کے لئے دودھ کھی ہضم کرنے کی طاقت بڑھاتا ہے۔ جسم کی رگ رگ سے کمزوری اور ناخوشی کو نکال پھینکتا ہے۔ کچھ مدت تک لگا کر استعمال کرتے رہنا صحت کو واقعی قابل رشک بنا دیتا ہے۔ جسم کے تمام اعضائے رکھے کو قوت دے کر باہ کی بنیادوں کو مضبوط و محکم کرنے کے علاوہ براہ راست بھی عضو خالص میں تحریک و حیات پیدا کرتا ہے غرضیکہ یہ ایک بے نظیر نسخہ ہے جو ناظرین کرام کے افادہ کے لئے درج کتاب کر دیا گیا ہے۔

ترکیب استعمال:

ایک گولی صبح آدھ سیر دودھ کے ہمراہ ایک دوپہر کو کھانا کھانے کے بعد نیم گرم پانی سے اور ایک رات کو سوتے وقت ہمراہ دودھ۔ دودھ کھی اس کے استعمال کے دوران میں زیادہ استعمال میں لائیں۔ تین گولیاں کچھ کرنی کریں تو دو کھائیں۔ بہتر ہو کہ پہلے کی دو صرف دو گولیاں ایک پوختہ صبح اور ایک پوختہ شام استعمال کریں۔ اس کے بعد موافق آنے پر ایک گولی دوپہر کو بھی کھانے لگیں۔

ایک نہایت ہی مجرب و مستند نسخہ

نسخہ:

(1) کشتہ فولاد درج اول (2) کشتہ ابرک سیاہ درج اول ایک ایک تولہ۔ (3) ستاور (4) گوکھر و دودھ تولہ۔

ترکیب تیاری:

کشتہ فولاد و دودھ استعمال کریں جو "فولاد اور مردانہ کمزوری" کے زیر عنوان درج ہے۔ کشتہ ابرک کی ترکیب بھی "اکسیری کشتہ جات کرشن" میں ملاحظہ فرمائیں۔ عام بازاری کشتہ استعمال کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا یہ کشتے خود تیار کریں۔ اول ستاور اور گوکھر کو نہایت پار یک کر لیں۔ پھر ان میں کشتہ فولاد اور کشتہ ابرک ملا لیں۔ بس وہ بے نظیر دھات پشت چورن تیار ہے جس کے مقابلے میں ہزاروں اشتہاری دوائیں بالکل فضول ہیں۔

افعال و منافع:

یہ دھات پشت چورن ایک مدت سے ہمارے تجربے میں ہے۔ معدے کو اگرچہ بہت زیادہ قوت نہیں دیتا لیکن ویرج کو گاڑھا کرنے میں ایک بے نظیر چیز ہے۔ جب ویرج جسم میں بہت کم ہو گیا تو جب ابھی اپنی ایسا چلا ہو تو یہ نسخہ ایک اکسیر سے کم مفید نہ ہوگا۔ چہرے کی زردی جسم کی لاغری دماغ کی کمزوری ہر وقت چپ کی سی حالت رہنا ادا سی سستی کسی کام کا چ کوئل نہ چاہتا وغیرہ تمام شکایات کو دور کرنے کے لئے یہ نسخہ ایک بے نظیر چیز ہے۔ بہت تیز نہیں ہے۔ اس لئے لگاتار بہت دیر تک استعمال کرتے رہنے میں کوئی نقصان نہیں ہے۔

ترکیب استعمال:

چار رتی صبح چار رتی شام ہر ماہ دودھ تازہ استعمال کریں۔

مروانہ امراض

اختلام

اگر بلا تقرر انسان کو پندرہ دن میں ایک بار اختلام ہو جائے تو کچھ زیادہ تشویش کی بات نہیں البتہ اس حالت میں بھی احتیاطی تدابیر پر عمل کرنا چاہئے ایسے مریضوں کو سر شام ہی کھانے سے فارغ ہو جانا چاہئے اور شراب، پائے تھوہہ تمباکو اور دوسری گرم اور منشی اشیاء قویا ترک کر دینی چاہئیں۔ سونے سے دو تین گھنٹے پہلے جو کچھ کھانا پینا ہو کھا پی لیں۔ کھانا کھاتے ہی دودھ پائے یا پانی پی کر سو جانے سے اختلام ہو جاتا ہے۔ سونے سے پہلے پیشاب کر لینا ضروری ہے۔

میں اپنے زیر علاج مریضوں کو ہدایت کرتا ہوں کہ اگر شام کے چھ سات بجے کھانا کھا یا ہو تو کھانا کھانے کے بعد کوئی چیز ہرگز استعمال نہ کریں بلکہ نہایت

نرم اور دودھ مضعم غذائیں کھائیں اور دھبھی زیادہ مقدار میں نہیں۔ کچھ جھوک دکھ کر
دستر خوان سے ٹانھا اٹھا لینا چاہئے۔ کھانے کے معاملہ میں اگر ہمارے فوجان
خاص احتیاط اور پرہیز سے کام میں تو وہ یقیناً ڈاکٹر کی مدد کے بغیر اس خطرناک
مرض سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر کوئی شخص ایسی غذا زیادہ مقدار میں کھاتا
ہے جو کہ اس کے کمزور معدے کے ناموافق ہے یعنی مضعم نہیں ہو سکتی ہے تو
ڈاکٹر کی کوئی تدبیر اُسے اس بیماری سے نجات نہیں دلا سکتی۔

احتلام کے مریضوں کے لئے آدن سونے سے پہلے پیشاب وغیرہ سے
نارغ ہونا ضروری ہے اور دوسرے دن کو جب آنکھ کھلے پیشاب ضرور کریں
چنت ہرگز نہ سوئیں بلکہ دایمی پہلو کے بل سوئیں۔ صبح سویرے بیدار ہونا بہت
ضروری اور مفید ہے۔ اس وقت مشانہ پڑھتا ہے۔ مشانہ کا بوجھ جب مٹی
کی نالی پر بیٹا ہے تو احتلام ہو جاتا ہے۔ سوتے وقت پاخانہ گاہ میں چپکایا
کے ذریعہ ٹھنڈا پانی پہنچانا بہت مفید ہے۔ زیادہ گرم بستر میں سونا مضر
ہے۔ ریڑھ کی ہڈی کو جب گرمی محسوس ہوتی ہے تو احتلام ہو جاتا ہے۔ اعلیٰ
اخلاق اور مضبوط قوت ارادی رکھنے والوں کو یہ بیماری نہیں ہوتی۔

احتلام کے مریضوں کو صبح دھام باقاعدہ ہوا خوری کرنی چاہئے۔ شہر
کے باہر باغ کی کھلی ہوا زیادہ مفید ہے جہاں گرد و غبار نہ ہو۔ بہت زیادہ ناغی
اور جسمانی محنت کی کثرت سے انسان میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اور خصوصاً

وقت باہم ہوتی ہے۔ جسم پر بہت بکرا اثر پڑتا ہے۔ مرض احتلام میں اضافہ ہوتا
ہے۔ زیادہ نرم اور زیادہ گرم بستر نہ سوئیں۔ چار بائیں کی نسبت مگرڑی کے
تخت پر سونا زیادہ مفید ہے۔ صبح سویرے ہی بستر کو چھوڑ دیں۔ ایک بار آنکھ
کھینچنے کے بعد بستر پر کریں لینا مضر ہے اس حالت میں اکثر احتلام ہو جاتا ہے۔

احتلام کے مریضوں کے لئے صبح تازہ پانی سے غسل مفید ہے۔ وقت غسل
اپنے اعضا کی صفائی خاص طور پر کریں۔ اپنے عضو پر نل کی دھار باقاعدہ گرائیں۔
رات کو سوتے وقت اپنے عضو پر خامی طور پر کم از کم دس منٹ پانی کی دھار
باندھ کر گرائنا بہت مفید ہے۔

احتلام کے مریضوں کو غذا بہت سادہ اور دودھ مضعم کھانی چاہئے۔ کھجری
چپاتی، مونگ کی دال، گھیا، میٹھے، شلغم وغیرہ۔ گھیا توری سے مراد بھنڈی
توری نہیں بلکہ گھیا توری یا مونگ توری ہے۔ احتلام کے مریضوں کے لئے بھنڈی
توری نقصانی دہ ہے۔ مینتی، میٹگیں، گولہ، تیل، ترش، مرغی، قیل، گرم اور تالین
غذائیں استعمال نہ کریں۔

جریان اور احتلام

جریان کیا ہے، کیوں ہوتا ہے۔ جریان کی مکمل تشریح اور اس کی علامتیں،
جسم پر جریان یا احتلام کا کیا اثر پڑتا ہے؟ بیماری کے دنوں میں کون کون سی احتیاطیں

کرتی جاہلیں۔ غذائیں اور پرہیز۔ جریان و احتلام کا مکمل علاج۔ جریان جس کو عام لوگ دھات جانا اور دھات گزنا کہتے ہیں۔ بیماری موجودہ نسل کے لئے یہ مرض گھن کا کام کر رہا ہے۔ بے شمار نوجوان اس مرض کا شکار ہیں۔ اس مرض میں پیشاب سے پہلے یا بعد یا درمیان میں سفید رطوبت نکلا کرتی ہے۔ اس رطوبت کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ منی ۲۔ مذی ۳۔ دوی

منی انسانی جسم کا عطر ہے جو رگ دریشہ سے کشید ہو کر نکلتا ہے منی انسان کی اصل زندگی اور جہر حیات ہے۔ اس کی موجودگی سے بدن میں طاقت اور چمکی پیدا ہوتی ہے۔ اس کی بدولت دلی میں امنگ اور مردانہ جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ منی کی حفاظت جوانی کی حفاظت ہے۔ منی ایک سفید رطوبت ہے جو شہرت کے وقت عضو کے سوراخ سے نکلتی ہے۔ اس کے نکلنے کی وجہ یہ ہے کہ بوقت شہرت عضو کی اندرونی شیشی کی حرکت ہوتی ہے۔ اس حرکت کی وجہ سے مثانہ کی گردن کے قریب جو گٹھی ہے اس پر دباؤ پڑتا ہے اور مذی نکل جاتی ہے۔ یہ گٹھی ایک ایسی لمبی ڈیڑھ اور چوڑی اور پونچھ کے قریب موٹی ہے اور وزن قریباً چھ گرام یعنی ڈیڑھ تولہ کے قریب ہوتا ہے۔

شہرت کے وقت مذی کا نکلتا ضروری ہے۔ اس کے نکلنے سے مذی کی

نالی نرم اور کشادہ ہو جاتی ہے۔ اگر نالی نرم اور کشادہ نہ ہو تو نقدی طور پر منی دیر میں نکلتی ہے۔ اور دیر میں نکلنے سے سردا و نہا سرد ہو جاتی ہے اور جلی نذر نہیں پاتا۔ اس کے علاوہ اس رطوبت سے یہ فائدہ ہے کہ راستے کو ملائم کرتی ہے تاکہ منی سہولت سے خارج ہو سکے۔ بعض اوقات یہ رطوبت ضرورت سے زیادہ وقت بے وقت خارج ہونے لگتی ہے۔ اس کی وجہ مثانہ کی گردن کے قریب والی گٹھی میں سوزش، گردن مثانہ میں سوزش اور قصبہ کی وجہ سے بھی تحریک ہو کر یہ رطوبت زیادہ مقدار میں خارج ہونے لگتی ہے۔ اس کے اخراج سے نیاؤ کمزوری نہیں ہوتی۔ مگر چونکہ مرغین اس وہم میں مبتلا ہوتا ہے کہ منی خارج ہو رہی ہے اس لئے وہ ضعف محسوس کرتا ہے۔

دوی ایک سفید رطوبت ہے جو پیشاب سے پہلے پیشاب کی نالی کو صاف کرنے کے لئے نکلا کرتی ہے۔ چونکہ پیشاب تیزی کے ساتھ نکلتا ہے اور کچھ دیر تک جاری رہتا ہے اس لئے دوی پیشاب سے پہلے ہو کر نالی کو چکنا اور لیس دار کر دیتی ہے تاکہ پیشاب کے دیر تک خارج ہونے اور تیزی کی وجہ سے نالی میں خراش پیدا نہ ہو۔ دوی کی پیدائش اس گٹھی سے ہوتی ہے جو مثانہ کی گردن کے قریب ہے۔ پیشاب کی حرکت کے وقت اس گٹھی پر دباؤ پڑتا ہے جس کی وجہ سے پہلے دوی نکلتی ہے۔

جب دوی زیادہ ہوتی ہے تو کالاجی ہو جاتی ہے اور پیشاب کے بعد

بھی خارج ہو جاتی ہے۔ یہ بیماری میں داخل ہے۔ جب ان مینڈ میں سے کسی ایک کا اخراج اعتدال سے بڑھ جائے تو اسے جریان کہتے ہیں۔ یہ ایک مہلک مرض ہے جس میں عام طور پر آج کل کے نوجوان مبتلا ہیں۔ لیکن ان سب سے خطرناک جریان مہی ہے۔ لوگ جریان کو معمولی مرض سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ مرض ہے جو کھن کی طرح انسان کو کھکا جاتا ہے۔ سوزاک اور آتشک وغیرہ امراض وقتی طور پر سخت تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ اس لئے لوگ ان امراض کی طرف بہت جلد توجہ دیتے ہیں اور جریان وغیرہ امراض کی پروا نہیں کی جاتی۔

ترک جماع سے مہی کی زیادتی۔

مہی میں مناسب سے زیادہ تیزی اور سوزش۔

شہوت کی زیادتی یا کثرت جماع سے گردہ کی چربی پگھلنا۔

مزاج میں حرارت کی زیادتی۔

ہر وقت جماع کا قصور ذہن میں رکھنا یا جماع کے متعلق کثرت سے تذکرہ کرنا ہے۔

قبض جاتی، اغلام، کثرت مباشرت اور خیالات فاحشہ۔

لڑکھن نے جریان کے اسباب پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے:-

مہی رقیق (پتل) ہو گئی ہو۔ اور اس کی رقت ہی جریان کا موجب ہے۔

قوت ماسکہ (مہی کے روکنے کی طاقت) کمزور پڑ گئی ہے۔

مہی میں زیادہ تیزی اور سوزش ہو۔

پر سے خیالات شہوت کی زیادتی اور کثرت جماع سے گردہ کی چربی

پگھلنا شروع ہو جاتی ہے۔ اس صورت میں پیشاب کے بعد یس وار مادہ

خارج ہوتا ہے جو اگر کڑھے پڑا لا جائے تو اس کا داغ پڑ جاتا ہے۔

جماع کے متعلق کثرت سے تصور کرنا یا اس کے متعلق باتیں کرنے سے اعضائے

منویر میں تحریک (جوش حرکت) ہو کر جریان کی شکایت ہو جاتی ہے۔

مزید تحقیق سے حسب ذیل باتیں معلوم ہوئی ہیں:-

اگر مہی کا قوام اور رنگ صحیح ہو اور بوقت جماع مہی کثرت سے خارج ہوتی

ہو اور ضعف محسوس نہ ہوتا ہو تو جریان کا سبب کثرت مہی ہوتا ہے۔

اگر مہی کا قوام رقیق ہو اور جماع کے وقت مہی سرعت سے خارج ہوتی

ہو تو جریان کا سبب مہی کی رقت ہے۔

اگر انزال کے وقت کافی مقدار میں مہی خارج ہوتی ہو۔ جماع کے بعد

پیشاب کے ساتھ سفید مادہ نکلتا ہو۔ انسان کمزوری محسوس کرتا ہو تو گردہ

کا ضعف جریان کا موجب ہوتا ہے۔

مہی خارج ہوتے وقت اگر تیزی اور جلن محسوس ہو۔ مہی کا رنگ زرد ہو

پیشاب بھی کبھی کبھی جلن کے ساتھ آئے تو جریان کا سبب مہی کی حدت ہے۔

اگر قبض کی وجہ سے مہی کے قطرے خارج ہوں تو مرین کو عموماً درد سر، کاپی

وگرنہ شکم کی شکایت رہتی ہے۔

اگر مہاشرت کی زیادتی، جلتی یا افلام کی وجہ سے جریان ہو تو مریض کا مزاج بھی اور چڑچڑا ہوتا ہے۔

ابتداء میں جریان قبض کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جس دن پاخانہ ذرا قبض سے آئے یا تھوڑا سا زور لگایا جائے تو عضو کے ایک دو قطرے گر پڑتے ہیں۔ آہستہ آہستہ یہ مرض یہاں تک بڑھ جاتا ہے کہ ہمیشہ پاخانہ کے وقت خواہ پاخانہ کھل کر آئے یا قبض سے منی کے ایک دو قطرے گر پڑتے ہیں اور اس حالت میں علاج نہ کیا جائے تو یہ مرض یہاں تک بڑھ جاتا ہے کہ عموماً منی پیشاب کے ساتھ گر نکلنے لگتی ہے۔

زیادہ متوی گرم، ثقیل اور ترش اشیاء کے کثرت استعمال سے بھی جریان کا مرض نمودار ہو جاتا ہے۔ چنانچہ لال مزاج، گرم مصالحہ، شراب اور چائے کے بکثرت استعمال سے بھی جریان کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ قبض، گرمہ اور مثانہ کی خراش اور سحری کے باعث بھی یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے کثرت جماع میں منی زیادہ مقدار میں خارج ہونی شروع ہوتی ہے جس سے منی پتلی اور کمزور پڑ جاتی ہے اور بغیر خیال اور ارادہ کے نگلنی شروع ہو جاتی ہے افلام اور جلتی سے منی کا خزانہ اس قدر کمزور ہو جاتا ہے کہ منی کو نفعیابی نہیں اس لئے جریان یا احتلام کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ کثرت فکر، غم، بہت

زیادہ دماغی محنت سے بھی منی پتلی ہو کر جریان ہو جاتا ہے۔

منشی اشیاء، شراب، انگ، چرس، افیون وغیرہ، گرم خشک مصالحات جیسے لونگ، دارچینی، لال مزاج کچے زیادہ استعمال سے بھی جریان کا مرض نمودار ہو جاتا ہے۔ چونکہ ان کا اثر دل و دماغ، مسدود اعضائے رئیسہ پر پڑتا ہے اس لئے اعضائے تناسلی میں اس کا مہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کا مہٹ اور بار بار حرکت پیدا ہونے سے منی پتلی اور کمزور ہو جاتی ہے۔ اور انسان جریان میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

اس مرض میں مبتلا مریض کا دل و دماغ اور ٹپھے کمزور ہو جاتے ہیں۔ سر، کمر اور ہڈیوں میں درد رہتا ہے۔ بسا اوقات سر کھلانے لگتا ہے۔ حافظہ کمزور اور ذہن کند ہو جاتا ہے۔ طبیعت میں سُستی آ جاتی ہے۔ کام کا ج سے جی کھلنا ہے خیالات میں پریشانی رہتی ہے۔ مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ اعضا شکنی ہر وقت رہتی ہے۔ بھوک کم لگتی ہے۔ کھایا ہوا ہضم نہیں ہوتا۔ قوت باہ بہت کم ہو جاتی ہے جماع میں لذت برائے نام رہ جاتی ہے اور مریض عورت کے ناقابل ہو جاتا ہے اور صبح منیوں میں نامرد ہو جاتا ہے۔

اس مرض میں گرم، ثقیل، قابض اور ترش چیزوں کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہئے۔ گرم مصالحوں کا استعمال بھی منع ہے۔ کریلے، بنگلی، گوشت، شراب اور قہر وغیرہ کا استعمال بھی منع ہے۔ جریان و احتلام کے مریضوں کو نہایت

سادہ اور مبہم ہونے والی غذائیں کھانی چاہئیں۔ مونگ، وال، چپاتی، شلیم
اور پالک بہترین غذائیں ہیں۔ جریان دا اختتام کے مریضوں کو مقوی غذائیں منس
ہیں کیونکہ یہ دیر مضرب ہیں۔

علاج کے دوران میں نہ صرف جماع سے پرہیز کرنا چاہئے بلکہ شہوانی خیالات
سے بچنا چاہئے۔ اور رات کو جس وقت پیشاب وغیرہ کی حاجت ہو تو جس وقت
آنکھ کھلے پیشاب کر لینا مناسب ہے۔ جریان دا اختتام کے مریضوں کے لئے
ڈرائے تازہ پانی سے غسل بہت ضروری ہے۔ نل کے نیچے اسی طرح بیٹھ جائیں کہ
ریڑھ کی ہڈی پر پانی کی دھار پڑے۔ گرمیوں میں خواہ خواہ کتنی دیر نل کے نیچے
انسان بیٹھا رہے طبیعت کو فرحت حاصل ہوتی ہے مگر سردیوں میں زیادہ
نہیں بیٹھنا چاہئے۔ اس موسم میں دس مندرہ منٹ ہی نل کے نیچے بیٹھنا مناسب
ہے۔ عفتو تناسل کو سرد پانی میں رکھنا بہت مفید ہے۔

جریان اور اختتام کے مریضوں کو قبض کا خامی طور پر خیال رکھنا چاہئے
قبض سے یہ امراض عموماً پیدا ہوتے ہیں۔ قبض رفع کرنے کے لئے جہاں تک ہو
سکے دوا میں استعمال نہ کریں۔ صبح سویرے اٹھ کر سرد پانی کا ایک گلاس
اور روز رات کو سوتے وقت معمولی پانی کا ایک گلاس پیئیں۔ قبض عموماً دو
ہو جاتی ہے۔ قبض کے لئے اگر دوا کا استعمال ضروری ہو تو ایسی دوا استعمال
کریں جو قبض کے ساتھ جریان کو بھی مضرب ہو۔ مثلاً اسبغین کا دودھ کے ساتھ

پھا کھنا قبض کو بھی دودھ کرتا ہے اور جریان کے لئے بھی مفید ہے۔

بعض مریض پاجامہ کی گرٹ سے یا صحبت کے خیال سے ہی خارج ہو
جاتے ہیں۔ جانتا چاہئے کہ یہ جریان اعضائے مخصوصہ کے ذکی افس ہونے
کی وجہ سے ہے۔ اس صورت میں سب سے پہلے ذکاوت حس کم کرنے کی تدبیر
کرنی چاہئے۔ موجودہ زمانے کے اکثر طبیب اس امر کا خیال نہیں کرتے یہی
وجہ ہے کہ جریان کے اکثر مریضوں کو صحت حاصل نہیں ہوتی۔ ذکاوت حس
کے علاج میں سب سے پہلے مریض کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان کمزور
عادوں کو ترک کر دے ورنہ بہترین علاج اور دوائی بھی فائدہ نہیں کرتی۔ نہ
صرف خیالات نیک رکھنے چاہئیں۔ صحبت بد سے بچنا چاہئے۔ جریان و
اختتام کے لئے تھیراپیٹک سبب سے بھی پرہیز کرنا چاہئے۔ یہاں تک کہ ان کتابوں
کا مطالعہ بھی ترک کر دینا چاہئے جن میں عشقیہ قصے کہانیاں ہوں۔

بعض لوگ عضو مخصوص کی صفائی کا خیال نہیں رکھتے۔ عضو کے اگلے
سرے پر جسے حشفہ کہتے ہیں۔ میل جم جاتی ہے۔ جس سے خراش بعض اوقات
سوزش اور ذکاوت حس کی وجہ سے جریان وغیرہ ہو جاتے ہیں۔ عضو کو صابن
سے دو وقت خوب صاف کرنا چاہئے۔ عضو مخصوص کو سرد پانی میں رکھنا مضرب
ہے۔ اس سے نہ صرف ذکاوت حس دودھ ہوتی ہے بلکہ قوت باہ میں اضافہ ہوتا
ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ ٹب یا چرچی میں ٹھنڈا پانی بھر لیں اور اس میں بیٹھ

جائیں یا عضو کو کم از کم دس پندرہ منٹ روزانہ ٹھنڈے پانی میں رکھیں۔ اس سے جریان اور احتلام کو فائدہ پہنچتا ہے۔

کسی دلواری کے سہارے سر کے بل کھڑے ہوں۔ شروع شروع میں داغ و شواہی ہوگی۔ اس لئے کسی کی مدد سے ایسا کریں۔ کچھ دنوں کے بعد مشق ہونے پر اکیلے بھی سر کے بل کھڑے ہو سکتے ہیں۔ سر کے نیچے مکئی یا نرم پٹرا رکھنا بہت ضروری ہے ورنہ داغ پر اس ورزش کا اثر بہت بُرا پڑتا ہے اور دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں ڈال کر نیچے رکھیں۔ پاؤں خوب تنے رہیں۔ اس ورزش کے دوران میں ناک کے راستے سے خوب گہرے گہرے سانس لیں۔

اس ورزش کو کپالی آسن کہتے ہیں۔ صبح کے وقت پاخانہ وغیرہ سے فارغ ہو کر کھلی اور صاف ہوا میں اسے کرنا چاہئے۔ ایک منٹ سے ابتدا کر کے آہستہ آہستہ آٹھ منٹ تک بڑھائیں۔ اعضا کو زیادہ تھکان نہ ہو ورنہ بجائے فائدہ کے نقصان ہوتا ہے۔ شروع میں خون زیادہ سرایت کرنے کی وجہ سے بعض لوگوں کا داغ اسے برداشت نہیں کر سکتا اور انہیں بہت تکلیف ہوتی ہے۔ یہ ورزش ایک منٹ سے شروع کر کے چار دن کے بعد دو منٹ، آٹھ دن کے بعد پانچ منٹ اور اس کے بعد دس منٹ تک بڑھائیں۔

اس کے متواتر استعمال سے نہ صرف جریان، احتلام کو آرام آجاتا ہے

بلکہ سرعت انزال و دور ہو کر قوت باہ میں اضافہ ہوتا ہے۔ جسم میں حسیت اور چہرے پر رونق آجاتی ہے۔ عقل بڑھتی ہے اور سوچنے کی طاقت میں اضافہ ہوتا ہے۔

اس ورزش کے لگاتار کرنے سے حیرت انگیز نتائج ظاہر ہوتے ہیں جو کہ بطور جاتی ہے۔ کھانا خوب منعم ہوتا ہے۔ ایک سال لگاتار اس ورزش کرنے سے سر کے بال بھی کالے ہونے لگتے ہیں۔ ایک جرمن ڈاکٹر نے اس ورزش کی بہت تعریف کی ہے۔ اُس نے لکھا ہے کہ جس طرح قبض کو صاف کرنے کے لئے پانی ڈال کر اُسے اٹھا سیدھا کیا جاتا ہے اسی طرح انسان کے جسم کی صفائی اس ورزش سے ہوتی ہے۔ ہر روز یہ آسن کرنے سے جسم شیشے کی مانند اندر سے صاف ہو جاتا ہے اور جسم کے تمام رگ و ریشہ میں خون پہنچ جاتا ہے اس ورزش میں خون کا دورہ سر کی طرف زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس سے سر کے امراض کو فائدہ پہنچتا ہے۔ گردن مضبوط ہوتی ہے۔ پھیپھڑوں کی طرف خون کا دورہ زیادہ ہونے سے یہ مضبوط ہوتے ہیں۔

جب انسان پاؤں پر کھڑا ہوتا ہے تو پاؤں کی طرف خون کا دورہ ہوتا ہے۔ اسی طرح اس آسن میں سر کے بل کھڑے ہونے سے سر اور چھاتی کی طرف خون زیادہ آجاتا ہے۔ چنانچہ سر، منہ اور چھاتی کی طرف خون زیادہ آکر سرایت کرنے لگتا ہے۔ اس کا قدرتی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان اعضا میں زیادہ خون آنے

کی وجہ سے زیادہ پاکیزہ اور مضبوطی آجاتی ہے اور جلد بیمار پاؤں دور رہ جاتی ہیں۔

جریان و اختلام میں فرق

اختلام کیا ہے کیوں ہوتا ہے اور کب ہوتا ہے اس کی مکمل تشریح اور علاج اس کتاب کے حصہ اول یعنی پریم شاستر میں درج ہو چکا ہے۔ جریان کے جو اسباب ہیں اختلام کے کبھی زیادہ تر وہی اسباب ہیں۔ جریان و اختلام میں فرق یہ ہے کہ جریان میں میزاجی کی حالت میں بغیر ارادہ اور خواہش کے نخی خارج ہوتی ہے اور اختلام میں خواب کی حالت میں ایسا ہوتا ہے۔ ڈاکٹروں نے اختلام کو جریان کی جگہ اور ابتدائی شکل قرار دیا ہے۔ تجربہ سے ثابت ہے کہ عموماً جریان کے بعد اختلام کو پہلے اختلام کی ابتدا ہوتی ہے۔

اختلام کے مختلف درجے ہوتے ہیں۔ سونے والا شخص خواب میں دیکھتا ہے کہ وہ کسی دوسرے کے ساتھ مباشرت کر رہا ہے اور اس حالت میں انزال ہو جاتا ہے۔ کبھی یہ ہوتا ہے کہ خواب میں حسین عورت دیکھتے ہی یا بوسہ وغیرہ کا خیال آتے ہی انزال ہو جاتا ہے۔ انزال کے وقت بعض اوقات آنکھ کھلی ہوتی ہے اور بعض اوقات بالکل بے خبری کی حالت میں انزال ہوتا ہے اور آنکھ بھی نہیں کھلتی۔ یہ مرض کا آخری درجہ ہے اور بہت خطرناک ہے کیونکہ اگر یہ بڑھ جائے تو پھر دن رات خواب اور میزاجی میں مسمی کا اخراج ہوتا ہے۔ جریان

اور اختلام دراصل ایک ہی قسم کے امراض ہیں۔ ان میں صرف درجن کا فرق ہے۔

بعض یورپین ڈاکٹروں کا قول ہے کہ جریان سب سے پہلے اختلام کی صورت میں شروع ہوتا ہے۔ ابتدا میں مہینہ میں ایک آدھ بار اختلام ہوتا ہے جسے ڈاکٹر مرض خیال نہیں کرتے۔ دراصل یہ مرض نہیں۔ اگر یہ مرض ہو تو سب سے پہلے محدود رہتا ہے۔ اگر مرض ہو تو پھر اس کی رفتار بڑھتی ہے یہاں تک کہ ہفتہ میں دو ایک مرتبہ کی نوبت آجاتی ہے۔ اور پھر روزانہ یا ایک دو روز میں اختلام ہو جاتا ہے۔

نوجوانی میں جب کہ افسان طاقتور ہو مہینہ میں ایک آدھ مرتبہ اختلام ہو جانا داخل مرض نہیں ہے۔ ہر ایک چیز کے لئے اعتدالی ضرورت ہے۔ مباشرت کی طرح اگر اختلام میں بھی کثرت پائی جائے تو یقیناً یہ مرض ہے اور بہت خطرناک مرض ہے۔ اس کے علاج کی طرف بہت جلد توجہ دینی چاہئے۔ پریم شاستر میں مرض اختلام کی مکمل تشریح اور علاج درج ہے۔ کچھ خراج کے بغیر اختلام کے مرلین صحت حاصل کر سکتے ہیں۔ صرف بائٹین پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

جریان و سرعت انزال میں فرق

جریان سرعت انزال سے ملتا جلتا مرض ہے۔ سرعت انزال کے اسباب

بھی وہی جو جریان کے ہیں۔ بوقت مباشرت، دخول کے وقت یا دخول کے فوراً بعد انزال ہو جانا اور پھر بعض اوقات یہ حالت ہو جاتی ہے کہ عورت کے قریب جاتے ہی منی خارج ہو جاتی ہے۔ مُرعت انزال کی دو صورتیں ایسی ہیں جو جریان میں بھی آسکتی ہیں۔ جریان کے مریضوں کو کبھی ایسا ہوتا ہے کہ محض کبھی حسین صورت کے دیکھنے سے انزال ہو جاتا ہے۔ یہ صورت دراصل مُرعت انزال کے تحت میں داخل ہے۔ مُرعت انزال کے مریض بھی بعض اوقات عورت کی صورت دیکھتے ہی یعنی عورت کے پاس جاتے ہی ختم ہو جاتے ہیں۔

مُرعت انزال کے مریض کو بلا انتشار و ہوشیاری کے انزال ہو جاتا ہے اور یہ حالت جریان کی ایک قسم ہے۔ جریان میں بھی منی بلا انتشار خارج ہوتی رہتی ہے۔ مُرعت انزال جب بڑھ جائے تو کبھی حسین صورت کی صورت دیکھنے یا کبھی کے تصور کرنے یا عضو خاص سے کسی لائم کپڑے کے چھو جانے سے بھی انزال ہو جاتا ہے۔ اس مرض کی حد یہی نہیں ہے بلکہ اسی سے خطرناک حالت یہ ہوتی ہے کہ نہ عضویں جوش پیدا ہوتا ہے نہ حرکت و ہوشیاری پیدا ہوتی ہے لیکن منی کا اخراج ہوتا ہے۔ جریان کے مریضوں کی بھی بالکل یہی کیفیت ہوتی ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو مُرعت انزال میں جماع کا ادا نہ کرتے ہی منی خارج ہو جاتی ہے۔

جو لوگ جریان میں مبتلا ہوں ان کے لئے مُرعت انزال لازمی ہے مگر مُرعت

انزال کے لئے ضروری نہیں ہے کہ جریان کی شکایت ہو لیکن جب مُرعت انزال بہت ترقی پا جاتا ہے تو اکثر جریان بھی ہو جاتا ہے۔

جلقہ

پاکستان کی موجودہ نسل کی بڑھتی ہوئی کمزوری کے اسباب سے ایک بہت بُرا سبب جلقہ ہے۔ اس تباہ کن عادت میں عام نوجوان مبتلا ہیں۔ اس بد عادت سے عضویں رگوں اور پٹھوں کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔ ماتھے کی حرکت میں عضو پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔ یہ رگوں جماع کی حرکت سے زیادہ سخت اور خشک ہوتی ہے۔ شروع شروع میں اعصاب میں قوت اور حرکت زیادہ پیدا ہوتی ہے لیکن آہستہ آہستہ کمی آجاتی اور جسم بے حد کمزور ہو جاتا ہے۔ عضویں جس بڑھ جاتی ہے جس کے باعث عموماً جھوٹی خواہش پیدا ہو جاتی ہے اور انسان بار بار اس فعلی کو کرتا ہے۔

اس سے عضو کے رگ اور کمزور پڑ جاتے ہیں۔ ان میں خون کا دورہ پورے طور پر نہیں کرتا۔ کبھی اور لاغری پیدا ہو جاتی ہے اور آخر کار انسان نامرد ہو جاتا ہے اور عضویں قدرتی جوش نہیں رہتا۔ اور حرکت پیدا نہیں ہوتی۔

منی کے کثرت اخراج سے اول ناقص منی پیدا ہوتی ہے۔ دوئم منی کمزور اور تپن پڑ جاتی ہے اور حیرانات منی کمزور یا بالکل مردہ ہو جاتے ہیں۔ جلقہ سے

منی کا خزانہ کمزور ہو جاتا ہے۔ اور اس کو ردانہ منی خارج کرنے کی عادت ہو جاتی ہے۔ اکثر حالتوں میں خزانہ منی اس قدر کمزور ہو جاتا ہے کہ وہ منی کو رد کر نہیں سکتا۔ جن کا نتیجہ خطرناک قسم کا جریان ہوتا ہے اور ہمیشہ پیشاب سے پہلے یا بعد یا خانہ کے وقت یا دن رات میں ہر وقت منی کا اخراج ہوتا رہتا ہے۔ شرعت انزال تو یہاں تک بڑھ جاتا ہے کہ بعض اوقات جماع کے خیال اور ارادے کے بغیر ہی منی خارج ہو جاتی ہے۔ جن کی کانڈرل اور داغ پر بھی بہت مچا پڑتا ہے۔ جن کو زودہ لوگ بزدل، کمزور اور ڈرپوک ہوتے ہیں۔ معمولی سے کام سے گھبرا جاتے ہیں۔ داغ کے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں۔ دوسرے کی شکایت عموماً یہ ہوتی ہے کہ نظر کمزور رہتی ہے۔ سانس پھٹل جاتا ہے۔

جن کو زودہ لوگوں کو ابتداء میں کسی معمولی خیالی سے بھی عضوی حرکت پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر منی غلطی سے خرابی کو تا ہے کہ جسم کی طاقت بڑھ گئی ہے۔ حالانکہ تھوڑے سے شہوت ابھی جائے تو جرم میں لذت نہیں آتی۔

جن کی کثرت مباشرت سے کہیں زیادہ خطرناک ہے۔ جن سے بے شمار لوگ جنون، دق اور سلی می گرفتار ہو گئے۔ یورپین ڈاکٹر دن نے لکھا ہے کہ دق اور جنون کے مریضوں میں ایک بہت بڑی تعداد اس عادت بد کے جرموں کی ہوتی

ہے۔ یہ صحیح ہے کہ جن سے منی کا اخراج ہوتا ہے۔ اس بات کی علامت ہے کہ توانے بدنی رو بہ تنزل ہیں۔ جن میں طبی جذبہ نہ ہونے کی وجہ سے جسم میں منی کم ہوتی ہے اور منی کے کم ہونے کی وجہ سے کم خارج ہوتی ہے جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں اور منی خون کا جوہر ہے جو ہمارے بدن کی تعمیر کے لئے بہت ضروری ہے اس لئے جب منی کم ہوتی ہے تو بدن کی تعمیر میں کم صرف ہوتی ہے جس کا قدرتی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جسم دن بدن لاغر ہوتا جاتا ہے۔

یورپین ڈاکٹر میکٹن نے لکھا ہے کہ جس شخص کا چہرہ زرد، سیلا، وجلا، پتلا طبیعت پریشان مزاج میں شرم، آنکھ سے آنکھ لانے کی جرأت نہ ہو، آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے ہوں تو سمجھ لیں کہ وہ مجنون ہے۔ ایک اور جگہ ڈاکٹر ذکر نے لکھا ہے۔ اگر کسی طالب علم کا حافظہ شروع میں اچھا ہو پھر خراب ہو جائے تو سمجھ لیں کہ وہ جن کی عادی ہے۔

جن جن اور جماع میں کیا فرق ہے

امریکہ کے مشہور ڈاکٹر ولسٹن کے خیالات

ہمارے جسم میں تقاضا طبعی طاقت بھری ہوتی ہے جس کا مخزن داغ ہے یہ طاقت عصبی نظام کے ذریعہ اپنا کام کرتی ہے اور اس کی خوراک کا ذریعہ داغ اور ایک قسم کے اعصاب بہت ہی لیکن مجنون پر حملہ کا اتنا اثر ہوتا ہے

کہ وہ نہایت قیمتی اور زندگی کے جوہر کو بیٹھتا ہے جسے جسم بہت زیادہ عرصہ میں پیدا کرتا ہے اور اس جوہر کے ضائع ہونے سے نہ صرف دماغ ضائع ہوتا ہے بلکہ زندگی کا چشمہ خشک ہوتا ہے۔

کثرت جماع میں منی کا ضائع کرنا گویا جوانی ضائع کرنا ہے لیکن جن سے منی ضائع کرنا گویا زندگی کو ضائع کرنا ہے۔ تمام پوشیدہ امراض کی بڑیر دو بدعات ہیں۔ اگر ان سے پرہیز کیا جائے تو مدت تک جوانی قائم رہ سکتی ہے۔ کثرت جماع سے منی کے کیڑے کمزور ہو جاتے ہیں اور کثرت جن سے کیڑے مرتبہ ہیں اور کچر کبھی پیدا نہیں ہوتے۔ ایسے اشخاص کے ہاں اولاد پیدا نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اولاد کا ہونا ان کے مومن کی تندرستی اور کافی تعداد میں ہونے پر منحصر ہے۔

جماع کے لئے عضو میں جوش اور تناؤ و ہوشیاری ضروری ہے تاکہ دخول کیا جائے مگر جن کی عادت بد سے یہ ممکن نہیں رہتا۔ جن میں اعضا بے حس ہو جاتے ہیں اور پوری ایستادگی (ہوشیاری) نہیں ہوتی۔

لاختہ کی روگڑ جماع کی حرکت سے بہت زیادہ سخت اور خشک ہوتی ہے جن سے عضو کے رگ دپٹے کمزور ہو جاتے ہیں۔ ان میں خون پورے طوے پر دورہ نہیں کرتا۔ نیلی رنگیں ابھرتی ہیں۔ کمزوری کے باعث ٹیڑھاپن پیدا ہو جاتا ہے اور آہستہ آہستہ قوت شہوت بالکل ختم ہو جاتی ہے۔

جن کا اثر معدہ کی گلیٹیوں پر بہت برا پڑتا ہے۔ وہ اپنی رطوبت پیدا کرنے کا کام ترک کر دیتی ہیں۔ اسی رطوبت سے ماضیہ کی طاقت بڑھتی ہے۔ جب اس میں کمی ہو جائے تو نتیجہ ظاہر ہے۔ کھایا ہوا مضم نہیں ہوتا ہے۔ بھوک کم ہو جاتی ہے۔

لہذا یہ دونوں بدعات میں انسانی توانائی کے لئے زہر قاتل ہیں۔ اور اس وجہ سے ان سے ہر حالت میں بچنا چاہئے۔

عورتوں کے متعلق دھسپ قیاسات

- ۱۔ عورت حسیہ کشیدہ قامت یعنی لمبے قد کی ہوگی اسکی اندام نہانی کا سوراخ اسی قدر کم طول ہوگا۔ دوسرے الفاظ میں اس عورت کا رحم زیادہ قریب ہوتا ہے۔ اور مرد ایسی ستورات کو جلدی خوش کرتے ہیں کامیاب ہو سکتا ہے لطف یہ ہے کہ ایسی عورتیں عاشق مزاج بھی ہوتی ہیں۔
- ۲۔ جس عورت کا سیت قدر ہوتا ہے اسکی شرمگاہ اسی قدر طویل ہوتی ہے۔ یعنی رحم نسبتاً دور ہوتا ہے۔ اور کوتاہ عصنہ والا مرد ایسی عورت کو مشکل سے ہی خوش کرتا ہے۔
- ۳۔ عورت کی آنکھ کے سرخ ڈورے اس کے قوی الشہوت ہونے کی دلیل ہوتے ہیں۔
- ۴۔ مغلوب الشہوت ستورات میں دلی محبت کا مادہ نام لکھی نہیں ہوتا۔

- ۵۔ جس عورت کی گردن چھوٹی ہو یا تھکی سہیلی پر زیادہ بکیریں ہوں گردن چھٹی اور پٹی ہو پستانوں کا درمیانی فاصلہ زیادہ ہو۔ درمیانی انگلیاں بڑی ہوں۔ بات چیت کرتے وقت رخساروں میں گرہا پڑے ایسی عورت نفس نبعی متخوس اور قابل احتراز ہوتی ہے۔
- ۶۔ جس عورت کا رنگ خوبصورت اور نہ چھوٹا و بدن موٹا ہو۔ نازک مزاج ہو وہ خاندن کے لئے مفید ہوتی ہے۔ شہوت کا جذبہ بھی اس میں کم ہوتا ہے مگر خاندن کی جائز خوشی میں اسے کوئی احتراز بھی نہیں ہوتا۔
- ۷۔ جس قدر عورت میں رشک کا مادہ ہوتا ہے۔ محبت کا درجہ اسی نسبت سے زیادہ ہوتا ہے۔
- ۸۔ جس عورت کے منہ کے دکانے کا زیادہ پھیلاؤ ہو۔ اسکی شرمگاہ کی فراخی کی دلیل ہے۔
- ۹۔ جس عورت کا رنگ خوبصورت ہو آنکھوں میں سرخ ڈورے ہوں۔ ناک چھوٹی اور آواز دھیمی ہو وہ نیک بخت اور صاحب اولاد اور خاندن سے محبت کرنے والی ہوتی ہے۔
- ۱۰۔ جو عورت اپنا چہرہ اور جسم چھپائے رکھے وہ فاشعار اور نیک کردار ہوتی ہے۔
- ۱۱۔ جو عورت بہتس مکھ ہو اور خوبصورت ہو آنکھیں سرخ رکھتی ہو ناک چھوٹی اور آواز دھیمی ہو صاحب اقبال یا اولاد ہوتی ہے۔
- ۱۲۔ جس عورت کے سر کے بال زیادہ ہوں پستان بڑے ہوں خوش خلق ہوں تو اس کے ماں اولاد بہت ہوتی ہے۔

۱۳۔ جو عورت زور سے بولے حسن کھلا کر منہ سے بار بار انگڑائیاں لے ایتا بدن اور زبورات بار بار شوہر کو دکھائے۔ غصہ نہ ہوتا ہی عورت خاوند سے سچی محبت کرنے والی اور نیک ہوتی ہے۔

۱۴۔ جس عورت کی آنکھیں سرخ ہوں مگر وہ سرور و مسرورہ لگائے وہ تھکرا لو۔ بد چہن اور عیش و عشرت کی دلدادہ ہوتی ہے۔

۱۵۔ جس عورت کے پستان گردن اور پاؤں لمبے ہوں۔ اس کے دونوں پاؤں کی انگلیاں اٹھی رہیں یا جس عورت کی انگلیوں کی درمیان کی پچھڑی سرپاؤں کی انگلیاں زمین پر نہ لگیں۔ وہ بد قسمت ہوتی ہے۔ اس کے لئے شوہر کی سرپرستی سے کبھی حلدی محروم ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔

۱۶۔ جس عورت کو اٹھتے بیٹھنے میں کوئی لحاظ نہ ہو کھلے منہ سے بات کر چلے۔ غیر مردوں سے دل لگی اور مذاق کرے وہ ناقابل اختیار ہوتی ہے۔

۱۷۔ جس عورت کی نپٹلی پر بال ہوں ناخن سفید سے ہوں۔ دانتوں کے درمیان شکاف ہوں۔ آنکھیں گول یا سرخ ہوں بلکوں میں بال کم ہوں۔ چلنے میں اونگی آٹھ کھٹے پر چڑھ جائے اپنی عورت شاد و نادر رہی نیک ہوتی ہے۔

۱۸۔ جس عورت کی کمر گوشت سے خالی ہو۔ ہاتھوں میں لکیریں بہت ہوں گردن چھوٹی پٹیلی اور چپٹی ہو۔ ہونٹ سیاہ مگر نالو سفید ہو۔ انگلیاں حمد ارمیوں۔ ٹانگ پر نشان ہودا ہو۔

۱۹۔ آنکھ چھوٹی ہو۔ سرٹ اونچا اور بڑا ہو تو ایسی عورت کے حین کا خون سیاہ اور نیلگوڑا یا تانبے کے رنگ کا ہو۔ اور سست ہو۔ جس کا خون حین زیادہ دن جاری رہے ایسی عورت کے ساتھ صحبت کرنا ٹھیک نہیں ہوتا۔

عورت کا حسن

کوگ شامتر کی زور سے عورت کے حسب ذیل چار اعضاء سفید ہونے چاہئیں۔ چہرہ۔ ناخن۔ دانت اور آنکھ کی سفیدی چار اعضاء سرخ ہونے چاہئیں۔ مسوڑھے۔ لب زبان۔ ریشہ۔ حسب ذیل چار چیزیں گوارا ہونی چاہئیں۔ انڑی دونوں بازو سر انگشتاں اور سر چار اعضاء لمبے ہونے چاہئیں۔ انگلیاں نیکیں سر کے بال اور قد چار چیزیں موٹی ہونی چاہئیں۔ گردن ران سماق اور سر۔ چار چیزیں چھوٹی ہونی چاہئیں۔ ناک منہ۔ سرا اور بغل۔ چار چیزیں خوب دوار ہونی چاہئیں۔ ناک منہ۔ سرا اور بغل۔ چار چیزیں چوڑی ہونی چاہئیں۔ آنکھ شلے پیشانی اور سینہ۔ چار چیزیں تنگ ہونی چاہئیں۔ ناک کے سوراخ منہ ناف۔ اندر تہائی چار چیزیں چھوٹی ہونی چاہئیں۔ رحم ہاتھ۔ پاؤں اور پستان چار چیزیں نرم ہونی چاہئیں۔ شکم بٹیریں۔ ناف اور سر نگاہ۔ بانوں کی زردی یا آن کا چھوٹا ہونا حسن کا عیب ہے۔ اسی طرح سے بری زبان بغل منہ اور

ناک کا بڑا ہونا داخل عیب ہے۔

بدلو آنا۔ گردن راتوں اور سر نیوں کا تیل ہونا سینہ تنگ ہونا ناک کے سوراخ بڑے۔ مائیک اور یاؤں زیادہ لمبے اور سر زیادہ موٹا ہونا حسن کو عیب لگاتے ہیں آنکھ کی سیاہی اور سفیدی حسن کی نشان دہی کرتی ہے۔ اگر آنکھوں میں زردی ہو اور سرخ لکیریں ہوں یا سیاہ داغ تو بیماری کی علامت ہے۔ ناس کا اگلا حصہ سفید ہونا چاہئے۔ مگر انگلی سے ملا ہوا حصہ سرخ۔ ۱۰ انٹوں کا زردی یا سیاہی مائل ہونا یا ان پھیل جمع ہو۔ یہ خوبصورتی کو بڑھاتا ہے۔ سر ٹیکوں اور اسرو کے بالوں کا ہر سیاہ ہونا حسن میں اضافہ کرتا ہے۔ آنکے کو چھلے ہوئے کندھے بد صورتی میں داخل ہیں۔ غرض حسن متناسب اعضاء کا نام ہے مگر اس میں قدر خیال اور لغت و نگار کا بھی بہت بڑا دخل ہے۔ اس کے باوجود حسن کا معیار مختلف ہے۔ کوئی کسی کو پسند کرتا ہے اور کوئی کسی کو۔ چنانچہ ایک شاعر نے کہا ہے۔

موالیکے اچھوتوں کو بہن شیریں پسودائی

محبت دل کا سودا ہے جس کی حسن سے بی بی

مغری ملکوں میں مکر کا تیل ہونا حسن کا ایک ضروری حصہ ہے چنانچہ دنیا کی عورتیں مکر کو اس قدر پسند کرتی ہیں کہ انکی صحت خراب

ہو جاتی ہے کہ وہ اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو جاتی ہیں۔ سرخ و غم، ادا سی، چڑچڑاہٹ، تنگ دلی، غصہ، لالچ، دغا بازی، مکاری، کینوسی اور نفرت وغیرہ عورت کے چہرہ کو بگاڑ کر اسے بد صورت بنا دیتی ہیں۔ اس کے خلاف خوش مزاجی اور زندہ دلی، نیک نفسی، صفائی، پاک خیالی اور دوستی حسن کو قائم رکھتے ہیں بلکہ اس میں اضافہ کرتی ہیں

نراکت بھی حسن کی جان ہے لیکن بید اعتدال
تم پھسم مرتے نہیں مرتے ہیں ان چار پر
نار پر، انداز پر، رشتہ پر، گفتار پر

حسن کا طبی معیار

بال لمبے سیاہ اور ملائم اور لمبی اور کھنی، دانت سفید اور مضبوط ہونا اور چہک دار۔ آنکھیں صاف سیاہ اور چمکدار چہرہ صاف ملائم، کبیل داغ و خیموں اور چھائوں سے پاک صاف ہونا چاہئے۔ زخمت میں سرخی اور سفیدی ہونی چاہئے۔ انسان کلاں ہوں۔ بدن نہ بہت موٹا نہ بولا صحت اچھی ہو۔ کنوچہ اسی کا نام حسن ہے اور یہ بات اس وقت حاقبل ہو سکتی ہے جب بدن کے اندر مٹکد خون ہو اور وہ باقاعدہ گردش

کرنما ہو چہرہ کی کمزوری اور اندرونی کمی بخون کی علامت ہیں جو اچھے خدوخال ہونے کی صورت میں حسن کو بڑھانگاتی ہے۔

مع سروٹو سے سرو داراں ہائے سروٹو سے گنواراں دے یعنی جس کا سرو بڑا ہو وہ بلند اقبال ہوتا ہے اور حسن سے پاؤں بڑے ہوں وہ گنوار ہوتا ہے عقلمندوں نے تجربہ کیا ہے کہ بعد تمام اعضاء انسانی کے متعلق دیکھ کر قیاسات اور تصورات قائم کئے ہیں۔ ذیل میں ہر ایک عضو کے بارہ میں مخلوق قیاسات کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

سرو: اگر سرو بڑا اور بھوار ہو۔ بال گھنے ہوں۔ تو عقل مند بلند کندر ہیں ہونے کی علامت ہے۔

پیشانی: اگر پیشانی نشادہ اور بھوار ہو تو عقل مندی اور خوش پیشانی عیسیٰ کی نشانی ہے برعکس سبک تنگ پیشانی اور اس کی نا بھواری نادانی اور مفلسی کی نشانی ہے۔ اگر پیشانی کے درمیان اوپر سے نیچے کی طرف شکن ہو تو عقیدہ اور راج کی نشانی ہے ایسی باتیں مرد کی طبیعت کا خاصہ بن جاتی ہیں۔

اُبرو: اگر اُبرو یعنی کھنوس کھنچے ہوئی اور بڑی ہوں۔ بال گھنے ہوں تو مزاجی خود پسندی مفلسی۔ مجالت اور غرور کی علامت ہے اگر کھنوس باہم پیوستہ ہوں تو محبت پر کامادہ زیادہ ہوتا ہے۔ کھنوس کا متوسط ہونا خوش مزاجی اور دیانت داری کی نشانی ہے۔

اگر آنکھیں لمبی متوسط یا بڑی ہوں تو نیک کرداری آنکھیں کی علامت ہے آنکھوں کا گول ہونا جہالت کی نشانی ہے۔ گردہ چشم چالاک اور جلد جلد مارنے والے حیلہ ساز اور دھوکہ باز ہوتے ہیں۔

ناک: لمبی ناک عقلمندی طاقت وری اور بلند اقبالی کی نشانی ہے اگر درمیانی اور اندر بھکی ہوئی ہو تو کم علمی اور مغرور کی علامت ہے باریک ناک کم عقلی کی دلیل ہے ٹیڑھی ناک شریر اور فساد کی ہونے کی علامت ہے۔ اگر ناک چوڑی اور پھٹے بڑے اور کشادہ ہوں۔ تو شہوت پرستی کے جذبات کی کثرت ہوتی ہے۔ اگر درمیان کی ناک یک تخت ٹیڑھی ہو جائے تو اس کی موت کی نشانی ہے۔

کان: اگر کان درمیانہ درجہ کے ہوں ان میں بال بھی کمزور ہوں نہ ہوں تو عقلمندی اور نیک عقلیت کی علامت ہے بڑے اور پتلے کان نیک کرداری عقلمندی اور طویل عمر کی نشانی ہے چھوٹے اور چھپے کان جہالت اور زیادہ چھپے کان جہالت اور نادانی کی دلیل ہے۔

ہونٹ: اگر سرخ ہوں تو خوش اخلاقی اور نیک بختی کی علامت ہے باریک ہوں تو نادانی اور خوش مزاجی کی نشانی ہوتے ہیں۔ بڑے ہوں تو جہالت اگر بیلے اور سیاہ ہوں تو کینہ پروری کی دلیل ہوتے ہیں۔

منہ: کھلا ہو تو مستجاب اور بہادر ہونے کی علامت ہے

اگر ہو تو بڑی کی نشانی ہے۔

زبان: اگر زبان سرخ ہو تو نیک اور خوش اخلاقی کی دلیل ہے۔ برعکس اس کے سیاہ یا زرد ہو تو نحوست اور کم عقلی کی نشانی ہے۔

دانت: اگر متوسط درجہ کے ہوں تو نیک بختی اور دولت مندی کی نشانی ہے اگر دانت چھوٹے اور جدا جدا ہوں تو عمر و رازی اور عقلمندی کی علامت ہیں بہت بڑے اور اہم مٹے ہوئے ہوں تو شرارت پسندی کی نشانی ہوتے ہیں اگر دانت بڑھے اور ناموڑ ہوں تو معصہ پر داری کی دلیل ہیں۔ اگر پورے نہیں نہ ہوں تو مفلسی کی علامت ہیں اگر متوسط ہو تو دانی اور غیر مندی کی علامت ہے۔ **کھوڑی:** اگر باریک ہوں تو نیک کرداری کی نشانی ہے۔ اگر کھوڑی بڑھو گوشت ہو تو جہالت کی دلیل ہے۔

اگر موٹی ہو تو عقلمندی سچائی اور انصاف پسندی کی علامت کرتی ہے۔ اگر چھوٹی ہو تو کمکاری اور چوری کی کچھ عادت ہوتی ہے۔ باریک اور لمبی گردن والا غیر دانش مند اور قوت مردانہ نہیں پورا نہیں کرتا۔

متوسط درجہ کا چہرہ نیک کرداری کی علامت ہے۔ **چہرہ:** زرد چہرے والا فاسد خیالات والا ہوتا ہے۔ خشک اور کم گوشت والا ہو تو بد باطنی اور کم علمی کی نشانی ہے۔ اگر شانوں پر بال بکثرت ہوں تو کابل کی نشانی ہے۔

اگر بازو لمبے اور ہلکے ہوئے ہوں تو سعادت مندی یا زور کی نشانی ہے بھوٹے بازو کم مالگی کی دلیل ہیں۔

نعل: کشادہ اور فراخ سینے والا انسان نیک صفت ہے۔ روپے پیسے کی کمی نہیں ہوتی۔ خشک سینہ نحوست اور بد بختی کی نشانی ہے۔

سینہ: خشک نعل والا انسان زیادہ پیسے والا نہیں ہوتا۔

پستان: چلی اور دولت مندی کی نشانی ہے اگر ایک پستان بڑا اور دوسرا چھوٹا ہو تو بد بختی اور عیاری کی علامت ہے متوسط درجہ کا اگر ہو تو عقلمندی اور نیک چلی کی علامت ہے۔ اگر دوسرے زیادہ ہو تو خود پرستی کی نشانی ہے جس کے پیٹ پر تین چار خط ہوں وہ دی علم اور ذی شعور ہوتا ہے۔ دو خطوں والا عورتوں کی صحبت کا مشتاق اور عیاش ہوتا ہے۔

نات: اگر نات بڑی اور گول ہو تو سعادت مندی کی نشانی ہے۔ ایسے انسانوں کو والا دکا سکھ بھی زیادہ ملتا ہے۔

اگر موٹی ہو تو انسان محنتی اور کمالات کا ہوتا ہے۔ **بھٹی:** رنگ ہو تو بلند اقبال اور زندہ دلی کی نشانی ہے زرد رنگ کی بھٹی والا آدمی فاسق ہوتا ہے۔ اگر سفیدی

رنگ مائل لمبیا ہوا اور ان پر خط یعنی لکیریں بھی زیادہ
ہوں تو بد بختی کی نشانی ہے۔
جس انسان کی پیشانی پر لکیریں بہت کم ہوں تو وہ مجرد
رہتا ہے۔ اگر شادی بھی کرتے۔ تو اولاد شاذ و نادر ہی
ہوتی ہے۔

اگر ناخن مٹرنی مائل ہوں تو صحت اور عقلمندی
کی نشانی ہے۔ لمبیا رنگ کے ناخن کم علمی
اور بھالت کی دلیل ہے۔

اگر لمبی ہوں تو درازی عمر کی علامت ہے یا ربیک
اور نرم انگلیوں والا انسان نیک بخت ہوتا
ہے۔ موٹی ہاتھ اور لمبی انگلیوں والا عیاش آوارہ
اور چوری کی عادت والا ہوتا ہے۔

وضع حمل

آئے سال ہزار ہا عورتیں وضع حمل میں مرتی ہیں۔ ہزاروں بچارے جو کہ وضع حمل کے
بعد اکثر ہو جاتا ہے۔ رانی ملک عدم ہو جاتی ہیں۔ وہ وقت کیسا شاک ہوتا ہے جبکہ ایک شخص
بچائے اس خوشی کے جو کہ اس کو اپنا بچہ دیکھ کر ہوتی تھی اپنی پیاری عورت سے بیکش کے واسطے
ٹپھہ ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت دیکھ کر فرض چاہا کہ پہلے اس مضمون پر کچھ عرض کر دیں۔

اگر ایک شخص کا کوٹ پھٹ جائے وہ مرمت کے واسطے اس کو ایک جام کو دے دے اس
جیسے اس کوں ہوگا۔ وضع حمل جیسے نازک وقت پر ہم اپنی عورتوں کو جاموں وغیرہ کی عورتوں کے
سیر کر دیتے ہیں۔ ہمیں کون جھنڈ کے گاگر بد قسمتی سے ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ ملک کے رواج
کے مطابق وضع حمل کے وقت تو خاندان پاس رہی نہیں سکا اور تعلیم یافتہ دانیوں کا ہمارے ملک
میں بھلا ہی مشکل ہے۔

آخر کریں تو کیا کریں

ایک تدبیر یہ ہے کہ پہلے عورت کو اچھی طرح سے تمام حالت سمجھا دیں اور تمام طریق اس
کے ذہن نشین کر دیں کہ جس سے وضع حمل آسان ہو سکتا ہے۔ علاوہ ازیں دایہ کو پہلے ہی سے
منفیہ ہدایات دے دیں۔ اکثر دایوں کی اپنی اصل بہت کم ہوتی ہے۔ وہ صرف لکیر کی فقیر ہوتی
ہیں۔ ان کو سمجھا کر بھی کروانا مشکل بلکہ نہایت مشکل کام ہوتا ہے۔ ہاں بعض جھنڈ ہوتی ہیں اور
سمجھانے سے سمجھ سکتی ہیں۔ خاندان کو پہلے ہی سے حکما ان حرکات سے اس کو روکنا چاہیے جو کہ
اکثر وہ کرتی ہیں اور جن کا ذکر آگے آئے گا یہ کہ

ایام حمل میں کونسا طریقہ اختیار کرنا چاہیے

جس سے کہ وضع حمل با آسانی ہو پھر آگے مفصل طور پر ذکر کیا جائے گا۔ موٹی موٹی مرد
چار باتوں کا بھیاں بھی ذکر کیا جاتا ہے۔

ایام حمل میں جوں جوں آفتوں پر بوجھ پڑتا ہے۔ حاملہ کو قہر ہو جاتی ہے اور اکثر
پیشاب بھی رک کرتا ہے۔ اس کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے کیونکہ قہر اور پیشاب

کے رکنے سے بچ پیدا ہونے کا رستہ تنگ ہو جاتا ہے اور اس واسطے وضع حمل کے وقت بہت سخت تکلیف ہوتی ہے۔ آنحوں اور مثلاً نہ کو ہمیشہ صاف رکھنا چاہیے بعض عورتوں کے مثلاً وضع حمل کے وقت صرف اس واسطے پیٹ جاتے ہیں کہ پیشاب سے پر ہونے کی وجہ سے رستہ کو تنگ کر رہے تھے۔ ان دونوں کے واسطے کوئی خاص علاج کرنے کی ضرورت نہیں۔ صرف نرم و دوختم اور طاقتور غذا اس کا اعلیٰ علاج ہے۔ اگر قبض ہو جائے تو کوئی سخت قسم کا جلاب نہ دینا چاہیے، کیونکہ اسقاط کا اندیشہ ہے۔ زنجبین عرق کلاب میں گھول کر پلا دیں یا دو ارحانی تولدہ عرق کلاب یا نیمکر دودھ کے ساتھ کھلا دیں اور اگر پیشاب کی رکاوٹ ہو جائے تو دودھ کی بجلی کی ایک گلاس صبح کو اور ایک شام کو پلا دیں مگر موسم سرما میں اشہ ضرورت کے سوا کسی کے استعمال کی ضرورت نہیں۔ غصے پانی کا گلاس صبح اٹھ کر اور بوقت شام پیشاب کھولنے کے واسطے کافی ہو گا۔ پچھلے دنوں میں نے ایک مریض دیکھی جس کی مرگی کی سی حالت تھی۔ اس کو بچی جتنے 12 دن ہوئے تھے۔ یہ کیا تھا۔ صرف ایام حمل میں پیشاب کا رکنا پیشاب کے رکے رہنے سے ہی ایک قسم کا زہریع ہوتا رہتا ہے اور بالاخر وہ اس بیماری کو پیدا کرتا ہے ہیں اس کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

جیسے پختہ اور پیشاب کا با فراغت نکلنے رہنا ضروری ہے۔ ویسے ہی پینہ کا نکلنا ضروری ہے کیونکہ اس کے بھی نہ نکلنے سے زہر اندر رہ جاتا ہے اور طرح طرح کی بیماریاں پیدا کرتا ہے۔ اس کے واسطے بھی کسی علاج کی ضرورت نہیں۔ صرف کافی کپڑے پہننا اور سردیوں میں سردی سے بچنا اس کا علاج ہے۔ سردی نکلنے کے علاوہ پینہ زکام، نزولہ کھانسی، بخار، جوڑوں کا درد، گلے کا درد، پینہ کا درد وغیرہ امراض بھی ہو جاتی ہیں۔ جو غذا کھائی جائے۔ اس میں تین صفتیں ہونی چاہئیں۔ جلدی ہضم ہونے والی مقدار میں تھوڑی اور طاقت دینے والی ہو۔ اسقاط کو مدد دینے والی نہ ہو مثلاً گیہوں کی روٹی، دودھ، سسکی کے چاول، مونگ کی دال، ارد کی دال، بادام، چاول، مکھن، گھی، شہد، کھانہ، کلیرہ، کیلا، آملہ، داکھ وغیرہ۔

بچہ کی بھائی اکثر عورتیں کھاتی ہیں۔ اس سے اسقاط ہونے کا اندیشہ ہے۔ باجرے کی روٹی بھی اسقاط کو مدد دیتی ہے ترشی کی عورتوں کو بہت خواہش ہوتی ہے یہ تھوڑی مقدار میں دینا چاہیے۔ انار دہ، اہلی اور لہوں کی ترشی عمدہ ہے۔ عورتوں میں یہ ایک عام خیال ہے کہ حاملہ عورت جو طلب کرے اسے دینا چاہیے۔ یہ بہت برا ہے جو عورت خواہش کرے اس کو صرف اس حد تک دینا چاہیے کہ جس حد تک مفید ہو۔ فرض کرو کہ آموں کا موسم نہیں اور حاملہ آم کی خواہش ظاہر کرتی ہے تو آپ کہاں سے دیں گے۔ اس طرح اگر وہ ایسی چیز طلب کرے کہ جو اس کی اور اس کے بچے کی صحت کو بگاڑے تو آپ کو ہرگز ہرگز نہ دینا چاہیے۔

مجھے یاد ہے کہ ایک عورت ایام حمل میں حمل کی بڑی خواہش کیا کرتی تھی۔ اکثر مٹی یا چولہے کی مٹی یا کوئلے کھانے شروع کر دیتی ہیں۔ اس کا علاج صرف یہ ہے کہ حاملہ کا دھیان دوسری طرف لگایا جائے اور ان چیزوں کے نقصانات سے آگاہ کیا جائے۔ عمدہ لکھنہ کے کھانے سے بھی ان چیزوں کی خواہش کم ہوتی ہے۔ بہت سی جنگی اشیاء کے دینے کی کچھ ضرورت نہیں اگر کوئی نہ ہو۔

کھانا جب کھایا جائے تو اچھی طرح سے چبا چکر آہستہ آہستہ کھانا چاہیے تاکہ جلدی ہضم ہو جائے، ورنہ یہ یاد رہے کہ بد ہضمی ہو جائے گی اور بد ہضمی سے ایک قسم کا پیٹ میں درد اٹھے گا۔ یہ درد روزہ کی طرح ہو گا۔ لیکن ہے کہ بہت ہی نقصان کرنے جن عورتوں کو ہمیشہ غلغلہ دیتا ہے ان کا اسقاط ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں۔ کھانے میں زیادہ پانی نہ پیئیں اور کھانا کھا کر بالکل پانی نہ پیئیں۔ ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد پانی پینا ہضم کوئی کرتا ہے۔

حاملہ عورت کو اپنے گھر کے معمولی کام ضرور کرنے چاہئیں۔ بیکار بیٹھے رہنے سے جسم میں کمزوری اور سستی آتی ہے اور وضع حمل جماعت تکلیف دہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غریبوں کی عورتیں بمقابلہ امیروں کی عورتوں کے نہایت آسانی سے بچہ جنیتی ہیں۔ جو بزرگ خاں کے نزدیک دو کوس کے فاصلے پر ایک گاؤں سے وہاں سے ایک عورت کو جو

خان میں سودا لینے آئی اور 7-8 سیر کے قریب بوجھ لے کر گھر پہنچی گھر میں دوسری عورت نہ تھی۔ ایک گھنٹے کے اندر ہآسانی پچہ جن کر اس گاؤں کی دوکان پر گئی اور سوکھ وغیرہ خرید لائی اور خود ہی بنا کر کھائی۔ یہ تو ہے قدرتی طریق پچہ پختے کا اور اس کے مقابلے میں امیروں کی عورتوں کا جو حال ہوتا ہے وہ کس سے مخفی ہے۔ جن کے گھر میں نوکر چاکر ہیں اور جو گھر کا کام کرنا عار سمجھی ہیں اور ان کو بھی کسی نہ کسی قسم کی ہلکی ورزش کر لینی چاہیے۔

پچھلے دنوں لاہور میں وہ ایسی عورتوں کی موت ہوئی ہے جن کے واسطے انگریز دایاں موجود تھیں اور خدیجہ روں کی کچھ کی نہ تھی مگر یہ سب کیا کر سکتی ہیں جبکہ اپنا بدن ایسا ست اور کزور ہو کر اسٹین آئول تک ٹکانے کی طاقت نہ ہو۔ پچہ ٹکانا تو ایک طرف رہا۔ سنا ہے کہ پچھلوں کی عورتیں چلتی چلتی راستے ہی میں پچہ ہآسانی جن کر اس کو اٹھا کر چل نکلتی ہیں۔ افریقہ کی جنگلی عورتیں جو ہمیشہ نگلی رہتی ہیں اور جن کو وحشی کہا جاتا ہے۔ وہ صرف اس واسطے آسانی سے پچہ چتی ہیں کہ وہ ایام حمل میں ہمارے نہیں کرتیں اور اپنے معمول کا کاروبار ہمیشہ کرتی ہیں مگر یاد رہے کہ کوئی ایسا کام نہ کریں کہ جس میں بہت طاقت خرچ ہوتی ہو مثلاً بوجھ کا اٹھانا پچھلے بوجھ دار کا بعد بستر اکھینا وغیرہ وغیرہ

حاملہ عورت کا اکثر جی تھلا یا کرتا ہے اور اکثر تھو جاتی ہے۔ اس کا کچھ خوف نہیں البتہ تھو آتا برا ہے۔ ہاں جی زیادہ تھلائے اور طبیعت بہت خراب ہو تو سویرے اٹھتے ہی دراز میں گرم دودھ پنی لیں۔ طبیعت بہت ہی ٹھیک رہے گی۔

حاملہ کو چوٹ گٹنے سے حمل گر سکتا ہے جیسے کوئی پیٹ پر لات یا مکہ مارے یا حاملہ کے گر پڑنے سے پیٹ پر ضرب آئے بدن کو زور سے دھکا لگ جائے ہیں ان سے بچنا ضروری نہیں۔

حاملہ کو جماع کی سخت ممانعت ہے۔

اگر حمل کے ظاہر ہونے کے ایک ماہ بعد تک حاملہ کو مندرجہ ذیل نسخہ کھلائیں تو خدا

چاہے لڑکا پیدا ہو اور سلامت رہے۔

نسخہ: مرجان 3 ماشہ صرف مروراید 3 ماشہ زہر مرہہ خطائی 3 ماشہ ناریل 3 ماشہ مروراید ہاشمہ 3 ماشہ ورق تفرہ 2 عدد توین دن لگے کہ یا کسی اور مصفا پانی میں کھل کر کے پچے کے برابر گولیاں بنائیں اور بوقت صبح یا شام کو سوتے وقت پھر ہر ماہ دودھ کھلا دیں۔

نوٹ (2): اگر بروز پورنماستی 4 عدد ورق تفرہ کو ایک ایک کر کے دودھ گاؤں میں جو کہ بلور کے گلاس میں بھول کر کے حاملہ کو بوقت شب پلا دیں اور دو تین ماہ اس طرح پلا دیں تو پچہ خواہ صورت پیدا ہو۔ صاحب عقل اور بڑی عمر والا پیدا ہو۔

نوٹ (3): بوقت حمل 21 دن تک آب رنوت حاملہ کو پلانے سے بچہ کو مرض چھپک نہ ہوگی۔

نوٹ (4): حاملہ کو ساتویں آٹھویں مہینہ سے ہمیشہ دوسرے تیسرے روز روغن بادام شیریں 6 ماشہ سے ایک تولہ تک دودھ گائے جس میں قدر سیاہ ملا ہو ہڈی ڈال کر پلانا چاہیے۔ اس عمل سے عورت امراض پر سوت سے محفوظ رہے گی اور پچہ ہآسانی پیدا ہوگا۔

نوٹ (5): حاملہ کا دل جس طرف لگا دیں ویسا ہی پچہ پیدا ہوتا ہے۔ اس واسطے قہر رکھیں جیسا پچہ پیدا کرنا چاہیں ویسا عمل کریں۔

اب میں مضمون پر آتا ہوں

280 دن میں پچہ پیدا ہوتا ہے۔ یہ دن پچھلے حمل کے دنوں سے گنے جاتے ہیں پس اس وقت کے قریب پچہ کی پیدائش کے واسطے تیار رہنا چاہیے جس چیز کی ضرورت پڑتی ہے وہ پہلے ہی سے تیار فرما لی جائے۔ دایہ کو اطلاع ہوتی چاہیے کہ وہ بھی تیار رہے اور پلانے پر چھٹ آئے۔

زچہ خانہ نہایت صاف کر کے رکھنا چاہیے اور کہہ اس قسم کا ہونا چاہیے کہ بوقت ضرورت باہر کی ہوا کو اندر گزار سکیں۔

جیسا کہ زچہ خانہ کا مصفا ہونا نہایت ضروری ہے۔ اسی طرح دایہ کا بدن اور کپڑے بھی مصفا ہونے ضروری ہیں۔ اس ملک کی دایاں آج کل اس قدر غلیظ رہتی ہیں کہ اگر پاس سے گزر جائیں تو ناک دھانا پڑتا ہے۔ یہ بچہ اور زچہ۔ دنوں کے واسطے نقصان دہ ہے۔ کلکتہ کے چھوٹے سے بلیک ہول میں جب 146 آدمی ہڈی کر دیئے گئے تھے تو ایک ہی

رات میں 132 آدمیوں کو کس نے ہلاک کر دیا تھا؟ خراب ہونے۔ پس ہوا کی صفائی کی طرف زیادہ دھیان دیں۔ انگریزوں کے زچہ اور بچہ بہ نسبت ہندو اور مسلمانوں کے کیوں کم مرتے ہیں؟ اس واسطے کہ وہ صفائی کی قدر جانتے ہیں۔

ہمارے ملک کی دانیائیں جہاں بدن اور کپڑوں کو نہایت غلیظ رکھتی ہیں وہاں غصب یہ ہے کہ ہر جگہ کے واسطے ایک ہی کپڑا رکھتی ہیں ”مکملہ اور اس پر نیم چڑھا“ مختلف گھروں میں جاتی ہیں۔ کہیں کچھ بیماری اور کہیں کچھ بیماری ہوتی ہے۔ اس کی بڑا اپنے ساتھ ہی لے کر ایک دوسرے گھر میں چلی جاتی ہیں۔ ایسی حالت میں کہاں ممکن ہے کہ زچہ اور بچہ تندرست رہیں۔ دانی کو چاہیے کہ جس وقت گھر آئے تو زچہ خانہ میں داخل ہونے سے پہلے کپڑے بدل لے۔ جب باہر جانے لگے تو ان کپڑوں کو اتار کر وہیں محفوظ جگہ میں رکھ جائے اور جاتے وقت دھو کپڑے مہین لے۔

دایا کو ناخن اترا کر رکھنے چاہئیں کیونکہ اسے اکثر اندر ہاتھ ڈالنا پڑتا ہے ایسا نہ ہو کہ کہیں ناخن لگ جائے۔

زچہ خانہ کو آگ سلاک کر پہلے ہی ذرا گرم کر لینا چاہیے۔ یہ صرف اس واسطے ہے کہ اگر اس کے اندر نمی ہو تو دور ہو جائے۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد زچہ خانہ میں آگ رکھنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر ذرا جبکہ دم دار ہو یا موسم سردی کا ہو تو آگ روشن کر سکتے ہیں۔ کتکوں کا زچہ خانہ میں سلگنا ہوا کو گندہ کرتا ہے البتہ باہر سلاک کر زچہ خانہ میں لے جائیں۔

ابھی ذکر ہوا کہ صفائی کی بہت ضرورت ہے مگر کیا دایہ اور زچہ خانہ کی صفائی ہی کافی ہے۔ ہرگز نہیں۔ زچہ اور بچہ کی صفائی کی سخت ضرورت ہے۔ آج کل زچہ اور بچہ کو جس حالت میں رکھا جاتا ہے۔ وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ بچے کے پڑنے نہایت ہی غلیظ رکھے جاتے ہیں کیونکہ خرچ بہت ہوتا ہے۔ ہم حیران ہیں کہ خرچ کس بات پر ہوتا ہے۔ کون کہتا ہے کہ ریشمی اور نعل کے کپڑے استعمال کرو۔ بات صرف یہ ہے کہ چاہے معمولی کھدر کے ہی کیوں نہ ہوں۔ ان میں بدلو اور میل بالکل نہ ہونی چاہیے اور ان پر

سوائے پیرہ دو پیرہ کے صابون کے کیا خرچ آ سکتا ہے۔ ہر ایک کپڑے کا جوڑا ہونا چاہیے۔ جو آج دھوئے ہیں وہ کل پہنے جائیں اور امیر لوگ تو عمدہ انتظام کر سکتے ہیں۔

دایہ کے سوائے اور دو عورتیں بھی زچہ خانہ میں رہ سکتی ہیں۔ اس سے زیادہ جہاں ہوا کو خراب کرتی ہیں وہاں بے فائدہ ضرور غل سے چھنے والی کو بھی گھبرا دیتی ہیں اور بعض تو چھنے کی مشکل حالت کے متعلق بات چیت شروع کر کے اس کو ڈرا دیتی ہیں۔

درد اٹھنے کے وقت سے لے کر بچہ پیدا ہونے تک اگر زیادہ دیر لگ جائے تو نہایت ہی ہلکی خوراک دے سکتے ہیں مثلاً گائے کا دودھ سا گودانہ وغیرہ

دو چار دن پہلے اس کا خیال رکھیں کہ استریاں اور مثانہ صاف رہیں جیسا کہ پہلے ذکر ہوا۔ پیشاب یا پانخانہ رکھنے سے بہت تکلیف رقی ہے اگر ضرورت ہو تو گلغہ یا ترنجبین عرق گلاب سے دے سکتے ہیں۔ جن کی خوراک گوشت شراب وغیرہ ہے۔ ان کے واسطے ارضی کا تیل ہے۔ جس کو انگریزی میں کسٹرائیل کہتے ہیں۔ بہت ٹھیک ہے۔ مثلاً خالی رہنا نہایت ضروری ہے ورنہ پھٹ جائے گا اندیشہ ہے اگر عورت کو اس طرح معلوم ہو کہ جیسے مثانہ سے پیشاب چوے اور زور لگانے پر بھی نہ نکالے تو کرم پانی میں کپڑے کو جھکڑ کر تلوں کے اوپر رکھیں فوراً پیشاب آ جائے گا۔

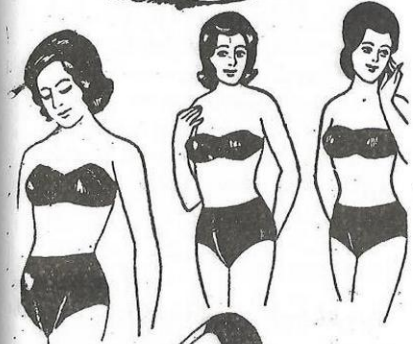
چھنے کی حالت

کو تین حصوں میں تقسیم کر لیا جاتا ہے۔

اول: درد کے اٹھنے سے رحم کا اندہ ابھی طرح کھلنے تک جو وقت لگتا ہے۔ اس کو پہلی حالت کہتے ہیں۔

دوم: رحم کا اندہ کھلنے سے بچہ ہونے تک جو وقت لگتا ہے۔ اس کو چھنے کی دوسری حالت کہتے ہیں۔

سوم: بچہ پیدا ہونے سے اول کے گرنے تک جو وقت ہے۔ اس کو چھنے کی تیسری اور آخری حالت کہتے ہیں۔



گھرن انسان کی شاستریہ ودھی

گھرن انسان کے لئے اہم نئے پرات کال کا بتلایا جاتا ہے کیوں کہ پرات کال انسان کرنے سے دن بھر من پرش رہتا ہے آفتیہ کا نام و نشان مٹ جاتا ہے تنہا شر میں تیزی اور فرنی کا آھاس معلوم ہونے لگتا ہے۔

انسان کا نئے موریوے کے پورہی کا اہم اور البھیر دوتا ہے جو جائز اور درشار توہیں 8 منٹ سے 15 منٹ تک اور گری کے موسم میں پورا اودھا گھنے تک کیا جاسکتا ہے یا تب تک کہ زمین بھی کوئی ہانی نہیں ہے جب تک مستہشک (دماغ) میں پورن روپ سے ٹھنڈک نہ آجائے۔ سوچن دوشس والے کرش کو ساں کال کے نئے بھی انسان کرنا چاہئے اور جتنا بھی ممکن اور مناسب ہو سکے سوا چھ سوا تازہ اور ٹھنڈا پانی اڈھکٹا کے ساتھ دماغ پر چھڑنا چاہئے۔ اس انسان کے لئے کنوینکری پانی سرد اوقم اور البھیر دیکھا جاتا ہے۔ انسان کرنے والے کو پانی سوہی کنوین سے نکالنا چاہئے۔ جاڑے کے موسم میں تو تھوڑی سی کسرت کر کے بدن کو گرم کر لینے کے بعد ہی انسان کرنا چاہئے پرتو اگر کسرت نہ بھی کی جائے تو کچھ ہانی نہ ہوگی کیوں کہ گھرن انسان کرنے میں آپ ہی آپ شر میں اشتہا آجاتی ہے۔

انسان کے پورہ منست شر بہر کو ٹوٹھے اور موٹے تولنے سے پہلی پرکار گرہ

لینا چاہئے۔ اس بات کو سنبھالیں کہ کن رکھنا چاہئے کہ تو کیا ملایم نہ ہو۔ تو ایسے رکھنے کے بعد ہاتھ سے بھی بدن کو کھلی پرکار کر رکھنا چاہئے کیوں کہ ہاتھوں سے رکھنے سے ایک پرکار کی شدہ اور سرور و کثرت و دھت شکی اپن ہو جاتی ہے اور روم کو بک چھوڑ دوا و شریہ کے اندر پرورش ہو شریہ کو پر تھجاشالی اور شکی پھین بناتی ہے۔ شریہ کو کھلی پرکار کر رکھ لینے کے بعد ایک افتادہ ہو گئے پانی سے صرف منسک کو دھونا چاہئے کیوں کہ اگر سرور و کثرت ہو چھوڑ جائے تو منسک شریہ کی آتما کھینچ کر داغ پر بڑا اثر پیدا کرے جس سے نقصان ہونے کا اندیشہ ہو جائے۔ ساتھ ہی ساتھ من پر بھی دکاروں کا پرہیز ہو کر جائے تھا شریہ کے ساتھ ہی پرہیز کرنا ہو۔

شاستروں میں کہا بھی ہے (پنج اسناد نادنا شرا) اسکاٹھ پہلے منسک کو بھگوان وقت اسنان نہ کرنا چاہئے۔ اس لئے سرور و کثرت منسک بھگا کر اسنان کر کے پیشچیات نوٹے توئے سے شریہ کو پوچھ صرف دھوئی کو پیسے ہوئے سوچ کی کھلی ہوئی گزروں کو اپنے شریہ پر لیتے ہوئے دھیرے دھیرے کھٹنا چاہئے۔ پیشچیات دھوئی کو کھلی پرکار باندھ اپنے آئینہ صوری کاٹوں میں لگنا چاہئے۔

(1) گری کے موسم میں تو روزی سائیں پر ات دنوں وقت اسنان نہ کرنا چاہئے۔ اگر جازے میں ایسا نہ بھی کیا جائے تو کچھ بالی نہیں مگر پر ات کال اسنان تو جازے میں بھی اور شریہ ہی کرنا چاہئے۔

(2) مہینے میں ایک بار گرم پانی سے بھی آوشیہ ہی نہانا چاہئے۔ نہاتے سے بھڑبھڑ کا استعمال بھی کیا جائے اور اچھا ہے۔

(3) ندی تالاب کا نہا بھی تھا ہوتا ہے۔ شاستروں میں تو منع کرنا نہا بھی مہتو کاری بتلایا گیا ہے۔ یہاں تک کہ گھس نہاتے وقت بھی اگر پانی میں نمند کوئی لاکر

نہانے کے بعد صاف اور سوچھ پانی سے نہایا جائے تو لا بھلا ایک ہے۔

(4) تیز نا بھی نہانے کی ایک لا بھلا ایک کرنا ہے۔ کیوں کہ اس کرنا کے کرنے میں پرانے منسک شریہ کے انگوں کا کچھ نہ کچھ خشکت کرنی پڑتی ہے۔ خاص کر تیز نہ کی کرنا سے سنا آئینت کپشت ہو کر وسیت بن ہو جاتا ہے۔ بھیڑے شدہ اور بلجوان ہو جاتے ہیں تھا منسک شریہ روگ نہ بہت ہو کر سرد رتھ، دم دار کچھ تیرا اور کسا ہی ہو جاتا ہے۔

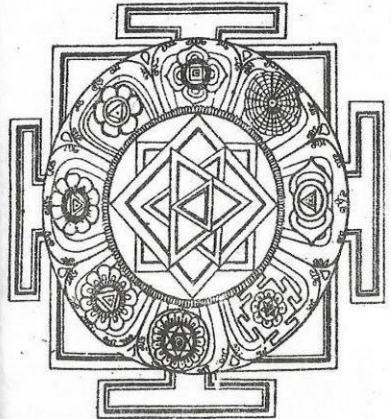
(5) جو جن کرنے کے تین گھنٹے پہلے یا کچھ اسنان نہ کرنا چاہئے۔ کیوں کہ اسنان کرنے کے بعد کثرت کھانے کھانے کے بعد کثرت اسنان کرنے سے انگی بڑھ جاتی ہے اور انگی کے بڑھ جانے سے پاچن کر پائیں آنا آتا ہے جس سے شریہ میں ایکوں بھینکر وادھیا میں اپن ہو جاتی ہیں۔

(6) روٹی، ڈول، اور کمزور و منشیہ کبھی ہستے میں ایک بار آوشیہ اسنان نہ کرنا چاہئے۔ پرتو کن رہے کہ پانی ٹھنڈا ہونا چاہیے ساتھ ہی ساتھ بہت دھیرے دھیرے ٹھنڈا پانی سے اسنان کرنے کا اٹھیاں نہ کرنا چاہئے۔

(7) تولیے سے رگڑنے اور تھوڑی کثرت کرنے کے بعد بھی اگر شریہ میں گری نہ اگر ٹھنڈک کا ہی آویساں ہوتا رہے تو کدیا نہ کرنا چاہئے۔



(8) اسنانا گار گھلا، صاف، ہوادار اور پرکاشمے ہونا چاہئے۔ اسنان کرتے سے اول تو شریہ پر کپڑے ہونے ہی نہ چاہئے اور اگر گروں تو کم سے کم کپڑے ہونے چاہئے۔ سرواٹم اور لا بھلا کاری اسنان تو دوسری بات۔ لیکن ہو کر ٹوٹے گڑھ میں کیا جاتا ہے۔ (9) دیر پات ہونے کے بعد کثرت اسنان کا کرنا اٹھارے ہے۔



بچے کو رونے سے مٹانے کا جنتہ

اگر چھوٹی عمر کا بچہ روتا ہے۔ تو مندرجہ ذیل جنتہ کو کسی کاغذ پر لکھو۔ اور چھ رات کے وقت جنتہ بچے کے گلے میں ڈال دو۔ پرماتما کی کرپا سے بچے کا رونا اسوقت بند ہو جائیگا چ جنتہ یہ ہے۔

۷	۳۴	۱۳	۸
۱۷	۲۴	۶۱	۳۴
۱۷	۱۳۲	۷۱	۱۲۲
۷	۹	۹	۱۲

ہر ایک بیمار می کو مٹانے کا جنتہ

مندرجہ ذیل جنتہ ہر ایک بیماری کو دور کرنے کے علاوہ اور آئندہ کے فعل کو بھی دور کرتا ہے۔ جب میں بھی نا اہل مندرجہ جنتہ یہ می یا مفہوم ۷ فح ج ج م ۷ یا سیدائش جہاں تک بھی مباد و خوا والہ (بیماری)

دروڑہ کو مٹانے کا جنتہ

اگر کوئی عورت دروڑہ میں پھنسی ہوئی ہو اور بچہ نہ پیدا ہوتا ہے تو عامل کو چاہیے کہ مندرجہ ذیل جنتہ کو کھڑکے حائلہ کی بائیں راق میں باندھ دیوے۔ بحکم خدا بچہ ضرور پیدا ہوگا۔ لیکن منور احتیاط رکھنا

چاہیے کہ جب یہ پیدا ہووے تو اس وقت یہ خبر کھل دینا چاہیے
خبر یہ ہے: ۷۸۶

۲۳	۲۴	۲۹	۱۹
۲۸	۱۶	۲۲	۲۶
۴۰	۳۱	۲۲	۲۱
۲۵	۲۰	۱۹	۲۰۰

میرے دوستوں کے کھیلنے کا بہتر

اگر کسی شخص کا پیشاب رنگ جلد اور سخت تکلیف کا سامنا ہو تو لازم ہے کہ مندرجہ ذیل حقیر کو کسی ایک کاغذ پر لکھیں اور اسے بائیں ران سے باندھ دیں تو اگر پیشاب آجائیکا اور کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی حشر ہے۔ ۷۶۶

4	11	2^
ز	5	2
6	5	3
ب	7	ز
4	9	4

تپ لرزہ کو دور کرنے کا بہتر

پیشی کے سات عدد پتے توڑیں اور ہر ایک پر یہ خبر لکھو۔

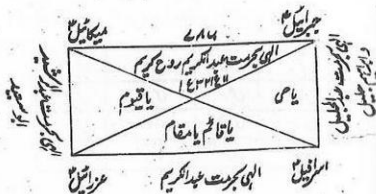
لعید ازاں تب لرزہ کے مریض کو یہ پتے چاہئیں۔ اسی وقت آرام آ
جائے اور مریض تندرست ہو جائے گا۔ چہ خبر یہ ہے؟

مرگی کو ہٹانے کا خیر

جو ملتے اور پورج کیا گیا ہے اس کو سفید مرغ کے خون سے پیلے
کے پتے پر لکھیں بعد ازاں رنگی کے درمیان سے مرہ باقیہ حدیسی بہت
جلد آرام آجائے گا۔ اور کوئی تکلیف نہ ہوگی۔

صل کی حفاظت کھنے کا وتر

اگر کسی عورت کا محل قرار نہ رہتا ہو یا گرجا یا ہو تو مندرجہ ذیل جنتیہ کو ایک گاندھڑ لکھیں پھر مریش کو دھو کر پادین اور ایک جنتیہ لکھ کر یا کو مریش کی کمر پر باندھ دیا جائے یا نچلے میں لٹکایا جاوے تو بہت جلد آرام آئے گا۔ جنتیہ ہے۔



و ابراہیم حلیل
ابن یحییٰ بن عبد الحلیل

بچے روکے نہ کو بند کرنے کا خنتر

اگر کوئی بچہ روتا ہو تو کہیں بھی چپ کر تاہم نہ مندرجہ ذیل خنتر چار دفعہ کاغذ پر علیحدہ علیحدہ لکھو ایک خنتر بچے کے گلے میں ڈال دو اور باقی کے تین خنتروں کو بچہ کو دھڑکے بلادو۔ پس بچہ کا رونا بند ہو جائیگا۔ اور بچے تک جاوے گا۔ خنتر یہ ہے۔

۸	۹	۲۳	۸
۲۲	۴	۷	۲۰
۲۲	۱۲	۷	۶
۵۸	۵۷	۲	۲۳

چھپک سے بچنے کا خنتر

مندرجہ ذیل خنتر کو دم پتر پر مندرجہ مندرجہ سے لکھیں۔ پھر بچے کے گلے میں ڈال دیں۔ پس ایسا کرنے سے چھپک سے بچاتے ہیں۔ یا بچے کو اور کوئی تکلیف نہ ہونے پائے گا۔ خنتر یہ ہے۔

سری	سری	سری	سری
سری	سری	سری	سری
سری	سری	سری	سری
سری	سری	سری	سری

راج دربار میں عزت پانے خنتر

(۱) اس خنتر کو چھپکی کی رقم سے لکھ کر اپنی بھانجیاں باندھے تو راج مان ہو۔
(۲) خنتر ہر ملک کے دس سے چھپکے ہونے لگے کہ اپنے ہاتھ پر باندھے تو راج دربار میں پانے سے عزت ملے۔

۳۶	۵۸	۱	۳۸
۱	۹	۶۲	۶۱
۸۷	۵۲	۱	۸
۸	۵	۸۳	۸۵

کام ناشک خنتر

(۱) اس خنتر کو چھپکے میں اپنے سو سے لکھ کر اپنے پاس رکھیں تو کام و اسات شانت ہوتے۔
(۲) شہر گھڑی میں عورت کے غول سے کسی کاغذ پر لکھ کر عورت کے پاس جاتے وقت اس میں تو شانت رہیں۔

۹۳	۲۶	۱۶	۱۸
۳۶	۳۳	۳۲	۲۶
۲۶	۱۱	۱۲	۹۱
۲۲	۵۲	۶۵	۵۷

بانجھ عورت کے بچہ ہو

(۱) چھپکے میں مندرجہ ذیل رقم سے لکھ کر کسی سہیلی یا راجہ میں باندھ کر عورت کی دین چھپکے ہونے سے بچے ہو۔

۸۱	۳	۳۳	۷۵
۷۵	۵۸	۳۵	۲۸
۱۱	۳۸	۷۸	۲۳
۷۷	۸۵	۱۲	۲۷

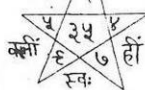
۱) سوڈ کا دستر باندہ کر نکشتر میں اتوار کے دن سٹندہ سے کر بھیجیں کے دودھ کے ساتھ
سات روز تک عورت کو کھلا دے تو بچہ جن دور ہو۔

بیٹا ہی پیدا ہو

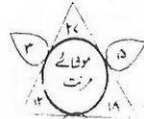
۹	۴۲	۱۳	۲۷
۳۳	۳۸	۵۶	۱۳
۹۸	۱۳	۲۷	۳۹
۷۲	۱۳	۷۱	۵۷

جس عورت کے صرف لڑکیاں ہی
ہوتی ہوں۔ ان کے لئے اس جنتر کو ذعفران
اور جادوئی پتھر کر بھونچ کر کھم کر اتوار
کے دن ہاتھ پر باندھے اور سو گیتا تھ شیر کے نشان کا توڑ بنا کر وہاں ہی بچا میں باندھیں تو
ضرور بھڑو لڑکا ہی پیدا ہو۔

پر سوڈ کا درد دور



جس عورت کو پر سوڈ کا درد ہوتا ہو۔ وہ اس
جنتر کو اتوار یا منگلوار کو ذعفران کی سیاہی بنا کر بھونچ کر
پر اندک قطر سے لگے اور سو گیتا دھوپ میں دکھ کر
گائے کے دودھ میں دھو ڈالے۔ پھر اس دودھ کو تھوڑا تھوڑا کر کے چار بار عورت کو چاڑیا
تو پر سوڈ کی مراد دور ہو۔ یہ آدھ روز جنتر ہے۔



پچھر بھگانے کا دستر و جنتر

جس دن پھر رات میں دکھ دیکھیں سوئیے
تین ٹونگ کا کھات پر چھت جس سے بھگ جائے
(اے بھگ) کے دودھ میں تھوڑا تھوڑا کر میں کر اس کی سیاہی سے کھاتے کا

نومرتہ اس جنتر کو کھم کر الگ الگ ان نو ٹکڑوں کو پھاڑ لو اور اہلیں کی آغوش لگا کر اس میں دو
دونت بندہ ان ٹکڑوں کو ڈالنا چاہے۔ تھوڑی دیر بعد بچہ بھگ جائیں گے۔

شیتلا کا جنتر

۹	۳۳	۹	۵۱
۷۳	۳	۳	۵۲
۳	۲۸	۸۷	۹۱
۹	۵	۳۹	۳۵

(۱) اس جنتر کو کھم کر کھم کر جس
بالک کے شیتلا لگے۔ اس کے گے میں
باندھ دینے سے شیتلا دور ہو جاتی ہے۔
(۲) اس جنتر کو کھم کر چندن سے کھم کر اور گوگلی دھوپ کا دھوپ دے کہ شیتلا جس
کے لگی ہو۔ اس کے گے میں توڑ بنا کر باندھ دیں۔

ناک بستے کا جنتر

۷	۳	۵۷	۳۲
۵۲	۹	۷۲	۵۲
۳۵	۵۳	۱	۱۱
۳۵	۸۹	۸۳	۸۵

(۱) اس جنتر کو سوسوں کے پتے پر
کھم کر چاڑے سے ناک بستے لگتی ہے۔
(۲) اس جنتر کو کھم کر پتے پر سیاہی
سے لگے اور شترو کا نام لے کر اس کو سوتی سے چھیدے تو اس ناک بستے لگے۔

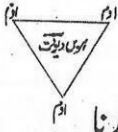
عورت کا دودھ بڑھے



اس جنتر کو اتوار کے دن گولڈن سے یا بے انجیر
کے قلم بنا کر بھونچ کر پتے پر لگے۔ اور سامنے میں خشک
کر کے چاندی کے توڑ بنا کر۔ بچہ والی عورت کے
بائیں بازو میں باندھ دے تو عورت کا دودھ بڑھ جائے۔



شتر و ناشک جنتر



ترکیب یہ اس جنتر کو کوسے کے پتھروں سے کر کے
مڑیل سے چمکے اور رات کے وقت پونچن کر کے
شمال میں لگا کر اسے نو دشمن کی اہانک ہو جو ہو۔

بچھو کا زہر انا دنا

اوم نموا آدیش گرو کا۔ سمندر سمندر ہے کانی۔ اس منتر کو سیدہ کرے۔ پھر جس کو بچھو
نے لگا ہو۔ اس منتر کو پڑھ کر پانی پلا دے تو زہر اتر جائے۔ کانا ہوا شانی پائے۔

منتر آنکھ دکھنے کا

اوم نموا آدیش گرو کا۔ مرد کی آنکھ آنی۔ کہے نہ پھولے۔ پیرا کرے۔ گرد گرد کہ جی آگیا
کرے۔ گرد کی شمشیری پوجا۔ پھر منتر لفظ وادج
ترکیب یہ منک کی سات لکڑی تلے کر پیرا منتر پڑھ کر چاکے تو آنکھ اچھی ہوں۔



اُحاشن کا جنتر

ترکیب یہ اس جنتر کو کوسے کے پتھروں سے
مسل دلوں کے پڑان لگے۔ اور دومی پودوں کو پونچن

کر کے لگے میں باندے تو اُپائیں ہو۔

منتر پیلیا کا

اوم نمودیر جیل اُسرال ناہر سنگ دیو جی سوادھی سچال پیلیا کو بھنے۔
جھلے پیلیا رہے نہ نیک نشان جورہ جھلے تو منوں کی آن۔
ترکیب۔ سرسوں کا تیل کوندے میں لے کر مریض کے ہاتھ پر ملت بارکے تو
ٹھیک ہو۔ ہر بار منتر کا اُپائیں کر کے دن میں دو بار کہے کہ اس منتر کا ضرور پریوگ کرے۔

دوئیہ ستھم بھن!



ترکیب۔ اس جنتر کو گورو جن کلیم سے بھون پتر پر لکھیں
اور شراب کے شےپ میں رکھ کر دھوئے خوب اچھی طرح
پوچھ کرے۔ پھر دوسرے دن نکال کر اپنی چوٹی میں باندھے
تو اس کا بہت اُتم پھل ملے گا۔

منتر چھو انا نے کا

اوم نمو کارو دیش کا لکشی دیوی جہل بڑے استعمالی جوگی نے پالی کہی۔ دس کالی
دس کالی دس چلی دس لالہ رنگ رنگ دس کمری دس شیکا دس بھلی۔ رین کاوش جنومنٹ
ہرے۔ رکشا کرے گرو گو کوک تاجھ۔ چرو منتر پتھر واج۔
ترکیب۔ اس منتر کو گرو جن کی دیت سے ایک ہزار بار کہے۔ تیل کا دھیک جلا دے۔

سٹانی کا بھوگ لگا دے اس طرح سدھ کر کے جس کے کاٹا ہو۔ اُپائیں کی راکھ سات بار منتر
پڑھ کر کافی ہونی پڑے کے چاروں طرف لگا دے تو زہر دھیرے دھیرے اُتر جائے گا۔

بدیش میں شتر و مارنے کا جنتر

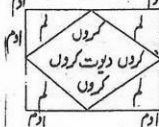


ترکیب۔ اس جنتر کو سور کو بھکے
لکھ کر شراب کے حق رکھ کر کاٹنا بند
کر دے اور شعلن بھڑی یا گڑا آوے۔ ایسا
کرنے سے جب اس سے ہم سونج کی کر نیں
یا بارش پڑے گی۔ تب اُپائیں گئے ہوتے
شتر و پر روگ سوار ہوتا جائے گا۔

وشی کرن منتر

اوم نر کرشہر کا مئی اسو کی وٹانن بھوں فوت سوا با۔

ترکیب۔ لٹنے کی پتیلی لے کر اس کا پوچھ کرے۔ اور مٹان رہ کر ہر روز ایک سو
باپ اکس دن تک کر کے پتیلی کے سامنے کچھ بھول لے کر جس آدی پر ڈالے وہ خود اُپائیں
میں ہو۔



اگنی ستمبھن جنتر

ترکیب۔ اس جنتر کو بھون پتر پر پتلی سیاہی

کھانا کھائی اُن چنے کو پانی گھر سے چڑھی ہمیشہ بلانے کا پی ہاڑی کہی پانی اوپر چڑھی جھڑکی نال
تے ہمیں دل کی کلیں اوپر نہ سنبھلے گا باندھی ہاڑی اُسے تو غور کا نامہ لکھ راگے۔
ترکیب۔ راتے کی سات لکڑی کا ہر ایک لکڑی پر منتر پڑھ کر سات بار ہاڑی پڑ
اے تو وہ ہاڑی بند جائے گی۔ یعنی گرم نہ ہوگی۔ جائے جتنی آج راتے رکھا جاوے۔

اوم غونائے دھلائے کھڑائے نمونہ اس جہیز کو اکس بار کس ایک کانسی کے کڑورے میں بھرتے ہوئے جل پڑتھوئے اور قہور سا کپور ڈال کر روٹی کو پلا سے تو دانت کا درد فوراً تھا ہوجائے گا۔

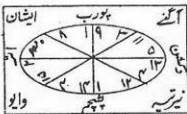
۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

میکہ، منگو، دھن وغیرہ کا چدرل پورب وغیرہ انڈیا میں کر کے ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

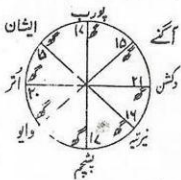
گھر کی بھرنی کرتا ہے۔ چدر رانی میں جکر کے انوار سدا جان کر کام کرنا پڑتا ہے۔

شجر کاسوں کے لئے چدر لں داہنے اور بائیں اچھا ہوتا ہے۔ کسی کام کو کرنے سے

مکھ۔ سنگھ اور دھن کا
چندر ہاں پورب میں۔ برکو۔ کنیا
اور گر کا چندر ہاں دشمن میں۔
مین۔ تلا اور کنجھ کا چندر ہاں چٹم
میں۔ کرک۔ برچنگ اور مین کا
چندر ہاں اتر میں داس کرتا ہے۔
اس بات کا دھیان رکھیں۔



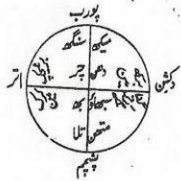
یوگنی وِشاچکر



پرداؤں پر لب بلسا۔ اُردو دنیا
وئی نوسا۔ تیلا کی آگے دینی۔ تیرہ
کون میں جو تھے دعائی پختی تیرس دکن
برابے۔ جو دش کے دن خوشی گاہے۔
نوسا تیس داؤ پر بنی آٹھ آٹھ شش۔
لوگوں ہو کلا دکھائے۔ شکوہ داپنے نہیں
دکھائے۔ بابا پیچ کر لکھائی ہوئی۔ بس جیس کے کر لکھن یہی

آسن و چار

میں مست و پلڑوں کے ساتھ آسنوں کا بھی بھندہ دکھنا چاہئے۔ جیسا کہ شروع میں بتایا گیا ہے۔ اس کے انوساؤ کر کم چر کم کو دیکھ کر کم شکر پر آسن بچا کر بیٹھے تو منتر سیدہ ہو۔ جس



جگر پہ بیٹے اس کے نوچھے کرے۔ پھر جگر
کے لے ہوئے عرفوں کو دیکھے۔ اُس کے
بھی نوچھے کرے۔ پھر پہلے اکثر میں اترا
ہو دے۔ تو اسی میں آسن بچا کر بیٹھے۔

اسی طرح دن اور دشاؤں کا بھی وہاں
ہے۔ جس دن گئے اور منتر پڑھتے بیٹھے اس
دن پورب دشا میں کرے۔ دوسرے کو اگنی
کون میں۔ دکن اسی طرح اتر میں ساتویں دن

کرے۔ اس کا کون غلط رہے۔ اگر شبہ کام ہو تو چند ریل دغیرہ کو سانسے رکھے۔ یوگنی دشا شول
نرکشت وار کو بیچے اور بائیں رکھے تو کھن سدھ ہو۔

وشی کرن سپاری منتر!

اوم نمو بھگوتے واسودھیائے ترلوک ناتھ تریا دار نائے انوک میو شیم کرو کرو سواہا۔
ترکیب: اس منتر کو مدھی یوگ میں ایک سو آٹھ بار پڑھے اور جس کو اپنے بس میں کرنا
ہو۔ اُس کا نام سپاری پر پڑھ کر پھونک دے پھر جس کو یہ سپاری کھلا دے وہ بس میں۔

وشی کرن پان منتر

بُرسے پان ہر لائے پان پکنی سپاری شوبت کھرا بنے کر میں چوتھی لے ہاتھ دس
لیوے۔ پیت دے۔ تیسٹ دس لے شری ننگہ دیو تھاری شگنی میری بھگتی پھر و منتر لائو
مہادیو جی کا داچہ۔
ترکیب: ایک دہائی پان لاکر مات باری منتر پھونکے تو بے کھلاوے وہ بس میں ہوے۔

بچہ کا جسم کے اندر سوکھ جانا

پیشات کے استعمال زیادہ یا گنتے حد تک زیادہ اور نہ بچہ والہ کے اثر یا گرمی و خشکی جاننے کے باعث بعض دفعہ جسم میں بچہ سوکھ جاتا ہے اس سے بھی عورت کی زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے مردہ بچہ نکالنے کی جلد تدبیر کرانی چاہیے ورنہ کسی صورت میں بھی عورت کی زندگی میں بچہ بچ سکتی۔ سنسکرت کتب میں لکھا ہے کہ کثرت مختلف گرم خشک اور تر اشیا کے استعمال اور کم غذا کھانے پینے کے بھی بچہ سوکھ جاتا ہے اور اکثر مر جاتا ہے یا قبل از وقت پیدا ہو جاتا ہے۔

حاملہ کو کون کونسی احتیاطیں کرنی چاہیئے

حمل کی حالت میں مباشرت منع ہے اس استقراط حمل کا اندیشہ ہوتا ہے ہندوستان میں ہر سال استقراط حمل سے موت سی جا تیں خالص ہوتی ہیں جسکی وجہ عام طور پر حمل کی حالت میں جملہ عہدہ غم و فکر اور غصہ پاس بہک نہ آنے دیں خوش و خرم رہیں حمل میں عورت کے جذبات اور خیالات پاکیزہ رہنے چاہئیں بچہ مال کے پیٹ میں مال کے خیالات کا اثر قبول کرتا ہے شہر کو اس زمانہ میں ہر قسم کی احتیاطیں رکھنی چاہیئے حاملہ بوی کبھی تھ خندہ پیشانی اور نرمی سے پیش آئے ہمیشہ اس کی دلجوئی کرے اور مباشرت سے کامل پرہیز کرے انسان اشرف المخلوقات کہلاتا ہے مگر اس معاملہ میں حیوان سے بھی بدتر ہے ہمیں جانوروں سے سبق سیکھنا چاہیئے تو مادہ کے حاملہ مونیئے بعد اسکے قریب نہیں جانا ہم مکھ چکے ہیں کہ بچہ جسم کے اندر مال کے خیالات کا اثر قبول کرتا ہے اس لئے



یاد رکھنا چاہیے جو لوگ حمل کے دنوں میں محبت کرتے ہیں وہ دنیا میں آئسے
 طے نیکے خواہ وہ مزاج بسنے کی تعلیم دیتے ہیں تو جملہ نفس نر توں اور
 لڑکوں میں گندے خیالات زیادہ تر اسی وجہ سے پھیلے ہوئے ہیں کہ انکے والدین
 نہ حمل کے دنوں میں احتیاط سے کام نہیں لیا سکتے اپنا زیادہ محنت کرنا اور
 خوفناک غصے سننا نقصان دہ ہے اچھٹا کر دنا اور چھٹا کر لگانا سخت خطرناک
 ہے بعض عورتیں حمل کے ایام میں مٹی کو لڑا اور ترش اشیاء بکثرت کھاتی ہیں
 اس سے منہ و غلیظ ہوتا ہے سخت پرہیز کرنا چاہیے حاملہ کے لئے روٹنا
 کر دنا بھاری زور چھٹا کر دنا منع ہے کسی چیز کو بڑی طاقت سے اپنی طرف نہیں
 کھینچنا چاہیے رکونی دھنی چیزیں اٹھانی چاہیے رجم کاموں میں زیادہ طاقت
 صرف مہوان سے بچنا چاہیے سیر چھال بہت آہستہ چڑھیں اور آہستہ آہستہ اتاریں
 جھک کر بیٹھنا نہیں چاہیے جھک کر بیٹھنے سے رحم پر زیادہ دباؤ پڑتا ہے
 حاملہ کو یہ دن آرام سے بسر کرنے چاہئیں اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ بالکل
 سست اور کالی ہو کر بیٹھ جائے بلکہ اسے گھر کے ضروری کاروبار اپنے ہاتھوں
 سے سرانجام دینے چاہئیں گھر کا معمولی کام کاج ایک حاملہ کیسے بہتر نہ درزش
 ہے حاملہ کے لئے صبح کی ہوا خوارمی اور شام کی چھل تڑی بہت مفید ہے۔
 بعض نادان عورتیں حاملہ کو مشورہ دیتی ہیں کہ درد آدمیوں کے لائق خورداک
 کھانی چاہیے چنانچہ بعض عورتیں حمل کے دنوں میں اپنی خوراک بڑھاتی ہیں جس
 سے ان کی صحت پر برا اثر پڑتا ہے حاملہ کو زیادہ پیٹ پھر نہیں کھانا چاہیے
 بھوک رکھ کر کھانا چاہیے چھنے ہوئے آٹے کی بجائے لیجر چھٹا کر زیادہ مفید
 ہے حاملہ کو درد مضمر اور طاققت بخش غذا مقررہ اوقات پر اعتدال کے
 ساتھ کھانی چاہیے تغذی دیر سے مضمر ہونے والی تغذی اور ترش

چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیے مرغی، نڈا میں بھی مفید نہیں ہیں دودھ چادل
 کھچڑی کھنکھی اور اصل وغیرہ بہتر نہ غذائیں ہیں پھولوں میں سنگنہ، نمبروں
 آم، سیب، کیلا اور انگور بہتر نہ پھل ہیں اگر چائے کی عادت ہو تو جہاں تک
 ہو سکے دودھ زیادہ مقدار میں استعمال کریں۔

ہلکا لباس تنگ اور بست منیں ہونا چاہیے بلکہ ڈھلا ڈھالا اور آرام دہ
 کمر پرستی اور آئندہ بند کمر نہ باندھیں اس سے بچو کہ پرورش پر رکاوٹ
 پیدا ہوتی ہے سردیوں میں ایسا لباس نہیں جو گرم ہونے کے باوجود دھنی نہ ہو
 یوں تو ادنیٰ ایڑی والی جوتی یا بوٹا ہمیشہ ہی ضرر سال ہیں اگر ایام حمل
 میں قطعی نہ پہنیں۔

ایام حمل میں پیشاب اور باخا نہ کا خیال رکھیں قبض تو ہمیشہ ہی نقصان دہ ہے
 اور ایام حمل میں قبض کا خاص طور پر خیال رکھیں اگر تھوڑا تھوڑا پیشاب بار بار
 آتا ہو تو بارے وائر یعنی دلائیں جو پانی اتنی تیار کر کے پیئیں اگر قبض ہو
 تو بادام روغن کا مسلسل استعمال بھی بہت مفید ہے قبض کبھی نہیں ہوتا
 اس لئے ابتدائی ایام سے بچے کی پیدائش تک اس کا استعمال جاری
 رکھنا بہت فائدہ بخش ہے ایام حمل میں دانت ہرگز نہ نکھڑائیں اسقاط
 حمل کا اندیشہ ہے۔ دانتوں میں درد ہو تو روغن نوک کا چھٹا یا دانتوں کے
 سوراخ رکھیں درد جاتا ہے گا۔

حاملہ کے امراض کا علاج نہایت قریب اور احتیاط سے کرنا چاہیے قبض کی
 شکایات پر خلاف ہرگز نہ لیا جائے بلکہ کسی معمولی قبض کث چیز مثلاً کلکند وغیرہ
 کا استعمال کیا جائے جب جلاب سے حمل کے خارج ہونے کا اندیشہ رہتا ہے
 نماز کی حالت میں زیادہ پسیدہ لسنے والی ادویہ سے پرہیز کرنا چاہیے

راج مان جستر



اس جستر کو چھیلی کی قسم سے رکھ کر اپنے بازو پر
باندھ کر تورا جان ہو۔
(۱) اس جستر کو اگر گھلب جل سے مجموعہ پڑے
لکھ کر اپنی بجا پر باندھے تو راج دربار میں جاتے سے موت ملے۔

کا دیو ناشک جستر

۳۹	۳۶	۱۶	۱۸
۳۴	۳۳	۱۱	۹۱
۳۶	۲۲	۱۲	۳۶
۳۳	۵۶	۶۵	۵۷

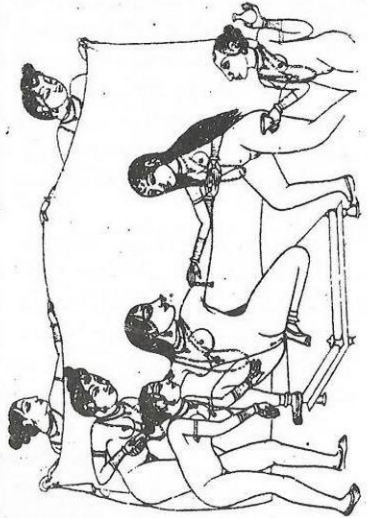
اس جستر کو پیٹے ٹکڑے سے اپنے لہو سے رکھ
کر اپنے پاس رکھیں تو کام دانہ میں ستارے۔
(۲) یہ جستر شہر گھری میں عورت کے
خون سے کاٹ کر رکھ کر استری کے پاس جاتے
وقت اپنے پاس رکھے۔

کشت چھوٹے کا جستر

۱۱	۳	۹	۷	۱۳
۱۲	۱۳	۱۷	۱۷	۲۳
۲۱	۲۱	۲۲	۲۲	۶۲
۲۳	۹۹	۸۸	۸۸	۸۸

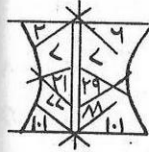
اس جستر کو گھلب کے دھبے سے کاٹنا
کے برتن پر رکھ کر پھر اس کو دھوب کر بھوتی کو
پالہ سے تو اس کا کشت چلا جائے۔
اس جستر کو گھلب کی قسم سے لال کاٹ کر رکھ کر بازو پر باندھے۔

کان درد سے چھوٹے کا جستر | اس جستر کو آندہ کے دس سے
کاٹ کر رکھ کر اگر کان میں



باندھے تو کان کا درد دور ہو جائے۔

(۲) اس جتر کو تلی پتر رگھے بھریش
اس کا رس نکال لے اور گرم کر کے کان میں
ڈالے۔ تو کان کا کشت دور ہو۔ ساتھ ہی کھلی
جھاڑ کا گچ ٹھانڈ کر کے اس کا مرین بھی کان میں
ڈالے۔



ذمہ دہ بنانے کا جتر

۹۳	۲۶	۶۱	۱۷
۲۶	۴۳	۳۷	۴۵
۶۳	۱۱	۱۲	۹۱
۳۴	۲۵	۵۶	۷۵

اس جتر کو گردہ جن سے ریشم کے کپڑے
پرائیں آدی کا نام کہ کر اس کے نیچے رکھے تو وہ
پریش نامہ ہو۔

(۲) اس جتر کو تلخ کی مٹی سے بھونج
پتر پر لکھ کر اٹھ گندھ وغیرہ کی دھوپ دے کر جس آدی کو دکھا دے۔ نامہ ہو جائے۔

پراکرمی ہونے کا جتر

۱۳	۱۱	۹	۳	۱	۷	۲۲
۸۸	۱۲	۵۰	۳۶	۳۷	۴۹	۸۷
۱۵	۴۱	۴	۹	۸	۱۰	۲۹
۱۷	۱۹	۱۱	۳۳	۳۴	۱۰۱	۲۷

اس جتر کو صورت کی ناہمواری کے پانی
سے لکھ کر صورت کے ساتھ بھوک کسے اور
اس جتر کو دیکھا جائے تو پراکرمی ہو۔

(۲) اس جتر کو زچہ خانہ کی مٹی سے کاٹھ
پر لگے اور رندہ کو بھوک دلاں کرتے وقت کلاٹ کے نیچے رکھے تو پراکرمی بنے۔

غذا اور قوت مردی

ایک عام اصول:

جو خوراک ہر روز مرہ کھاتے ہیں وہی معدہ میں کیہائی طریقہ سے تحلیل
ہو کر صاف و صاف خون پیدا کرتی ہے۔ اسی خون سے وہ سفید جو ہر پیدا ہوتا
ہے۔ جو زندگی کی بنیاد اور جوانی کی لذتوں کا خزانہ تصور کیا جاتا ہے اگر یہ خوراک
ایسی ہوگی کہ اس سے تازہ خون بیکسر مقدار میں نہ پیدا ہو سکے تو اس سے جتنی طور پر
قوت مردی کو نقصان پہنچے گا لیکن اگر یہی خوراک اپنے اندر ایسے اجزاء رکھتی ہو
جن سے صاف اور تازہ خون باافراط پیدا ہو تو قوت مردی کو اس سے نقص پہنچتا ایسا
یہ یقینی ہے جیسا کہ سورج کی شعاعوں کے دنیا میں ادھر ادھر بکھرنے سے
اجالے کا ہو جاتا۔ جو غذا میں دل و دماغ جگر اور معدہ کو تقویت دیتی ہیں وہ قوت
باہ میں اضافہ کرتی ہیں اور اس کے برخلاف جو غذا میں اعضائے ریسرہ کو کمزور
کرتی ہیں وہ قوت مردی کو تباہ و برباد کر دیتی ہیں۔

قابض دوا میں:

وہ غذا میں قوت مردی کے لئے اضرار نقصان دہ ہیں جو قبض پیدا کریں۔
قبض سے معدہ کا فعل تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ قبض کی وجہ سے معدے کے
بخارات دماغ کو چمے ہیں تو اس سے وہ احساس ثبوت معطل ہو جاتا ہے۔
جس سے باہ میں حرکت پیدا ہوتی ہے۔ اس کے متعلق کوئی اصول مقرر نہیں کیا
جاسکتا کہ کھانا غذا یقیناً قابض ہے اور کھانا نہیں مختلف انسانوں کے مزاج اور
قوت باہ کی قوتیں مختلف ہیں جو چیزیں طبی اصول کے مطابق قابض شمار کی
جاتی ہیں۔ تجربہ ثابت کرتا ہے کہ قبض لوگوں پر ان کا بھی کوئی قابض اثر نہیں
ہوتا۔ پھر ان تمام چیزوں کی تشریح کے لئے ان صفحات میں کوئی تنبیہ بھی نہیں
ہے جو طبی طور پر قبض پیدا کرنے کی ذمہ دار ٹھہرائی گئی ہے۔ اس لئے مختصر طور پر
اتنا ذہن نشین کر لیجئے کہ کوئی غذا بھی جو کسی انسان کے لئے قابض ثابت ہوئی

ہیں وہ قابل ترک ہے۔ خواہ وہ کتنے ہی مقوی اثرات کی حامل ہتائی جاتی ہو طبی طور پر چٹا اور اردو بہترین مقوی باہ دالیں ہیں لیکن جن لوگوں کو یہ قبض میں مبتلا کر دیتی ہوں۔ ان کو یہ یاد جو وہ مقوی باہ ہونے کے بھی سخت نقصان پہنچائیں گی۔ اس لئے ان کے مقوی باہ کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی قوت کو برقرار رکھنے کے شائقین کو ان سے نسبتاً کمزور دالیں کھالیں زیادہ بہتر ہوگا۔

گرم مصالحہ اور قوت باہ:

آج کل ہر خاص و عام کا رجحان طبع چٹنی اور مصالحہ دار چیزوں کی طرف بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ اس لئے واضح کر دینا نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ بعض تیز اور مصالحہ دار چیزیں محرک باہ ہوتی ہیں لیکن اصولی طور پر ہر ایک تیز محرک باہ چیز قوت باہ کو نقصان پہنچاتی ہے۔ اس اصول کے ماتحت یہ احتیاط رکھنا چاہئے کہ کئی الوبح بہت زیادہ مصالحہ دار اور چٹنی چیزوں سے احتراز کیا جائے لیکن جہاں باہ کو تحریک دینے کی ضرورت ہو اور کوئی سخت گرم دوا نہ کھلائی جا رہی ہو، بعض کا مزاج بادی ہو یا غلیظ ہو وہاں گرم مصالحہ نہایت مفید ثابت ہوگا۔

زیرہ باہ کو کمزور کرتا ہے:

زیرہ سیاہ و سفید اگرچہ قوت باہ کے لئے نہایت مفید ہیں لیکن باہ کے لئے سخت نقصان دہ ہیں۔ اس کا بہترین ثبوت تجربہ ہے کہ کبھی قوی الباہ شخص کو زیرہ دو تین تولی مقدار میں روزانہ صبح گھوٹ کر پلا دینا اسے دو تین ہفتہ میں پوری طور پر نامرد بنا دینے کے لئے کافی ہے۔

دھنیا قوت مردی کے لئے نقصان دہ ہے:

خشک دھنیا گرم مصالحہ کا ایک بہت بڑا جزو ہے۔ ہبز دھنیا بھی چونک وغیرہ لگانے کے لئے بہت کثرت سے استعمال میں لایا جاتا ہے لیکن بہت کم لوگ اس راز سے واقف ہیں کہ دھنیا باہ کے لئے از حد مضر ہے۔ ہبز دھنیا خشک دھنئے سے بھی زیادہ غیر مفید ہے اگر ہبز یا خشک دھنیا ایک یا دو تولی مقدار میں گھوٹ کر پلا جائے تو اسے خاصے قوی بیکرمز کو دو تین ہفتوں میں نامرد بنا دیتا ہے۔

گرم مصالحہ کے مقوی باہ اجزاء:

گرم مصالحہ میں دار چینی، نمونہ تیز بات اور بڑی الائچی بہت مفید اجزاء ہیں۔ دار چینی دماغ کے لئے نہایت افسریدی فوائد رکھتی ہے اور باہ کو سحجان میں لاتی ہے۔ نمونہ بھی مرکز تامل میں تحریک پیدا کرنے کے لئے بے نظیر چیز ہے۔ تیز بات اور بڑی الائچی بھی مقوی باہ اثر رکھتی ہیں۔ ان چیزوں کے دیگر فوائد دانستہ نظر انداز کر دیے گئے ہیں۔ بعض لوگ گرم مصالحہ میں لوگ بھی شامل کرتے ہیں۔ کوئی شبہ نہیں کہ لوگ ایک مفید جزو ہے لیکن دار چینی، نمونہ وغیرہ کے ہوتے ہوئے اس بات کی ضرورت نہیں کہ لوگ گرم مصالحہ میں شامل کر کے اس کی تاثیر کو اور بھی زیادہ گرم اور ایک حد تک مضر بنا دیا جائے۔ لوگ کا ایک دو دانہ بھی صبح و شام استعمال کرنا گرمی پیدا کر سکتا ہے۔ لہذا امیری رائے میں لوگ گرم مصالحہ میں بھی استعمال نہ کیا جائے۔

لہسن اور پیاز:

ہندوؤں کے معزز اور قدیم روش کے پابند گھرانوں میں لہسن اور پیاز کو سخت قابل نفرت سمجھا جاتا ہے۔ یونانی کے بعض برہمن، ششتری اور شپے تو ان کے نام سے بھی گھبراتے ہیں۔ بعض گھرانوں میں پیاز استعمال ہوتا ہے لیکن لہسن کو تو چھوٹا بھی گناہ سمجھا جاتا ہے مگر یہ ایک سخت غلط فہمی اور طبی اصولوں سے ناواقفیت کا ایک افسوس ناک مظاہرہ ہے۔ ہندوؤں کے ریشموں اور منیوں کے بنائے ہوئے آپو رویدیک رشتوں میں لہسن کی تحریف میں زمین اور آسمان کے قلابے ملائے پڑے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ لہسن اور پیاز دونوں چیزیں از حد محرک اور مقوی باہ ہیں۔ کچا پیاز کھانا شاید باہ کے لئے زیادہ مفید ہو لیکن اس کا چھوٹک لگا نہایت بخش بھی ہے۔ کچے پیاز میں چند ایک تیز اپنی مادے ایسے ہوتے ایسے ہوتے ہیں جو صحت مضر ہوتے ہیں لیکن پکانے سے ان کی پڑے طور پر اصلاح ہو جاتی ہے۔ پیاز کے صحت بخش اور مقوی باہ اثرات زمانہ قدیم سے تسلیم ہوتے چلے آئے ہیں۔ مصر قدیم تہذیب کا گوارہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس کے احرام بناتے وقت کارکن کثیر مقدار میں پیاز استعمال کرتے تھے اور

اسے جسمانی قوت اور صحت کے لئے نہایت مفید مانتے تھے۔ لیکن پیاز سے بھی زیادہ مفوی باہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کے مفوی باہ اثرات نہایت ہی نمایاں اور قابل محسوس ہیں۔ اگر سالم بخود کی دال کو موسم سرما میں چھ ماہ سے ایک تولہ تک لیسن کا چھوٹک لگا کر کوئی باغی مزاج کا شخص دو تین ہفتے لگاتار استعمال کرتا رہے تو باہ کو اس قدر غیر معمولی تقویت حاصل ہوتی ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔ آبیرویدک فن طب میں ایسے شیدوں مفوی باہ نے درج ہیں۔ جن کا جزو اعظم لیسن ہے۔ لیسن پٹوں کو از حد قوت دیتا ہے۔ بادی اور باغی امراض کا قلع قمع کرتا ہے۔ اس کے اس قدر فوائد ہیں کہ اگر ان کا تفصیل سے بیان کیا جائے تو کئی صفحے درکار ہیں۔ اس لئے صرف اسی قدر لکھتے ہیں کہ لیسن کو پیاز کے استعمال کرنے سے منہ سے ناگوار سی بو آ جاتی ہے مگر اس کا علاج نہایت آسان ہے۔ تھوڑا سا قند سیاہ (گرز) سوفا یا ایک الاچھی منہ میں رکھ لیجئے سے بدبو رفت ہو جاتی ہے۔

باہ اور مغزیات:

قوت باہ اور مغزیات کے استعمال کا نہایت گہرا رشتہ ہے۔ یہاں قلت مہنہ کش کی وجہ سے اس رشتہ کی تشریح نہ کرتے ہوئے صرف اسی قدر لکھتے ہیں کہ آکٹاف کیا جاتا ہے کہ تقریباً تمام قسم کے مغزیات قوت باہ میں اضافہ کرنے کے لئے نہایت مفید ہیں۔ مغز بادام، مغز چنوزہ، مغز پینہ، مغز اخروٹ، مغز فندق خصوصیت سے اس بارے میں قابل ذکر ہیں۔ مغز بادام کے برابر پنے ملا کر چبانا قوت باہ کے لئے بہت مفید ہے۔

مغز بادام مقرر 6 ماشہ، سرخود 6 ماشہ، سرخود بریاں 6 ماشہ، کالی مرچ 3 ماشہ، مصری 1 تولہ ملا کر صبح و شام چبانا باہ کے لئے اچھا اثر رکھتا ہے۔ اگر اس کے اوپر سے دودھ لپی لیا جائے تو اور بھی مفید ہے۔ مغز بادام مصری کو صبح بوقت صبح نہار منہ حسب قوت باہ استعمال کرنے سے دل و دماغ اور تمام جسم کو قوت پہنچتی ہے اور اس طرح بنیادی طور پر قوت باہ کو قلع پہنچتا ہے۔ مغز چنوزہ کو کھش ملا کر چبانا بہت مفید ہے لیکن مغزیات کا حد سے زیادہ استعمال معدے کو خراب کرتا ہے۔ مغز بادام چھلے بغیر استعمال نہ کرنے چاہئیں۔ مغزیات جسم کو تھکا کر تے ہیں اور

خصوصیت سے مفوی دماغ ہوتے ہیں۔ جن لوگوں کو وقت خاص پر صرف کمزوری دماغ کی وجہ سے اشتہار ہوتا ہو ان کے لئے مغزیات کا استعمال بہت مفید اثر رکھتا ہے۔

قوت باہ اور پھل:

قوت باہ میں اضافہ کرنے کے مٹھا اور بے ریشہ دار آم، جامن، آڑو کیلا، سیب، انگور خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ جس موسم میں یہ پھل نکلتے ہیں۔ اس موسم میں ضرور بکثرت استعمال کرنے چاہئیں۔ ترش اور ریشہ دار آم بجائے فائدہ کے نقصان پہنچاتا ہے۔ جب تک بادش نہ ہو آم کا مزاج بہت ہی گرم ہوتا ہے۔ بادش کے بعد اس کی گرمی کچھ کم ہو جاتی ہے۔ پھر بھی بہت گرم مزاجوں کو اس کا کثرت سے استعمال غیر مفید ہے۔ جسم پر بیوڑے پھلیاں اور اکثر آنکھوں کی بیماریاں پیدا کرتا ہے۔ آم جس کراو پر سے دودھ کی کمی پینا اس کی گرمی کو اعتدال پر لاتا ہے۔ آم جس کراو پر سے جامن کا استعمال بھی نہایت ہی مفید ہے۔ جامن کا استعمال آم کے مضرات کی اصلاح کر دیتا ہے۔ نیز اس کی قوت میں کمی گنا اضافہ کرتا ہے۔ جامن خصوصیت سے گرم مزاجوں کو از حد مفید ہے۔ جن کو جگر کی کمزوری کی وجہ سے سرعت وغیرہ کی شکایت ہو یا اشتہار کم ہوتا ہو۔ ان کے لئے جامن کا استعمال ایک اکسیری علاج سے کم نہیں۔ جامن جگر کو طاقت دیتی ہے اور جسم میں نیا خون پیدا کرتی ہے لیکن اس کا کثرت سے استعمال قبض کی شکایت کرتا ہے اور اکثر موصوٹوں میں پیسنے کا شکار کر دیتا ہے۔

آڑو کا مزاج سرد ہے۔ اس کے سرد مزاجوں کے لئے غیر مفید ہے۔ گرم مزاجوں کو خصوصیت سے بہت مفید پڑتا ہے۔ آڑو ایک کثیر الخذا پھل ہے لیکن اس سے جو غلظت پیدا ہوتی ہے وہ دردی اور تاقص ہوتی ہے۔ کیلا گرم مزاجوں کی قوت باہ میں اضافہ کرتا ہے۔ جسم کو تھکا کر دیتا ہے۔ نہار منہ کھانا مفید ہے۔ کھانا کھانے کے بعد اس کا استعمال کھانا عظیم کرنے میں بہت کچھ معاون ثابت ہوا ہے۔ کیلے کے کثرت سے استعمال سے قبض، پیچھاہ اور پیچ شکم کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کا بہتر ہی علاج تھوڑے سے کچے چاول چبا

لیتا ہے۔ کیلے کے استعمال کے بعد دو چار ماشہ کپے چاول چبا لیتا بھی اس کا کوئی نقصان دہ اثر ظاہر نہیں ہونے دیتا۔

سیب دل و دماغ، معدہ و جگر تمام اعضا سے رکیک روکھالت دیتا ہے۔ قدرے قابض ہے ہر مزاج کو مفید ہے۔

انگور خصوصیت سے خون پیدا کرنے میں موثر ہے۔ ملین طبع ہے جسم کو طاقت دیتا ہی بخشتا ہے۔

قوت باہر چھاپچھ اور وہی:

چھاپچھ اور وہی قوت باہر کے لئے مفید نہیں ہیں بلکہ بعض صورتوں میں سخت مضر ہیں۔ بلقی یا بادی مزاجوں کو اگر ضعف باہر کی شکایت لاحق ہو تو چھاپچھ یا وہی کا بکثرت استعمال ان کے لئے زہرِ بکمال ہے کم خطرناک اثر نہیں رکھتا لیکن گرم مزاجوں کے لئے چھاپچھ اور وہی کچھ زیادہ نقصان دہ نہیں ہے بلکہ بعض صورتوں میں مفید بھی ہیں۔ چھاپچھ اور وہی ہمیشہ طبع استعمال کرنے چاہئیں۔ کھانا وہی ترش چھاپچھ گرم مزاجوں کی باہر کے لئے بھی سخت مضر ہیں۔ وہی اور چھاپچھ قابض اثر رکھتے ہیں۔ طبعی وہی میں متضاملا کچھ پینا گرم مزاجوں کے لئے اکثر صورتوں میں مفید ثابت ہوا ہے۔

قوت باہر اور اچار سر کرد وغیرہ:

قوت باہر کے لئے کوئی چیز ایسی سخت مضر نہیں ہے۔ جس قدر اچار سر کرد چٹنیاں اور قسم قسم کی چٹنی ترش اور محض زبان کے ذائقہ کے لئے تیار کی ہوئی پکڑیاں وغیرہ لیکن قابلِ افسوس نظر آ رہے کہ روز بروز کمزور اور قوت باہر سے عاری ہو جانے کے باوجود بھی لوگوں کا میلان طبع ان قابلِ باہر چٹنی چیزوں کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اچار سر کرد وغیرہ چٹنی چیز میں مٹی کا ستیاناس کر دیتی ہیں۔ پٹوں کو کمزور کر دیتی ہیں۔ دماغ اور حواس میں خلل ڈالتی ہیں لیکن شاذ و نادر طور پر گاہے گاہے زبان کا ذائقہ بدلنے کے لئے کسی چٹنی چیز کا استعمال کر لینا مضر نہیں ہے۔

قوت باہر اور دودھ بھی:

دودھ ہے۔ دودھ میں دو تمام ضروری اجزاء موجود ہیں جو زندگی قائم رکھنے اور جسم کی پرورش کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ دودھ ایک مکمل خوراک ہے۔ مٹی اس کا لطیف عطر ہے۔ دودھ اور مٹی انسان کی قدرتی خوراک ہے۔ جس سے جسم پرورش پاتا ہے۔ بھینس کی دھاریں قوت باہر بڑھا۔ نے کے لئے خصوصیت سے مفید ہیں۔ بھینس کا تازہ دودھ اس سے کچھ کم مقوی ہوتا ہے اور گرم کیا ہوا اور جوش دیا ہوا۔ اس سے بھی کم طاقت رکھتا ہے۔ جوش دینے سے دودھ کے کئی مفید صحت اور حیات بخش اجزاء ضائع ہو جاتے ہیں۔ گائے کا دودھ اس قدر مفید نہیں جس قدر بھینس کا دودھ۔ بھینس کا دودھ زیادہ قوت بخش ہونے کے سبب نقل اور بھاری ہوتا ہے۔ اس لئے جن لوگوں کو بھینس کا دودھ پورے طور پر ہضم نہ ہو سکتا ہو وہ گائے کا دودھ ہی پئیں۔ بھورے رنگ کی بھینس کا دودھ اور سب رنگوں کی بھینسوں کے دودھ سے زیادہ مقوی ہوتا ہے۔ گائے کا دودھ بغیر جوش دینے نہ پینا چاہئے کیونکہ تجربہ بات نے گائے میں سبب کے مرض کی کثرت بتائی ہے۔ اس لئے گائے کا پکا دودھ اکثر مرض میں حل جھلا کر دیتا ہے۔ دودھ کوئی بھی ہوا گرم ہونے کے بعد زیادہ دیر تک پڑا رہی پڑا رہے تو اس میں کئی قسم کے جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں۔ بھینس کے دودھ کی نسبت گائے کے دودھ میں بہت جراثیم پرورش پاتے ہیں۔ اس لئے زیادہ دیر کا رکھا ہوا دودھ بغیر جوش دینے چنا خطرناک ہے۔

گائے کے دودھ میں اکثر دو پنے سے ایک گھنٹہ کے اندر اندر ہی بھینس کے دودھ میں دو تین گھنٹہ کے اندر اندر ہی جراثیم پیدا ہوتے ہوئے دیکھے گئے ہیں۔ دودھ کی صاف جگہ رکھا ہوا ہو تو جراثیم ذرا دیر میں پیدا ہوتے ہیں لیکن ٹاپاک جگہ رکھتے جراثیم جلد ہی پیدا ہو جاتے ہیں۔ بعض لوگوں کو تازہ دودھا ہوا دودھ پینے سے قبض کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ ان کو چاہئے کہ جوش دیا ہوا دودھ پئیں اور جوش دینے سے دودھ کے قیمتی اجزاء اصل جانے کا زیادہ خیال نہ کریں۔ سیاہ رنگ کی گائے کا دودھ تمام رنگ کی گائوں کے دودھ سے زیادہ اچھا اور صحت بخش ہوتا ہے۔

بکری کا دودھ باکے کے لئے غیر مفید ہے۔ باقی جانوروں کے دودھ کا ذکر کرنے کی یہاں گنجائش ہے نہ ضرورت۔

شہد حرارت غریزی کو برا بھینس کرتا ہے اور باہ کو طاقت دیتا ہے۔ جسم کو طاقتور اور توانا بناتا ہے۔ موافق آنے پر تمام جسم کی پرورش کرتا ہے۔ بلغمی اور بادی مزاجوں کے لئے نہایت مفید چیز ہے۔ قوت باہ کو بڑھانے اور جسم کی پرورش کرنے کے لئے اس کی طاقتیں اٹھانے سے کسی طرح کم نہیں ہیں۔ گرم مزاجوں میں اس کا استعمال اکثر غیر مفید ثابت ہوا ہے۔ گرم مزاج کو جوان زیادہ مقدار میں استعمال کریں تو اکثر خون خشک کر دیتا ہے اور چہرے پر زردی پھیلا دیتا ہے۔ قوت باہ کو بڑھانے کے لئے اسے دودھ میں ملا کر استعمال کریں۔ کھانا کھانے کے بعد تھوڑی مقدار میں اس کا چاٹ لینا کھانے کو ہضم کرنے میں بہت مدد دیتا ہے اور قوت بھی بڑھاتا ہے۔ شہد کو اٹھانے کے ساتھ ملا کر استعمال کرنا نہایت مفید ہے۔ شہد اور گاجر کھانا بھی کمال کا طاقت بخش اثر رکھتا ہے۔ شہد اور گھی کو ہموار ملا کر استعمال کرنے سے زہر پیدا ہوتا ہے۔ جو جسم کے لئے انتہا درجہ نقصان دہ ہے۔

چھوہارہ

چھوہارہ نہایت ہی مقوی باہ اور کثیر غذا پھیل ہے۔ بدن کو مونا کرتا ہے۔ جسم کو طاقت دیتا ہے اور خون کثیر مقدار میں پیدا کرتا ہے لیکن اس کے استعمال سے جو خون پیدا ہوتا ہے وہ غلیظ ہوتا ہے اس لئے ایسے افراد کی شمولیت سے استعمال کیا جاتا ہے جو اس کے اس نقص کو دور کر سکیں۔ فارسی میں اسے خرماکتے ہیں۔ مجن آرد خرماس کا مشہور معروف مرکب ہے جو تولید و تقویت دہی اور قوت باہ کے لئے قابل قدر چیز ہے۔ باہام کے بیان میں جو چھوہارے کے اجزاء والی چٹنی لکھی گئی ہے وہ نہایت اعلیٰ درجہ کی مقوی باہ غذا ہے۔ اسے استعمال نہ کر سکیں تو مندرجہ ذیل طریقہ سے استعمال کریں۔ چھوہارے کی تاثیر گرم ہوتی ہے۔ اسے موسم گرمیوں میں ذرا سوچ سمجھ کر استعمال کرنا چاہئے۔

حیرت انگیز طور پر مقوی باہ دودھ:

حسب طاقت جسمانی و حسب حالات موسم دو سے چار عدد تک چھوہارے لے کر رات بھر کی گورے برتن میں بھگور لیجیں۔ صبح ان کی کھٹکی نکال کر پیچک دیں اور نصف سیر دودھ میں جوش دیں۔ چھوہارے نکال کر اس کا دودھ استعمال کریں۔ اگر چھوہارے گرمی نہ کرتے ہوں تو پہلے چھوہارے کھا کر اوپر سے دودھ پی لیں۔ بچہ مقوی باہ و مسکن بدن ہے۔ چھوہارے کے بہت سے مرکبات ہیں مگر چونکہ اس حصہ کو زیادہ طول دینا مقصود نہیں (اس میں تو صرف یہی بتانا ہے کہ کون سے مفردات مقوی باہ ہیں یا ذرا وضاحت کے لئے ان کے استعمال کرنے کے چند ضروری طریقے بتائے ہیں۔) اس لئے انہیں دو طریقوں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

پیاز

پیاز باہ کو حرکت میں لانے کے لئے ایک سلسلہ چیز ہے لیکن اس کی کثرت حافظہ کو کند اور دماغ کو خراب کر دیتی ہے۔ پیاز کے ساتھ کالی مرچ اور دارچینی کا استعمال کرنا اس نقص کی اصلاح کر دیتا ہے اور پیاز کو زیادہ مقوی باہ بنا دیتا ہے۔ پیاز دال مصالحہ یعنی وغیرہ میں استعمال کرنا اس قدر زیادہ مفید نہیں ہو سکتا جس قدر مندرجہ ذیل طریقوں میں سے کسی طریقے سے استعمال کرنے پر ہو سکتا ہے۔ سفید پیاز سرخ پیاز سے زیادہ مقوی ہوتا ہے۔

بے حد مقوی باہ نسہ

پیاز سفید تین عدد لے کر کسی قلعہ دار برتن میں رکھیں۔ اس پر گائے یا بھینس کا دودھ اس قدر ڈالیں کہ چار انگلی اوپر تک آجائے پھر اس کو نرم آگ پر پکا لیں۔ جب گل جائے تو اترائیں اور سرد ہو جانے پر اس کے برابر گائے کا گھی داخل کریں اور پھر آگ پر برائیں کریں اور برابر وزن شہد ملا کر تمام کریں۔ اتار کر سرد ہونے پر اس میں سے نصف صبح اور نصف شام مریش کو کھلائیں۔ حسب قوت ہضم پیاز بڑے یا چھوٹے لیے جاسکتے ہیں۔ اس طریقے پر استعمال

کر گل جائیں۔ شہد ملا کر موسم سرما میں اس کھیر کو متواتر کی ہفتے تک استعمال کرنے سے قوت باہ حیرت انگیز طور پر بڑھ جاتی ہے۔

مجنون سیر

لہسن کا مشہور معروف یونانی مرکب جو قوت باہ کے لئے عجیب و غریب فوائد کا حامل ہے۔

ترکیب تیاری: لہسن چھلایا ہوا اور بالکل صاف کیا ہوا آدھ سیر لے کر ایک سیر گائے کا دودھ میں پکائیں یہاں تک کر گل جائے۔ اب اس میں شہد خالص 5 تولہ اور گھی خالص 9 تولہ شامل کریں۔ جب اچھی طرح آپس میں مل جائیں تو نیچے اتار لیں۔ پھر مندرجہ ذیل ادویات کو چھان کر اس میں اچھی طرح آپس میں گوندھ کر ملائیں۔ ادویات یہ ہیں:

لوگب۔ جائقل۔ جاوتری۔ مرق سیاہ۔ مصطکی روئی۔ سوٹھ۔ الائچی خور۔ الائچی کلاں۔ پوست بلیہ کا بلی۔ دار چینی۔ ہر ایک دو تولہ گیارہ ماشہ۔ اگر زعفران۔ ہر ایک ساڑھے پانچ ماشہ۔
مقدار: موسم سرما میں علی الصبح اور رات کو سوتے وقت یہ میون 5 ماشہ سے سات ماشہ تک استعمال کریں۔
فوائد: معدے کو طاقت دیتی ہے، بھوک خوب لگاتی ہے، ملغم کو رفع کرتی ہے، قوت باہ کو بڑھاتی ہے، جسم کی رنگت نکھارتی ہے، حرارت عزیز کی کو براجمینہ کرتی ہے اور بچوں کو طاقت دیتی ہے۔ بوزحوں کو خاص طور پر موافق ہے۔ ست کو چست بناتی ہے۔

گاجر

مشہور معروف سبزی ہے، خصوصیت سے گلر کو طاقت دیتی ہے۔ جسم کی رنگت کو نکھارتی ہے پھرے پر سرخی کی لہر لاتی ہے، فرانس کی حسین عورتیں اپنے حسن و جمال میں نکھار پیدا کرنے کے لئے گاجر کا کثرت سے استعمال کرتی ہیں۔ اس میں قدرتی طور پر فواید کے اجزا شامل ہوتے ہیں اور یہی اس کی ساری

کرنے سے پیاز کی مضعف دماغ خاصیت زائل ہو جاتی ہے اور مقوی باہ خاصیت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس ترکیب سے پیاز استعمال کیا جائے تو باہ میں بے حد تحریک پیدا ہوتی ہے۔ جن کا دل جماع کی طرف راغب بھی نہ ہوتا ہو تو اس کے استعمال سے ان کو جماع کی اس قدر خواہش پیدا ہو جاتی ہے کہ بغیر عورت کے بھی جنس نشاں آسکتا۔

فوری اثر مقوی باہ چٹکلا:

چنے کی روٹی کے ساتھ پیاز اور گڑ کھانا قوت امتشا میں بے حد اضافہ کرتا ہے۔ چند ہی روز میں غضب کی تحریک پیدا ہو جاتی ہے۔ پیاز اور قند سیاہ دونوں چیزوں کو ملا کر کھانا فوراً غوطہ لاتا ہے۔ آزمائش کر کے دیکھ لیں۔

بہتر مقوی باہ مرکب:

سفید پیاز کا رس 8 ماشہ۔ آد کرکس 6 ماشہ۔ شہد 6 ماشہ۔ گھی 3 ماشہ۔
ترکیب تیاری: ان چاروں چیزوں کو ملا کر پیسنے سے قوت باہ میں بہتر اضافہ ہوتا ہے۔ دو تین ماہ تک متواتر استعمال کرنا نہایت ہی عمدہ نتائج پیدا کرتا ہے۔ حسب قوت باہ ان چیزوں کا وزن دو گنا اور تین گنا تک کیا جاسکتا ہے۔ موافق آنے پر صبح و شام دونوں وقت استعمال کریں۔ اوپر سے دودھ پینا بہت چٹک چٹک زیادہ مفید ہوگا۔ رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔

لہسن

لہسن پیاز سے زیادہ مقوی باہ اور پیاز سے زیادہ گرم ہے۔ غذا اور قوت مردی کے بیان میں اس پر ایک مختصر سا نوٹ لکھا گیا ہے۔ یہاں اس کے دو مشہور مرکب درج کیے جاتے ہیں۔

1۔ لہسن کو کھیر:

رشیوں اور انڈیوں کے بنائے ہوئے آئیورڈیک گرینڈ میں لہسن کی کھیر کی بہت تعریف کی گئی ہے۔ ایک تولہ سے لے کر دو تولہ تک لہسن کی پوتھیاں چمیل کر رات بھر چھاپھا چھپھا کر صبح نکال دیکھو جس میں اس قدر جوش و خروش

کرامات کا راز ہے۔ اس کی مقوی باہ تاثیر زمانہ قدیم سے مسلّم ہے۔ شکر یا شہد کے ساتھ اس کا استعمال کرنا باہ کو طاقت دیتا ہے اور خواہش میں تحریک پیدا کرتا ہے۔ موسم سرما میں کسی نہ کسی ڈھنگ سے حسبِ وقت ہضم کا جروس کا استعمال کرتے رہیں تو قوت باہ کی کمی کی شکایت نہ ہوگی۔ گاجر کے دودھ یا تہ سفید مرکبات درج ذیل ہیں:

حلوائے گزر مغزیات والا

جو مادہ منویہ کی تولید اور قوت باہ کی فرمائش کے لئے نہایت بے خطا چیز ہے۔ چکی پکی خوش رنگ گاجر میں لے کر پانی سے دھو لیں۔ پھر چاقو سے چھیل کر اندر سے سخت سی منولی نکال دیں۔ اب گاجر کے گوہے کو باریک کدکوش کر لیں یا سل بٹے پر باریک پیس لیں۔ اس طرح کی باریک پیس ہوئی گاجر میں ایک سیر ہونی چاہئیں۔ اب انہیں ایک سیر دودھ میں جوش دیں حتیٰ کہ بالکل گل جائیں اور دودھ بھی خشک ہو جائے۔ اس کے بعد ایک قلعی دار برتن میں بڑھ پاؤ گھی ڈال کر آگ پر رکھیں۔ نیچے بھلی انگلی آگ جلائیں۔ جب گھی خوب سرخ ہو جائے تو اس میں اہلی ہوئی گاجر میں ڈال کر بھوئیں حتیٰ کہ بالکل بریاں ہو جائیں۔ نہ تو جلتے پائیں اور نہ بجتی ہی رہیں۔ اس کے بعد آدھ سیر مصری باریک بھی ہوئی ملا کر پانچ منٹ تک آگ پر ہی رہنے دیں۔ پھر آگ سے اتار کر رکھ لیں اور مندرجہ ذیل مغزیات جو کوب کر کے ملا دیں۔ لیکن حلوائے گزر مغزیات والا تیار ہے۔ وہ مغزیات یہ ہیں:

مغز بادام شیریں (چٹے ہوئے) مغز ناریل مغز پستہ 5-5 تولہ مغز اخروٹ مغز چغوزہ مغز فندق مغز جرجی 2-2 تولہ۔
ترکیب استعمال: بوقت صبح ناشتہ کے طور پر ایک چھٹانک سے لے کر دو چھٹانک تک استعمال کریں۔

نوٹ: اگر حلوائے گزر مغزیات والا میں پندرہ سولہ نیم پرشت انڈوں کی زردیاں بھی ملا لیں تو اس کے مقوی باہ و فوائد میں بیش بہا اضافہ ہو جاتا ہے۔

جریان احتلام نامردی کو دور کرنے والے نہایت پُر تاثیر سادہ نسخہ

موجس 6 ماشہ مصری ایک تولہ دودھ گائے نصف سیر۔ خوب جو شاکر صبح و شام پیئیں۔ دو ماہ میں نامردی بھی مرد ہو جائے گا۔

ختم کوچ 5 تولہ۔ تالکھانہ 5 تولہ۔ مصری کوڑہ 10 تولہ نہایت باریک سفوف بنا کر ایک ایک تولہ صبح شام ہر ماہ نیم گرم دودھ پیئیں۔ جریان احتلام کا نام نہیں رہے گا۔

بداری قند ایک تولہ نہایت باریک پیس کر اس میں برابر وزن مصری ملا کر ہر روز صبح و شام دودھ گائے کے ساتھ استعمال کرنے والے کی مٹی کی قوام بنائیاں دور ہوں گی۔

دال اور قشیر ایک تولہ نہایت باریک پیس کر ڈھائی تو گھی میں بریاں کریں اور جب سرخ ہو جائے تو اس میں ایک پاؤ گائے کا دودھ ڈال کر بطور کھیر پکا لیں اور مصری ملا کر ہر روز صبح کے وقت کھایا کریں۔ یہ غذا ذرا نفیس ہوتی ہے۔ پہلے ایک تولہ شروع کر کے آہستہ آہستہ بڑھائیں۔ پانچ تولہ دال تک لے جائیں۔ اس انداز سے گھی دودھ کا وزن بھی بڑھاتے جائیں۔ اول درجہ کی مقوی ہے۔

زین قند ایک سیر لے کر ہاتھوں کو تیل لگا کر چاقو سے چھیل ڈالیں اور

باریک باریک نکلوں کے کرکڑاں میں نصف سیر گھی ڈال کر بریاں کر لیں جس قدر وزن ہو اس سے سلواں احمد چاقول ملا کر خوب چیں لیں اور چار گنا مصری باریک کر کے ملائیں۔ اس میں سے دو تولہ بیج اور دو تولہ شام ہراہ نیم گرم دودھ استعمال کریں۔ تا قاتل برداشت طاقت پیدا ہوگی۔

گائے کے آدھ سیر دودھ میں ایک تولہ ستارہ کا سفوف ڈال کر اس قدر جوش دیں کہ ڈیڑھ پاؤرہ جائے۔ پھر اس میں مصری ملا کر ہر روز رات کو سوتے وقت پیا کریں۔ نہایت مفوی باہ ہے۔

سنگل کے درخت کی سبز چھال لے کر اس میں سے دو تولہ رس نکالیں اور اس میں دو تولہ مصری ملا کر صرف رات روز تک کھائیں۔ اس کے ایک ہفتہ کے استعمال سے بے شمار بخ پیدا ہوگا۔

بداری قند ایک تولہ گولہ کارس چھ ماشہ گھی ایک تولہ ہر روز صبح و شام ملا کر پینے سے طاقت بڑھ جاتی ہے۔

بداری قند کا سفوف ایک تولہ گولہ کارس دو تولہ ملا کر کھائیں اور اوپر سے حسب ضرورت گائے کا دودھ نیم گرم مصری ملا کر چیں۔ نہایت مفوی باہ ہے۔

آملہ خشک نہایت باریک سفوف بنا کر سات مرتبہ سبز آملوں کے رس میں بھگوئیں اور خشک کر لیں۔ پھر سفوف بنائیں۔ اس میں دو چمک کھاڑ ملا کر گائے کے نیم گرم دودھ کے ہمراہ استعمال کریں۔ باہ نمک اور جریان کو دور کرتا ہے۔

بداری قند خشک باریک چیشیں۔ اس میں آملوں کی طرح سبز بداری قند کے رس کی سات پچھ دیں اور خشک کر کے سفوف بنائیں۔

اس میں دو چمک کھاڑ ملا کر گرم دودھ کے ہمراہ ہر روز ایک تولہ سے دو تولہ تک صبح و شام استعمال کریں۔ نہایت مفعلی و مفوی باہ ہے۔ احتیاط جریان قطعی طور پر دور ہوتا ہے۔

خشک ستارہ کا سفوف کر کے سبز ستارہ کے رس میں بشر صدر سات پچھ

دیں اور پھر خشک کر کے سفوف بنائیں۔ لکنا کھاڑ ملا کر نیم گرم دودھ کے ساتھ ایک تولہ سے دو تولہ تک ہر روز صبح و شام کھایا کریں۔ بے حد مفوی و دفع جریان ہے۔

پوست بیج اوفٹ کنارہ ایک تولہ خوب چکل کر کسی سفید پٹے میں پوٹی بانڈ کر نصف سیر دودھ میں ڈالیں اور اس میں نصف پانی ملا کر اس قدر جوش دیں کہ تمام پانی جل کر صرف دودھ ہی رہ جائے تو اس میں مصری ملا کر برابر چالیس روز تک استعمال کریں۔ اس کے استعمال سے نامردی تک دور ہو جاتی ہے۔

گل سیاہ دو تولہ گوگرد دو تولہ دونوں کو خوب باریک چیں کر نصف سیر دودھ بکری میں بلور کھیر پکا کر استعمال کریں۔ اس سے بطن اور اخلام سے پیدا شدہ نامردی دفع ہوتی ہے۔ تین ہفتہ تک استعمال کرنا چاہئے۔

آرد سنگاڑہ حسب ضرورت لے کر گھی میں بریاں کریں اور چاشنی ملا کر بلور علوا بنائیں۔ اس کو چالیس روز تک کھانے سے جریان اختلام نامردی چلی جاتی ہے۔

منفزیادام چھ ماشہ بننے ہوئے چٹوں کی دال چھ ماشہ دونوں کو چیں کر ہمراہ دودھ گائے صبح و شام کھانے سے خوب طاقت پیدا ہوتی ہے۔

آٹھ ماشہ سفوف سنگندہ گاوری نصف سیر گائے کے دودھ میں اس قدر جوش دیں کہ ڈیڑھ پاؤرہ دودھ رہ جائے اس میں تین چار تولہ مصری ملا کر ہر روز پینے سے چالیس دن میں طاقت خوب بڑھتی ہے۔ رنگ دن بدن سرخ ہوتا جاتا ہے۔

لہسن نصف سیر خوب چھیل کر صاف کریں اور اس کو کوٹ کر چار سیر دودھ میں ڈال کر اس قدر جوش دیں کہ کھوپا بن جائے۔ جب کھوپا بن جائے تو اس کو نصف سیر گھی میں بریاں کر لیں اور ٹھنڈا کر کے دوسرے شدہ ڈال کر مجون تیار کریں۔ ایک تولہ سے تین تولہ تک ہمراہ دودھ دونوں وقت استعمال کریں۔ نہایت مفوی باہ مولد نمی و مسک ہے۔ اس کے

استعمال سے قلعہ بھی نہیں ہوتی۔ مرض نامزدن بھی اس سے رنج ہو جاتا

ہے۔
پہلی بول خشک پانچ تولہ پست مولسری پانچ تولہ ستاور پانچ تولہ
موجس پانچ تولہ۔ سب کو نہایت بار یک شوف بنا کر برابر وزن کھاڑ
ملا کر اس میں سے چھ ماشہ صبح چھ ماشہ شام دودھ کے ہمراہ کھائیں۔
اس کے چند روز استعمال کرنے سے دیرینہ شہد کی طرح کا ذخرا ہو جاتا

ہے۔
چھٹا کوند بول کی پہلی ہم وزن لے کر خوب بار یک نہیں لیں۔ اس میں
ایک تولہ صبح ایک تولہ شام کواگے کے دودھ کے ساتھ استعمال کرنے
سے طاقت بڑھتی ہے اور جریان احتلام کو قائم رکھتا ہے۔
کوئٹل برگہ پست درخت گلزدونوں کو سایہ میں خشک کر کے دو چند
مصری ملائیں اور اس میں سے ایک ایک تولہ روزانہ ہمراہ دودھ استعمال
کریں۔ جریان احتلام اور کمزوری کا بھی علاج ہے۔

بعض لوگ اعتزاز میں کرتے ہیں کہ برقعہ کنٹرول نسل کشی کے مترادف ہے۔ بالکل
سب سے بڑی نسل کشی یہ ہے کہ آپ ایک بچہ پیدا کریں اور اس کو پیٹ بھر کے
روٹی بھی نہ کھلائیں۔ یہ حقیقت ہے کہ جن بچوں کی مناسبت پرورش اور تعلیم و
تربیت نہیں ہوتی۔ وہ بچے قوم کے لئے نہ ہونے کے برابر ہیں۔ کمزور، ناقابل، بیمار
بچے ملک اور قوم پر بوجھ ہیں۔

جیسا کہ ٹیڈی ڈاکٹر میری سٹوڈنٹس نے بھی لکھا ہے کہ
"جمل کو روکنے کی جتنی بھی تدبیریں ہیں وہ رحم میں پڑے ہوئے بچے کی
ہلاکت کا موجب نہیں ہوتیں۔ بلکہ وہ تدارک بردار کے لطف کو عہدت کے
انڈے کے ساتھ مٹنے سے روکتی ہیں۔ یعنی جراثیم کشی کو بچہ دانی کے قریب
پہنچنے سے پہلے ہی روک دیا جاتا ہے۔ یوں بھی کروڑوں جراثیم ایک
انڈا میں خارج ہوتے ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک کیترا بھی زندہ نہ اڑے
سے مل کر حمل ٹھہراتا ہے۔ اور باقی کروڑوں کیتڑے ہلاک ہو جاتے ہیں
جب بے شمار جراثیم مسمیٰ خود بخود ہلاک ہو جاتے ہیں تو قدرت کے
ہاتھوں ان کروڑوں ہلاک ہونے والوں میں ایک اور کا اضافہ کر دینے
سے کیا بوجھ ہے۔"

برقعہ کنٹرول کے یہ معنی نہیں کہ بچے بالکل پیٹ ہی نہ کئے جائیں۔ بلکہ اس کا

مطلب یہ ہے کہ غلط کے ماتحت پیدائش کے جائز ہر سال بچہ پیدا کرنے کی بجائے
تین چار سال بعد بچہ پیدا کیا جائے۔ ایک بچے کے بعد دوسرے اس وقت پیدا کرنا
چاہئے۔ جب ماں کی صحت اس بات کی اجازت دیتی ہو۔ مالی حیثیت اچھی ہو
بچے کی پرورش، تعلیم و تربیت اور بیماریاؤں وغیرہ کا خرچ برداشت ہو سکتا ہو۔
بقول لیڈی ڈاکٹر میری سٹوہس اپنی مرضی کے مطابق اولاد کی تعداد کو کم رکھنے
یا زیادہ کرنے کے علم کو جاننے اور اس پر عمل کرنے سے بچی نفع انسان کی راحت
خوشی اور فائدہ ابراہی میں یقیناً اضافہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ برتر کنٹرول کے
امولوں پر عمل کرنے سے تلیوں، کوڑھیوں، پالکوں، کولے، گلکڑوں، آتشکسا اور
سوزاک کے مریضوں کی تعداد میں کمی ہوگی۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ ان امراض میں مبتلا مریضوں کے ماں اولاد پیدا ہونے سے
رک جاسکتی ہے۔ نہ ان کے ماں اولاد ہوگی اور نہ والدین سے بچوں کی بیماریاں وراثت
میں ملیں گی۔ اور اس کا قدرتی اور لازمی نتیجہ بیماری قوم کی جسمانی و روحانی اور
دماغی ترقی ہوگا۔

ایہ طبی اصول ہے کہ جب تک عورت کی جسمانی اور دماغی نشوونما مکمل نہ
ہو جائے۔ اسے اولاد پیدا نہیں کرنی چاہئے۔ کم عمری میں تو عورت کی شادی بھی
نہیں کرنی چاہئے۔ یہ نہ صرف ماں کے لئے ہی مفید ہے بلکہ بچے کے حق میں بھی مفید
ہے۔ ماں کی تندرستی اور صحت پر اولاد کی تندرستی منحصر ہے۔

۲۔ ایک بچہ پیدا کرنے کے بعد تین چار سال تک دوسرا بچہ پیدا کرنے سے بچنا
چاہئے۔ بچہ کی پیدائش کے وقت عورت ایک طرح سے زیادہ جسم حاصل کرتی ہے
اس لئے وضع حمل کے بعد اسے کچھ مدت آرام کی ضرورت ہے۔

۳۔ ماں باپ میں سے اگر کوئی ہتیک، سوزاک، آتشک، مرگی، پاگل پن وغیرہ
بیماری میں مبتلا ہو تو انہیں اولاد پیدا کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔ والدین کو
کوئی آہ نہیں کہ وہ دنیا میں بیماریوں کی تعداد بڑھائیں۔

۴۔ والدین سوزاک میں مبتلا ہوں تو عموماً بچہ اندھا پیدا ہوتا ہے۔

۵۔ جن والدین کو تپ دق ہوا ان کے ماں ایسا کمزور بچہ ہوتا ہے
جس سے تپ دق کا بہت جلد حرہ ہو سکتا ہے۔

۶۔ ج۔ مرگی، پاگل پن وغیرہ امراض والدین سے بچوں کو وراثت میں
مٹے ہیں۔

۷۔ جن عمارت میں برتر کنٹرول کے امولوں پر عمل ہوتا ہے اور ایک بچہ کے بعد
دوسرا بچہ تین چار سال کی مدت کے بعد پیدا کیا جاتا ہے وہاں مضبوط اور تندرست
اولاد پیدا ہوتی ہے۔ جانا چاہئے کہ تندرست اور خوبصورت لڑکا ایک دو بچہ
بیمار اور کمزور لڑکوں سے لاکھ درجہ بہتر ہے۔ اسی طرح سبب طرح ایک تندرست
لاکھوں تندرستوں سے بہتر ہے اور زیادہ روشنی دیتا ہے۔

۸۔ دوسرے ملکوں میں لوگ اپنی مرضی سے صرف اس قدر اولاد پیدا کرتے ہیں

جس کی وہ اچھی طرح سے پردوش کر سکیں اور اس کی تمام ذمہ داریوں کو آسانی سے برداشت کر سکیں۔

مثال کے طور پر انگلستان، جرمن اور امریکہ کو لیجئے وہاں کے لوگ اپنی مرضی سے اداوارہ پیا کرتے ہیں۔ ان کے بچے کچھ ذہین، تندرست اور توانا ہوتے ہیں۔ اور آج وہ لوگ جن کی آبادی ہندوستان کے متاثرہ میں کچھ بھی نہیں ہے ہندوستانیوں پر انہیں سائنس دانوں اور شہ زوری کے طفیل حکومت کر رہے ہیں۔

۶۔ ان وجوہ کی بنا پر برتھ کنٹرول کی تباہی پر عمل پیرا مرناسٹریٹ پر ہندوؤں کے لوگوں کے لئے ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ انہیں اپنی ترقی کے لئے کوشش کرنا تاکہ وہ بھی دوسری قوموں کی طرح مضبوط اور تندرست بن سکیں۔ اور اس طرح سے ہندوستانی لوگوں کی جسمانی اور دماغی قوت کی حفاظت ہو سکے نیز ملک کی اقتصادی حالت جو ہماری تباہی کا سب سے بڑا سبب ہے۔ اسے درست کرنا ہوگا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ کمزور آدمی طاقتور والے آدمی کی نسبت بہت کم جسمانی اور دماغی مشقت کرنے کے قابل ہوتا ہے اور ایسے شخص کی مزدوری بھی اسی حساب سے کم ہوتی ہے۔

برتھ کنٹرول میں قدرت کا ہاتھ

کیا قانون قدرت، برتھ کنٹرول کے حق میں ہے؟ قدرت پر ایٹم بوم کو دیکھ کے بے گناہ کیا تدبیریں کرتی ہے؟

قدرت سے کو اس بات کا پورا احساس ہے کہ اگر ایٹم بوم کی رفتار حد سے بڑھ گئی تو دنیا کی آبادی روز بروز بڑھتی چلا جائے گی اور آخر کار یہ زمین انسانوں کے بسنے کے لئے ناکافی ہو جائے گی۔ اس لئے قدرت خود بخود ایسے حالات پیدا کرتی رہتی ہے جس سے دنیا کی آبادی بھم تائم رہے اور تانسل حد سے زیادہ نہ بڑھے۔ چنانچہ ذیلی میں وہ طریقے درج کئے جاتے ہیں جو خود قدرت انسان کے برتھ کنٹرول کے لئے استعمال کرتی ہے۔

زندہ انسانوں کی ہلاکت

پہلا طریقہ جو قدرت اختیار کرتی ہے وہ یہ ہے کہ کمزور اور بیمار بچوں کو ہلاک کرتی رہتی ہے۔ چنانچہ ہندوستان میں قریباً بیس فی صد بچے ایک سال کی عمر پانے سے قبل ہی مر جاتے ہیں اور جب ضرورت ہو تو قدرت اس ہلاکت کو ملکوں کی باہمی جنگ، زلزلہ، طاعون و ہیضہ وغیرہ بیماریوں کے ذریعہ زیادہ وسیع کر دیتی ہے تاکہ دنیا میں بسنے والے انسانوں کی اقتصادی مساوات

تاکم رہے۔

مستعدانِ انسان اکثر قدرت کے ان رسائی ہلاکت کے راستے میں روک پیرا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور مریضوں اور پاجون کے لئے جو زندگی کی دوطرہ میں حصہ لینے کے قابل نہ رہے ہوں اور جنہیں قدرت بھی رحم کے قابل نہ سمجھتی ہو مریض خانے اور غریب خانے وغیرہ بناتے ہیں۔ لیکن یہ اسی تمدن کا کرشمہ ہے کہ جہاں وہ ناقابلِ انسانوں کو زندہ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں، وہاں انسان کی اقتصادی مشکلات نے انہیں اس بات پر مجبور کر دیا ہے کہ وہ تاسل کو روکنے کی مصنوعی تدابیر سوچیں اور ایسے طریقے استعمال میں لائیں جس سے انسان کی فائبر پرائش نہ ہو سکے۔

چنانچہ برتھ کنٹرول انسان کی اسی کوشش کا نتیجہ ہے جسے اب تمام متمدن ممالک میں بہت ضروری خیال کیا گیا ہے۔ اور جو اس لحاظ سے مذکورہ بالا قدرتی وسائل کی نسبت بہتر ہے۔ کیونکہ قدرت انسان کو پیدا کرنے کے بعد اسے ہلاک کر دیتی ہے لیکن برتھ کنٹرول کے ذریعے انسان کی پرائش ہی کو حسب ضرورت روک دیا جاسکتا ہے۔

پیدائش کو روکنا

اگرچہ برتھ کنٹرول کے وہ طریقے جو انسان کے ایجاد کئے ہیں، قدرت

کو دنیا کی آبادی کا تناسب قائم رکھنے میں مدد دیتے ہیں۔ لیکن اس سے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ خود قدرت ایسا کوئی طریقہ استعمال نہیں کرتی جس سے اولاد پیدا ہونے سے روک جائے۔

قدرت ایسے بہت سے طریقے استعمال کرتی ہے جن میں سے ایک یہ ہے کہ وہ منی کے کیڑوں کو اندھا پیدا کرتی ہے۔ جب وہ خارج ہوتے ہیں اور عورت کے رحم میں داخل ہونے کی کوشش کرتے ہیں تو انہیں آنکھیں نہ مچنے کے باعث راستہ نہیں ملتا۔ اپنی منزل مقصد پر پہنچنے کے لئے انہیں چھ سات اونچ کا فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے۔ جن کے لئے تقریباً چار روز کا عرصہ درکار ہوتا ہے۔ لیکن راستے میں انہیں نفاس وغیرہ کے اندر سے گزرنا پڑتا ہے، جہاں ان میں سے اکثر ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اور اس دوطرہ دھوپ میں صرف طاقتور اور تیز رفتار کیڑے ہی زائداٹلے تک پہنچ سکتے ہیں۔

گویا قدرت ایک شخص کی ایک ہی دفعہ خارج شدہ منی میں سے بھی لاکھوں کیڑوں کو ہلاک کر دیتی ہے۔ جن میں سے ہر ایک کیڑا پھر پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

قدرت کے دوسرے طریقے

قدرت نے پرائش کو روکنے کے لئے یہ اصول بھی بنایا ہے کہ حمل وضع

جن اور ادا آیام میں جب کہ بچہ دودھ پیتا ہو عموماً عورت کو دوسرا حمل نہیں ہو سکتا یہ ایک ایسی رکاوٹ ہے کہ اگر یہ موجود نہ ہوتی تو ہر عورت اپنی عمر میں بیسیوں بچے پیدا کرتی۔ لیکن قدرت کو یہ منظور نہ تھا اس لئے اس قسم کی رکاوٹیں پیدا کر دیں۔

اگر حمل اور بچہ کو دودھ پلانے کی مدت دوسال گنی جائے تو عورت کی تیس سال تک عمر میں یعنی پندرہ برس سے چار برس تک پندرہ سے زیادہ بچے پیدا نہیں ہو سکتے اور وہ بھی بہت شاذ و نادر ہوتا ہے۔ اگر قدرت کی طرف سے رکاوٹیں نہ ہوتیں تو خدا جانے کیا قیامت برپا ہوتی۔

برہنہ کنٹرول کی انسانی تدابیر

انسان نے برہنہ کنٹرول کی جو تدابیر سائنس کے ذریعے موجود زمانہ میں ایجاد کی ہیں، ان کے علاوہ زمانہ قدیم سے تہذیب و معاشرت اور مذہب نے بھی ایسی تدابیر انسان کو بتا رکھی ہیں جن سے انسان کی زیادہ افزائش نہ ہو بہت حد تک روکی جاتی ہے۔ لیکن ان تمدن، معاشرہ اور مذہب کی تدابیر کا ذکر خالص علمی موضوع ہے۔ جن کا اس کتاب کے ساتھ تعلق نہیں۔ کیونکہ یہ کتاب برہنہ کنٹرول کے علمی فوائد اور ان کے حاصل کرنے کے بعض ترکیبیں بتانے کی غرض سے لکھی ہے۔ اس لئے علمی بحثوں کو چھوڑ کر ہم اصل

غرض کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

پردہ کی رسم

مساقتوں کی روشنی میں حمل روکنے کے بے شمار مصنوعی اور غیر مصنوعی مضید اور غیر مفید طریقے، مانع حمل آسے، دوائیں اور غذائیں، حمل روکنے کی سوئی ممد کامیاب تریاؤں کی بہترین کتابوں کا پتہ۔

پردہ بھی ایک حد تک مانع حمل چیز ہے کیونکہ پردہ کے ہوتے مرد اور عورت آزادی کے ساتھ ایک دوسرے کو نہیں دیکھ سکتے۔ نہ مرد عورت ایک دوسرے کو دیکھیں گے اور نہ ان کے دلوں میں دوسلے اٹھیں گے۔ لیکن یہ عورت کی جسمانی صحت کے لئے نقصان دہ ہے۔ اس لئے موجودہ تمدن نے اس کو بھی ایک فضول اور تہذیبی رسم قرار دیا ہے۔ عورت کی جسمانی صحت پر پردہ کے مضرات ان کا لحاظ رکھتے ہوئے اسے رواج دینا یا مانع حمل کے طور پر اس کا استعمال ایسا ہی ہے جیسا کہ برہنہ کنٹرول کی تدابیر پر عمل نہ کرنا کیونکہ اس طرح سے بھی عورتوں میں بیماریاں پیدا ہونا یقینی ہے۔

نچر دیا پورن برہنہ

سب سے عمدہ اور بہترین برہنہ کنٹرول پورن برہنہ ہے۔ بشرطیکہ

انسان اس پر عمل کر کے۔ اس طریقہ کو انگریزی میں نیگیٹو برتھ کنٹرول
NEGATIVE BIRTH CONTROL کہتے ہیں۔

تجربہ چکر جنسی جماعت سے پرہیز کرتا ہے۔ اس لئے مانع تداخل
ہے۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ بعض جانوروں کو اپنی ذاتی اغراض کے منہ
جماعت سے تمام عمر کے واسطے محروم کر دیا جاتا ہے۔ لیکن ان کی صحت یا عمر
کی تہ تک یہ قسم کا نقصانہ واقع نہیں ہوتا۔ البتہ تجربہ و انسان کے لئے ایک
غیر فطری چیز ہے۔ کیونکہ انسان کو فطرت نے وہ قوتیں عطا کی ہیں جو اسے بیمار
کے لئے مجبور کرتی ہیں۔ اس لئے یہ بات کہ انسان عورت کے قریب نہ جائے
مذہب و جہاں بلکہ ناممکن ہے۔ مان اگر اس پر کوئی عمل کر سکے تو یہ برتر کنٹرول کا
سب سے عمدہ بہترین اور افضل طریقہ ہے۔ چونکہ عام انسانوں کے لئے یہ
ناممکن ہے۔

اس لئے برتر کنٹرول کے لئے مصنوعی اور سائنٹفک طریقے بھی کامیاب
ہو سکتے ہیں۔

جماعت سے پرہیز

شادی شدہ لوگوں کو جماعت سے قطع پرہیز کی ہدایت کو دنیا اسلام
گراں پر عمل کرنا مشکل ہے۔ مان زیادہ سے زیادہ پرہیز ممکن ہو سکتا ہے۔

چاہیں کہ ورنہ آبادی کے لئے ملازمتیں کہاں سے آئیں۔ اس لئے اب تو ہندوستان
میں ملازمت اور مزدوری بھی نہیں رہی۔ چنانچہ آئے دن خود کشی کی وارداتیں ہوتی
رہتی ہیں۔

یورپی باہر مانتھس نے ایک تصوری بیان کی ہے کہ:-
"اگر آبادی کو روکا نہ جائے تو وہ دو گنی کی نسبت میں بڑھتی جاتی ہے
اور اس کے مقابلہ میں خوراک صرف ایک گنا کی نسبت سے زیادہ ہوتی
ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر آبادی ۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰ کی نسبت
میں بڑھتی ہے تو خوراک صرف ۱-۲-۳-۴ کی نسبت سے زیادہ
ہوتی ہے۔"

اور اس کے معنی بالکل صاف ہیں کہ آبادی کی رفتار خوراک کی نسبت بہت تیز
ہے اور اگر یہی حالت رہی تو مانتھس کے خیال کے مطابق:-
"ایک زمانہ آئے گا کہ دنیا میں لوگوں کو پینٹ بھرنا بھی سخت دشوار ہو
جائے گا۔"

مانتھس نے اس کے دو علاج تجویز کئے ہیں:-

ایک تو یہ کہ ملک میں لڑائیاں ہوتی رہیں یا دباؤ کا زور رہے تو آبادی بڑھنے
سے رک جائے گی۔

قبضے

قبض تو ہمیشہ ہی نقصان دہ ہے مگر آیام میں یہ تہیہ کا خامیہ نہ تھا، رکھنا چاہیے۔ حاملہ کو قبض عموماً غذا کی بے احتیاطی سے ہوا کرتی ہے۔ اس لئے قبض مرغی اور کتا بعض غذاؤں سے پرہیز ضروری ہے۔ زرد مہنم اور نرم غذائی، نیز سبزیاں، اور پکا پیاز وغیرہ۔ مثلاً دودھ، سبزی، پالک، شلغم، گدو، سنگترہ، آم، انگور، گنا، سرہا، چنے کا شوربہ وغیرہ غذائی، زرد مہنم بھی ہیں اور قبض کشا بھی ہیں۔ کھانوں کے درمیان کافی پانی پینا چاہئے اور وقت مقررہ پر پانخانے میں جانے کی عادت ڈالی جائے۔

قبض کو دور کرنے کے لئے سخت قسم کا جلاب لینا خطرناک غلطی ہے ایسی پیٹنٹ دوا سے پرہیز لازم ہے جس کے اجسزا معلوم نہ ہوں۔ جلاب لینے سے حمل کے گر جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ ضرورت کے وقت ہرٹھ کا مرتب یا لکھنڈ استعمال کریں۔ معمولی قبض میں رات کو سوئے وقت تیرہ ڈیڑھ تو لہ با دام روغن یا روغن زیتون دودھ میں پی لینا چاہئے۔ با دام روغن تو اگر شروع زمانہ حمل ہی سے استعمال کیا جائے تو بہت مفید ہے قبض کی شکایت کبھی نہیں ہوتی اور اس کے علاوہ بچہ آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔ قبض دور کرنے کے لئے انیما بہت مفید چیز ہے۔ بعض لوگ غلطی سے اسے مفر سمجھتے ہیں۔

خوشی

حاملہ عورت کے لئے خوشی سب سے زیادہ مفوی دوا ہے۔ رنج و غم اور اداسی اس کے پاس تک پہنچنے دیں۔ فکر، ہراس، خوف، غم اور غصہ میں بچے کی نشوونما ٹوٹ جاتی ہے۔ اس کی شکل و صورت میں فرق آ جاتا ہے۔ حاملہ کے اس پاس خوشی اور نشاط کی فضا ہونی چاہئے۔ خاندان اور دوسرے رشتہ داروں کو چاہئے کہ وہ حاملہ کی ہمیشہ دلجوئی کریں اور اس کے سامنے کوئی ایسی بات نہ کریں جس سے اسے صدمہ پہنچنے کا اندیشہ ہو۔

لباس سے۔

حاملہ کا لباس ہر موسم کے مطابق نہایت بھاری نہ بہت چست ہونا چاہئے بلکہ نہایت سادہ، ہلکا اور ڈھیلا ڈھالا ہو۔ کمر پیٹیاں اور چست کپڑے بالکل چھوڑ دیں۔ آزاد بند بھیکس کر نہیں باندھنا چاہئے تاکہ پیٹ پر کسی قسم کا دباؤ نہ پڑے۔ زمانہ حمل میں اونچی ایڑی کا بوٹ بہت خطرناک چیز ہے۔

درد یا خوف

حاملہ کے لئے سونے مکان میں رچا ہوا بسترستان میں جانا، دھتورہ کے نیچے تنہا آنا جانا مناسب نہیں۔ حاملہ کو ایسے مقامات جہاں کسی

ڈوریاخوت کا اندیشہ ہو مگر نہ نہیں جانا چاہئے۔ عورتوں کا دل نرم ہوتا ہے اور وہ بہت جلد درجایا کرتی ہیں۔ ڈوریاخوت سے استغاط حمل کا اندیشہ ہوتا ہے حاملہ کے سعالے میں بہانہ تک احتیاط کی ضرورت ہے کہ جب کسی دوسری عورت کے بچہ پیدا ہونے کا وقت ہو تو حواس کو دبا کر نہیں جانا چاہئے۔ نہ چہ کی تکلیف دیکھ کر حاملہ پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ حاملہ کسی زچہ کی تکلیف یا ذلت کا ذکر تک نہیں کرنا چاہئے۔

ڈاکٹر ولسن کی فقہی پدائشیں

۱۔ حاملہ کے ماضیہ میں فرق آجاتا ہے۔ اور وہ بہت زیادہ مضر ہی اور تفصیل غنائیں مہتم نہیں کر سکتی۔ اسے تفصیل اور دیر مہتم چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔ حاملہ کو زود مہتم اور طاقت بخش غذائیں کھانی چاہئیں۔ حاملہ اگر عمرہ غذا کھا کر کام کاج نہ کرے تو ماضیہ اور بھی خراب ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں کمزور اور دلا بچہ پیدا ہوتا ہے۔

۲۔ حاملہ کو گہرا مہصولی کام کاج ضرور کرنا چاہئے۔ اس سے ہلکی ورزش ہو جاتی ہے جو غذا کے مہتم کرنے کے لئے ضروری ہے۔ سخت ورزش سے پرہیز کرنا چاہئے۔ ولایت کی اکثر عورتیں ٹینس اور بیڈمنٹن وغیرہ کھیلتی ہیں۔ لیکن آیام حمل میں ان کھیلوں سے بچنا چاہئے۔ کیونکہ نا چنے اور اچھلنے کو

سے حمل کرنے کا اندیشہ ہے۔

۳۔ آیام حمل میں عورت کو کسی بات میں بھی حد اعتدال سے نہیں بڑھنا چاہئے تاکہ دل دماغ اور معدہ درست حالت میں رہیں۔ اور ماضیہ وغیرہ میں کوئی فرق نہ آنے پائے۔ سعالے کو غلیظ کرنے والی چیزیں مثلاً کوئلے، مٹی وغیرہ سخت پرہیز کریں تاکہ بچہ خوبصورت پیدا ہو۔

۴۔ حمل کے دنوں میں تصویر اور تصور کا بہت اثر پڑتا ہے۔ حاملہ کو دل کش اور خوبصورت تصاویر دیکھنی چاہئیں۔ حاملہ بد صورت تصویر نہ دیکھے اور نہ ہی برا تصور اپنے دل میں لائے۔

۵۔ حاملہ کی ٹھٹھ پشیاں کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔ حاملہ کے لئے قبض سخت نقصان دہ اور مضر ہے۔ قبض ہونے پر فوراً دفعیہ کی تدبیر کرنی چاہئیں۔ یہ تو سب جانتے ہیں کہ حاملہ کے لئے تیز جلاب سخت نقصان دہ ہے۔ لیکن بعض اوقات سخت قبض سے بھی استغاط حمل کا اندیشہ ہو جاتا ہے۔ کوئین اور گرم خشک دوائیں بھی مضر ہیں۔ جلاب تھے یا پسینہ لانے والی دواؤں کا استعمال کریں۔ ان سے حمل گر جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔

۶۔ حاملہ عورت کو جماع سے پرہیز کرنا چاہئے۔ بعض اوقات جماع کے وقت شہوت کے جوش میں بچہ والی کا منہ کھل جاتا ہے اور حمل گر جاتا ہے۔ اس کا یہ نتیجہ کہ بچہ بڑھ جاتا ہے۔

نازہ بھیلوں کی خاصیت

اڑو و عذرات کو تسکین دیتا ہے۔ ذیابیطس میں مفید ہے۔
 آم: مقوی ہے گردہ مثانہ کو قوت دیتا ہے۔
 انار: بیضوں کی زیادتی درد جگر رفع کرتا ہے۔
 پیتھیا: بڑھی ہوئی تلی کو گھٹاتا اور غذا کو مستقیم کرتا ہے۔
 حلیم: ذیابیطس کے لئے بیحد مفید ہے۔
 سبب: اختلاج قلب رفع کرتا ہے۔
 نیویانی: بلبریا اور صفراوی بخار میں مفید ہے۔
 کھجور: خون بڑھاتی اور طاقت دہن دیتی ہے۔
 لیموں: صفراوی نئے فستلی میں مفید ہے۔
 آلوہ: خون صفرا کے بخش کو کم اور خارش رفع کرتا ہے۔
 امروہ: بعد غذا کھانے سے نقص دور کرتا ہے مقوی معده ہے۔
 انگور: غول بڑھاتا ہے اور جسم کو طاقت دہن دیتا ہے۔
 تریبونز گرمی کا اثر کم کرتا ہے اور پیتھیا صاف کرتا ہے۔
 حراوڑہ: پیتھیا لاتا گردہ و مثانہ کو صاف کرتا ہے۔
 سرود: جگر و مثانہ کی گرمی نکالتا ہے۔ زن بڑھاتا ہے۔
 گنا: معده اور مثانہ کی سوزش رفع کرتا ہے۔
 مائٹا سنگترہ: جگر کی حدت دور کرتا ہے۔

بچہ جننے کی پہلی حالت

رم سفید رنگ کا ایک نرم گوشت والا عضو ہے جو کہ مثانہ اور اترلیوں کے درمیان واقع ہے۔ اس کی شکل کو اس طرح بخوبی ظاہر کر سکتے ہیں۔ ایک بیٹن اندر سے خالی کر کے ہاتھ سے چپٹا کر دو۔ یہ دم کی شکل ہے۔ اس کا موٹا سراور اور چھوٹا نیچے رہتا ہے۔ منہ نیچے کی طرف ہوتا ہے اور وہ فرج سے ملا ہوا ہوتا ہے۔ جس وقت حمل ہوتا ہے۔ دم کا ایک اندک ہم کے کاڑے مارے سے بند ہو جاتا ہے۔ پھر اس کے بچہ اس میں سے گزر سکے۔ اس کو کافی کھلا ہونا چاہیے۔ اس کھلے کو بچہ جننے کی پہلی حالت کہتے ہیں۔ بچہ پیدا ہونے کے وقت جب یہ منہ سارا کھل جاتا ہے تو اس کا گھیرا قریب پندرہ انگلی ہو جاتا ہے۔ درد کے اٹھنے ہی منہ کھلنا شروع ہو جاتا ہے۔ یہ درد کیا ہے؟ دم کا سکڑنا۔ درد جب اٹھتی ہے تو دم سکڑ کر ذھول کی طرح تن جاتا ہے اور پھر ذرا ڈھیلا ہو جاتا ہے اور درد کو آرام آ جاتا ہے پھر سکڑنا شروع ہوتا ہے اور درد اشتا ہے۔ اس طرح دم کے سکڑنے سے منہ کھل جاتا ہے۔ اس جگہ پر اتنا خیال رہنا چاہیے کہ دردیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک بچی اور دوسری جمونی۔ جمونی دردیں خوراک وغیرہ کی بے اعتدالی سے پیٹ میں ہونے لگ جاتی ہیں اور بچی دردیں وہ ہیں۔ جو دم کے سکڑنے سے اٹھتی ہیں۔ بچیان صرف یہ ہے کہ بچی درد کے ساتھ دم سے کچھ پانی بہنا شروع ہو جاتا ہے اور پیٹ پر ہاتھ رکھنے سے دم سخت معلوم ہوتا ہے۔ درد اکثر کمر سے شروع ہو کر پیٹ کی طرف آتی ہے۔ خدا کی قدرت یہ ہے کہ ہر ایک درد کے بعد خود سارا آرام آ جاتا ہے ورنہ عورت کو سخت تکلیف ہوتی ہے اور بچی بھی مر جاتا ہے چونکہ دم کے سخت رہنے سے خون کا بہاؤ بند ہو جاتا ہے اور بچی کی موت کا باعث ہوتا ہے۔ اس لیے اس لیے اس حالت میں حاملہ کو کمرے میں ادھر ادھر آہستہ آہستہ چلنا چاہیے اگر بہت تکلیف ہو تو دمٹ ذرا بیٹھ جائے پھر آہستہ چلے گئے۔ اس طرح درد کو بڑھائے تاکہ دم کا منہ اچھی طرح کھل جائے۔ اس طرح چلنے سے سر پہلے نکلتا ہے جو کہ نہایت ضروری ہے۔ آج کل دامیاں اس پہلی حالت میں حاملہ کو بخا کر کہتی ہیں کہ "دور کرو" جیسا کہ پاجانہ کے وقت کیا جاتا ہے اور اس طرح اس بے چاری کی طاقت کو پہلے ہی دھچ میں رکھ کر دیتی ہیں اور اس طرح اس حالت میں زور کرنے کا کچھ فائدہ نہیں بلکہ نقصان ہے۔

نفسب تو یہ ہے کہ حاملہ بچاری کی زور کرتے کرتے آنکھیں بھی سرخ ہو جائیں مگر وہ کہنے سے نہیں کہیں۔ ”بچی زور کر“ اگر ضرورت ہے کہ بچہ باسانی اور جلدی پیدا ہو تو جننے کی پہلی حالت میں عورت کو تکلیف نہ دو بلکہ اگر ممکن ہو تو کبھی دودھ وغیرہ ٹھوڑا ٹھوڑا دیں تاکہ طاقت قائم اور دل کو فرحت ہو مگر زیادہ مقدار میں دینا ٹھیک نہیں۔ بعض دایاں کی ٹکڑے کئی اور دودھ کے پلوا جاتی ہیں۔ یہ بہت بُرا ہے مگر جو چیزیں گرم ہوں۔ اس حالت میں دایہ کا فرض ہے کہ گاہے گاہے یہ دیکھتی رہے کہ پہلی حالت کتنی ختم ہوئی ہے اور کتنی باقی ہے مگر بار بار ہاتھ ڈالنا عورت کو تکلیف دیتا ہے۔

رحم کے اندر بچہ ایک جگہ میں رہتا ہے اور وہ جگہ پانی میں پیدا ہوتی ہے۔ یہ قدرت نے اس واسطے کیا ہے کہ جگہ پر دباؤ پڑنے کی وجہ سے بچے کو تکلیف نہ ہو جوں جوں منہ کھلتا ہے۔ جگہ سمیت بچہ آگے کو آتا ہے۔ دودھ ہونے سے پھر ذرا اوپر چڑھتا ہے۔ اس طرح یہ جگہ چھوٹے سے کیلہ کا انداز کام دیتی ہے۔ جب منہ کھل جاتا ہے تو عورت کا بچہ ہے اور بعض نے بھی کر دیتی ہیں اور پھر جملی بچٹ جاتی ہے۔ اس سے ایک آواز نکلتی ہے جس کو پنجاب میں ڈکی پھی عورتیں کہتی ہیں۔ اس وقت پانی خوب بہتا ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ پہلی حالت اب ختم ہوئی اور اب دوسری شروع ہے۔

مگر بعض اوقات یہ جگہ نہیں بچھتی اور بچہ جگہ سمیت پیدا ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ بھی ممکن ہے کہ ابھی طرح کھلنے سے فحش پانی شروع ہو جائے۔ اس واسطے ضروری ہے کہ دایہ دیکھتی رہے کہ منہ کھل گیا ہے یا نہیں۔ آدھ گھنٹ میں ایک دفعہ دیکھنا کافی ہے۔ اس طرح دیکھنے کا یہ بھی فائدہ ہے کہ بچے کا کون سا عضو پہلے نکلتا ہے۔ 97 فیصدی پہلے سر ہی آتا ہے اور یہ قدرت ہے۔ اس سے بچہ آسانی پیدا ہوتا ہے۔ تقریباً 3 فیصدی پہلے بازو آتے ہیں۔ سب سے زیادہ تکلیف دہ بازوؤں کا پہلے آنا ہے۔

کبھی کبھی ایک ہاتھ دو پاؤں کبھی دو ہاتھ ایک پاؤں اور کبھی دونوں ہاتھ دونوں پاؤں وغیرہ بھی کھل سکتے ہیں۔ ان سب کا ذکر پیچھے آئے گا یہاں صرف اتنا ذکر کافی ہے کہ کس طرح معلوم ہو کہ سر پہلے آتا ہے۔ دایہ کو آہستہ سے اٹھی ڈال کر ادھر ادھر رحم کے منہ پر پھیرنی چاہیے اگر گول بڑا جسم ہے تو یہ سر ہے یا چتر۔ جب یہ معلوم ہو گیا تو دیکھو کہ اس میں ہڈی معلوم ہوتی ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو سر ہے اگر جڑ ہوں تو ان کے درمیان مقصد بھی معلوم ہو سکے گی۔ بعض دایاں حاملہ سے کپڑا پھکواتی ہیں۔ یہ بھی اس کی طاقت کم کرنے کے سوائے اور کچھ نہیں کرتا۔

یہ پہلی حالت میں جس قدر آہستہ اور عمدگی سے گزرے ٹھیک ہے بلکہ اگر دو درودوں کے بعد عورت ذرا سو جائے تو مضائقہ نہیں۔ اس کی حالت بجا رہے ہو جائے گی اور تکلیف کم ہوگی مگر یہ خیال رہے کہ بہت زیادہ دیر اگر اسی حالت میں گزر جائے تو طلاق ضروری ہے۔ 2 گھنٹہ سے لے کر 24 گھنٹہ تک اس کی میعاد ہے۔ 24 گھنٹے شاذ و نادر ہی نکلتے ہیں اور وہ صرف انہی عورتوں کو جو پہلی ہی بار بچہ جنیتی ہیں۔ 10 گھنٹے زیادہ سے زیادہ انتظار سے اس کا علاج ہماری بنیادی عورتیں خوب جانتی ہیں اگرچہ اصول سے واقف نہیں۔ وہ عورت کے بالوں کو اس کے منہ میں پکڑتی ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ کوئی ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ جس سے عورت کو تھوڑے تو نہ آئے۔ ایکایاں آئیں۔ ایکایاں آنے سے منہ کھلتا ہے اور اس طرح بال منہ میں پکڑنے سے دل سلا کر ان کے آتی شروع ہو جاتی ہیں۔

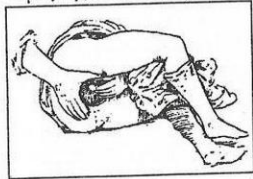
نوٹ: بعض عورتوں کو خود بخود پہلی حالت میں ایکایاں شروع ہو جاتی ہیں۔ یہ عمدہ ہے۔ برا خیال کے بند کرنے کی کوشش نہ کرنی چاہیے۔

جننے کی دوسری حالت

جب رحم کا منہ کافی کھل جائے اور جگہ کا غلاف پھٹ جائے تو بچہ کا سر جھٹ منہ پر آ جاتا ہے اور رحم کے منہ سے لے کر فرج تک ایک سیدھا راستہ اس کے واسطے بن جاتا ہے۔ یہ دوسری حالت باقی دو سے مشکل بلکہ نہایت مشکل ہے۔ دوسری حالت میں کھڑا ہونا یا ادھر ادھر پھرنا مضرت ہے۔ اس واسطے اس بات کا بہت خیال رکھنا چاہیے کہ پہلی حالت کب ختم ہوئی۔ اس کے ختم

ہوتے ہی بچہ قہقہوں میں پیدا ہو جاتا ہے اگر کوئی غاص سبب مانع نہ ہو تو اس حالت پر کھڑے رہنے یا بھرنے سے اندیشہ ہے کہ بچہ باہر آ کر زمین پر نہ گر پڑے جو بچی کے خلاف سمجھنے سے پانی لگتا ہے۔ دم بہت ہی سکتا ہے اور اس طرح سکتا کہ بچہ کو آہستہ سے دھکیلتے ہیں چہرہ دم ذرا ڈھکیلا ہوتا ہے اور بچہ ذرا اوپر کو چڑھتا ہے۔ بے سمجھ دایاں کبھی ہیں کہ کوئی بھوت چڑیل اس کو پیچھے کھینچ رہی ہے۔ واہ جہالت تیرا ستیا ناس!

جب دوسری حالت شروع ہو جائے تو عورت کو ہستہ پر ہا نہیں کر دھ کرٹ جھٹ جھٹ لانا دیں۔ گھٹنوں کو اس کے پیٹ کی طرف کر کے ان کے درمیان ایک مونٹا بٹھ کر رکھیں۔ دایہ اکثر چت لٹا دیتی ہیں۔ اس سے انعام نہائی سے متعدد تک کا چڑا چٹ جاتا ہے۔



کیونکہ چت لٹانے سے جب بچہ کا سر باہر آتا ہے تو اس کا بوجھ نیچے کی طرف ہوتا ہے۔ ایک کرٹ لینے سے بچہ کا بوجھ ایک طرف کو پڑتا ہے اور گھٹنوں کے درمیان جو بٹھ کر رکھ دیا جائے تو دونوں رانوں کے علیحدہ رہنے کے سبب بچہ ہاسانی لٹکے گا اور زچہ کو بھی سہارا دے گا۔ اس دوسری حالت میں سانس کو اندر کھینچ کر زور لگانا مفید ہے۔ اگر ضرورت پڑے تو زور کرا دیں ایک عورت زچہ کے پیچھے بیٹھ جائے اور بیٹھنے پر ذرا ہاتھ رکھے۔ کبھی کبھی دونوں پہلوؤں پر ہاتھ بٹھیرے۔ اس سے زچہ کو آرام آتا ہے۔ یہ عورت جب تک کہ بچہ پیدا نہ ہو جائے۔ اس کے پیچھے بیٹھی رہے اور آہستہ سے بیٹھنے پر ہاتھ رکھے رہے۔ بچہ کا سر خود بخود ہاسانی نکل آئے گا۔ سر کے نکلنے ہی اس کی گردن کے ارد گرد ہاتھ بٹھیر کر دیکھ لے کہ نال تو لپٹی ہوئی نہیں ہے کیونکہ بعض بچوں کے نال گلے میں لپٹی ہوئی ہوتی ہے۔ پیدا ہوتے ہی اگر وہ نہ کھول دی جائے تو بچہ کی

موت کا اندیشہ ہے۔ آہستہ آہستہ نرم نرم ہاتھوں سے کھول کر سر کے اوپر سے اندر کر دینا چاہیے۔ اگر بچہ زیادہ ہوں تو بہت دیر لگ سکتی ہے۔



اس قسم کی حالتوں میں بچوں کے کھولنے کی بجائے ایک بندھ بچے کی ناف کی طرف اور ایک زچہ کی طرف لگا کر قبضی سے نہایت ہوشیاری سے ان بچوں کو کاٹ دینا چاہیے۔ سر جب نکل آیا تو کندھے نکلنے میں پھر ذرا اوپر ہو جاتی ہے۔ نال بقی دایاں جلدی کرنے کے واسطے سر کو کھینچتی ہیں۔ جس سے بعض اوقات سر کو جھٹکا لگ کر بچہ جاں بحق ہو جاتا ہے۔

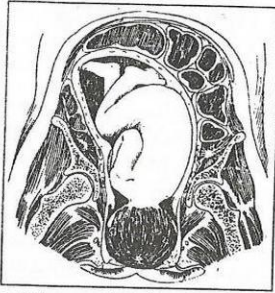


بچہ پیدا ہونے کے بعد زچہ کو خون بہتہ لگ جاتے تو بھی اندیشہ ہے۔ سر کے ٹٹنے کے بعد اگر تھوڑی دیر میں باقاعدہ درد اٹھے تو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر درد کم ہو یا بالکل نہ ہو تو اور تدبیر کرنی پڑتی ہے اور وہ اس طرح کہ زچہ کے پیٹ پر آہستہ آہستہ ہاتھ پھیریں۔ اس سے درد پھر اٹھے گا اگر درد اب بھی کم ہو تو پھر دیر کی نہیں کرنی چاہیے کیونکہ بچے کے دم کھٹنے کا اندیشہ ہے پھر اس کو باہر ہی کھینچنا مناسب ہے مگر سر سے پیکر کو ہرگز ہرگز نہ کھینچیں۔ دایہ دونوں ہاتھوں کی دو دو ایک ایک انگلی اندر داخل کر کے بچے کی ہڈیوں میں اڑا کر اس کو آہستہ آہستہ سے باہر کر لیں۔ اس سے بچہ اور زچہ کو ہرگز تکلیف نہ ہوگی مگر اس طرح بچہ کھینچنے سے پہلے ایک عورت زچہ کے پیٹ کو دبا کر پکڑ لے ورنہ خون جاری ہونے کا

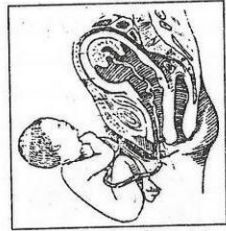


اندیشہ ہے اور سر ٹٹنے کے بعد وہ عورت جو پیچھے پیٹ پر ہاتھ رکھے ہوتے ہے۔ اس کو اپنا دوسرا ہاتھ پیٹ پر دبا کر رکھ دینا چاہیے اور جب چھاتی تک بچہ باہر آ جائے تو پیٹ والا ہاتھ اٹھائے اگر پیٹ پر ویسے ہی ہاتھ رکھے جب تک آئول نہ گر جائے تب تک اس ہاتھ کو پیٹ پر رکھے۔ اس سے خون بالکل جاری نہ ہوگا جب چھاتی نکل آئے تو اب اس کے پیدا ہونے میں کوئی دیر نہیں رہی۔ منٹوں میں پیدا ہو جائے گا۔ پیدا ہوتے ہی آہستہ آہستہ سے لٹا کر بچے کو

ایک طرف کر لیتا چاہیے کیونکہ بعض اوقات پیدا ہونے کے بعد زچہ کے اندر سے خون کی ایک دھار نکلتی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ دھار بچے کے منہ، ناک، کان، آنکھ وغیرہ پر پڑ جائے۔ اس طرح اس کو ایک طرف کر کے اس کے منہ میں ہاتھ ڈال کر اس کے اندر ہوگی جو غلاطت ہو دور کر دینی چاہیے۔



اس غلاطت کے دور کرنے کے بعد پیکر کی نال کاٹنی چاہیے۔ ناف کے طرف تین انگلی چھوڑ کر ایک بندھ فیٹے وغیرہ کا لگا دیں۔ دھاکا دغیرہ سخت ہونے کی وجہ سے نال کے کٹ جانے کا اندیشہ ہے۔ اس سے آگے دوسری طرف آدھ انگلی کے فرق پر ایک دوسرا بندھ لگا دیں اور دونوں بندھوں کے درمیان سے تیز قبضی سے آسانی کاٹ ڈالے۔ رگڑ رگڑ کر کاٹنے سے بچے کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ یہاں اتنی بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اگر بچہ نہ روئے تو نال ہرگز نہ کاٹنی چاہیے کیونکہ اگر روئے نہیں تو اس کے یہ معنی ہیں کہ بچہ ابھی سانس نہیں لیتا ہے اور اس کی زندگی ماں کے خون پر ہی منحصر ہے۔ اس حالت میں اگر نال کاٹ دی جائے تو سوائے موت کے اور کیا ہو سکتا ہے۔



ہاری دائیاں بجائے منہ پر چھینٹا مارنے کے سر کو پانی میں ڈبوئی ہیں۔ یہ نقصان دہ ہے۔ بعض تو سر میں چپا کر پھونگیں مارتی ہیں۔ پھونگیں مارنا قاتلہ منہ ہے مگر ہمیں چپانے کا فائدہ نہیں کیونکہ بچہ گرنی سے بچن جاسے گا۔

ایک ضروری بات جو انگریز کرتے ہیں

اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد بہت کمزور ہو تو زچہ کی طرف سے نال سونت کر خون کو اس کی نال کے رستے سے بچے کے جسم کے اندر داخل کر کے بند لگا دیں۔ ماں کے خون سے ہی بچہ کی زندگی ہے جو تھوڑا سا بھی اندر بھیجا جائے گا تو طاقت عظیم دے گا۔

انگریز دائیاں جو بچہ کو کمزور دیکھتی ہیں تو اس طرح سونت کر خون داخل کرنے کے علاوہ نال کاٹنے ہی زچہ کی طرف کی نال کے سرے سے نلگتے ہوئے خون کی دو چار یونٹیں بچے کو پلا دیتی ہیں۔

تدبیر تو عمدہ ہے مگر شاستروں میں لکھا ہے کہ مواد کو نال کی طرف نہ سوتا چاہیے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر خون ماں کا برا ہو تو بچے کو نقصان نہ پہنچے۔ سو یہ دیکھ لینا چاہیے۔

نوٹ: (1) بچے کے پیٹ کی طرف نال کاٹنے وقت جو بند لگایا جاتا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ اس کے راست خون بچے کے اندر سے نکل نہ سکے ورنہ بچہ مرنے جاتا ہے اور جو دوسرا بند آئول کی طرف لگایا جاتا ہے۔ اس کے دو قاتلہ ہوتے ہیں۔ اول یہ کہ خون رستے کے سبب آئول بھاری ہو کر جلدی گر جائے اور دہم ہے کہ اگر خدا خواستہ دوسرا بچہ پیٹ میں ہو اور دونوں کی نال ایک ہی ہو تو دوسرا کہیں مرنے جائے۔

نوٹ: (2) اگر دو بچے پیٹ میں ہوں تو ایک دوسرے کے بعد پیدا ہوتے ہیں۔ ایک بچے کے پیدا ہونے کے بعد دوسرے کے واسطے بھی وہی عمل کرنا چاہیے جو پہلے بیان کیا۔ پہلا بچہ پیدا ہونے کے بعد پیٹ پر ہاتھ رکھتے سے دایہ معلوم کر سکتی ہے کہ آیا کوئی اور بچہ اندر ہے یا نہیں۔

نوٹ: (3) نال کاٹنے وقت مواد کو پیچھے ہٹا کر اگر 12 دانہ مرادید ہنستہ داخل کر کے اوپر ہاتھ کر کاٹیں اور ہر روز ایک دانہ اس کا بچہ کو کھلا دیں تو لکھا ہے کہ بچہ ترقی عرصہ میں

منہ سے غلاظت نکالنے کے بعد بچہ اگر نہ روئے تو خٹھے پانی کے چھینٹے منہ پر لگا دیں۔ اس طرح بچہ ایک دو سکیاں لے کر رونے لگ پڑے گا۔ اگر نہ روئے تو ایک برتن میں خٹھا پانی بھر کر گردن تک بچے کو ڈبو کر جھٹ آہستہ سے نکال لیں۔ بچہ چونک اٹھے اور رونے لگ پڑے گا اگر نہ روئے تو دوسرے شیر گرم (شیر گرم) پانی میں ڈبو دے۔ اسی طرح دو تین بار باری باری خٹھے پانی اور گرم پانی میں ڈھوتے رہیں جب تک کہ بچہ رونے نہ لگ پڑے۔ بچہ کی پیٹ پر چھکیاں دینے اور ناک میں پر پھیرنا بھی بعض اوقات کارگر ہوتا ہے۔ اگر یہ تدابیر خدا خواستہ بچے کو رلانے میں کامیاب نہ ہوں تو آخری تدبیر یہ کرنی چاہیے کہ بچہ کو گودی میں چپٹ لٹا دیں اور دونوں بازوؤں کو اپنے ہاتھوں سے پکڑ لیں اور ذرا اوپر اٹھا کر اس کے منہ میں ایک پھونک ماریں۔ پھونک مارتے ہی دونوں بازوؤں کو اس کی پھیلوسں سے ملا کر ذرا دبا دیں پھر اسی طرح ذرا اوپر کر کے اس کے منہ میں پھونک ماریں اور اسی طرح پکڑ کر دے رہیں پھر خدا نے چاہا تو بچہ سکیاں لینے لگ پڑے گا اور آخر کار عمدہ سانس لے کر رونے لگ پڑے گا۔

ایک بات اور قابل بیان ہے اگر پیدا ہو کر غلاظت وغیرہ نکالنے کے بعد بچہ نہ روئے اور نپلا پین منہ آکھ وغیرہ میں پڑ جائے تو سمجھ بغیر بند ہانڈنے کے نال کو ناف کی طرف سے قہقی سے کاٹ دیں اور 6 ماشہ کے قریب خون نکل جانے کے بعد نال کو ہانڈ دیں۔ نپلا پین بھی دور ہوگا اور بچہ بھی رونے لگ پڑے گا ہاں اگر نہ روئے تو پھر منہ پر ہلاتا راکب سے اس کو زلانے کی کوشش کریں۔

چپک میں جٹلا نہیں ہوتا۔ انگریزوں نے تو اس کے واسطے ٹیکہ لگا کر شاستروں میں اس کے واسطے بہت ہی اہل کمال تیار کیے ہیں اور دانی سے جو نقصان ہوتے ہیں۔ ان سے کون واقف ہے۔

نوٹ: (4) بچہ کی پرورش کا ذکر تو علیحدہ کتاب میں کیا جائے گا یہاں صرف اتنا لکھنا کافی ہے کہ بال کاٹنے کے بعد شہد اور کھی ملا کر سونے کی صاف سلاخ سے بچے کو چٹائیں۔ اس سے اس کا پیٹ صاف ہو جائے گا اور بھر شیر گرم پانی سے جس میں ذرا سا نمک ملا ہوا ہو۔ ہوشیاری سے ٹھنڈا کر بدن کو اچھی طرح ملائم کیڑوں سے نرم نرم پونچھ کر ملائم کیڑے میں ہی لپیٹ کر بخفا ظلت رکھیں۔ یہ سب کام ایک طرف ایک عورت کرتی رہے اور دایہ زچہ کی طرف دھیان رکھے۔ دو اور عورتیں اس واسطے پاس ہر وقت موجود رکھی جانی ہیں۔ 24 گھنٹہ کے بعد ماں کے پستان دھو کر اوپر کی آٹھ دس یونٹیں گرا دیں اور پھر بچے کو چھاتی پر لگا دیں۔

اب پٹنے کی دوسری حالت میں جو ولادت غیر طبعی ہوتی ہے۔ اس کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اس کو عسر ولادت بھی کہتے ہیں۔ اس کے مختلف سبب ہوتے ہیں اور ہر ایک کا بیان مختصر درج کیا جاتا ہے۔

(1) قوت دافع رحم (یعنی اس کا سکڑنا اور سکڑ کر بچہ کا دھکیلنا) کم ہو جائے اور اس لیے بچہ کو نہ نکال سکے تو اس کو ہماری دایاں بخشتی میڈرین کٹی ہیں۔

علاج: دل کو تقویت دینا اور مددات کا استعمال کرنا ہے۔ ایک انگریزی دوائی ”اپٹا“ اس کام کے واسطے نہایت مجرب ثابت ہوئی ہے۔ اس کی ایک دبی خوراک ہے اور حمل والے گھر میں ضرور دینی چاہیے۔ شیشی میں بند کر کے ایسے مقام پر رکھی جائے کہ جہاں عمدہ روشنی پہنچتی ہو۔ بکس وغیرہ میں بند کرنے سے اس کے خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔ ہاں شیشی کی الماری ہو تو کچھ مضائقہ نہیں۔ اس کی دو تین پڑیاں اس طرح بچے کو باہر کر دیتی ہیں کہ جیسا کسی نے اندر سے دیکھ لیا ہو اور درد باقاعدہ ایک پڑیہ سے انہی شروع ہو جاتی ہے۔ رحم کا منہ کھلے میں اگر درد ہو تو یہ کھول دیتی ہے۔ پہلے انگریز ڈاکٹر ”ارگٹ“ استعمال کیا کرتے تھے مگر وہ زہر ہے۔ اس

سے کئی طرح کے خوف ہیں مگر یہ دوائی کسی وقت درد دے دے گی۔ اس دوا کے کھلانے سے زچہ کو طاقت پہنچتی ہے اور تکلیف کوئی نہیں ہوتی غرضیکہ یہ نہایت اعلیٰ دوائی ایجاد ہوئی ہے۔

2- رحم کے منہ کا سخت ہونا

اس سے منہ بچہ کی مقدار کے برابر کھل نہیں سکتا اور وہ باہر نہیں آ سکتا۔ ایسی حالت میں بعض اوقات درد باقاعدہ ہوتی ہے مگر چونکہ منہ سخت ہوتا ہے۔ زچہ کو اتنی تکلیف ہوتی ہے کہ خدا حافظ۔ اس کے واسطے کیوڑی بیٹھ متحرق حاشد خالص رزاکو رحم کی گردن تک پہنچ دیں۔ ”اپٹا“ اس کے واسطے بھی فحش کا اثر رکھتا ہے بلکہ اس کیسہ کیوڑی تو بجا ہے۔ آدھ گھنٹہ کے بعد ہی زچہ کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا بھٹی ہوئی آگ پر کسی نے پانی ڈال دیا ہے۔

تیسرا سبب رحم کے منہ کا دوسری طرف ہو جانا ہے

یہ حالت اکثر ان عورتوں کی ہوتی ہے کہ جن کا پیڑ و فراخ ہوتا ہے اور ایسی حالت میں عورت کو سیدھا لٹا کر ہوشیار دایہ کے ذریعہ ہاتھ سے آہستہ آہستہ پھیر کر کچھ سیدھا کریں اور چپٹ لٹا کر لہا کھینچ کر وضع حمل کر دینا۔

4- جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے۔ مثانہ کا بول سے پر ہونا ایک سبب عسر ولادت کا ہے۔ ایسی حالت میں جب کہ وقت تک ہوتا ہے۔ پچکاری بہت کام دیتی ہے۔ بول کے ٹکالے کے واسطے ایک انگریزی آلہ ”لیٹیمیلر“ ہوتا ہے۔ اس سے مثانہ بڑی جلدی خالی ہو جاتا ہے اگر یہ بھی موجود نہ ہو تو مددات دیں۔

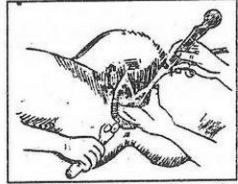
خیم گارژ سوئف پریسڈ خاشاں خورہ و عفران اجڑائو کو جوش دے کر پلا دیں۔ وزن بقدر ضرورت۔

پانچواں سبب تنگی وضع حمل کا بچہ کے

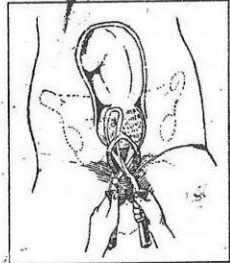
اعضاء کا لمبے اور موٹے ہونا ہے

یعنی اگرچہ رحم وغیرہ کا اندھا اچھی طرح کھل جائے مگر جب اب بھی اس میں نہ گزر سکے۔ کہتے ہیں کہ حقد من (قدیم زمانے والے) زچہ کا پیٹ چاک کر کے نکالا کرتے تھے۔ ڈاکٹر بچے کو

کاٹ کر اندر سے نکالتے ہیں۔ نیز اوزاروں سے کام لیتے ہیں۔ اس کا علاج سوائے خدا کی مہربانی کے اور کچھ نہیں ہے۔ خدا یہ دن کسی کو نہ دکھائے اور بعض اوقات بچہ تو بڑا نہیں ہوتا مگر رحم چھوٹا اور تنگ ہوتا ہے۔ بات وہی ہے۔ شیطان داناں جو جلدی کے سوائے اور کچھ بھی نہیں جانتیں۔ انہیں حسیہ ہونی چاہیے کہ بچہ کو کبھی کبھار نہ نکالیں کیونکہ جہاں اور حالتوں میں نقصان کا اندیشہ ہے۔ وہاں اس حالت میں دونوں کی موت کا خوف ہے۔

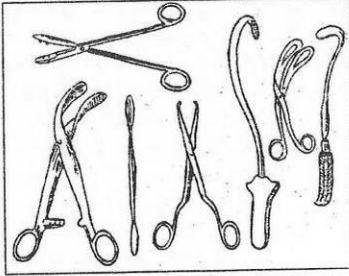


مریض کے دل کو تسلی دینی چاہیے۔ گھورا قائم وغیرہ سنگھار کر نیند لانی چاہیے تاکہ ذرا آرام ہو جائے۔ خدا یا حیرے عجیب کا رخائے ہیں۔



6۔ سبب مر و لادت کا بچہ کا سر کی بجائے کسی اور عضو کا پہلے آنا ہے۔ ہر ایک کا ذکر نیچے کیا

جاتا ہے۔



چوڑوں کا پہلے آنا

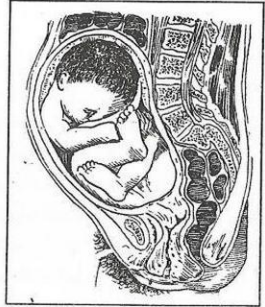
جب کو بچے پہلے نکلتے ہیں تو پانی جاری ہونے کے بعد جب ہاتھ سے دیکھیں تو بچے کے دونوں کولہے اور پانچانہ کی جگہ بخوبی معلوم ہوتی ہے اور ذرا اوپر اٹھنے لے جانے سے لڑکی یا لڑکے کی علامت معلوم ہوتی ہے۔ بعض اوقات بچے کچھ داناں بچے کے منہ میں ہاتھ جانے کو متفقہ میں ہانا سمجھ کر قطعی سے نتیجہ نکال لیتی ہیں۔ بیشتر اس کے کہ کوئی تدبیر اس کے واسطے کی جائے۔ کمال یقین اس بات کا کہ لینا چاہیے کہ درحقیقت چوڑی باہر آ رہے ہیں یا کہ سر۔ منہ کا سوراخ پانچانہ کے سوراخ سے کہیں بڑا ہوتا ہے اور پچھلے پانچانہ کی جگہ پر اٹھتی رہیں اور اونگھی کورتا ہوتا ہے۔

علامہ ازیز منہ میں جو اٹھتی جائے تو مسوڑھے زبان صاف معلوم ہوتی ہے اور اس طرح کوئی شک نہیں رہتا کہ کیا اول آتا ہے اور پانی جاری ہونے سے پہلے بھی یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ

پہلے کیا آ رہا ہے اگر سر پہلے ہوگا تو جملی کا غلاف تباہ ہوگا اور اگر کوہا پہلے آئے تو جملی کا غلاف ڈھلا رہے گا۔ بعض اوقات بچہ کا پانخانہ نکل جاتا ہے۔

ایک اور بھی پہچان بہت عمدہ ہے اور وہ یہ ہے کہ جب سر پہلے ہوتا ہے تو جملی کے پھٹنے ہی پانی زور سے نکل کر جھٹ بند ہو جاتا ہے کیونکہ منہ پر سر آگٹا ہے اور پانی نہیں نکلنے دیتا مگر دوسری حالت میں ایک دفعہ کا شروع ہوا پانی جب تک نکل نہ نکل جائے بند نہیں ہوتا ہے اور زیادہ تر یہی وجہ ہے کہ عورت کو اور حائلوں کی نسبت زیادہ تکلیف ہوتی ہے کیونکہ جب تمام پانی خارج ہو گیا تو بچے کو آسانی دیکھنے کا کام کون کرے گا۔ ہوشیار دایہ کا کام یہ ہے کہ وہ جب تک ممکن ہو سکے اس جملی کو پھٹنے نہ دے اور رحم کا منہ اچھی طرح کھلنے کے پیشتر جملی پھٹ گئی تو تکلیف زیادہ ہوگی اور احتیاط رکھیں کہ بار بار ہاتھ ڈالنے میں نہیں ناخن وغیرہ نہ لگ جائے۔

جب دایہ کو یہ معلوم ہوگا کہ کولہ پہلے آ رہے ہیں تو سوائے اس کے اور کچھ نہیں کرنا چاہیے کہ ناف تک بدن کو خود بخود نکلنے دے۔ آگے سب کچھ اسی طرح کرنا چاہیے۔ جس طرح کہ پاؤں کے پہلے آنے پر کرنا ہوتا ہے اور جس کا ذکر نیچے کیا جاتا ہے۔



گھٹنوں یا پاؤں کا پہلے آنا

کبھی ایک اور بھی دونوں پاؤں اکٹھے آتے ہیں اور ہاتھ ڈالنے سے کھٹنے کی دونوں طرف 2 کولہ سی ابھری ہوئی ہڈیاں معلوم ہوتی ہیں اور ان دونوں کے بیچ میں خالی جگہ اور گھٹنوں کا جوڑا اچھی طرح معلوم ہوتا ہے۔ پاؤں کی ایڑی کبھی اور کندھے میں کھٹنے کا مقابلہ ہو سکتا ہے۔ مندرجہ ذیل کا خیال رکھیں۔

ایڑی ایک ہڈی سی معلوم ہوتی ہے اور کھٹنے میں ابھری ہوئی ہڈیاں معلوم ہوتی ہیں۔ کبھی میں صرف ایک ہی مگر وہ بھی نوکدار ہڈی ہوتی ہے اور کندھے میں بھی ایک ہی ابھری ہوئی ہڈی ہوتی ہے اور اس کے ہاتھ پھیرنے سے گٹے کی ہڈی اور گردن کی ہڈیاں وغیرہ معلوم ہوتی ہیں۔ پاؤں میں جھٹ ہی معلوم ہو سکتے ہیں مگر ہاتھ اور پاؤں میں آپس میں دھوکا ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس لیے مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھیں۔

اول : پاؤں کی انگلیاں انگوٹھے سے درجہ بدرجہ چھوٹی ہوتی جاتی ہیں۔ ہاتھ کی دیکھی نہیں۔
دوئم : پاؤں کا انگوٹھا باقی انگلیوں کے برابر ہوتا ہے اور ہاتھ کا ساری انگلیوں سے دور ہوتا ہے۔
سولم : ہاتھ کی نسبت پاؤں کا انگوٹھا بہت موٹا ہوتا ہے۔
چہارم : پاؤں کا انگوٹھا جس طرف ہوتا ہے۔ وہ حصہ بھی باقی انگلیوں کی طرف سے زیادہ موٹا اور کولہ ہوتا ہے۔

نوئم : ہاتھ میں ایڑی نہیں ہوتی۔

ششم : ہاتھ بازوؤں کے ساتھ ایک ہوا ہوتا ہے مگر پاؤں نہیں ہوتا۔

ان کے علاوہ ایک اور پہچان بھی ہے کہ درد کے اٹھنے ہی اندر ہاتھ ڈالنے سے بچہ کا بدن محسوس ہو تو سمجھ لو کہ پہلے کھٹنے یا پاؤں آئیں گے اگر سر کولہ پہلے نکلیں گے تو بدن معلوم نہ ہوگا۔ احتیاط اس کے واسطے بھی دینی ہے جو کے واسطے ذکر ہوئی۔

جب تک بچہ ناف کے باہر نہ آئے۔ کچھ کرنے کی ضرورت نہیں۔ صرف اہرام نہانی کے دایہ کو ہاتھ رکھ چھوڑنا چاہیے کہ نیچے دباؤ نہ پڑے۔ جلدی جنوائے اور کھینچنے کی کوشش نہ کرنا چاہیے اگر پاؤں سے لے کر چھاتی تک دیر لگ جائے تو سر آسانی سے نکلے گا کیونکہ

پاؤں سے لے کر چھاتی تک بدن درجہ ہوتا ہے۔ جب وہی نکل گیا تو سر کے واسطے رستہ کافی ہو گیا۔ خیال صرف اس بات کا ہونا چاہیے کہ درد یا کاہدہ اٹھتا ہے یا نہیں اگر درد کم ہو جائے یا نہ رہے اور ناف نکلنے میں ذرا دیر ہو جائے تو ”ایچکا“ ایک رتی کھلا دینی چاہیے اور روانی موجود نہ ہو تو پیٹ پر آہستہ ہاتھ بچھرنے سے درد اٹھتا ہے۔ پاؤں سے لے کر چھاتی تک جتنا جسم ہے۔ اس میں صرف چھتروں کا کھٹنا مشکل ہے سوا کر نکلنے میں دیر معلوم ہوتی ہے تو ان کو آپ نکال لیتا چاہیے۔ ایک انگلی چھوٹوں میں لگا کر آہستہ سے اس وقت کھینچے کہ جب درد اٹھے مگر اندام نہانی کے نیچے ایک ہاتھ کا سہارا رکھنا ضروری ہے۔

جب ناف تک جسم باہر آ گیا تو اب دایہ کی ہوشیاری کا وقت ہے کیونکہ دم کے اندر آنول کے ساتھ لگی ہوئی بچے کی ناف ہوتی ہے۔ اس کو نال کہتے ہیں اور نال اصل میں تین ہوتی ہیں۔ دو پتلی اور ایک موٹی۔ پتلی دو ٹالیوں سے خراب خون واپس جاتا ہے اور موٹی نال سے عمدہ خون بچے کے اندر داخل ہوتا ہے۔



پتلی دو ٹالیوں سے اور گرد اس طرح لپیٹی ہوئی ہوتی ہیں کہ ایک ہی نال معلوم ہوتی ہے۔ اس طرح گویا بچے کی زندگی نال کے ذریعے ہے۔ ناف تک بچہ باہر آ جانے سے نال اوپر کی طرف ہوتی ہے۔ اس واسطے خطرہ ہے کہ چھاتی تک نال کٹ جائے اور بچہ اس طرح مر

جائے کہ جیسے کسی کا گھبراہٹا جاتا ہے جوں ہی کہ باہر نکلے۔ دایہ آہستہ سے ایک انگلی اندر داخل کر کے نال کو کھینچ کر بچہ کی پیٹ کی ہڈی کے نزدیک خالی جگہ میں اکٹھی رکھ دے گویا ذیلی کر دے تو پھر نکلنے وقت دباؤ نہیں پڑے گا مگر احتیاط پھر بھی ضروری ہے۔ اس کے پاس بیٹھی رہے اور بار بار دیکھتی رہے کہ نال پھرتی ہے یا نہیں۔ جس طرح دل پھرتا ہے اگر نال اچھی طرح پھرتی ہو تو دانی کو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں نال پھرنے سے مستحق ہے یہاں کہ بچہ آسانی سانس لے رہا ہے مگر جب نال پھرتا آہستہ آہستہ کم ہونے لگے تو سمجھ لو کہ اگر بچہ جلدی پیدا نہ ہوا تو موت لاحق ہے۔

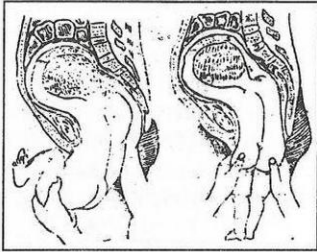
خون کے دورہ کم ہونے کی ایک یہ بھی نشانی ہے کہ بچہ ہانپنے لگتا ہے جب یہ موقعہ آئے تو پھر دیر نہ کرے اور ہاتھ ڈال کر بچہ کا سر نکالے۔

ہماری تائید داناں ٹانگ نکالنے ہی کھینچنا شروع کر دیتی ہے۔ اس سے عورت کو سخت تکلیف ہوتی ہے اور اگر یہ یہ ناممکن ہے کہ سارا بدن بچہ کا باہر آ جائے مگر جب سر کا وقت آئے گا تو ایک ہی جھکے سے جان پروا کرے گی اور گردن لٹک جائے گی بیٹھی ٹوٹ جائے گی۔

جب پاؤں پہلے آئیں تو سارے جسم سے سر کا کھٹنا ہی مشکل کام ہے کیونکہ جیسا کہ پہلے دیکھا جا چکا ہے۔ پاؤں پہلے نکلنے سے پہلے کا سارا پاں جلد بہہ جاتا ہے۔ گردن تک باہر آتے آتے دم خالی ہو جاتا ہے اور سر ہی اندر رہ جاتا ہے گویا کہ دم کے اندر اس پانی کے ہونے سے جو دیکھنے کی طاقت تھی وہ کم ہو جاتی ہے۔ سر باہر آئے تو کیونکر لہذا اس سے بھی احتیاط ہوا کہ جب بچے کے سر نکلنے میں دیر ہو یا نال کا پھرتا کم ہو تو ہاتھ ڈال کر بچہ کو نکالنا چاہیے۔

طریق اس کا یہ ہے

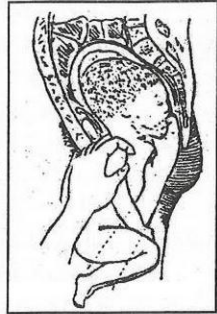
بائیں ہاتھ کی ایک یا دو انگلیاں بچے کے منہ میں پھنسانے اور دایہ ہاتھ کی ایک یا دو انگلیاں بچے کے گردن پر رکھ کر دونوں ہاتھوں کے مساوی زور سے تھپتھپانے سے باہر کر لیں۔



نوٹ: (1) گھٹنے یا پاؤں کا ٹکنا ایک ہی جگہ روج ہوا ہے۔ اس واسطے کہ ان کی تدابیر ایک ہی ہیں۔ اگر گھٹنے پہلے آ جائیں تو بھی دو چار روز کے بعد پاؤں ہی آ گئے ہو جاتے ہیں۔
 نوٹ: (2) ہانپنے کے بعد نکلا ہوا بچہ چونکہ کمزور ہو جاتا ہے۔ اس لیے ممکن ہے کہ جلدی نہ روئے۔ اس حالت میں وہ ہی تدابیر کرنی چاہئیں کہ جن کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔
 نوٹ: (3) اگر کو لے پہلے نکلیں تو 33 فیصدی بچے فوت ہو جاتے ہیں اور جو گھٹنے یا پاؤں پہلے نکلیں تو 50 فیصدی مر جاتے ہیں۔

بچے کے ہاتھ پہلے ٹکنا

جب یہ معلوم ہو جائے کہ بچے کے ہاتھ پہلے نکلے والے ہیں تو دایہ کا سب سے بڑا اور لمبا ضروری کام یہ ہے کہ جملی کو نہ پیسنے دے یعنی پانی اندر روئے دے اور وہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ لڑچ کو چپ چاپ لٹائے رکھیں اور ہاتھ ڈال کر دیکھتے وقت بہت احتیاط سے دیکھیں۔ لیا کہ ہو کہ اگلی کے دباؤ یا ناخن وغیرہ کے لگ جائے تو جملی پھٹ جائے۔
 دوئم: خود لڑچ زور دینے سے باز رہے۔ بچہ کا ہاتھ پہلے آنا بہت تکلیف دہ ہے اگر اسی وقت انتظام نہ کیا جائے اور جملی پھٹ کے رحم سے ہاتھ باہر آ جائے تو لڑچ کو بہت ہی تکلیف ہوگی اور بعض خوش نصیب لڑچوں کے بچے خود بخود دانٹ جاتے ہیں مگر اکثر دایہ کو ہی انتظام

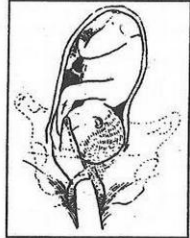


بعض دانیال دونوں کندھوں پر زور دے کر نکال لیتی ہیں مگر اس طرح 100 میں سے 20 ہی بچے زندہ نکلتے ہوں گے کیونکہ بچے کی گردن پر زور پڑ کر بچہ مر جاتا ہے۔

ایک ضروری بات

بچے کے بازو تھاپی لگائے اس کی چھاتی کے ساتھ لگے ہوتے ہیں جب ناف تک پہنچ جائے تو آگے احتیاط رکھی جائے کہ بازو پیچھے ہٹ کر سر کے دونوں طرف چلیں۔ چھاتی سے اتر کر اور دونوں پہلوؤں کے ساتھ لگ کر باہر آنے چاہئیں اگر دایہ جلدی نہ کرے اور بچے کو بالکل بھینچنے تو خود بخود وہاں سے ہٹ کر پہلوؤں کی جانب آ جاتے ہیں اگر سر کے اوپر ہو گئے ہوں تو چھاتی نکلنے سے پہلے آہستہ سے منہ کی طرف سے اس طرح کے بازوؤں کو مل نہ پڑے دونوں پہلوؤں کے ساتھ ملا دینے چاہئیں۔

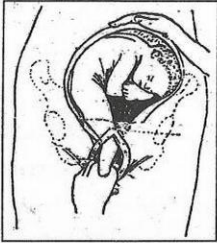
کی ضرورت ہوتی ہے۔ دایہ کو ہوشیار رہنا چاہیے اور جب دیکھے کہ رحم کا منہ کھل گیا ہے مگر پانی ابھی تک جاری نہیں ہوا تو ٹاریل کے تلیں کو اپنے ہاتھ پر مل کر آہستگی سے اندر داخل کر کے پانچویں انگلیاں جوڑ کر رحم کے اندر داخل کرے اور جھلی کو اس طرف کرے کہ جس طرح بچے کا پیٹ 1 ہو پھر آہستگی سے جھلی کو پھوڑ دے۔ ہاتھ میں دھن ہونے کی وجہ سے منہ بند ہے اس واسطے پانی تو نہیں ہے گا پھر نہایت ملائمت سے جھلی کے اندر ہاتھ ڈال کر بچے کے ایک یا دو پاؤں پکڑے پاؤں پکڑے ہی اگر درد اٹھے گا تو پھر خود بخود ڈالت جائے گا اگر ایسا نہ ہو تو پاؤں کو پکڑے رہے جس وقت درد اٹھے پاؤں کو نیچے کی طرف سرکائے۔ پچا لٹ جائے گا۔ پاؤں نیچے اور ہاتھ دوسرا اوپر ہو جائے گا۔



جہاں زچہ طاقتور ہو وہاں ایک پاؤں نیچے اتارنا چاہیے اور جہاں کمزور ہو وہاں دونوں ہی پکڑے۔ جب ایک پاؤں پکڑا جائے تو پہلے ایک باہر آتا ہے اور دوسرا پیٹ کے ساتھ لگ جاتا ہے پھر جب کوئلے نکلے ہیں تو ایک ٹانگ کے ساتھ ہونے کے سبب راستہ کھل جاتا ہے اگرچہ زچہ کو تکلیف تو ہوتی ہے مگر بچے کا سر باسانی نکل آتا ہے مگر دونوں پاؤں کو نیچے کرنے سے کلبدن کی جگہ کم ہوتی ہے اور اس واسطے وہ جلدی نکل آتے ہیں اور پھر بچے کا سر نکلنے میں دیر ہوتی ہے

اور سر نکلنے میں دیر ہونے سے بچہ کی موت کا خوف ہے۔ ایک بات یہ یاد رکھو کہ اگر پاؤں کی نسبت نکلنے نزدیک ہوں تو نگھٹنا ہی پہلے پکڑ کر اتار لیتا چاہیے۔

ایک بات اور قابل بیان معلوم ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ بچہ کا دایہا ہاتھ پہلے نکلے والا ہو تو پاؤں یا نگھٹنا بائیاں پکڑ کر اتارنا چاہیے اور ہاتھ بائیاں نکلے تو دایاں پاؤں یا نگھٹنا پکڑ کر اتارنا چاہیے۔ اس طرح بچے کے پھیرنے میں بہت آسانی ہوتی ہے مگر ہاں یہ کس طرح معلوم ہو کہ کونسا ہاتھ نکلے والا ہے۔ اس کے جاننے کی کچھ ضرورت ہی نہیں۔ چہرہ کا ہاتھ پہلے نکلے اس کی دوسری طرف کا نگھٹنا یا پاؤں پکڑنے کی ترکیب یہ ہے کہ جتنا ہاتھ پہلے نکلے اس ہاتھ کے ساتھ ساتھ اپنا ہاتھ بٹنل میں داخل کریں پھر بٹنل سے برابر کی طرف ہاتھ لے جانے سے اسی طرف کے پاؤں یا ہاتھ پر ہاتھ پڑے گا پس اس کو چھوڑ کر دوسرا نگھٹنا یا پاؤں پکڑ لیں۔



نوٹ: ذکر ہوا کہ جب رحم میں ہاتھ ڈالا جائے تو ہاتھ کو پیٹ کی طرف رکھنا چاہیے مگر اس بات سے ساتھ ہی ہوشیار رہنا چاہیے کہ بچے کی نال پر زور نہ پڑے۔
نوٹ: جب بچے کے پھیرنے کے لیے ہاتھ رحم میں ڈالا جائے تو جس وقت درد اٹھے۔ اس وقت ہرگز نہ ڈالا کریں اور جو رحم میں ہاتھ ڈالنے کے بعد درد اٹھے تو جب تک درد بند نہ ہو جائے۔ ہاتھ کو اسی جگہ پر ٹکائے رکھیں۔

یہ تو اس ذہنت کا ذکر ہوا کہ جب رحم کا منہ مکمل گیا ہو اور پانی جاری نہ ہوا ہو اور اگر منہ ابھی طرح نہ کھلا ہو اور پانی بھی ابھی طرح جاری ہو گیا ہو تو کیا کرتا ہے۔

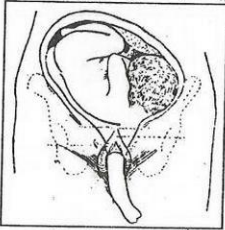
ہاتھ کی پشت کو اسی طرح روغن ناریل سے چھڑکا رہتے ہیں۔ اس سے منہ مکمل جائے گا مگر جوڑ کر رحم کے منہ میں رکھے اور آہستہ آہستہ انھیں کھینچ دے۔ اس سے منہ مکمل جائے گا مگر ایسے زور سے نہ پھیلا دے کہ منہ پھٹ ہی جائے۔ اس دوران میں دوسرے ہاتھ سے زچہ کے پیٹ کو ابھی طرح پکڑے رہنا چاہیے تاکہ زیادہ تکلیف نہ ہو پس جب ہاتھ اندر داخل ہو گیا جب آگے وہی ترکیب ہے۔ سب سے مشکل حالت وہ ہے جب کہ رحم کا منہ مکمل گیا ہو اور پانی جاری ہو چکا ہو اور ہاتھ باہر رحم کے آچکے ہوں۔ خدا کے عجیب کارخانے ہیں جب بچے کا سر پہلے نکلتا ہو تو اس کے پاؤں اور گھٹنے رحم کے منہ سے بہت دور ہوتے ہیں مگر کیا ہی خوب ہے کہ جب ہاتھ پہلے نکلتے تو گھٹنے اور پاؤں رحم کے منہ کے بالکل نزدیک ہوتے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو ہاتھ رحم کے اندر داخل ہی نہ ہو سکتا اگر بازو کھینچ کر نکالنے تو پھر اور زچہ اکثر جان بحق ہو جاتے اگر بازو کو پیچھے کرتے ہیں تو یہ مشکل قادر بازو ٹوٹ جاتا ہے

غور کر کے خوب دیکھا

خدا کی باتیں خدا ہی جانتے

پس جب ایسی حالت آجائے تو سارا ہاتھ اندر داخل کرنے کی کچھ ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ ایک دو انگلیاں داخل کر کے ان سے گھٹنے اور پاؤں کھینچ لینے چاہئیں کیونکہ ان کے کھینچنے سے ہاتھ خود بخود ابھر جائے گا۔

ان سب حالتوں میں جب پاؤں پہلے آگے
تو اس کے واسطے آگے وہی ترکیب ہے
جو پاؤں کے پہلے آنے کی صورت میں ذکر ہوئی ہے۔



نوٹ: کہنی یا کندھے پہلے نکلیں۔ ان کے واسطے بھی وہی ترکیب ہے جو ہاتھ پہلے نکلتے کے واسطے جان کی ہے۔
نوٹ: اگر سر کے ساتھ ہاتھ اور بازو نکل آئیں۔ دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں اکٹھے نکل آئیں۔ ایک ہاتھ اور ایک پاؤں اکٹھے نکلیں یا ہاتھ ہی اور تال اکٹھے نکل آئیں تو کیا کرنا چاہیے؟ کچھ مشکل نہیں ہے۔





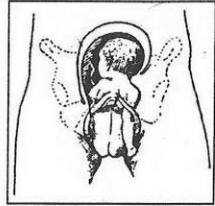
اگر ہاتھ پاؤں کے ساتھ نال بھی نکل آئے تو نال کو اوپر چڑھائے اور پاؤں کو نیچے کھینچے۔
نال کو اوپر چڑھانے کی ترکیب نیچے لکھی جاتی ہے۔

بچے کی نال کا پہلے نکلنا

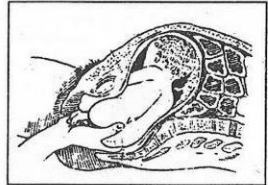
اس میں بچہ کی جان کا بہت خوف ہے کیونکہ بچہ کی جان اسی نال پر منحصر ہے۔ ذرا دباؤ پڑ گیا اور خون کی آمد و رفت میں خلل پڑا تو بچہ کی جان کی خیر نہیں ہے۔ زچہ کو اس حالت میں اور حالتوں سے کم تکلیف (اگر ایسی حالت میں آتی ان کے گڑھے تک نہ پہنچے تو اوزار استعمال کیا جاتا ہے)



ذرا سوچ چاہیے مثلاً اگر سر کے ساتھ ہاتھ اور بازو نکل آئیں تو آہستہ سے ہاتھ یا بازو کو اندر کر دے۔ اس طرح سر ہی باقی رہ گیا اور پیٹنے کی وہی حالت آگئی۔ اگر بہت نکل آئے ہوں تو پھر اسی طرح پاؤں یا کھٹنے کو پکڑ کر بچے کو گھما کر اس فیچہ کرے۔ آگے وہی ترکیب ہے جو پاؤں پہلے آنے کے واسطے ہے۔

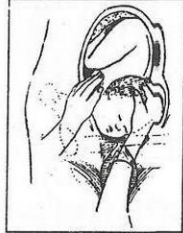


اگر دونوں ہاتھ یا پاؤں نکلنے لگیں تو دونوں پاؤں کو ذرا کھینچ کر دم سے باہر کرے۔ اس طرح ہاتھ اندر رہ جائیں گے اور پاؤں باہر آ جائیں گے۔ ایسی حالتوں میں زیادہ احتیاط اس بات کی رکھنی چاہیے

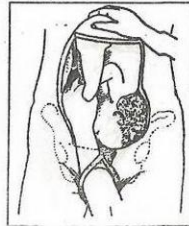


کہ کہیں جلدی سے پاؤں کی جگہ ہاتھ پکڑ کر نیچے نہ کیے جائیں۔ ایک ہاتھ اور ایک پاؤں نکل آئے تو اس کے واسطے بھی ترکیب ہے۔

ہوتی ہے۔ بچہ کی نال تو شاذ و نادر ہی پہلے نکلتی ہے۔ جب پہلے نکلے جھٹ پیچھے ہاتھ پاؤں کولہا
سر آتا ہے۔ جب سر پہلے نکلے تو نال اکثر کم آتی ہے اور جو بچہ کے ہاتھ پاؤں یا کولہے پہلے
نکلیں تو اکثر اس کے ساتھ نال آ جاتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جب سر پہلے نکلتا ہے تو رحم کا منہ
بخوبی بند ہو جاتا ہے اور باقی ایسی حالتوں میں نہیں ہوتا اور کوئی چیز باہر نہیں آ سکتی۔



برخلاف اس کے جب پاؤں اور غیرہ نکلیں تو رحم کا منہ ابھی طرح بند نہ ہونے کی وجہ سے اس
کے ساتھ نال بھی باہر آ جاتی ہے مثلاً منہ بچہ ذیل صورتوں میں نال کا سر کے ساتھ آ جانا بھی ممکن ہے۔
(جبکہ سر کے ساتھ ہاتھ آئے مگر ابھی ہاتھ دور ہو تو ہاتھ اوپر کیا جا سکتا ہے اور صرف سر سامنے)



جب بچہ کا سر معمول سے چھوٹا ہو۔

بال بہت ہی لمبے ہوں۔

سر کے ساتھ ہاتھ بھی نکلیں۔

زچہ کے گردے کی بڑی بہت چھڑی ہو۔

جب جڑے پیدا ہوں۔

رحم اصلی جگہ سے ادھر ادھر ہٹ جائے۔

جھلی میں بہت پانی بھرا ہوا ہو اور وہ پانی اچانک باہر آ جائے۔

جب نال پہلے آئے تو بچہ کا منہ مشکل نہیں ہے کیونکہ رحم کے منہ پر بلکہ اندام نہانی تک نال کا
چھ لٹکا ہوا اور پھڑکتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ دو چار گچ دیکھ کر معلوم ہو سکتا ہے کہ نال ہی ہے اور
جب بچہ پیٹ میں سر جائے تو نال پھڑکتی نہیں مگر اچھی طرح یہ دیکھنے سے شبہ تو بالکل نہیں رہتا
کہ یہ نال ہے یا دیگر عضو۔

جب نال پہلے آئے تو سب سے زیادہ احتیاط اس بات کی چاہیے کہ اس پر دباؤ نہ پڑے۔
جب تک بچہ رحم میں رہتا ہے جب تک نال پر دباؤ لازم نہیں اور جب رحم سے منہ باہر نکل آ یا تو
انتہا خوف نہیں رہتا۔ واہ تیری قدرت! سر کے ساتھ اگر نال آئے تو زیادہ دباؤ نہ پڑ جانے کا خوف
تھا۔ اس کا کیا اعلیٰ انتظام کر دیا کہ رحم سے منہ باہر آ یا اور دباؤ کا خوف کم ہو گیا۔

اس بات پر خیال رکھ کر کہ نال پر دباؤ نہ پڑے۔ عورت کو جس طرف سے نال نکلی ہو۔ اس
سے دوسری جانب لٹا کر ہاتھ اندر داخل کر کے دو تین انگلیوں سے نال کو اکٹھا کر کے جب درد
بند ہو۔ اسی وقت انگلی سے رحم کے اندر کر دی اور وہاں دوسری درد اٹھنے تک انگلیوں سے قسارے
رہے اور جب تک جائے تو ہاتھ نکال لے اگر نال پھر گر پڑے۔ اس طرح چڑھائے۔ چاہے
کتنی دفعہ کیوں نہ چڑھانی پڑے۔

نوٹ: نال اگر اول نکلے تو بہت کم بچے جیتے ہیں۔ احتیاط اس بات کی ہے کہ دباؤ نہ پڑے اگر
درد اٹھنے ہی نال نکل آئے تو سمجھ لو کہ بچہ کی جان کی خیر نہیں ہے کیونکہ بہت مدت تک دباؤ
نال پر پڑے گا ہاں اگر بچہ پیدا ہونے سے تھوڑی دیر پہلے گرے تو انتہا عیش نہیں ہے۔

سب سے اول ہاتھ ڈال کر آؤں نکال لیتی چاہیے اور جب یہ سب دور ہو گیا تو خون بند ہو جائے گا۔ یہ صرف اشتر ضرورت کے وقت کرنا چاہیے کیونکہ آؤں کے پہلے باہر آ جانے سے بچہ مر جاتا ہے۔ اس کی جان تو آؤں کے ہی سہارے ہے۔ یہاں تک لکھا ہے کہ وقت مقررہ سے پہلے بھی اتنا خون جاری ہو جائے کہ عورت کی جان کا خوف ہو اور بند کرنے سے بند نہ ہوتا ہو..... تو آؤں کو نکال لینا چاہیے اگرچہ بچہ مر جائے گا مگر زچہ تو بچہ رہے گی۔ آؤں جب دم کے منہ پر ہو تو دم سے کچھ زیادہ چھٹی ہوئی نہیں ہوتی ہے اگر بچہ کو پھیر کر جتایا جائے تو بچے کے باہر آتے ہی آؤں کو ہاتھ ڈال کر نکال لینا چاہیے۔ اس وقت دم سے بالکل چھٹ گئی ہوگی اور دیگر حالتوں میں بھی ایسی چھٹی ہوئی نہیں ہوتی جو کچھ خوف کا اندیشہ ہو۔

ہاں اس بات کا خیال رکھو کہ جب آؤں نکالنے لگیں تو ہاتھ سے کئی مل دے کر اس کو نکالنا چاہیے تاکہ سب کچھ اس کے ساتھ لپٹ جائے اور پانی چھڑک دینا چاہیے۔

نوٹ: اگر خون زیادہ نہ جاری ہوا ہو اور دم کا منہ تھوڑا سا نکلا ہو تو جملی کو پھوڑ کر پانی نکال دینا چاہیے اگر جملی میں بہت سا پانی معلوم ہو تو پھوڑ کر نکال دینا چاہیے۔
نوٹ: جب آؤں کو پہلے نکالنا مناسب ہو اور بچہ کا پھیرنا بھی مشکل ہو تو جملی کو پھوڑ کر پانی نکال دیں۔

جوڑے بچوں کا پیدا ہونا

جس وقت بچہ پیدا ہو تو دایہ کا پہلا کام یہ ہے کہ دیکھے کہ دوسرا بچہ کہیں پیٹ میں تو نہیں ہے۔ نچہ کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر دیکھنے سے اگر پیٹ خالی نہ ہو بلکہ اتنا ہی معلوم ہو جتنا کہ پہلے تھا تو سمجھ لو کہ دوسرا بچہ پیٹ میں ہے۔ پہلا بچہ پیدا ہو جانے کے سبب راستہ نکلا ہوا ہوتا ہے اور ایک گھڑی کے بعد دوسرا بچہ بھی پیدا ہو جاتا ہے لیکن اگر ذرا ایک گھڑی سے زیادہ دیر لگ جائے تو دایہ کو جتوانے کی جلد کوشش کرنی چاہیے کیونکہ دیر ہو جانے سے دم اور اندام نہانی کا راستہ جو پہلا بچہ ہونے سے فراخ ہو گیا تھا۔ بتدریج چھوٹا ہونے لگے گا اور پھر بچے کے پیدا ہونے میں بہت ہی تکلیف ہوگی۔ علاوہ ازیں اگر خون جاری ہو گیا ہو تو بچہ کی موت کا خوف ہے۔

آؤں کا پہلے نکل آنا

کبھی کبھی آؤں بھی پہلے نکل آتی ہے اور یہ نہایت ہی خوفناک ہے۔ آؤں دم کے اوپر کی طرف لگی ہوتی ہے مگر بعض عورتوں کی بد قسمتی سے دم کے منہ کے کسی ایک طرف ساتھ ہی لگ جاتی ہے پس یہی حالت ہے کہ جس میں آؤں پہلے نکلتی ہے۔ جب اس طرح دم کے منہ کے قریب آؤں ہو تو اکثر خون ناچھیں چھٹے مینے جاری ہو جاتا ہے اور یہ خون بعض اوقات اس قدر زیادہ ہوتا ہے کہ عورت مر جاتی ہے۔

شاذ و نادر ہی ایسا ہوتا ہے کہ خون بالکل جاری نہ ہو۔ یہ بھی اچھا نہیں کیونکہ اگر خون تھوڑا تھوڑا بہتا نہ رہے گا تو بیٹے کے وقت اتنا جاری ہوگا کہ زچہ کی ہلاکت کا باعث ہو۔ جب خون بہت آئے تو اگرچہ زچہ خدا خواست بچ بھی رہے تو اسقاط کا اندیشہ ہے۔ اس واسطے تھوڑا تھوڑا خون بہنا بہتر ہے۔

ناچھیں یا چھٹے مینے جب اچانک خون جاری ہو جائے تو کپڑے صاف کر کے اندام نہانی کے اندر دم کے منہ تک پہنچا دینے چاہئیں اور ان کو بدلتے رہنا چاہیے مگر سب سے اعلیٰ ترکیب یہ ہے کہ جب سے خون جاری ہو زچہ کو چلنے پھرنے سے بالکل روک دیں اور دم بہتر سے پر لٹائے رکھیں اور جب تک پورے دن قریب نہ آئیں۔ اسی طرح ان کو روکیں خدا نرم اور زور ہضم دیں اور کمزوری کو دور کرنے کے واسطے دودھ وغیرہ دیں۔ جب خون جاری ہوتا ہے تو دم کا منہ تھوڑا مکمل جاتا ہے۔ اس وقت ہاتھ ڈال کر بچہ دیکھ لینا چاہیے کہ آؤں منہ پر ہے۔ اگلی جسم کے اندر ڈالنے ہی نرم نرم چھڑا آؤں کو بخوبی ظاہر کر دیتا ہے۔ جب یہ چھٹی ہو تو پورے دن آئے پر..... بچہ کو پھیر کر جتانا بہت ٹھیک ہے۔ درد اٹھنے ہی ہاتھ کو آہستہ آہستہ اندر آؤں کی ایک جانب سے لے جائے اور بچے کا سر نیچے دم کے منہ تک پھیر لائے۔ خون در اول سے ہی بے شمار شروع ہو جاتا ہے۔ ہاتھ اندر ڈالنے سے ہی رک جائے گا اور جب بچے کا سر دم پر آ گیا تو ہاتھ نکالنے کے بعد بھی رک رہے گا مگر یہ تدبیر اس حالت میں کرنی چاہیے جبکہ خون بے شمار جاری نہ ہو اور پانی کی جملی ابھی چھٹی نہ ہو اور دم کا منہ مکمل گیا ہو مگر جب دم کا منہ نہ نکلا ہوا ہو اور خون کے جاری ہونے سے زچہ بہت کمزور ہو گئی ہو اور دوسری طرح سے بند نہ ہوتا ہو تو

ہیں ایک گھڑی کے بعد ہاتھ اندر داخل کر کے جھلی کو پھوڑ ڈالے بس پانی جاری ہوتے ہی دروازے گا اور پچھ پچھا ہو جائے گا۔

جوزے سے پچھ رحم میں اس طرح رہتے ہیں کہ ایک کا سر دوسرے کے پاؤں کے ساتھ ہوتا ہے۔

پچھ کا سر اگر پہلے نکلے تو دوسرے کے پاؤں پہلے نکلے ہیں اور جو پہلا آسانی سے پیدا ہوتا دوسرا بھی آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔ جب جھلی پھوڑ دینے سے بھی پچھ پیدا نہ ہو تو گھڑی دو گھڑی بعد پچھ کے پاؤں کو پکڑ کر نیچے آہستہ آہستہ اتار لینا چاہیے۔ آگے وہی ترکیب ہے جو پاؤں کے پہلے آنے کی صورت میں ذکر ہوئی ہے۔ جب پہلا پچھ پیدا ہو جائے اور یہ معلوم ہو کہ دوسرا پچھ اندر ہے تو آئول کو دوسرا پچھ پیدا ہونے تک نہ نکالنا چاہیے جب دوسرا پچھ پیدا ہو جائے گا تو آئول خود بخود گر پڑے گی مگر ایک بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ دو پچھ پیدا ہونے کے سبب رحم کمزور ہو جاتا ہے اور جلد ہی نہیں سکتا۔ اس واسطے آئول پچھ دیر بعد گر آرتی ہے۔ اس کا ٹکرنہ کرنا چاہیے مگر جب دیر بہت ہو جائے تو ہاتھ داخل کر کے نکال سکتے ہیں مگر دونوں کو علیحدہ علیحدہ نہایت احتیاط سے جس کا ذکر آئول نکالنے کے بیان میں آگے گا۔ نکالیں۔

دوسرا پچھ پیدا ہونے کے بعد ایک انگریزی دوائی۔ "آرک آف رائی" ایک ماہ کے قریب نکلا دینے سے رحم صحت سکر جاتا ہے اور آئول باہر آگرتی ہے۔

نوٹ: تین تین چار چار پچھ بھی اکٹھے پیدا ہو سکتے ہیں۔

نوٹ: بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ زچہ ایک پچھ آج ہے اور ایک اگلے دن۔ کئی عورتوں کو

ایک پچھ ہونے کے دوسرے دن جوزے پیدا ہو جاتے ہیں اور بعض عورتوں کو چودہ چودہ ایکس ایکس دن کے بعد دوسرا پچھ پیدا ہوتا ہے۔ مہینہ مہینہ کرنے کے بعد بھی اکثر کو یہی کہنا پڑتا ہے۔

عزت پیدا کرنے کا تعویذ

عامل کو چاہیے کہ اگر وہ اپنی عزت کو فروغ دینا چاہتا ہے تو مندرجہ ذیل تعویذ کو کسی کاغذ پر تحریر کرے لیکن خود دشروسی حاجات سے فارغ ہو کر نہادھو کر بلکہ اچھی طرح صاف ہو کر محل متروک کرے اور جب کھلے یاد دہے اس تعویذ کو مشک سے لکھا جائے کہ بہت جلدی اثر کرے پھر اس کو اپنے

۲۲	۲۶	۱۹	۱۶
۲۸	۱۷	۳۲	۲۷
۱۸	۳۱	۲۳	۲۱
۳۵	۳۰	۲۰	۳۰

پاس رکھ چھوڑے۔ جہاں جاسکا عزت اور شہرت حاصل کرے گا۔ اور تمام لوگ خوش اخلاقی سے پیش آئیں گے۔ اور عزت کریں گے۔

محبت و عزت بڑھانے کے خیر حرف داؤد تانیہ کی تختی پر بنکر اس کے اوپر لکھے۔ لکھنے کا وقت

۳۲	۳۹	۳۲
۳۳	۳۵	۳۸
۳۸	۲۱	۳۶

نیک ساعت کا جو مبینہ جس وقت قمر برج اسد میں طلوع ہووے خیر نہایت ہی اچھا اور بہت جلد اثر کرنے والا

ہے مگر شرط یہ ہے کہ اس پر احتیاط سے عمل کیا جائے۔

مندرجہ ذیل منتر کو ہر دن کمال پر تکرار کرے اور برج توڑیں۔

خبر یہ ہے۔

۸	۲	۸۶	۷۹
۸۲	۸۳	۷	۷
۱	۹	۷	۸۵
۸۲	۷	۷	۴

محبت و قصد حاصل
کرنے کا خبر
مندرجہ ذیل خبر پر ایک قسم کا
مطلب حاصل کرنے کے لئے لکھا جاتا ہے اور اس کو اتوار کے دن ملدی

۸	۲	۱۸	۱۱
۱۲	۱۵	۳	۷
۱	۹	۱۲	۲۷
۱۶	۱۳	۶	۴

سے کاغذ پر لکھو اور نیچے اپنا مطلب
جس کو تم حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تحریر
کر دو پھر اس کی ایک نئی بنا کر کسی کو لے
سکوئے میں جلا دو اور سات دن تک
باقاعدہ پستل کر دو اور سات روز خبر پڑھو
اوم اوم سر نیک سر نیک

خاوند کو عورت سے دور کرنے کا منتر

اگر کوئی عورت اپنے تہی سے غصے ہو جائے تو مندرجہ ذیل خبر کو
استعمال کرے اس خبر کو پھول کے ترن پر سرخ صندل سے لکھ کر
پانی میں ڈال دیا جائے۔ جب کھل جائے تو بعد ازاں رنجیدہ عورت
تو وہ پانی پلا دیا جائے۔ تو عورت پیتے ہی خاوند سے غلطی کا اتراف
کرے گی اور ہمیشہ کے لئے جہاں کا نام نہ لے گی اور آگے سے بھی نہ۔

نہایت کا اظہار کرے گی۔
اور کبھی کوئی خیال تہی کی بابت
دل میں نہ لائے گی۔
خبر یہ ہے۔

۷	۲	۳۵	۳۸
۳۱	۳۲	۲	۸
۱	۹	۲۹	۳۲
۳۳	۳۰	۶	۴

عمل بانجھ عورت کے واسطے

صبح سویرے اٹھ کر ضروری حاجات سے فارغ ہو کر استان
کرے اس طرح سے چالیس روز تک ایک سو ایک تک پڑھو
پڑھ کر روز کھلا دے مگر کھلانے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ اس
خبر کو لکھ کر روز جامہ کر کے عورت کے دائیں ہاتھ میں باندھ دے
جب بچہ پیدا ہو جائے تو اس خبر کو جو کہ ہاتھ کے ساتھ باندھ
لیا گیا ہے۔ تھوئیں میں ڈال دے۔
نوٹ: جو چند سے دائرے میں لکھے گئے ہیں وہ خبر کی چال
کے ہیں۔

۱	۱۷۲۶	۱	۱۷۲۷	۱	۱۷۲۸	۸	۱۷۲۹
۳	۱۷۲۷	۵	۱۷۲۸	۲	۱۷۲۹	۲	۱۷۳۰
۹	۱۷۲۸	۹	۱۷۲۹	۶	۱۷۳۰	۳	۱۷۳۱
۴	۱۷۲۹	۴	۱۷۳۰	۷	۱۷۳۱	۱۰	۱۷۳۲

میتھن

میتھن اُس کر یا کا نام ہے جس کے دوارا شرقت کی اُتہتی اور لے ہوتا ہے۔ اگر کوئی یہ بھی کہے تو اتیکتی نہ ہوگی کہ میتھن ہی پر شرقت کا سارا دار و مدار ہے۔ میتھن کا وزن دُن کرتے ہوئے اُچار یوں نے اُس کے آٹھ و بچھاگ کئے ہیں جو اس پر کار ہیں :-

سمرن، کیرتن، کیلی، درشتی پات، گیت بھاشن، سنگھادھیا وساک
اور کر یا نورتی اُتیادی اُتیادی آٹھ پر کار کا میتھن مانا گیا ہے۔
سمرن - کسی استھان پر پڑھ کر، دیکھ کر، سن کر یا پتر کو دیکھ کر دھیان لگ
ہو جانا ہی سمرن کہا جاتا ہے۔

کیرتن - استریوں کے زوہپ، رنگ گن اور انگوں کی بری بھادنا کرنا اُتھا
اُشلیل گیتوں کا گانا اُتیادی اُتیادی۔

کیلی - استریوں کے ساتھ تاش شترنج،
گولفہ و اُتہ کوئی کھیل کھیلنا۔

پرکشٹن - کسی استری کو بار بار کدشتی
سے دیکھنا۔



گتہ بھاشنم - استریوں کے ساتھ
بیٹھ کر قصے کہانی کہنا، انھیں جگنا ماننا، شرمگاز دُرس پُرن کو تیا میں سنانا اُتیادی

سنگھاپ - کسی اپڑ پتہ استری پر منگدہ ہو کر اُس کو پراپت کرنے کے لئے
کُتبدہ ہو جانا اور پراپت کرنے کی کوشش کرنا۔

اُتھیاہ وُسنائے - استری سمجھو گ گھکھ کو معلوم کر کے اُس کے لئے
پیرے کی شیل ہونا۔

کر یا نورتی - پرکشٹن ہی سمجھو گ کر کے ویرے دان دینا اُتیادی اُتیادی
آٹھ پر کار کے میتھنوں کو کام شاستر کاروں نے اور اُتہ اُچار یوں نے مانا ہے۔
یہ آٹھوں پر کار کے میتھن تو اُت کال سے ورت ہوتے چلے آ رہے
ہیں اور پر سدا ہیں۔ ان کے علاوہ تین پر کار کے میتھن آج کل اور بھی نظریں
آ رہے ہیں جن کو اب نوین میتھینا کا نوین اُتھ شاستر بھی کہا جاتا ہے تو بھی اتیکتی
نہ ہوگی جو کہ اس دُش کو لکھتے ہوئے لکھیں کا پ رہی ہے تھا کلیجا مٹھ کو آ رہا ہے،
نچا لکھنے کی آگیا نہیں دے رہی ہے مگر تو یو دوک سمان کو بچیت کرنے کے ابھیرائے
تھا پرتنگ کو پرتپورن کرنے کے خیال سے اس اُشلیل دُش کو بھی لکھنے پر مجبور
ہونا پڑ رہا ہے۔

ان تینوں میتھنوں میں سرور پتھم گدا میتھن ہے جس کو لوٹدے بازی
یا اغلام کے نام سے بھی پکارتے ہیں۔ میتھن عام طور پر چھوٹے چھوٹے بچوں کے
ساتھ کیا جاتا ہے۔ اور ان کے خون کو نشٹ کر کے کا کار بن جاتا ہے۔ شوگ
تو اس بات کا ہے کہ ان وشویوں کی شکستہ دے والے وہی ہمانو بھاؤ ہوتے ہیں
جو ان کے شکستہ نیت کے جاتے ہیں اور اس نشٹ میتھن کی شکستہ بچوں کو ان کے
استروں دوارا ہی پراپت ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ یہ وُسن دن پر تین زور کر
رہا ہے۔ جب رکشک ہی شکستہ بنے ہیں تب اور دن کا کتنا ہی کیا ہے۔ جیسے ہی
لڑکے اسکو لوں میں گئے ویسے ہی ان کو اس تاش کاری کر یا کی شکستہ ملی اور
دن دوئی رات چوگنی ترقی کرنے لگی۔ کسی کسی کو تو یہ عادت بڑھاپے تک نہیں چھوڑتی

اور دن دوئی رات چوکی ترقی کرتی ہی جاتی ہے۔

یہ دُرگ کتنا ناش کاری اور بھیا نک ہے اس کا بتلانا ہی کچھ اور دشمن ہے کیوں کہ گدا میٹھن کرنے اور کرنے والے دونوں کے دونوں ہی ناش کاری مارگ کی اور اگر ضرورت پڑے جلتے ہیں۔ اس لئے اس کے بارے میں اتنا ہی کہنا پر رایت ہے کہ اگر جوں میں سمکھ کی لالسا ہووے تو اس دُروید سن کی اور بھول کر بھی درستی پات نہ کریں۔

دوسرا میٹھن ہے ہمت میٹھن جس کے بہن ماتر سے ہی روایح ہونے لگتا ہے کیوں کہ اس دُروید سن نے تو دلش مستی ناش ہی کر ڈالا۔ ڈاکٹر لیل کا کہنا ہے کہ ہمت میٹھن وہ تیز گھٹاری ہے جس کو تشہید اپنے ہاتھوں سے ہی اپنے پیر میں مارتا ہے اس آگیا کی ٹورکھ کو اس کے نک کچھ حیت نہیں ہوتا جب تک اس کا ہر دے،

مستشک اور جو ترانے ایک دم نکم اور نر بل نہیں ہو جاتا اور ان آویلوں کے ٹکے اور نر بل ہونے کے ساتھ ہی سوئے دوش برش چھوٹن پر مہیا گری، سوزاک یا تادی یا تادی بھی ایک اور پران باری روگوں کے حملے ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ جن مندری ایک دم نر بل شعل چھوٹی



اور اگر دُروید ہو جاتی ہے۔ جوانی کے وقت ہی ہو چکا اگر دن پر سوار ہو جاتا ہے۔ چہرے کی چمک رنگ اور کاخی کا کہیں پتہ نشان بھی نظر نہیں آتا۔ اس میٹھن نے بالوں کو ایک دم نر بل، رستہ اور ششک بنا ڈالا۔ اس ہمت میٹھن میں اتنے دوش ہیں کہ اگر ان کا روغن کیا جاسے تو یہ گتھ اسی پر سنگ میں پر پورن ہو جائے گھیرے

کورا کا کورارہ جائے اتنا یو اس وٹے کو کسی استھان میں چھوڑتے ہیں۔

تیسرا اتھیت تھاسپد میٹھن پشو میٹھن ہے جو اتھیت اُٹنے اور کا۔ بد نر پشوؤں کے ہی لئے ہوتا ہے۔ اس وٹے کے کچھ تو اس کو بنے ہیں مگر ابھی تک ہری نظروں میں یہ گھٹنا نہیں آئی البتہ اخباروں وغیرہ میں کبھی ایسا پڑھنے میں اوشیہ آیا ہے۔ کچھ پورن روپ وٹھاس ہے کہ پُر وکٹ دونوں میٹھنوں کا دُورن پڑنے سے ہوا چھک گن اس میٹھن کی بھیشٹا کا انوکھو لیں گے۔ اس پر کارا ٹھہرا ہیں اور تین نوین کل ہلا کر 11 بھید میٹھن کے رکھے گئے ہیں مگر ان میں سے تین نوین میٹھنوں کی اور تو سوین میں بھی نہ بھگنا چاہئے۔



میٹھن کا استھان

میٹھن کے لئے جو استھان نیت کیا جائے اس کے پتلے اور بجائے میں آتے ہی بھیمان اور چاتریتا سے کام لینا چاہئے کیوں کہ گر بھا دھان سنسکار کا ہی ٹھیکہ کیندر ہے۔ گر بھا دھان سنسکار کے ایک ٹھیکے سے ٹھیکے و ستوئے لیکر ٹری سے پڑی و ستو کا اثر گر بھ میں پڑتا ہے۔ یہ پرتیش بات پر نارت ہو چکی کہ حوالہ میٹھن کا استھان بھلی پر کارا دھاتیا کے ساتھ بنانا اور بنانا چاہئے۔

گر بھا دھان سنسکار کے لئے نکر اعلاہ، ہوانا، رمنندرا، مشجبت، رگھت اور پرکاش نے ہونا چاہئے۔ اکوں، تاغوں اور امارا یوں میں سنندرا گنہت پشوں سے شکتیت گلدے سے رکھے رہنا۔ ادھر ادھر شیشوں کی بجائو نیچے لگلا کر نر دوش رمنندو چاروں سے بھی ہوئی پشٹکیں کتھ استھان جانا سنندرا رگھت استندانی دو ٹیشٹیں کچھ اگر ان کو بھلی پر کارا رگھت کرنا چاہئے دونوں شیشوں کے سرمانے دو

جو کمال جن پر سدا ہوا ہے، لوگوں اور گلاسوں میں ڈھکا ہوا پانی تھا اور خشک شیشے ان قیادی کھانے کے بدلہ رکھنا چاہتے، بیان دان، اثر، ناگال جان ابتدائی قیادی سب سامان تھا اسخان ہونا چاہئے۔ اگر کان وادے سے پریم ہو تو کان وادے کا سامان بھی تھا اسخان ہونا چاہئے۔ اگر کان وادے سے پریم ہو تو کان وادے کا سامان بھی تھا اسخان رکھ دینا چاہئے۔ کہنے کا تیرے پر کہ اُس کے کوس پر کار سجا کر رکھنا چاہئے کوس میں جا کر پریش استری کرش کام کے خوشی جھوت ہو جائے اور کام دان سے پرے ہوتے ہوئے۔

سماگم سے پور و کرینوالے کا لیے

دواہ ہو جانے کے بعد اور سماگم کے ٹور و استری اور کرش دونوں ہی ایک دوسرے سے ایک دم ان جگہ رہا کرتے ہیں مگر ایک شکلی ہوتی ہے جو دونوں کے پرے سے اٹھوں میں اٹھل پھل جاتے۔ ہتی ہے اس شکلی تھا والا کا نام ہے پریم!



پریم کیسے لیا اور چتا کر شک مشد ہے اس کے بھتر سوارگ اور نرگ دونوں ہی دوان ہیں۔ ڈاکٹر فاؤرٹنا کا مقرر ہے کہ

Those who love in spirit shovidunire

in یعنی جو اتبرک چرے سے ایک دوسرے کو ہوں اسی کا نام پریم ہے اور جن دو استری بنا اس پر کار کا پریم ہو وہ افس کا ہم سار تھا ہے

پریم وہی ہے جس میں کسی پر کار کا سوار تھ نہ ہو کیوں کہ تچا پریم اپنے پریمی کسی کا بدلہ نہیں چاہتا اور وہ بھی نہیں جانتا کہ اپنے پریمی کو کیا پیار کیوں ہے چنانچہ جوت نافہ شک کی جی اور یار ورتی جی میں اسی پر کار کا پریم تھا۔

یار ورتی جی نے اسی پریم کی چنگاری میں اپنے شریر کو بسم کر دیا۔

کام شاستر کاروں نے اس پریم کے چار کارن مانے ہیں۔

(1) اچھیا سے ہونے والا پریم۔ یہ پریم اچھیاں کرنے سے بڑھتا ہے جسے گانا بنانا، ناچنا ابتدائی کریاؤں سے پریم۔

(2) وچاروں سے ہونے والا پریم۔ جو پریم کسی پر کار کی اچھیا لاش کو ہرنے میں لکھ کر کیا جاتا ہے وہ وچاروں سے ہونے والا پریم کہا جاتا ہے۔

(3) آچن کرنے سے آچن ہونے والا پریم۔ دھیان میں رکھ کر کسی کو بھی ہرن کرنے سے جو پریم ہوتا ہے وہ ہرن کرنے سے آچن پریم کہا جاتا ہے۔

(4) وشیوں سے آچن ہونے والا پریم۔ جو پریم اندریوں کے وٹے دوار آچن ہوتا ہے وہ وشیوں کا پریم کہا جاتا ہے۔ وٹیلے کے اندر پریم ہی سار و ستو ہے بنا پریم کے دنیا کا کوئی کام نہیں چلتا۔



دن چریا کے مکھیہ کام داشتن

بارہ انگل ارتھات اپنے ایک بالشت لمبی نیم ہوا، پور، بہر و ابتدائی کی جان نیک اس کے ایک ہرے کو نیک رداست سے چل کر کوئی بناوٹ اسی کو نیچے سے دانتوں کو بھی پر کار ہو کر گورگہ کسان کو نمک اور مناسب کچھ تو دانتوں کو شلے لگے کوئی نہیں بھی استعمال کیا کرے جو دانتوں کو مضبوط اور کثرت بناوے۔

پاکوں کی جانکاری کئے کچھ لوگ نیچے سے جاتے ہیں جو دانتوں کو کثرت اور مضبوط بناتے ہیں۔ (تو تھ پاؤد و تھہ پیش، نی کی کینیوں کے بہت سے آچے ہیں)

(۱) شہد، سونٹھ، مریچ اور سیل کو باریک میں دانتوں میں ملائے۔ انہوں کو
پیش اور سدر رڑھ بنانا ہے۔

(۲) سیندھانک اور سرسوں کا تیل ملا کر بجن کرنا بھی دانتوں کو پشت کرتا ہے۔

(۳) بیج بھل نامک لکڑی کا چورن دانتوں میں ملنا بھی اتنت لاکھ دانتی ہے۔

(۴) آؤر چار بھاگ، ہیرا دو بھاگ، ہڑریک بھاگ، مریچ ایک بھاگ،
سیل ایک بھاگ، طوٹیا ایک بھاگ، سیندھانک ایک بھاگ، سانہ نون ایک بھاگ،
سوچر نون ایک بھاگ، پٹنگ ایک بھاگ، باجو پٹل ایک بھاگ سے بنا ہوا بجن دانتوں
کو بجر کے سمان مضبوط بنانا ہے۔

(۵) جامن کی لکڑی جلا کر دانتوں کو ملنے سے مسوروں سے بہتا ہوا خون

بند ہو جاتا ہے۔

میٹھی دانتوں میں ہوا، تیکشن میں کر بجز، کر دوی میں نیم اور شیلی دانتوں
میں خیر سریشھا مانا گیا ہے۔ دانت خیر کرتے رہنے سے دانت، لگا، جبرو اتھا نکست
مکھ روگوں کا ناش ہوتا ہے۔ رچی پڑھتی ہے، شری میں سواچھا آتی ہے تھا لکڑی پر ملو
ہوتا ہے۔

شیش جل سے گلے کرنے سے کھن، ترشا، اور کل کا ناش ہوتا ہے۔ مکھ
سواچھا اور صاف ہو جاتا ہے اور اگر تھوڑے گرم پانی سے گلے کئے جائیں تو کھن
اُردھی، میل تھا دانتوں کی دُرگندہ دور ہوتی ہے۔

وش شھا مور بھا سے پیرت روگوں کو تھا شیش روگ والے رکت
پتے والے، اور جس کی آنکھیں دکھتی ہوں گرم پانی سے گلے نہ کریں۔



پریت ناشک جنتر

۸۵	۶۵	۱	۳۵
۶	۲۳	۲۶	۱۵
۲۵	۸	۸۵	۱۶
۸	۸۳	۷۳	۸۵

(۱) اس جنتر کو سنبھ کر دن کاغذ پر کالی
سیاہی سے لگے اور پوچھ کر کے اس میں انگ
لگائے تو محبت ٹوٹ جائے۔

(۲) اس جنتر کو کونٹے سے لکھ کر سبھی کے مطابق سیدہ کر کے بے تم پریم کرتے ہو۔
اسے دکھا تو پریم کا نیش ہو۔

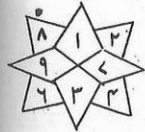
بلائے دور کرنے کا جنتر

۹۵	۶۷	۶	۹
۶	۳	۹۵	۵۲
۷۶	۲۲	۹	۸
۷	۵	۷۶	۵۲

(۱) اس جنتر کو بھون پڑ کر چندن سے
لکھ کر دھوپ پڑھ کر پوچھ کر کے گھر میں
گھڑ دے تو گھر کی سب بلائے دور ہو۔

(۲) اس جنتر کو کاغذ پر لال چندن سے لکھ کر ہاتھ پر باندھے تو بلائے دور ہو۔

پریم بڑھانے کا جنتر



(۱) اس جنتر کو کپور سے کاغذ پر لکھ کر ظیل جلا
دیں تو پریم بڑھے۔
(۲) اس جنتر کو ریشمی رومال پر رول سے لکھ
کر جس سے تم پریم کرتے ہو۔ اس کے آغوشوں سے
اس رومال میں انگ گوارا دو۔ تودہ پریم کرنے لگے۔

گائے کا دودھ پڑھے

۹۳	۶۲	۱۸	۱۶
۶۳	۳۳	۳۳	۳۶
۷۳	۱۱	۲۱	۹۱
۳۳	۵۲	۵۶	۵۷

(۱) اس جنتر کو لوچن سے لکھ کر گائے
کے گے میں باندھ کر دھوپ دھپ دکھا کر
اس کی پوجا کرے تو دودھ ضرور پڑے۔

(۲) اس جنتر کو کونٹے سے کاغذ پر لکھ کر بننے کہہ پے میں تھوپ بنا کر گائے کے گے میں
باندھ دے تو دودھ فوراً پڑے۔

آدھا شیشی کا جنتر

اوم نمون میں بسی بانوی اچھل پڑ پر جائے کو دکھو شاخیں پر بیٹھی بھل کھائے۔ آدھا
تورے پھوڑے۔ آدھا زورن موڑے۔ کھول دھرنے جو گو ٹھٹ اپنا آدھا شیشی جائے۔
رکشیب۔ زمین پر ہاتھ پائی گئے اور سات آگنی گھیریں کاتا پئے اپنی طرح کنی
مرتبہ کرے تو آہستہ آہستہ آدھا شیشی کا درد ٹھیک ہو جائے۔

بخار ناشک جنتر

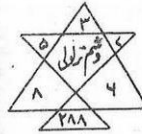


رکشیب۔ بلدی کے زس کی
سیاہی خاک پر بول یا لکھ کے کاٹنے سے پان پر اس
جنتر کو لکھے اور دھوپ پڑھ کر پوچھ کر کے اس
پان کے بچے کو مرلیف کو دکھاوے تو ایکڑا بخار
ناش ہو۔

پرورش میں کن یا توں کا خیال رکھنا چاہیے

عام عورتوں میں عادت پانی جاتی ہے کہ بچہ خواہ کسی سبب سے روکنے
وہ فوراً دودھ پلانا شروع کر دیتی ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بار بار دودھ
پینے سے بچے کا معدہ خراب ہو جاتا ہے، ربہ بعضی کی شکایت میں مبتلا ہو کر
اس کی صحت خراب ہو جاتی ہے بچے کے لئے نہانے اور سونے کے
اوقات مقرر ہونے چاہئیں، بعض مائیں بچوں کو افیون کھلاتی ہیں تاکہ
وہ غافل پڑا رہے اور مال آزمادی کے ساتھ کھڑے دھندوں میں لگی رہے ایسا
برگزنہ کرنا چاہیے اس سے بچے کی جسمانی اور دماغی طاقت اور بچے کی
ذہنیت پر بہت برا اثر پڑتا ہے جب بچہ ہوتا ہے تو بعض مائیں
بچے کے خاموش کرنے کے لئے جھوٹے میں لٹا دیتی ہیں اس لئے چپ ہونے
تک وہ جھوٹے کو بھاتی رہتی ہیں اب بچے کو اس کی عادت پر پڑ جاتی ہے
اس ذہن تک خاموش نہیں ہوتا، خوب تک کہ اس کو متواتر نہ جھٹایا
جائے اس سے بچے کی صحت پر بہت برا اثر پڑتا ہے بچے کا نازک چھینا
مل جاتا ہے۔ بعض مائیں باگھر کے در سے لڑکے بچہ کو نہ بھرنے میں اس
طرح اچھالتی ہیں جیسے تینوں کو بچیا کرتے ہیں اس سے بھی بچے کی صحت
پر برا اثر پڑتا ہے بچے کو دودھ پلا کر بھی ادھر ادھر حرکت نہ دیں یہاں
تک کہ بچہ کی چار پائی بھی عزیز نموش کرنے کے لئے سب سے عمدہ
ترکیب یہ ہے کہ اس کو آہستہ آہستہ پیچھے پھیلان اور سر پٹی اور انڈیا
نوری ستائیں بعض مائیں اور بچے کی کڑی بوڑیاں جب کھیتی میں بچہ
مذکر تہا ہے تو اسے مہلانے کی غرض سے اس کی پھوٹنے لگتی ہیں

تر بھوون وشی کرن جتر



اس جتر کو پچھ نکشتر میں زعفران کی سیاہی
بنارک انار کی قلم سے بھون چر پر لگے اور چند
کرہن یا دیوالی کی رات کو کاسی کے برتن میں
تھوڑا سا گلاب کا قطر ڈال کر اس جتر کو رات بھر
اُس میں بھینکا رہنے دیں۔ دوسرے دن سے اس
کا نکل جانے میں لگادے۔

تر لوکیہ وشی کرن بھوون ناتھ جتر

اوم: بھوت بنایا سست بھوتانی سادھہ جوں۔ اول تر فٹ سوا۔
تر بیابہ۔ اس جتر کا ایک لاکھ بار چپ کرنے سے آکاش پاتل کے سب جیوشی
بھوت ہوتے ہیں۔

کام ناشک جتر

۹۳	۲۶	۱۶	۱۸
۳۶	۴۳	۳۳	۳۶
۳۶	۱۱	۱۲	۹۱
۳۳	۵۲	۶۵	۵۴

اس جتر کو پچھ نکشتر میں اپنے لہو سے
لکھ کر اپنے پاس رکھیں۔ تو چاہے جتنی گرم
چیزیں کھا دے پر کام و آسانا نہ رہے۔
(۱) یہ جتر شہ گہری میں عورت کے
فون سے کاٹھ پوکھ کر عورت کے پاس باندھنے سے پہلے اپنے رکھیں۔ تو کام و آسانا نہ رہے۔

بچہ آخر انسان کا بچہ سے خواہ کتنا ہی تھا ہر فطر تا اس حرکت سے
اس کو ایک قسم کی شرم سی آتی ہے اور سمبٹ کر بزرگوں سے
پہنچا بھڑانا چاہتا ہے کبھی زور سے دوتا ہے کبھی کھانسی منستا
ہے یا درکھنا چاہتے کہ یہ فعل بہت برا ہے اس طرح بچے کی رنگیں
مس اس کی عادی ہو جاتی ہیں چند بار کرنے سے وہ خود بخود اپنی پہلو کو ملنے
لگتا ہے اگر یہ عمل عادی نہ چھڑا لیا جائے تو آگے چل کر بری خرابیاں پیدا
ہوتی ہیں لہذا ایسی شرمناک حرکت زور دیکر نہ کسی کو کرنے دیں۔
بچپن کے بعد لڑکپن کا زمانہ آتا ہے اس وقت بچے کی بہت سخت
نگہانی رہیں کیونکہ ایک ساتھ کھیلنے والے شرمیے بہت ہی مذموم
حرکات سیکھ کر لے لے جاتے ہیں آج کل ہر گھر رواج ہو گیا ہے کہ لالی بچوچ
بدتمیزی اور بری عادتوں سے تربیت کو ضرور روکیں مگر کھیل کود اور
زور دھوپ کے لئے اتنا ضرور دنت دیں جس سے وہ خوب تھک کر پیٹھی
نیں دوسرے اور انہیں خراب خیالات یا کسی قسم کی بد فعلی کا موقع ہی نہ ملے
اس سے ان کے قوی مضبوط ہوتے جائیں گے اور صحت بھی بڑھتا رہے گی
اور بچہ تعلیم کے علاوہ مال باپ کا فرض یہ بھی ہے کہ اپنے طور پر
بچائے چلا جڑے کی کہانی یا جن پری کے قصوں کے شہناز ترقی
روایات اور نیک اور بزرگ لوگوں کے واقعات سنا کریں تاکہ ان کا
اچھی اچھی باتیں کرنے کی ترغیب ہو جو والدین اپنی والدہ کی صحبت اور
تعلیم و تربیت کا خاص طرہ پر خیال رکھتے ہیں یا الفاظ دیگر جن کا بچہیں صحیح
طریق پر نہ کہتا ہے وہ بڑے بڑے ہو کر ٹپے آدی جیتے ہیں دن دن زندگی وال جان سہ
جاتی ہے اور طرح طرح کی خرابیوں میں مبتلا ہو کر عذاب و تعذیب کی موت دھاک

ہیں بچوں کی پرورش کے متعلق آپ کو مکمل معلومات کے لئے ۲ روپے آٹھ
آنے کا منی آرڈر بھیج کر ہدایت نامہ پرورش بچکان منگوائیں۔

یہ کتنی جہالت ہے کہ بچہ جب بولنے لگتا
ہے تو سب سے پہلے اسے گالیاں سکھاتے

والدین کی جہالت

ہیں اور حیرت ہے کہ والدین اس پر خوش ہوتے ہیں مال باپ کی خوشی
دیکھ کر بچہ خیال کرتا ہے کہ وہ کچھ بول رہا ہے بہت اچھی بات ہے دیکھ
تو وہ گالیاں کی خورب مشق کرتا ہے ایسے والدین محبت نہیں بلکہ اپنے بچوں
سے دشمنی کرتے ہیں جن کا خیال وہ انہیں جلد بگھٹانے چاہیے کی زبان پر چونکہ
گالیاں چڑھ جاتی ہیں اس لئے وہ وقت بے وقت بلا عاقل سب
کو گالیاں دیتے لگتا ہے بعض والدین بچے کی بات عادتوں کو یہ کہہ کر نظر
انداز کر دیتے ہیں کہ بچہ بڑا ہو کہ خوب ٹھیک ہوا ہے گا۔

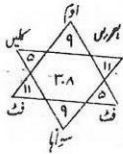
یہ خیال بہت غلط اور نقصان دہ ہے جو عادتیں بچپن میں بننے لگتی
ہیں وہ آخر عمر تک رہتی ہیں والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو مشورہ
ہی سے نیک عادتیں سکھائیں بچوں کے لئے سامنے شکل الف لا ذکاں
صورت نہ بولنے دیں انہی نے وہ والدین کو جو کچھ کرتے دیکھتے ہیں وہ سب ہی
خود کرنے لگتے ہیں بچوں کو زبانی بھی تعلیم دیں۔

آپ بچہ کو کہتے ہیں کہ گالی نہ دو اور خود اس کے سامنے دوسروں کو
گالیاں دیتے ہو تو آپ کی نصیحت کا بچہ پر کیا اثر ہوگا آپ بچے کو کہتے ہیں
کہ صورت نہ بولو اور ننگے پاؤں نہ بھرد مگر وہ اس کے سامنے صورت
بھی بولتے ہیں اور ننگے پاؤں بھی پھرتے ہیں اس حالت میں آپ کی نصیحت
بہر کوئی اثر نہ ہوگا۔



स्वो में सैवस पोली सकड़ी की यानिन्द सुलगता
हे, अरवर सैवस की अज्ञानता के पारिवारिक सुख
पाति भी उसी आग में स्वाहा हो जाती है।

ذیگر پتی وشی کرن جستر۔



ترکیب یہ اس جستر کو مجموع ہتر پر
کوشن پکشی ایکادوشی بھرنی پختہ شی انداز کی قلم سے
لکھ کر ایک سو اکیس مرتبہ آنے کی گولیں میں رکھ
کر پھیلوں کو کھلا دے اور سب سے بعد کی گولی کو
چاندنی کی قویٰ میں ڈھ کر داہنی بجا پر باندھے تو
اس کو پتی وشی میں ہو۔

موہنی مٹر

اوم اٹھار شورائے سردیگن کو بی نام ہوں۔ فٹ فٹ ہوں ہوں موہنا۔
ترکیب یہ اس مٹر کا ایک لاکھ بار چپ کر سدھی کر لے۔ پھر آگے کشی ہر
ایک سدھی منی سات بار پڑھ کر تلک مانتے پر لگائے تو سب موہن۔ یہ سدھ ہوں۔

سر و موہنی تلک

کنکم اور سیندور کو ملا دے
گور جن بھی ساتھ ملا دے
آنولاس میں پھیر گھلا دے
وا کا سندر تلک لگا دے
دیکھو جگت موہنت ہو جاوے

شتر و دمن کی ترکیب اس متر کو دشمن پر ایک سو آٹھ مرتبہ پڑھ کر پھینکے تو دشمن کا دمن ہو گا۔ اور اپنی جیت ہو۔ یہ نسخہ ہے۔ متر ذیل میں درج ہے۔
 "اوم شتر و دمن ہوں بھٹ۔ موابا۔ اس متر کو ایک سو آٹھ مرتبہ پڑھ کر مارے تو دشمن زیر ہو۔"

دشمن پر فتح حاصل کرنا

اگر تمہارا دشمن بہت بلوان اور زبردست ہے۔ اور کسی طرح تمہارے دشمن میں نہیں آتا تو مندرجہ ذیل متر کو پڑھ کر ایک کٹوری میں آگ یا مادہ کا دودھ بھر کر راستے میں رکھ دے۔ میری لگے دن سے ہی کہنے کی طرح ہو جائے گا اور تمہارے ساتھ پھر بھی دشمنی کرنے کو تیار نہ ہو گا۔ متر ذیل میں درج ہے۔
 "اوم ہیری ناٹک۔ دوش ددرم۔ ہوں۔ بھٹ۔ موابا۔"

سُروجن وشی کرن متر اوم نبو آدیش گرد کا۔ راجہ ہو ہوں۔ پرچا موزل۔ موبوں پرچا مینا۔ چو نموت روپ میں بھکت کو موبوں جو رام چندر پر مینا۔ گرد کی شکتی میری بھکتی۔ پھر متر الیشورو واج۔

ترکیب:- اس متر کو پلے آگس دن تک ایک ہزار باب اور چترمن۔ بھول۔ دھوب۔ دیپ نیوید یہ سے روز بروز کرتا رہے۔ تو رام چندر جی کا حیان کر کے۔ چوراہے کی دھول اٹھا کر اس پر ایکس بار اس متر کو چپ کر لیتے پر تلک لگائے۔ پھر جہاں جی وہ جادے۔ جس سے باتیں کرے جو جی ادا کیے۔ وہوش میں ہو دے

جذبہ شہوت کی غرض و غایت

آفرینش عالم کا فریضہ:

زمانہ قدیم و جدید کے علماء و فضلا کی تحقیقات نے یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچادی ہے کہ دنیا میں کسی انسان کی قوتیں لازوال نہیں ہیں۔ بلکہ ایک وقت آتا ہے کہ جب اس کے اعضا و جوارح کا روپا زنگہ کی مشقت سے افسردہ متحمل ہو جاتے ہیں اور رفتہ رفتہ اس کے جسم کی عجیب و غریب شینیری حرکت کرنے سے قطعی طور پر معذور ہو جاتی ہے۔ اسے حالت کا تام اقطاع زندگی یا موت ہے۔ اب اگر نظام عالم کو برقرار رکھنا پڑی ہے اور اس میں گری آدم کی ہنگامہ خیزی ضروری ہے تو قدرتی طور پر کسی ایسی تدبیر و تجویز کی احتیاج پیدا ہو جاتی ہے جس سے پروردہ دنیا پر سے انسانی زندگی کے نقش و نگار قطعی طور پر مٹ نہ ہوئے پائیں۔ آفرینندہ عالم کی حکمت کاملہ نے اس غرض و غایت کے لئے مرد و عورت کے اجسام کی ساخت کچھ اس طرح سے بنائی ہے کہ دونوں کی یکجائی سے ایک تیسری حسی وجود میں آتی ہے اور اس طرح سے دنیا کو نوع انسان سے خالی نہ ہونے نہیں پاتی کیونکہ سلسلہ تولید و تاسل کی وجہ سے دنیا سے کوچ کرنے والوں کی جگہ ہمیشہ پر ہوتی رہتی ہے۔

اولاد کی محبت:

اولاد کی پرورش اور تربیت کی تعلیم اگرچہ تمام مذاہب عالم نے فراموش انسانی میں داخل کر دی ہے لیکن تاہم فطرت انسانی کے گہرے خواہد کا مطالعہ یہ بتاتا ہے کہ اگر انسان کے دل میں اولاد کی محبت پیدا نہ کر دی گئی ہوتی تو کوئی اس بارگراں کو اپنے سر لینے کے لئے تیار نہ ہوتا اور قدرت کا بقاء نسل کا جو مقصد دینائے انسانی سے وابستہ ہے وہ فوت ہو جاتا اور اولاد کی محبت سے تو انسان شاید

پورے طور پر اولاد ہونے کے بعد ہی واقف ہوتا ہے لیکن اس جذبہ کے علاوہ اور بھی بہت سی باتیں ہیں جو اولاد کی پیدائش کی طرف انسان کے دل کو بھردر مٹاؤ رغبت لے جاتی ہیں۔

جوانی کے آتشیں جذبات:

عورت کی محبت ہی ایک ایسا بزمِ دوستِ حریہ ہے۔ جس کے سامنے شاید کوئی سرکش سے سرکش انسان بھی سر تالی کی جرأت نہیں کر سکتا۔ انسان کے دل کی پوشیدہ ترین گہرائیوں سے خود بخود ایک ناقابلِ ضبط خواہش پیدا ہوتی ہے جو کشاکش کشاکش اسے عورت کی آستانِ حسن پر لے جاتی ہے اور نامیہ فرسائی کے لئے مجبور کرتی ہے۔ مرد کی جوانی اور عورت کے آغوشِ دلکش کی تمنائیں اسی انجام کے دو آغاز ہیں۔ شباب کی منزل میں قدم رکھتے ہی مرد کے سینہ میں ایک بے پناہ آگ پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کی شعلہ افشائیں عورت کے دستِ ستائی ہی سے تسکین پزیر ہوتی ہیں۔ اسی طرح عورت کی جوانی بھی ایک طوفانِ مستی و آرزو ہوتی ہے۔ باغِ عمر میں جوانی کی بہار آتے ہی اس کے حسن کی غمہ گانفہ کلیاں دستِ سخن میں بکھپنے کے لئے چٹکتے لگتی ہیں۔ مرد اور عورت کا اتصال میں خدا نے ناقابلِ تحریر لذتوں اور راحتوں کے خزانے مستور کر دیے ہیں جنہوں نے ان دونوں کا وجود ایک دوسرے کے لئے ناگزیر بنادیا ہے۔ اگر ان دونوں کے سینوں میں پروردگارِ عالم نے نعمت کی اس قدر آگ نہ رکھ دی ہوتی تو شاید قدرت کا جو مقصد بنائے نسلِ انسانی کے متعلق ہے وہ کبھی پورا نہ ہو سکتا۔ نہ مرد و عورت ایک دوسرے کی رفاقت کے تمنائی ہوتے اور نہ اولاد پیدا ہوتی۔

لذتِ مواصلت سے قدرت کا مقصد:

مگر اس سے بھی ایک قدم آگے جوتیس تو معلوم ہوتا ہے کہ اولاد پیدا کرنے کے خاص فعل یعنی مباشرت میں اس قدر عیش و راحت کے فردوس پوشیدہ کر دیے گئے ہیں کہ انسان کا دل اولاد پیدا کرنے کے مقصد کو پیشِ نگاہ نہ رکھتا ہو ابھی فطری اکتسابِ لذت کے لئے اس کی طرف راغب ہونے کے لئے مجبور ہے۔ دنیا میں لاکھوں اور کروڑوں مرد اور عورت محض اکتسابِ لذت کے

لئے شب و روز مباشرت میں مشغول ہوتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ مرد و عورت کے پوشیدہ اعضاء کی یکجائی حرکتوں میں عیش و عشرت اور لطف و لذت کے بے پایاں خزانے اس لئے نہیں پوشیدہ کئے گئے کہ جوانی کی اعضاء مستی میں محض ایک فانی لذت کے لئے مرد اور عورت اپنے حسن و جوانی کا ستیاناس کر لیں۔ بلکہ یہ لذت اس لئے پیدا کی گئی ہے کہ اولاد کی پرورش اور تعلیم و تربیت کرنے میں والدین کو جو تکالیف و مصائب برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ اس کے پیشِ نظر مرد و عورت ہمیں اولاد پیدا کرنے ہی سے باز نہ آجائیں اسی مقصد کے پیشِ نگاہ قدرت نے دونوں میں اس قدر محبت پیدا کر دی ہے کہ ایک کا وجود دوسرے کے لئے ناگزیر ہو گیا ہے۔ مگر زندگی کے اسرار قدرت کے قوانین سے ناواقف لوگ قدرت کے علیہ ناجائز استعمال کرتے ہیں۔ بٹائے نسل کے مقصد کو جس کے لئے قدرت نے مرد و عورت میں دواہما و محبت اور مباشرت میں ناقابلِ تحریر لذت پیدا کی ہے۔ فراموش کر کے شب و روز لذت پرستی میں گزارتے ہیں اور اسے جوانی کا بہترین انجام تصور کرتے ہیں۔

فطری اور غیر فطری جذبہ شہوت:

کہا جاسکتا ہے کہ اولاد دیدار ایش کے مقصد سے قطع نظر بھی مرد اور عورت کی باہمی مباشرت فطرتِ انسانی میں داخل ہے اور ایک صحیح الاعضاء نو جوان عورت اور مرد دونوں کا دل محض اکتسابِ لذت کے لئے ایک دوسرے کا متلاشی و تمنائی رہتا ہے۔ مرد چاہتا ہے کہ عورت کے جس کی رعنائی کی تمام گانفہ سامانیاں اپنی دست و راز پڑیں سے لوث لے۔ اور نو جوان عورت یہ چاہتی ہے کہ مرد کا جسم اس کے جسم میں جذب ہو کر رہ جائے۔ بلا شک و شبہ یہ بالکل درست ہے کہ مباشرت کا جذبہ فطری ہے اور قدرتی طور پر انسان کا دل اس کی طرف راغب ہوتا ہے۔ مگر اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ مرد و عورت شب و روز ایک دوسرے سے لطف اندوز ہونے میں ہی مشغول رہیں۔ نہ دن و شبیں نہ رات نہ صبح و شبیں نہ شام۔ جس وقت ہی باہم جسم کے بہترین جوہر کو لذت پرستی کے لئے نہایت بے دردی سے آپ شوق کی طرح بہمانا شروع کر دیں۔ چونکہ مباشرت کا جذبہ فطرتِ انسانی میں داخل ہے۔ اس لئے باخوف تردید اس بات

کی اجازت دی جاسکتی ہے کہ جس وقت بلا کی چرونی خیال کے محض اندرونی قوت و جوش جوانی کے زور سے یہ جذبہ ابھرے تو مرد اور عورت ایک دوسرے کے آغوش و گلستا کی راحتوں سے لطف اندوز ہوں لیکن وہ خواہش جو ایک چھٹی ہوئی لذت کو بار بار چھیننے کے لئے مجبور کرتی ہے۔ فطری اور قدرتی نہیں ہوتی۔ اسے فطرت کی نسبت عادت کہنا زیادہ موزوں ہے۔ فطرت انسانی کا یہ خاصہ ہے کہ جو کام بار بار کیا جائے۔ خواہ وہ کتنا ہی تازہ کار اور مسر کیوں نہ ہو۔ لہٰذا کی خواہش دل میں خود بخود پیدا ہونے لگتی ہے۔ جذبات کی باگ ڈور دھیلی چھوڑ دی جائے تو سرکش گھوڑے کی طرح ہر لحظہ تندہ ہوتے چلے جاتے ہیں۔ یہ آگ کے شرار ہے ہیں جو ذرا ہی ہلکے سے بھڑک اٹھتے ہیں اور اگر کچھ دیر ان کی طرف سے انسان لاپرواہ ہو جائے تو پھر اس قدر صدمہ کھینچ لیتے ہو جاتے ہیں کہ کشت زندگی کو جلا کر خاک سیاہ کر دیتے ہیں۔ مشاہدہ بتاتا ہے کہ ایک ہی قوت ایک ہی تعلیم و تربیت اور ایک ہی ماحول میں پلے پلے ہوئے دو انسانوں میں سے ایک شب و روز نفسانیت کی کھیل کھیلنے میں مصروف رہتا ہے۔ جب بھی اس کا جی نہیں بھرتا۔ دوسرا اسل چھ مہینے میں بھی محض ایک آدمہ تہ اپنی شہوت کی آگ کو بجھاتا ہے لیکن اس کا دل بھر جی ڈانٹوں ڈول نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ اپنے نفسانی جذبات کی باگ ڈور کو مضبوطی سے تھام رکھتا ہے۔ اس لئے اس کا دل نسبتاً زیادہ ثابت قدم رہتا ہے۔ دوسرا اپنے جذبات کو کھلا چھوڑ دیتا ہے اور فطری جذبہ نہیں بلکہ عادت اسے نت نئے نفسانیت کے سامان تلاش کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ کوئی شے نہیں کہ چند ایک صورتوں میں۔ یہ نفسانیت کی وجہ جذبہ شہوت کی فطری طور پر کی ویشی بھی قرار دی جاسکتی ہے۔ تاہم ایک قاعدہ کلیہ ہے۔ جس سے کوئی دانشمند انسان انکار نہیں کر سکتا کہ اگر صورتوں میں شہوت کے جذبہ کی جیڑی محض عادت اور ہر وقت شہوانی خیالات میں فرق رہنے سے پیدا ہوتی ہے اسے جوانی کے فطری جوش یا ولہ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ ایسی صورتوں میں مباشرت ہمیشہ سخت مضر تباہ کن اور قانون قدرت کے خلاف ہے۔

جوانی کی مختل کالذیہ معاوضہ:

اولاد کے مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے بھی مرد و عورت میں فطری طور پر

مباشرت کا جو جذبہ پیدا ہوتا ہے وہ بھی درحقیقت اولاد کی پیدائش ہی کے مقصد کو پیش نظر رکھ کر پرودگار عالم نے ان کی فطرت میں ودیت کیا ہے اور چونکہ اس سے قدرت اپنا مقصد بھانے کی صورت میں حاصل کرتی ہے۔ اس لئے اس نے مست شباب جو ائیں کو ان کی محنت کا یہ ایک لذیذ معاوضہ دے دیا ہے کہ مباشرت میں بے پایاں لذت پیدا کر دی ہے۔ ان کو اس بات کی کلی اجازت ہے کہ حسب طاقت و جوش جوانی جب فطری طور پر دل ایک دوسرے کی آغوش کے لئے مچلے خوب بھی جگر دھکے کر دے اگر ماں نکالیں اور ایک دوسرے سے لطف اندوز ہوں۔ بلاشبہ مرد و عورت کی یکجائی کا قابل بیان لذتوں کی حامل ہے لیکن مباشرت کو محض اکتساب لذت کا ذریعہ بنالینا قانون قدرت کے خلاف ہے۔ گاہے گاہے تو بچے ہوئے دل اپنی پیش ایک دوسرے کے سینے سے لگ کر اور ایک دوسرے سے شہوت اندوز ہو کر بجھائیں۔ تو یہ عین قانون قدرت کے مطابق ہے۔ مگر احتمال کی حد سے گزرا اور موقعہ موقعہ ہر وقت مباشرت میں لگے رہتا ایک ایسا گناہ عظیم ہے جس کی سزا کی اور دنیا میں نہیں بلکہ اسی دنیا میں مل جاتی ہے۔

دو دھاری نکلوار:

کثرت مباشرت مرد و عورت دونوں کو خزاں رسیدہ شاخ کی طرح مضحک کر دیتی ہے۔ مرد اکثر صورتوں میں جربان اور سرعت ایسے نامر و امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے اور شہوت کی وجہ سے عورت کو منہ دکھانے کے قابل بھی نہیں رہتے۔ عورت حیض کی گونا گوں خرابیوں اور جریان الرحم وغیرہ میں مبتلا ہو کر اولاد پیدا کرنے کے نا قابل ہو جاتی ہے۔ جذبات کی گرمی اور محبت کے بھگے دونوں طرف سے سرد ہو جاتے ہیں۔ عورت مرد سے اس لئے متنفر ہو جاتی ہے کہ وہ اس کے جذبات کی پذیرائی کرنے کے نا قابل ہو جاتا ہے اور مرد اپنی پوشیدہ کمزوریوں کی وجہ سے عورت کو منہ دکھاتے ہوئے شرمسار ہوتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دونوں کے سینے آہ زردوں اور اربانوں کے مدفن بن کر رہ جاتے ہیں۔ اب نہ وہ جوانی رحمتی ہے اور نہ جوانی کے ولہ نے نہ حسن میں وہ شوخیان بانی رہتی ہیں نہ عشق میں دہر کر مایاں۔ وہ ہر جوشت کی عشقوں پر خندہ

زن ہونا چاہئے تھا۔ اب وہ کشتہ لذت مباشرت مجاہدوں کا کام کہہ دینا چاہتا ہے۔

اپنے پاؤں پر کھپاڑی:

جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ اگرچہ کثرت مباشرت مرد و عورت دونوں کے لئے سخت مضر اور تباہ کن ہوتی ہے لیکن واقعات اور مشاہدات اس حقیقت کے بھی شاہد ہیں کہ کثرت مباشرت شخصی مرد کے لئے نقصان دہ ہے جتنی عورت کے لئے نہیں ہے۔ عورت کے جسم کی ساخت کچھ اس قسم کی بنائی گئی ہے کہ مرد سے ہم آغوشیوں میں بے احتیالی بھی اسے مرد کی نسبت بہت کم نقصان پہنچا سکتی ہے۔ چنانچہ اگر باب نسا اس حقیقت کا بہترین ثبوت ہے۔ بازار حسن میں بالا خانوں پر ایسی عصمت فروش نازنین بھی دکھائی دیتی ہیں جو اگرچہ عجب و نظار سے باہر مردوں سے مباشرت کر چکی ہوتی ہیں مگر ان کے حسن کے چہرہ نیم روز میں ایام شباب کی سی تباہی پائی جاتی ہے۔ مرد اگر اس قدر بے احتیالی سے کام لے تو اس دولت قوت و شباب کا بہت جلد دیوالیہ نکل جائے۔ خائنی زندگی میں کثرت مجامعت سے عورت پر ایک نہایت ہی خاتمہ برآمد رنگ و ناموس اڑنے ہوتا ہے کہ وہ شہوت پرست ہو جاتی ہے۔ اس کے قصباتی جذبات میں اس شدت کی گرمی پیدا ہو جاتی ہے کہ ہر وقت کی مباشرت کے بغیر اسے اپنے جانی ہی بے لذت اور بیکلی نظر آنے لگتی ہے لیکن جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے مرد قدرت کی طرف سے اس قدر بے پیاں قوت لے کر پیدا نہیں ہوا ہے کہ کثرت مباشرت کرتا ہو ابھی اپنے جوش جوانی کو برقرار رکھ سکے اس کی قوت باہر بہت جلد اسے جواب دے دیتی ہے لیکن کثرت مباشرت سے عورت کی خواہش جماع روز بروز تیز و تند ہوتی چلی جاتی ہے۔ وہ ہر مرتبہ پہلے سے زیادہ جتنی اور تند کی جماع کی طالب ہوتی ہے لیکن کثرت مباشرت کی صورت میں مرد روز بروز کمزور ہوتا چلا جاتا ہے اور اس کے جماع کرنے کی حرکات میں روز افزوں دھچکا پڑنے آئے لگتے ہے۔ جس سے عورت کے جذبات کو سخت خفس لگنے ہے و دل ہی دل میں مرد سے سخت بیزار ہو جاتی ہے۔ اکثر موقوفہ عملیہ بیزاری نہایت خطرناک صورت حالات کا پیش خیر ثابت ہوتی ہے۔ مرد کی نامکمل

مجامعت سے مطمئن نہ ہو کر کسی غیر مرد کا دست دیکھتی ہے۔ جو شہرہ اپنی بیویوں سے ضرورت سے زیادہ جماع کرتے ہیں ان کو اس بات سے غافل نہ ہونا چاہئے کہ وہ نادانستہ طور پر خود ہی اپنی صحت مآب بیویوں کو مصمت فروشی اور ابرو بائگی کی نہایت اعلیٰ درجہ کی تعلیم دے رہے ہیں۔ ایسی تعلیم جس کے نقوش عورت کے دل پر اس مضبوطی سے محسوس ہو جائیں گے کہ پھر دنیا کی کوئی طاقت ان کو کھر کے دل سے کامیاب نہ ہو سکے گی۔ ایسی صورت میں عورت صرف اسی وقت تک ان کے قبضہ میں ہے۔ جب تک ان میں اس کی روز افزوں نفسانی خواہشات کی بے پناہی طاقت قوت موجود ہے۔ جس دن اس قوت میں زوال آ گیا اس دن عورت کا جھوٹے شہک ان کے قبضہ میں رہے لیکن اس کا دل کسی اور کے ساتھ ہو گا اور بعض حالات میں شاید جسم بھی ان کے قبضہ میں نہ رہے۔ کیونکہ عورت کی فطرت ہمیشہ استجاب پذیر واقع ہوتی ہے۔ جس شاعرہ پر اسے ذال و دہلا پڑے کہ وہ جتنی کے شہباز خرقہ سے بے نیاز ہو کر راستہ کے پست و بلند کو خاطر میں نہ لاتی ہوئی اسی شاعرہ پر ایک سرکش اور مت زور گھوڑے کی طرح فراتے بھرتی چلی جائے گی۔ جب ایک دفعہ آپ نے اسے شہوت کی چاٹ لگا دی پھر اس کی قوی بیک مرد کے سوا دوسرے نہیں بلوسات یا جواہر نگار زیورات سے میری نہ ہو سکے گی۔ وہ خاندانی تنگ و ناموس کے تمام قواعد و ضوابط اور سوسائٹی کے مرد و عورت کی تمام قیود و نگرانیوں کے ختم کے ساتھ بھاگ جائے گی جو اس کے آئینہ جذبات کو فرو کرنے کا سامان اپنے پاس رکھتا ہو۔

جوہر حیات کی قدر و قیمت

لعل و گہر سے بھی قیمتی ہے:

مضہ پانی کی وہ چھوٹی سی جھلکوں و تگن میں بیکر نہایت سے لطف اندوز ہوتے وقت مرد کے خصوصیتوں سے خارج ہوتی ہیں۔ لعل و گہر سے بھی زیادہ قدر قیمت رکھتی ہیں۔ مگر کھڑک و قو کو رنگاں جو ان جسم انسانی کے اس نہایت قیمتی خزانہ کو محض چھ مٹ کی لذت کے لئے بے دریغ لٹا دیتے ہیں۔

جو ہر حیات جسم انسانی کے بہترین اجزاء کا مجموعہ ہے جو خزانہ مٹی میں اولاد کی پیداوار کی غرض و غانت کے لئے رکھا گیا ہے۔ وہ چشم حیات جس کی برکت سے لاکھوں اور کروڑوں روپیہ سے بھی گراں قدر انسان جسم عدم سے عالم وجود میں آ سکتا ہے۔ اس قابل نہیں ہے کہ اسے محض نفس پرستی اور ہوس رانی کے لئے ضائع کر دیا جائے۔

ایک ہی چیز کی مختلف قیمتیں:

تازہ ترین تحقیقات سے یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ گئی ہے کہ خون کے تقریباً اسی قطروں سے ایک قطر و مٹی کا تیار ہوتا ہے۔ ایک دفعہ کی مباشرت میں مٹی کی جیسوں قطر سے جسم سے خارج ہو جاتے ہیں۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ چند منٹ کی لذت کے لئے کس قدر خون کا خون کرنا پڑتا ہے۔ دراصل اس عوض و معاوضہ کی دینا جس کوئی شے بلا قیمت ہاتھ نہیں آ سکتی۔ جو شے بھی ہم اپنی زندگی میں حاصل کرتے ہیں اس کے لئے ہمیں کچھ نہ کچھ قیمت ضرور ادا کرنی پڑتی ہے۔ بیکہ نسانیت سے ہم آغوشی کی لطف کی قیمت بھی ہمیں اپنے خون کے بہترین اجزاء کے عطری صورت میں ادا کرنی پڑتی ہے لیکن جب بیکہ نسانیت سے ہم آغوشی کا مقصد آخر فریض اولاد ہو تو یہ قیمت دے کر ہم ایک گراں قدر نسل خریدتے ہیں۔ جب اس کا مقصد ایک فطری جذبہ جو ان کی پزیرائی ہو تو ہم یہ قیمت دے کر گویا ایک دل خوشی میں لیتے ہیں اس دل کو جو محبت کے بیش بہا جواہر کا کھنڈ ہے مگر جب بیکہ نسانیت سے ہم آغوشی کا مقصد محض نفس کو محفوظ کرنا اور ایک ہوس کا رمانہ جذبہ کی تسکین ہو تو گویا ہم لعل و گوہر لٹا کر اس کے عوض میں خزانہ بے خبر خریدتے ہیں۔

ایک دفعہ کی مباشرت سے دو ارب جانداروں کا قتل:

اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ گناہ کا نیت سے بھی ایک نہایت گہرا تعلق ہے تو لذت پرستی کے لئے مباشرت کرنے والے مرد و عورت انتہائی درجہ ظالم و گنہگار ہیں کیونکہ محض ایک مرتبہ کی مباشرت میں جسم انسانی سے خارج ہونے والی مٹی میں تقریباً دو ارب جیتے جاگتے کریم موجود ہوتے ہیں جن میں ہر ایک کریم عورت کے اعضا سے مل کر نسل پھر ان کے کی صلاحیت رکھتا ہے محض ہر لذت پرستی کے لئے

مباشرت کرنے والوں کی نیت جیتے جاگتے کریموں کی کثیر تعداد کو تباہ و برباد کرنے کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے؟ اولاد پیدا کرنے کی نیت سے بھی جس وقت مباشرت کی جاتی ہے اگرچہ اس وقت بھی اربوں جیتے جاگتے کریم موت کے گھاٹ اتار دیے جاتے ہیں۔ محل شہرہ کے لئے تو صرف ایک ہی کریم کی ضرورت ہے باقی تمام کریم جو ایک ہی انزال میں دو ارب کے قریب ہوتے ہیں ضائع ہو جاتے ہیں لیکن اس صورت میں ان کریموں کے ضائع کرنے میں مباشرت کرنے والے مرد و عورت کی نیت کو دخل نہیں ہوتا۔ اس لئے اگر گناہ کا تعلق نیت سے تسلیم کیا جائے تو اولاد کی خواہش سے مباشرت کرنے والے مرد و عورت کسی طرح گنہگار قرار نہیں دیے جاسکتے لیکن نسانیت کے کھیل کھیلنے کی صورت میں تو وہ یقیناً گنہگار ہیں۔

جوانی کے گلستان کی بہار:

بعض لوگ جسم انسانی کے اس گراں بہا جو ہر کو پیشاب یا پاخانہ کی طرح ایک فضلہ ہی سمجھتے ہیں اور اس کا اخراج بھی پیشاب یا پاخانہ کی طرح نہایت ضروری قرار دیتے ہیں مگر وہ سخت غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ اگر مباشرت کے ذریعے سے اس جو ہر کو خارج نہ کیا جائے تو یہ دو بارہ جسم میں جذب ہو کر طاقت و قوت جبروت و جلال امت و شجاعت اور دیگر تمام مردانہ صفات کو جبرست آگلیہ طور پر برتی دیتا ہے۔ جسم میں تمام قابل تخریب خلیاں اس جوہر حیات کی بدولت ہی پیدا ہوتی ہیں۔ دل و دماغ معدود و مجرور دیگر تمام اعضا جسے جسمانی کا کل و مکمل نشو و نما کے لئے جسم سے مٹی کے بکثرت اخراج سے تمام جسمانی طاقتیں زوال پذیر ہو جاتی ہیں۔ جس عمر میں جسم نشو و نما پاتا ہے اگر اس عمر میں جوہر حیات بکثرت خارج ہو جائے تو جسم کی نشو و نما قطعی نامکمل رہ جاتی ہے تقریباً چودہ سال کی عمر میں دیرین جسم میں ایک نمایاں قوت رکھنے لگتا ہے۔ اسی کے ظہور کے ساتھ جسم میں تمام مردانہ طاقتوں اور دل میں تمام مردانہ صفات کا نشو و نما ہوتا ہے۔ جسم میں دیرین (مٹی) کے پیدا ہونے کی پھر سے پراکٹیکٹی دلکشی اور جلد کی رنگت میں ایک نیا کھار آ جاتا ہے۔ آنکھوں میں فسوں کاری اور چال و چال میں مردانہ جلال پیدا ہو جاتا ہے۔ آواز سے ایک نئی دلاویزی اور ایک نیا عجب

برسنے لگتا ہے غریبہ تمام جسم کی کا باہمی پلٹ جاتی ہے مگر نوجوان اپنی غلط کاریوں سے اس عمر میں مٹی کو ضائع کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس کی نشوونما رک جاتی ہے۔ جوانی کا رنگ و روپ ان پر ٹکھرنے کی نہیں پاتا ان کی آواز میں ایک نہانہ پن اور ان کی اداؤں میں ایک مردنی سی پائی جاتی ہے۔ چہرے پر شاباب کا نور بڑھنے کی بجائے لذت برسنے لگتی ہے۔ دل میں شجاعت و ہمت کے جوہر پیدا ہوا نہیں ہونے پاتے۔ ایسے نوجوان کو نہ جوانی کا لطف حاصل ہو سکتا ہے اور نہ دین کا ان کی دنیا تا کام ان کا عقرب برباد۔ دھوبی کے کتے کی طرح وہ نہ مگرہی کے رچے ہیں نہ گھٹا کے دوسروں کو قائمہ پہنچانا درکار نہ خود اپنی زندگی کو بھی کامیاب و کامران نہیں بناسکتے۔ جسم انسانی میں جو ہر حیات ہی ایک ایسی متعاطی طاقت ہے جو اپنے گرد و پیش کو تسخیر کرتی ہے لیکن جو جسم جو ہر حیات سے خالی ہو چکا ہو اسے دنیا میں وہ بدر کی ٹھوکریں کھانی پڑتی ہیں۔ حوادث زمانہ کا تیل تندر و اسے خس و خاشاک کی طرح چدر چراتا ہے۔ ہالے جاتا ہے۔ ان میں زندگی کی کوئی بات باقی نہیں ہوتی۔ ان کا شمار زندوں کی بجائے مردوں کی صف میں کرنا زیادہ بہتر ہے۔

کیا مٹی کو جسم میں محفوظ رکھنا خطرناک ہے؟

سلطنت کے قدیم ملحقینوں میں بخاری ایک قسم کا ذکر آتا ہے جو جوش جوانی کو روکنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کا نام کام جور ہے۔ اس کا علاج خوبصورت اور جوان عورت سے مباشرت کرنا بتایا گیا ہے۔ بہت لوگ استدلال کرتے ہیں کہ جس طرح مٹی کو جسم کے اندر دھکے سے کام چور پیدا ہوتا ہے اسی طرح مٹی کو روکنے سے اور بھی مٹی کی بنیادیں پیدا ہونے کا امکان ہے۔ لہذا مباشرت سے اجتناب سخت نقصان دہ ہے۔ ایسے غلط بین لوگوں کی رہنمائی کے لئے اس مسئلہ پر بھی کئی قدر روشنی ڈال دینی مناسب معلوم ہوتی ہے۔ واضح ہو کہ کام جور جسم میں مٹی کو روکنے سے پیدا نہیں ہوتا بلکہ ثبوت کے جذبہ کے جوش کو روکنے سے پیدا ہوتا ہے۔ دل میں مباشرت کی لذت کے حصول کے لئے بے پایاں جذبات کا ایک طوفان پیدا کر لیا جائے اور ہر عورت نہ ملنے یا کسی اور وجہ سے اس طوفان کی شدت کو دبا یا جائے تو واقعی اس سے بہت دور رس اور

عظیم الشان نقصانات پیدا ہونے کا اندیشہ ہے لیکن اگر دل جذبات ثبوت سے پاکیزہ رکھا جائے تو مٹی کو جسم میں تمام عمر روکے سے بھی کوئی نقصان نہیں ہو سکتا لیکن موجودہ زمانہ کی طرز معاشرت اور جدید تہذیب کی آغوش میں پرورش پائے ہوئے ماحول کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ تقریباً ممکن معلوم ہوتا ہے کہ کوئی نوجوان اپنے دل کو جذبات ثبوت سے قطعاً منہرا رکھے۔ اس مجبوری کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور ثبوت کو ایک فطری جذبہ قرار دیتے ہوئے اس بات کی توجہ اجازت دی جاسکتی ہے کہ ایک نوجوان اپنی فطرت اور طاقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمہ بند میں ایک دو بار بیکر نہ سائیت سے ہم آغوشی کا لطف حاصل کر لے مگر اس حقیقت سے کہ جوش ثبوت کو روکنے سے چونکہ مٹی کی بنیادیں لائق ہو جاتی ہیں۔ یہ استدلال کرنا مگر ایسی ہے کہ ایک نوجوان مباشرت کے بازے میں اسے اندھا و صندروں اختیار کر لے اور شب و روز عورت کے گلے کا حار بنارے۔

جذبات کو دبانے کا خطرناک نتیجہ:

ایک جوش ثبوت ہی کیا کی بھی جذبہ کی طوفان خیزی کو دبا لینا خطرناک ہو سکتا ہے۔ انسان کے دل پر کوئی نہایت ہی جاں نسل صدمہ گزرے کہ جس سے دل کی دنیا درہم برہم ہو جائے۔ اس وقت اگر دل کا بخار آنسوؤں کی راہ نکال نہ دیا جائے تو مٹی کی طور پر سوت واقع ہو جاتی ہے۔ اگر بڑی زبان کے مشہور ترین شاعر مہین سن نے اپنی ایک نظم میں اسی حقیقت کو بے نقاب کرنے کی کوشش کی ہے۔ ایک مدحجین نازنین کا مردہ شوہر میدان جنگ سے لایا جاتا ہے۔ اس کو دیکھ کر نازنین کے دل پر اس قدر سخت صدمہ گزرتا ہے کہ اس کی آنکھوں سے بھی آنسو نہیں نکل سکتے۔ ہر طرح سے کوشش کی جاتی ہے کہ اس کی آنکھوں سے جاری ہوں کیونکہ بصورت دیگر موت کا خطرہ آگتی ہے۔ جب چند منٹ تک سب کوششیں بیکار ثابت ہوتی ہیں۔ نازنین کی آنکھوں سے کوئی آنسو نہیں نکلتا تو ایک بوڑھی دایہ ہشتی سے اور نازنین کی گود میں اس کا نخت جگر دے دیتی ہے۔ بس دایہ کا چادو چل گیا۔ نازنین کی آنکھوں سے فراز کوہ سے آنے والی ندی کی سی روانی پیدا ہو گئی۔ جب اس نے Sweet my child I live (for thee) ”میرے پیارے بچے میں تیرے لئے زندہ رہوں گی۔“ کہتے

ہوئے بچے کو پہنچ کر اپنے سینے سے لگالیا۔ بچہ دم کے شدید جذبہ کی طرح اگر خوشی کے کسی بے پناہ جذبہ کو خوشترستان دل سے باہر نکلنے کا موقع ملے تو وہ بھی انسان کی جان کے لیے مہلک ہو سکتا ہے۔ کتنے ہی مفلح و نادر لوگوں کے نام یک یک کئی لاکھ روپیہ کی لائبریری کا انعام نکل آنے سے فراخ خوشی کے مارے ان کی موت واقع ہو گئی۔ اسی طرح جذبہ شہوت کی شدت کو دہانا بھی بلاشبہ خطرناک نتائج کا پیش خیمہ ہو سکتا ہے لیکن یہ انفسوں تک صورت حالات صرف اسی وقت ممکن ہے جبکہ انسان کا دل نہایت حساس ہو۔ جسم میں ویرنجی از حد حرکت ہو اور خوشتر خرام حسینہ پر جذبہ شہوت رانی ہی کی غرض سے دل آگیا ہو مگر اس زمانہ میں ایسی مثالیں شاذ و نادر ہی دیکھی گئی ہیں بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ دیکھی ہی نہیں گئیں۔

جذبات کی سیری کا غلط طریقہ:

شہوانی خیالات میں ہر وقت سرشار رہنے کی وجہ سے اگر مباشرت کا جذبہ تیزی و دندنی سے پیدا ہو تو کافی دیر تک مباشرت سے اجتناب کرنا نقصان دہ ہو سکتا ہے لیکن جذبات کی تیزی و دندنی کو دبانے کا یہ ایک غلط اور تباہ کن طریقہ ہے کہ روز افزوں جذبات کی سیر کے لئے نت نئے سامان تلاش کیے جائیں۔ اس طرح اس آگ پر گویا تیل پڑتا جائے گا اور پھر یہ آگ بھی بجھتی نہیں بجھ سکے گی اور اس کی شعلہ آفتاباں انسان کے جھڑختار سے باہر ہو جائیں گی۔ جذبات شہوت سے دل کو پاک و صاف رکھنا زندگی میں ایک بے کاز اور زہد اندیش اختیار کرنا ہی اس انفسوں تک صورت حالات کا بہترین سدباب ہے۔ اس جگہ یہ واضح کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ کثرت مباشرت کے عادی ہو جانے سے محض عادت کی بنا پر جو شہوت کا جذبہ بار بار پیدا ہوتا ہے۔ اس میں اس قدر تیزی و دندنی نہیں ہوتی کہ اس کا دہالینا خطرناک نتائج و عواقب کا ذمہ دار ہو سکے بلکہ اس کا دہالینا تو نہایت خوشگوار نتائج پیدا کرتا ہے۔ اس سے انسان کی قوت مردی میں حیرت انگیز طور پر اضافہ ہوتا ہے اس کا دل طاقت و شجاعت اور ہمت و جرأت کا ایک نیا جوہر حاصل کرتا ہے۔ اس کی رگوں میں جواں مردوں کا جوش مارنے لگتا ہے۔ ایک بے کاز زندگی سے بدی کی طر راغب ہونے میں اس قدر ہمت اور جرأت سے کام لینے کی ضرورت پیش نہیں آیا کرتی۔ جس قدر کہ ایک

انفس پرست اور ہوس کار زندگی سے خود ضبط و خود آگاہ زندگی کی طرف اٹھنے میں پیش آتی ہے۔ اور اٹھنے میں بلاشبہ بہت بڑی ہمت اور شجاعت سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ مگر اس کے نتائج بھی قابل رشک ہوتے ہیں۔

اجڑے ہوئے چمن میں پھر سے بہار:

جب خواہشات نفسانی اور جذبات شہوانی کی خزاں جوانی کے ہرے بھرے اور سرسبز و شاداب گلستان کو یکسر ویرانے میں تبدیل کر دیتی ہے۔ جب جوانی کے عیش و عشرت کی رنگین دلاویز سائیں گرین پاؤ جاتی ہیں۔ جب انگنوں اور آرزوؤں کے گھمانے رنگارنگ ہوس کار یوں کی باسوم کے تند و تیز جھوکوں کی تاب نہ لا کر مرنے جاتے ہیں۔ اسی وقت نوجوانوں کی آنکھوں پر سے غفلت اور غلط کاری کی پٹی چلتی ہے۔ جب چار گھر کا اثاثہ شلوث چلتے ہیں۔ اس وقت صاحب خانہ بیدار ہوتے ہیں۔ مگر؟ اب پیچھے کیا ہوتا ہے جب چڑیاں چک گئیں کھیت۔ لٹی ہوئی دولت ہزار کوشش کرنے پر بھی ساری کی ساری دوبارہ واپس نہیں مل سکتی۔ جب لالہ گل کی جوانیاں ہی ختم ہو چکی ہیں پھر ان میں بہار کے رنگ و بو کا طوقان بھی شادابیاں اور نکلتیں بھرنے سے قاصر رہتا ہے۔ جس طرح فراز کوہ سے آنے والی ندی کا گزرا ہوا پانی دوبارہ فراز کوہ پر واپس نہیں آ سکتی۔ کوئی شہنشاہ کر دینا بھر کے اطلالے نادار اور کھالے گرامی نے اپنی ہزاروں سال کی سرگرم تحقیقات اور تجربات کی بدولت بہت سی اکسیر الاثر دوائیں ایسی دریافت کیں ہیں جو گزری ہوئی جوانی کو واپس لادینے کی دوا بیدار ہیں۔ مینا سیوں کا دھوئی ہے کہ ان کے پاس ایسے کا پائیلٹ کشتہ جات کا خزانہ موجود ہے۔ جو جوانی کی لٹی ہوئی دولت کی کشتہ بے کشتہ ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ دوائیں پھر بھی ایک بیوہ ہی ہیں۔ قدرتی طاقت کچھ اور چیز ہے اور بیوہ کا کہ حاصل کی ہوئی طاقت کچھ اور چیز۔ ہمارا تجربہ ہے کہ گھٹی ہوئی جوانی ہزار کوششوں سے بھی اپنی پوری خوبصورتی اور اپنے پورے جوش و ذولے کے ساتھ واپس نہیں آتی لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ جو جوان جذبہ شہوانی کی شہ تارک میں یکسریں بلکہ گرم گشتہ راہ ہو کر اپنا تمام اثاثہ لٹا چکا ہو اس کے لئے اب کوئی چارہ کار کی صلاح درہا ہی نہیں۔ دوا میں بہت کچھ کر سکتی ہیں۔ کشتہ

جات بہت حد تک صحیح معنوں میں ٹوٹے ہوئے جسم کو دوبارہ کاغذ دیتے ہیں۔ بعض کا پالپٹ اکسیریں ایسی بھی ہیں جو سر بھجائے ہوئے چھروں میں بہار کے تازہ کسلے ہوئے پھولوں کی شکلیاں اور تازگیوں بھر دیتی ہیں۔ جھریاں پرے ہوئے چھروں کو جوانی کے نقش و نگار سے آراستہ کر دیتی ہیں لیکن ان سب باتوں کے باوجود بھی تجربہ کیا جاتا ہے کہ قدرتی جوانی جب غلط کاریوں سے جاوہر باد کر دی جائے تو اس کا اپنی پوری قوت سے واپس آنا ناممکن بحال ہے۔

پریم کٹاری کا زخم کاری:

یہ روزمرہ کا تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ جوانی کی غلط کاریوں سے جاوہر باد کی ہوئی طاقت اپنی قدرتی شکل میں دوبارہ واپس نہیں آسکتی اس لئے جن کج فہم اور مجرور جوانوں نے کثرتِ مباشرت کی ”پریم کٹاری“ سے اپنے تئیں نیم بسلی کر لیا ہو انہیں سمجھنا چاہئے کہ اس زخم کو معمولی نہ سمجھیں اور کبھی یہ امید نہ رکھیں کہ اس کا کھانا کسی اشیاء پر دو سے چندوں میں بھر جائے گا بلکہ استقلال اور محنت سے اس کے علاج و معالجہ میں مصروف رہیں۔ وہ خوش قسمت جوان جو ابھی نفس پرستی کی آگ سے بچے ہوئے ہیں۔ وہ ہمت اور جرأت سے کام لے کر اس آگ سے دور رہنے کی کوشش کریں جو جوانی بلکہ زندگی کے خرم کو جلا کر خاکستر کر دیتی ہے۔

”معصوم تفریحات“ اور نو جوان:

ہوس کاری اور لذت پرستی کا چکا باد موسم ہے۔ جس کے ایک ہی جھونکے سے گلشنِ ہستی کے گلشنِ اور شادانِ پھول نذر خزاں ہو جاتے ہیں۔ نفس و ہر سبب تازی ہے کہ اگر اس کی محال کو مضبوطی سے قہم کر نہ رکھا جائے تو بڑے بڑے شہسواروں کو دے بچکتا ہے۔ ہوس کی بزمِ آرائیوں اور نفس پرستی کے خیالات سے کوسوں دور رہنا ہی جوانی کو پاکیزہ رکھ سکتا ہے۔ محبتِ صالحہ مردانِ خود کا وہ خدا مست کے سوانحِ حیات کے مطالعہ اور ضبطِ نفس کے متعلق بلند پایہ کتابوں کے بہترین اصولوں کو اپنانا جانتا ہے ہی سے جوانی کے تیز و تند اور سرکش جذبات صراطِ مستقیم پر چل سکتے ہیں لیکن عصرِ جدید کی یہ ”معصوم تفریحات“ جنہیں تہذیبِ کبریٰ کے شدا کی لوازماتِ زندگی میں داخل سمجھتے

ہیں۔ نو جوانوں کو جلد از جلد ”جوانی کی رنگین راتوں“ کے لئے چشمِ براہ بنا دیتی ہیں۔ وہ اس ”مسن“ کو تو بہ شکن ادا نہیں؛ جذباتِ خیرِ نفس؛ زلفِ فریبِ ناز و غرے اور ترقیِ نفسی سے زیادہ سترِ غم سبیلِ صدمائے نفخہ کا ستارہ۔ ریشی رومال میں باندھی ہوئی دو چار خوبصورت جلد کی حسین و جمیل کتابیں ہاتھ میں لے کر کسی ایسے تانگے کے پیچھے سائیکل چلاتا جس میں کوئی ”حسبِ فضا“ بیٹھا ہوا ہو۔ ریلوے اسٹیشن پر فرین آنے کے وقت عہدِ آجانا اور تازہ ذہنوں کا خصوصیت سے جائزہ لینا سفر کرتے وقت فرین میں اس ڈبے کی خاص طور پر تلاش کرنا جس میں آنکھیں سینکے کا سامان موجود ہو۔ وغیرہ وغیرہ اور غیرہ وغیرہ۔ یعنی ایسے اور بھی سینکڑوں اور ہزاروں مواقع ہیں جن سے فائدہ اٹھانا تہذیب کو ہی اصطلاح میں ”معصوم تفریح“ یا خدا کی قدرت کا نظارہ کرنا ہے۔ کوئی ایک راہِ راست سے ہٹنے کو اسے کوئی سمجھائے بھی مگر یہاں تو سارا آدے کا آدای بکڑا ہوا ہے۔ یہاں فضا اور ماحول ہی یکساں قسم کے ہو گئے ہیں کہ صرف ایک ”عورت“ ہی ہمارا رخ نظر بن کر رہ گئی ہے کوئی نہ کوئی پاشِ نگاہوں سے سابقہ پڑے گا۔ کوئی کیلنڈر دیکھے ایک تو بہ شکن سینہ کی برقی پاشِ نگاہوں سے سابقہ پڑے گا۔ کوئی کیلنڈر دیکھے وہاں بھی ”کوئی نہ کوئی“ اپنی دلا ویزوں اور کارستانیوں کا پورا پورا مظاہرہ کر رہی ہوگی۔ برہنہ تصویریں اور نیم عریاں نو ”آرت“ میں داخل ہیں۔ یہی ”آرت“ اور ”خدا کی قدرت“ کا نظارہ ہے۔ جس نے نئی پود کو جوانی اور جوانی کی انگلیوں اور ترنگوں سے محروم کر کے ادنیٰ ”خدا کی قدرت کا نظارہ“ ہی دکھا دیا ہے۔

پیش یا افتادہ نصیحتیں اور میں:

اس قسم کی پیش یا افتادہ نصیحتوں سے شاید آپ مجھے پرانے زمانے کا کوئی ہیروقت ”ہری ہری کا سمن کر“ کہنے والا سالنہ رودہ برہمن یا ہر بات پر لا حول و لا قوت کہنے والا مولوی تصور فرمائے لگیں اور مجھے اس بات کا طعنہ دیں کہ مجھے خود زندگی کو دلچسپ بنانا آتا اور میں دوسروں کو بھی جوانی اور زندگی کے بہترین لذائذ سے محروم کرنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کا الزام ہے بنایا اور اس قسم کا اعتراض بالکل بے سرو پا ہے۔ ہم اپنی زندگی کو دلچسپ بنانا بھی جانتا ہوں اور دوسروں کو بھی جوانی کے بہترین لذائذ سے

محروم رکھا نہیں چاہتا۔ میری نگاہ میں جہانی اور روحانی دونوں قسم کے جذبات انسان کی فطرت میں داخل ہیں۔ ایک جائز اور صحیح دھندے اندر جوانی اور زندگی کا لطف اٹھانا بھی جوانی اور زندگی کا بہترین مصروف ہے مگر میرے خیال میں زندگی کا لطف اٹھانے کا وہ طریقہ جو چند سال بعد ہی خود زندگی کے لئے وبال جان بن جائے۔ کسی گناہ سیر سے کم نہیں ہے۔

نظارہ بازی کا دل پر اثر:

بہت سے ”پختہ کار“ لوگ اس بات پر میرا استہزاء کریں گے کہ میں پاکیزگی کو ”نگاہیں پچی رکھنے“ کے ساتھ وابستہ کرتا ہوں۔ میں خوب جانتا ہوں کہ پاکیزہ کاری کی صفت یہی دینی ساز و سامان کی دلفریبوں سے بھاگنے میں نہیں بلکہ ان کا مردانہ اور مقابلہ کرنے میں ہے۔ پاکیزگی دل کی پاکیزگی کا نام ہے اگر دل پاکیزہ ہے تو ساری دنیا بھی پاکیزہ ہے۔ ایک پاکیزہ کار انسان ہوس کی بزم آرائیوں کے درمیان رہ کر بھی پاکیزہ کار رہ سکتا ہے مگر دینا نے ایسے کتنے بلند نگاہ پاکیزہ خمیر اور خود گاہ غصص پیدا کیے ہیں جو گناہ کی دنیا میں رہ کر بھی پاک دامن رہ سکیں؟ ایک سرسبز و شاداب برگ تر کے سایہ سے نرم چتر اور کوئی ہوئی؟ ایک سنگ خارا کی چٹان سے زیادہ سخت چتر اور کوئی ہوئی؟ لیکن کیا آپ کو معلوم ہے کہ ایک سرسبز چتر کا سایہ سنگ خارا کی چٹان پر ہمیشہ ہمیش کے لئے اپنا نقش ثبت کر دیتا ہے۔ پھر آپ کی طرح کتنے ہیں کہ ایک کوخیز نو جوان کا پختہ دل حسین و جمیل نظاروں میں بھی دھکی لے اور پھر اس کے دل میں ان سے لطف اندوز ہونے کا ذوق و شوق بھی پیدا ہو۔ عورت کے حسن کے میخانے میں داخل ہونا اور پھر شراب فی کرمت نہ ہو جانا۔ یہ پانچنے کا رنوجوانوں کے لئے ناممکن و محال ہے۔ حسین و جمیل لسانی مظاہروں میں دھکی لیسی نو جوانوں کو کھلانے والے ”پختہ کار“ لوگوں کے دلوں پر بھی اپنا نقش چھوڑے بغیر نہیں رہتا لیکن چونکہ دوسرے کاروباری سرگرم مصروفیت حسن پرستی کے ان نقش و نگار کو کسی قدر دھندلا کر دیتی ہے اس لئے وہ یہ دھکی کرتے ہیں کہ اگر دل نگاہ کے ساتھ نہ ہو تو ”قدرت کا نظارہ دیکھنا“ کوئی عیب نہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کا یہ دھوکئی سو فیصد غلط ہے۔ ان کا دل نگاہ کے ساتھ ضرور ہوتا ہے اگر دل نگاہ کے ساتھ نہ

ہو تو ان کے دل میں اس قسم کی بیہودہ خواہش ہی پیدا کیوں ہوتی۔

میرا ذاتی مشاہدہ:

ان باتوں کو کبھی جانے دیجئے۔ میرا روزمرہ کا مشاہدہ اور تجربہ میرے اسی بیان کی حرف بحرف تائید کرتا ہے جسے کسی طرح سے جھٹایا نہیں جاسکتا۔ ملک کے سربراہ اور دروہ دواخانوں میں پوشیدہ امراض مردانہ کے اس کثرت سے خطوط آتے ہیں کہ دنیا بھر کی تمام دوسری بیاریوں کے متعلق خطوط کی تعداد بھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ ان تمام خطوط کے پڑھنے سے کیا معلوم ہوتا ہے۔ یہی کہ ان کا مقابلہ کار لوگوں نے حسین و جمیل صورتوں کو دیکھنے کا شوق پیدا کر کے شب و روز عورت ہی کے خوابوں میں محو رہ کر حسن پرستی کا درجہ دے کر بیوی سے ہر وقت لپٹے رہتے حکومت کی عزت افزائی کا ثبوت تصور کر کے اپنے آپ کو تباہ و برباد کر لیا ہے اور اب زندگی سے بیزار اور مایوس ہوئے بیٹھے ہیں۔ کیوں صاحب! یہی ہے ”قدرت کا نظارہ“ اور اسی کا نام ہے ”زندگی کا لطف۔“

قدرت کا ایک مسلمہ قانون:

ہر جس ہم جنس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ یہ قدرت کا ایک مسلمہ قانون ہے۔ کوچہ بازار، سینما میں، انیشین کے پلیٹ فارم پر، ٹرین کے ڈبوں میں، سیر کاؤں میں، زنانہ کالجنوں کے دروازوں پر چکرانہ تنال کو دیکھ کر ان کے حسن و جمال کے تصور سے لطف اندوز ہونا اسی قسم کے دوسرے خیالات کو اپنی طرف کشش کرتا ہے حتیٰ کہ دل حسن پرستی کے خیالات کی ایک جولا نگاہ بن جاتا ہے۔ ہر انسان کی دلی و دماغی قابلیت و استعداد کے مطابق یہ خیالات چند گھنٹوں میں، دنوں میں، ہفتوں میں، مہینوں میں یا سالوں میں جذبات میں تبدیل ہو جاتے ہیں عمل بغیر خیال کے کبھی ظہور میں نہیں آ سکتا اور جب خیال ایک جذبہ کی شکل اختیار کر لے۔ تو عمل کی منزل اس سے بہت دور نہیں ہوتی۔ شب و روز کی تاک تک جھاک مگر عورت کے حسن کا متوال بنا دیتی ہے اور عورت کے حسن کے متوال بن کر بھی نفس پرستی سے باز رہ سکتے والے صاحب ہمت دنیا نے بہت زیادہ تعداد میں پیدا نہیں کیے۔ لہذا عوام کے لئے یہی بہترین لائحہ جوانی ہے کہ وہ حتیٰ الوسع اپنے خیالات کو کورتوں کے حسن سے

اس تابناک حسن کے نقش و نگار کو بھی دھندلا کر دیتا ہے اور خود اپنی درخشاں حیوانی کو بھی ساون کی برستی ہوئی راتوں کی طرح مضمحل و اندھیرا اور تاریک بنا لیتا ہے۔

وہ فرشتہ جس نے شیطان کا لباس پہن لیا:

مرد کی زندگی کا کل نظرخشوت پرستی اور ہوس رانی سے بہت زیادہ میلان ہے۔ اس کی اخوش میں وہ جتنی ہے کہ وہ ہر وہاں و جگہ کی تانیاں بھی اس کی حریف نہیں ہوسکتیں۔ وہ دنیا میں جہالت و گمراہی اور نفس پرستی و یاہ کاری کی تاریکیوں کو کھجگانے کے لئے آئی تھا جنہاں لب و ہود خود سو گیا ہے، جسے دنیا کو ہوس کار یوں کے قعر ذلت سے نکالنا تھا۔ وہ خود یاہ کار یوں میں گھو گیا ہے، حیف کہ ایک شیر ذیاں نے شیور رو با بھی کھیلایا ہے، حیف کہ ایک فرشتہ نے شیطان کا مسلک اختیار کر لیا ہے، ایوی ایک عصمت مآب دیوی ہے۔ وہ کسی جو ان شوہر کی ہوس کار یوں کے لئے سامان بنا گئیں ہے۔ وہ زندگی کے رنج و راحت میں ایک ہر درد و غمکار ہم کی حیثیت رکھتی ہے۔ وہ کسی نفس پرست کی نفس پرستیوں کی آگ کا خرمن بننے کی نہیں ہے۔ ازدواجی زندگی کی کدھر فضا میں آج ہی تاناکا ہو جائیں۔ اگر تو جو ان اپنی اور اپنی بیوی کی حیثیت کو اس کے اصلی رنگ میں دیکھیں..... ہمرا میں پانی کے میٹھیں جتنے تھنہ کام سافروں کی پیاس بجھانے کے لئے ہوتے ہیں۔ ڈوب مرنے کے لئے نہیں۔ جو کرونگا ان میں ڈوب کر مرے گا۔ وہ خود اپنی زندگی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے گا اور موتی ایسے شفاف چشمہ کے یا کیزہ پانی کو بھی گندہ کر دے گا۔

پاکبازی اور سیاہ کاری کا انجام:

ضبط نفس انسان کو صحت کا پائیز کی معشرت اور جوانی کے اس بہشت پر سدا تک لے جاتا ہے۔ جہاں بہار ہی بہار ہے۔ جہاں غریب ہی غریب ہے۔ جہاں لگائیت ہی لگبت ہے لیکن نفس پرستی انسان کو اس تخت لٹری میں لے جاتی ہے جہاں تلہ جوانی ہے نہ جوانی کا لطف جہاں نہ زندگی ہے نہ زندگی کی راتیں۔ جہاں جوانی تنہاؤں کی موت کا دھواں نام ہے اور زندگی منہاجب کے ایک طویل سلسلہ کا پیام۔

بدن میں تازہ خون پیدا کر کے چہرہ سرخ بنادینے والا ناشتہ

مغز بادام 10 عدد۔ الائچی خوردہ 2 عدد۔ چوہارہ 2 عدد۔

ترکیب تیار کی: تینوں چیزیں رات کو مٹی کے گورے برتن میں بھگو رکھیں۔ صبح نکال کر مغز بادام کو چیل لیں۔ الائچی کا چھلکا جدا کریں۔ چوہارے کی کھلی نکال ڈالیں۔ تینوں چیزوں کو پتھر کی سل پر یا کوڑی میں اتنا بار یک گھوٹیں کہ مکھن کی طرح ملائم ہو جائے۔ اب پانچ تولہ مصری ملا کر چھوٹ جگ گھوٹ کر یکجان کر لیں۔ اس کے بعد ان سب چیزوں کو گائے یا بھینس کے پانچ تولہ مکھن میں ملا کر چاٹ لیں۔ یقین کیجئے کہ باہ کو بنیادی طور پر طاقت دینے کے لئے یہ خوش ذائقہ چٹنی کسی طرح اٹھے والے خیرے سے کم نہیں ہے۔ زرد اور مر جھائے ہوئے چہرے اس کے استعمال سے چند ہی دنوں میں سرخ ہو جاتے ہیں۔ لاغر اور سوکے ہوئے جسم بھی چند ہی ہفتوں میں سرسبز و شاداب ہو جاتے ہیں۔ اس لذیذ ناشتہ سے تمام جسم کی قوتوں کی نشوونما ہوتی ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کے لئے اس سے بہتر کوئی غذا اور دوا نہیں لیکن کمزور معدہ ہو تو پہلے نصف وزن سے شروع کریں۔ یہ چٹنی علی الصبح ہی چاٹ لی جائے۔ دوپہر کا کھانا اس کے پورے طور پر ختم ہو جانے کے بعد کھائیں۔ جن کی قوت ہاضمہ کافی تیز ہو وہ اس چٹنی کے استعمال سے ایک گھنٹہ بعد نرم گرم دودھ پئیں تو اور بھی بہتر ہوگا۔

اختناق الارجم (ہسٹریا) باؤ گولہ

ہسٹریا کیوں ہوتا ہے؟ کیا ہوتا ہے؟ اور کب ہوتا ہے؟ ہسٹریا کی مکمل تشریح۔ ہسٹریا اور مرگی میں فرق۔ عورت کے جسم پر ہسٹریا کا کیا اثر پڑتا ہے۔ خدائیں، پرہیز اور علاج پر بحث کی گئی ہے۔

اسی مرض میں مر لیٹھ کا گلا گھٹنا معلوم ہوتا ہے۔ اس کا تعلق رحم سے ہے۔ اختناق کے فطری معنی بھی گلا گھٹنے کے ہیں۔ اسی لئے اسے اختناق الارجم کہتے ہیں۔ اسی بیماری میں مر لیٹھ کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ناف کے نیچے سے گولہ اٹھ کر سینہ کی طرف آتا اور گئے میں پھنسن جاتا ہے۔ اسی واسطے اسے باؤ گولہ بھی کہتے ہیں۔! ہاں لوگ اسے شجوت پریت، جمن، چڑیل کا اثر جانتے ہیں اور تعویذ پڑانے لڑکے کرتے ہیں۔ جن سے اپنی دولت کو ضائع اور مر لیٹھ کی صحت کو تباہ کر بیٹھتے

ہیں۔ اس مرض کے پیدا ہونے کے دو اسباب بہت اہم ہیں۔

۱۔ مہنی کا ایک مدت تک اپنے مقام میں رُکے رہنا۔

۲۔ حیض کے خون کا دم میں جمے رہنا۔

یونانی حکماء کا قول ہے کہ جن نازک مزاج لڑکیوں کو بچپن میں مقوی اور مرض غذائیں کثرت سے ملتی ہیں اور جن میں شہوانی خیالات کثرت سے پیدا ہوتے ہیں اور ان کی شادی کوئی نہیں ہوئی وہ لڑکیاں عموماً اس مرض میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ یہ بیماری اکثر ان نازک مزاج لڑکیوں کو ہوتی ہے جو مرض اور مقوی غذائیں کھانے کے باوجود ناقص پیر نہیں ہلاتی ہیں اور ان کو نصرت کی زندگی بسر کرتی ہیں۔ شہوانی خیالات سے جو بھارات اٹھتے ہیں۔ وہ اند ہی اند جمع رہتے ہیں اور بیماری میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

غم، غصہ، قہقہ، خوں، معین کا کمی کے ساتھ آنا یا بالکل ہی بند ہو جانا اکثر اس بیماری کا باعث ہوتا ہے۔ جن عورتوں کے خاوند ضعیف باہ اور سرعت انزال ہیں اور ان کی تسکین نہیں ہوتی اور عورتیں طاقتور ہیں اور ان کی خواہش پوری نہیں ہوتی اور یا وہ بیوہ ہو جاتی ہیں یا پھر شادی نہیں ہوتی اور جماعت میسر نہیں آتا تو مہنی یا خوں معین جسم میں رُک کر فاسد ہو جاتا ہے اور اس کے بھارات اٹھ کر داغ کی طرف پڑھتے ہیں اور اس مرض کو پیدا کرتے ہیں۔

عام طور پر یہ شکایت دم کی خرابی سے دیکھنے میں آتی ہے۔ دم کے علاوہ

معدہ، آنت، دل و دماغ میں بھی اس کا فساد سرایت کر جاتا ہے۔ چنانچہ شروع ہونے سے پہلے مریضہ کا کلیہ جلتا، جی متلانا اور پیٹ میں نفخ سا معلوم ہوتا ہے جمائیاں اور انگوٹھائیاں آتی ہیں۔ بدن بھاری اور سست ہو جاتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ سانس تکلیف سے آتی ہے۔ چہرہ زرد ہو جاتا ہے۔ سر میں درد اور کھٹکھٹا کے سامنے اندھیرا سا چھا جاتا ہے۔ مریضہ بدحواس ہو کر کمر پیر مارنے لگتی ہے۔ اور بیہودہ بکھنے لگتی ہے۔ بیچ کر بیہوش ہو جاتی ہے اور گر پڑتی ہے۔

اختناق الرحم اور مرگی میں دماغ متفرد اور عقل بیکار ہو جاتی ہے۔ اختناق رحم میں مریضہ سب کچھ سمجھتی اور سمجھتی ہے اور اس کی عقل قائم رہتی ہے۔ مرگی میں دماغ کی کیفیت ہوتی ہے۔ یادداشت نہیں رہتی۔ نیز مرگی میں منہ سے جھاک نکلتی ہے اور اس میں نہیں نکلتی۔

اگر مریضہ سوادی ہے تو اس کی شادی بہت جلد کر دینی چاہئے۔ شادی کے بعد یہ شکایت عام طور پر خود بخود وکڑ ہو جاتی ہے۔ اس بیماری میں بادی اقل، مقوی اور زیادہ گرم چیزوں کا استعمال بہت ضرر ہے۔ زیادہ جاکنا، عشقیہ ناول، افسانے پڑھنا، سینما وغیرہ دیکھنا بھی نقصان دہ ہے۔ زود جسم غذائیں اور لطیف پھل بہت مفید ہے۔

دودھ کی حالت میں مریضہ کے لائقوں کی مصلیوں اور پاؤں کے تلووں پر اور دائی خوب زور سے ملیں۔ مریضہ کے چہرہ پر سفید پانی پھیریں۔ مہس،

میونیا وغیرہ منگوائیں۔ گندھک یا گوگلی کی دھونی ناک کے سامنے مفید ہے بلغمیہ کا نام لے کر دودھ سے اس کے کان میں پکاریں۔ تھوڑی دیر کے لئے مرلیفہ کا ٹکڑا اور منہ بند کریں۔ دایہ اپنی انگلی میں خوشبو دار دھون مثلاً روغن حبیبلی یا روغن سوسن وغیرہ میں قدر سے مشک حل کر کے ٹکڑا کر مرلیفہ کے رحم میں لگائے۔ ان میں سے جو ترکیب مرلیفہ کو جوشن میں لانے کے لئے کارگر ہو عمل میں لائی جائے۔ اس کے بعد مرض کا اصلی سبب دریافت کر کے علاج کرنا چاہئے۔

اگر مہش یا کاسبب ترک جماع ہو گیا کہ اکثر بیوہ عورتوں اور فوجوں میں ہوا کرتا ہے تو اس کا بہترین علاج شادی ہے۔ اگر بیوہ کی شادی ناجائز سمجھی جائے تو حفظ صحت کے لئے گاہے گاہے بذریعہ نصد مناسبت قرار میں بخون نکھلانا مفید ہے۔ اگر ایام ماہواری میں نقص کی وجہ سے یہ بیماری ہو تو اسباب معلوم کر کے علاج ہونا چاہئے۔

بحرین الرحم یا لیکوریہ

فی زمانہ نوے فی صد عورتیں اس نامرادر میں مبتلا ہیں۔ یہ مرض پوشیدہ طور پر ان کی زندگی، صحت اور قوت کو گھٹنے کی طرح کھاتی ہے۔ یہ بہت موذی بیماری ہے جو عورت کا جسم کانٹے کی طرح کر دیتی ہے۔ اس سے عورت کے حسن و جمال کو گھٹا دیتا ہے۔ اگر علاج کی طرف جلد توجہ نہ دی

جائے تو یہ مرض عورت کو نامرور بنا دیتا ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے جریان منی مرد کو نامرور بنا دیتی ہے۔

جریان الرحم کی زیادتی سے عورت کی خواہش جماع منقود ہو جاتی ہے۔ صحت و شباب کی تباہی کے ساتھ عورت کے رحم میں حمل بٹھانے کی صلاحیت بھی ختم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ بانجھ عورتوں میں سے ۵۰ فی صد عورتیں ایسی ہوتی ہیں جنہیں حین کی خرابیوں اور جریان الرحم کی وجہ سے حمل نہیں بٹھرتا۔

یہ نامرادیاری جس قدر روز بروز بڑھ رہی ہے اسی قدر اس کے علاج کی طرف بہت کم توجہ دی جاتی ہے۔ اکثر عورتیں جو شرم و حیا کی وجہ سے اپنے شوہروں سے اس نامرادیاری کا ذکر کرتے ہوئے شرماتی ہیں۔

عورت کے اندام نہانی سے سفید زردی مائل رطوبت خارج ہوا کرتی ہے اس بنا پر کہ اسی مرض میں عورت کے رحم سے رطوبت کا سیلان ہوتا ہے۔ اس لئے اسے سیلان یا جریان الرحم کے نام سے پکارتے ہیں۔ انگریزی میں اسے لیکوریہ کے نام سے پکارتے ہیں۔

اسباب موصوفہ

رحم کی اندرونی جھلی کے دھم کے دھم سے یہ نشکایت عموماً پیدا ہوتی ہے اسقاط حمل، جماع کی کثرت، جسم میں بخون کی کمی یا کمزوری، بچپن میں حمل قرار پانے، رحم کے محل جانے، ادائیں یا مائیں جانب جھک جانے، رحم کا دھم،

چھا جاتی ہے۔ کمر اور سر میں درد رہتا ہے۔ بعض اوقات ہر جگہ تانا ہے اور
بہار کی شکایت بھی ہو جاتی ہے۔ پٹھلیوں میں عموماً درد رہتا ہے۔ مزاج چڑچڑا
ہو جاتا ہے۔ جب تک عورتوں کو اس مرض سے صحت حاصل نہ ہو جائے
مہل قرار نہیں پاسکتا۔ اگر اس مرض کا فوراً علاج نہ کیا جائے تو مرض خطرناک
حد تک بڑھ جاتا ہے اور عورت کی زندگی کے لالے پڑ جاتے ہیں۔

سیلان الرحم عورتوں کے چہروں کو بے نور، جسمانی طاقت کو تباہ و
بر باد کر دیتا ہے۔ فی زمانہ نوے فی صد عورتوں کے چہروں پر وہ شادابی اور
روشنی نظر نہیں آتی جو صحت و شباب کا طرہ امتیاز ہے۔ یہ بیماری دن بدن بڑھ
رہی ہے اس قدر کہ جن عورتوں کے چہروں پر بظاہر کچھ شادابی نظر آتی ہے وہ
بھی اندر ہی اندر سے کھوکھلی ہو رہی ہیں۔

سیلان الرحم کے مریض کو ضعف، ہضم اور قبض کی شکایت اکثر رہتی ہے۔
طبیعت بڑھال اور بے حسست رہتی ہے۔ کوئی کام کاج کرنے کو جی نہیں
چاہتا۔ حیض کے ایام میں زیادہ تکلیف ہوتی ہے حیض بے وقت بے قاعدہ
اور درد سے آتا ہے۔ اندام نہانی میں درد اور خارش محسوس ہوتا ہے۔ رطوبت
کا اخراج بھی زیادہ ہوتا ہے۔

پوہین و علاج

اس بیماری میں مبتلا عورت کو نہایت صاف ستھرا اور دل خرم رہنا چاہیے

اندام نہانی کے قدم کی دھبے سے بھی یہ بیماری عورتوں کو ہو جاتی ہے۔ کثرت
شراب نوشی، کثرت گوشت خوردی، گرم اور تیز مصالحہ جات کا استعمال، بھجائی
مرضی کا یا عت ہونا ہے۔ بسن مستورات تیل، لال، مرزج اور گرم مصالحے اس
کثرت سے کھاتی ہیں کہ وہ اس بیماری میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ ان کو خون حین کا آنا
اور چار پانچ روز جاری رہنا تو صحت کی علامت ہے لیکن حیض کا زیادہ عرصہ
تک جاری رہنا یا خون کا بہت زیادہ مقدار میں خارج ہونا مرض میں شامل
ہے۔

ایسیلہ تھوہی اور بدھنی بھی اس مرض کا باعث ہوتی ہے۔ گھوڑے کی
سوداہی، پیسلی، ستر، زیادتی محنت و مشقت اور وزن دار چیزیں اٹھانے سے
بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔

یاد رکھنا چاہئے کہ خون حین کے کثرت اخراج اور سفیدی پانی سے عورت
بیمت زیادہ کمزور ہو جاتی ہے۔ رنگ زرد پڑ جاتا ہے۔ طبیعت پریشان رہتی
ہے۔ کام کاج میں بھی جی نہیں گستا۔ جسم میں ہر وقت تھکاوٹ محسوس ہوتی ہے۔
مزاج میں چڑچڑاہٹ آ جاتا ہے۔

علامات

سفید اور قدرے گاڑھی رطوبت عورت کے اندام سے اکثر بہتی ہے
جس کے سبب سے عورت کا جسم دن بدن کمزور ہو جاتا ہے۔ چہرے پر زردی

غم اور فکر سے یہ بیماری بڑھتی ہے۔ تھیں کا خاص طور پر خیالی رکھیں۔ تھیں، گرم، اور دوسرے غذائی منج ہیں۔ سادہ، آروغ، اور صحت مند غذائی کھانیں۔ کدو، پاک، خرفہ، ٹیٹا، اگھیا، قوی، مونگ کی دال، کھجور وغیرہ مفید غذائیں ہیں۔ گرم، مرخ، مروج، گرم، تھیں اور بھج بڑا کرنے والی تمام غذاؤں سے پرہیز کریں۔ زیادہ چھلنا، اچھلنا، کودنا، وزن فی چیریں اٹھانا اور کثرت محنت سے بھی بچنا چاہئے۔ اس بیماری میں جراثیم کی سخت ممانعت ہے۔ اپنے خیالات کو پاکیزہ رکھیں۔ اس مرض میں عورت کو اپنے اندام نہانی کی صفائی کا خصوصی تہ کے ساتھ خیالی رکھنا چاہئے۔ دیر رطوبت کی خواہش سے درد اور زخم کا اندیشہ ہے۔ پاؤں بھر گرم پانی میں تین چار ماہہ ٹھیکڑی ملا کر دن میں دو تین بار ڈوش کرنا مفید ہے۔

مندرجہ ذیل روشنیوں میں سے کسی ایک سے ڈوش کرنا مفید ہے۔ دن میں دو تین بار اندام نہانی کو کسی روشنی سے دھوئیں۔

روشن نمبر ۱۔ ایٹم ایک ڈرام۔ پانی ایک پائینٹ ملا کر حسب تعلق استعمال کریں۔

روشن نمبر ۲۔ سلخاس ۱/۲ ڈرام۔ ٹیکچر لوٹڈ کمپاؤنڈ دو ڈرام۔ پانی ایک پائینٹ۔

روشن نمبر ۳۔ سلخو کارلوٹ آف ڈیک ۱/۲ ڈرام۔ پانی ایک پائینٹ۔

روشن نمبر ۴۔ پریگنیٹ آف پوٹاش اگرین۔ پانی ایک پائینٹ۔

مندرجہ ذیل روشنی تیار کر کے اس میں روٹی بھگو کر اندام نہانی میں رکھیں۔ ایٹڈ پاک ۱/۲ ڈرام۔ اگھلی ۱/۲ ڈرام۔ ایٹڈ ٹینک ۱/۲ ڈرام۔ صاف پانی ۲ اونس ملا کر تیار کر لیں۔ حسب طریق اندام نہانی میں رکھیں۔ متواتر استعمال مفید ثابت ہوتا ہے۔

حسب ذیل انگریزی دواؤں میں سے کوئی دوائی استعمال کریں۔ خوراک اور طریقہ استعمال ٹیشیوں پر درج ہوتا ہے۔

کاڈیورائل (COP LIVER OIL)

اسکاس املیشن (SCOTT EMULSION)

انٹر کارڈیل

ایسٹر سیرپ (EASTER SYRUP)

اس مرض میں ہارڈن کیمیکل دوس۔ پرانی میوہ منڈی۔ لاپور کی مشہور دوا

سپاری پاک عورتوں کے لئے مفید ہے۔ سپاری پاک بہت مشہور آیور ویدک دوا ہے جو اپنی خوبیوں کی وجہ سے دنیا بھر میں مفید ہے۔ اس دوا میں بڑی خوبی یہ ہے کہ ولایتی دواؤں کے مقابلے میں یہ دوا ہندوستانی عورتوں کے مزاج کو بہت موافق ہے۔ سستی ہونے کے باوجود جادو کی مانند اپنا فوری اثر دکھاتی ہے۔ اور اکثر حالتوں میں صحت حاصل ہو کر اصل قرار پا جاتا ہے۔

بچہ پیدا ہونے سے پہلے حاملہ کو جو درد محسوس ہوتا ہے وہ ابتدائی عکاس
ہوتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ بڑھتا جاتا ہے اور وہ شدید ہوتا ہے۔ اس کی
طبی وجہ یہ ہے کہ رحم کے اوپر کا گوشت سکڑنے لگتا ہے اور سکڑنے والی
ایک طرح کی لہریں چلتی ہیں۔ جو عموماً تھوڑے سے تھوڑے دن کے بعد جلتی جاتی ہیں۔
انہی لہروں کی وجہ سے حاملہ کو تھوڑے سے تھوڑے وقفہ کے بعد درد
محسوس ہوتا ہے۔

اگر درد کے ساتھ زچہ کو خون آنا شروع ہو جائے تو یہ اس بات کی
علامت ہے کہ منقریب بچہ پیدا ہونے والا ہے۔ وضع حمل کے وقت انہی
نہانی سے پانی بہتا ہے۔ بعض عورتوں کو ایک آدھ دن پہلے خون آنا شروع
ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں عورت کو کمال آرام کرنا چاہئے۔ اور خون روکنے
کے لئے کسی ٹھنڈی چیز کا استعمال مفید نہیں۔

لیکن اکثر عورتوں کو وضع حمل کے وقت ہی خون آتا ہے اور طبی نقطہ
نگاہ سے ہونا بھی یہی چاہئے۔ جب درد کی ابتدا ہو تو حاملہ عورت کو کمرے
میں آہستہ آہستہ ٹھکانا چاہئے۔ اکثر عورتیں درد کے شروع ہوتے ہی چار پائی
پر لیٹ جاتی ہیں۔ یہ سخت غلطی ہے۔ اگرچہ درد کے وقت چلنے پھرنے سے
بظاہر حاملہ کو تکلیف محسوس ہوتی ہے لیکن دراصل تھکنے سے زچہ کو بہت فائدہ
حاصل ہوتا ہے۔ اس سے رحم کا منہ کھل جاتا ہے اور وضع حمل آسانی ہو جاتا

ہے ورنہ بچہ تکلیف سے پیدا ہوتا ہے۔ اگر حاملہ کو ٹھکانا گوار ہو تو اسے
خوش گوار شغل میں لگ جانا چاہئے۔ اور اگر بیٹھنے میں آرام ہو تو اس میں
بھی ہرج نہیں۔ مگر چار پائی پر لیٹنا مفید ہے۔

جب زچہ کو اصل درد شروع ہو۔ یعنی کمرے پسلی اور مثانہ میں شدید درد
محسوس ہو۔ جسم کا پچھلا حصہ بھاری معلوم ہوتا ہو خون آنا شروع ہو جائے
اور حاملہ کو محسوس ہو کہ بچہ پیٹ سے نیچے اتر رہا ہے اس وقت حاملہ کو
بستر پر تکلیف کا سہارا لے کر بیٹھ جانا چاہئے۔

وضع حمل کے وقت آبی تسلیہ حیثیت جاتی ہے جس میں بچہ محفوظ ہوتا
ہے۔ اور پانی زور کے ساتھ بہتا ہے۔ اس وقت بچہ کا سر فرج کے ساتھ لگ
جاتا ہے اور آہستہ آہستہ نیچے سرکنا شروع ہوتا ہے۔ یہ وقت ہے جب
کہ حاملہ کو سخت تکلیف ہوتی ہے اور شدید درد ہوتا ہے۔ یہی وہ وقت
ہے جب کہ زچہ کو اپنی طرف سے بھی نیچے کو زور لگانا چاہئے۔

بعض عورتوں کو کم تکلیف ہوتی ہے اور بعض عورتیں ان دردوں سے بچہ
چوڑ ہو جاتی ہیں۔ مگر کام کا محنت و مشقت اور سرور وغیرہ کرنے والی
عورتوں کو کم تکلیف ہوتی ہے۔ اور ناز و نعمت میں پرورش پائی ہوئی امیر
آرام طلب اور کالہ عورتوں کو زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ چنانچہ مشاہدہ سے
ظاہر ہے کہ محنت و مشقت کرنے والی مزدور عورتوں کو امیر عورتوں کی نسبت

کم تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔

درد کے دوران میں حاملہ کو گرم گرم دودھ پلانا بہت مفید ہے۔ اس سے درد کو برداشت کرنے کی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ حاملہ کو وضع حمل سے دو تین گھنٹہ پیش ازینہا کرنا بہت فائدہ مند ہے کیونکہ وضع حمل کے وقت انٹرشیا خالی ہونے سے بچہ باسانی اور بغیر تکلیف کے پیدا ہوتا ہے۔ اس طرح بچہ کے نیچے سر کرنے کے لئے پریٹ میں زیادہ کھلی جگہ ہوتی ہے۔

انیہا کے بعد حاملہ کو گرم پانی سے غسل کرنا چاہئے اور اندام نہانی کو لاسول کوشن سے دھونا چاہئے۔ اگر گھر میں انیہا کا سامان موجود نہ ہو، تو کلیسرین کی تہی پاخانہ گاہ میں رکھ لینے سے کھل کر نکال آجاتی ہے۔

شباب یا جوانی دیوانی جوانی کے دشمن اور محافظ جوانی برہمچر شباب یا جوانی

ہوانی انسانی زندگی کا وہ زمانہ ہے جبکہ انسان کے تمام اعضاء اپنی اصلی حالت پر مضبوط اور توانما ہوتے ہیں۔ طرح طرح کی انگلیں اُٹھتی ہیں۔ آدمی دنیاوی کاروبار سرانجام دینے کے قابل اور اپنی ہوتا ہے ۱۸ سال سے لیکر ۲۰ سال کی عمر تک کا عرصہ عین شباب کا زمانہ ہوتا ہے۔ شادی خاتمہ آبادی کے لئے کھلی یہی زمانہ تیز دل ہے جس کے لئے بچپن میں سیکھے سے بچے کو گود میں لے کر بائیں اور بیاں دیا کرتی ہیں۔ یہی وہ زمانہ ہے کہ بڑا تیزوگیا جوان بنے گا۔ وہیں تباہ لائے گا۔ آپ کھائے گا..... وغیرہ یہی وہ عالم ہے جس کے متعلق چھیڑ چھاڑ ہوتی ہے۔

ع جوانی کا صدمہ ادھر دیکھ لینا لیکن افسوس کا مقام ہے کہ ہمارے برصیت ملک میں اس عالم شباب یا جوانی کے زمانہ کو بعض نوجوان صحیح اور قدرتی طریق سے نہیں گزارتے بعض تو تہا لان وطن اور نوجوانان ملک صحت بیکار شکار ہو کر والدین کی عقلمندی اور لاپرواہی کے باعث

یا کسی اور وجہ سے گھر اگر جوانی کا مستی ناس کر لیتے ہیں۔ بے جان ہو جا
اگر انہیں جوانی کے دشمن اور بد نصیب یا بد بخت نوجوان قرار دیا جاتا
ہے جوانی کو تباہ کر لینے والوں کی حالت زار پر رحم تو کیا روزانہ تک آجاتا
ہے انہی نوجوانوں پر قوم کی ترقی کی ترقی کا دار و مدار ہوتا ہے۔

انہی نوجوانوں پر آئندہ بہترین قوم اور نسل کی پیدائش کا سلسلہ
قائم رہ سکتا ہے یہی وہ زمانہ ہے جبکہ جوانوں کی صحیح راہ پر گامزن
کرنے کی ضرورت ہوا کرتی ہے بلاشبہ بہترین طریقہ یہ ان کی رہنمائی
کرنی چاہئے لیکن مصیبت یہ ہے کہ ہمارے ملک میں والدین
اس معاملہ میں شرم کرتے ہیں۔ اسی لیے حاکم کا نتیجہ ہے کہ نوجوان
گمراہ ہو کر طرح طرح کی نازیبا حرکتیں کرتے ہیں۔

جس پر نہ صرف وہ خود بلکہ والدین بھی بد میں آن کی حالت پر
کف افسوس مٹتے رہتے ہیں لیکن ع

گناہ وقت بھرنا آتا ہے
بچے بڑے ہوئے مشکل سے یہی حالت نہ آیا کرتے ہیں یہ بیاک
زمانہ وہ ہے جس کے متعلق کسی شاعر نے کہا ہے۔

یہ دنیا بچ سرائے فانی دیکھی ہر چیز بیاں کی آتی جاتی دیکھی
اگر جوئے جائے وہ بڑھایا دیکھا جا کر جوئے آئے وہ جوانی دیکھی
دو تو بیچ کر گیا ہوا شباب یا کھوئی ہوئی جوانی واپس نہیں آیا
کرتی اشتہار کی جھجکوں کے چکر بڑے الفاظ طاقت کی گویاں یا
طلا سب کے جیڑیں ہیں بڑے ہوئے مشکل سے یہی سدا
کرتے ہیں نوجوانوں کو شرف سے ہی جوانی کی حفاظت کرنی چاہئے

صحبت بد کا شمار ہو کر کیا کہ اور طرح گمراہ ہو کر جوانی کے قیمتی درخت
کو بے جا طریق سے نہ کاٹنا چاہیے۔ آجکل نوجوانوں نوجوان ناخن
خود اپنی جوانی کے دشمن ہو کر کمزور و ناتواں بلکہ ناکارہ ہو کر مایوس و
نزدہ درگزر ہو جاتے ہیں۔ ایک شاعر نے خوب کہا ہے۔
جوانی کی دعا لوگوں کو ناحق لوگ دیتے ہیں۔

یہی لڑکے مٹاتے ہیں جوانی کو جو اس کو ہو کر
نوجوانوں کا فرض ہے کہ آئندہ اپنی کو بہ قرار رکھنے کیلئے کم از کم
شادی ہونے تک اپنے ویرج زمینی کی حفاظت کریں نہ بیچ نہ کا
بالن کریں۔ آوارہ لڑکوں اور دیگر بُری صحبتوں اور نازیبا حرکتوں سے
بچیں اور غش کتب سے احتراز کریں اعلیٰ باقی یا بازاری عورتوں
سے بچیں۔ شادی کر کے بھی اعتدال کے اصول کو مد نظر رکھیں اسی اور
باتیں شادی والے صفحوں کے عنوان میں بیان کی جا سکی گی۔

جوانی کے دشمن اور ان سے بچنے کے متعلق ہدایات
صحبت بد: آوارہ لڑکوں یا غنڈوں یا بدعاشوں کی صحبت بھی
نوجوانوں کے خیال میں کو گناہ دیتی ہے۔ اس سے بچکر رہنا چاہئے
بازاری یا آوارہ لڑکیوں اور عورتوں کے دام میں بھی نہ آنا چاہئے
غش کتب: فحش مآول تنگ تصاویر اور خرب الاخلاق کتب کا
مطالعہ نوجوانوں پر برا اثر ڈالتا ہے۔ اسی وادبیات کتب کا پڑھنا
ٹھیک نہیں۔

نشینی اشیماء: شراب۔ فیم۔ پوست بھنگ۔ چرس کا بخا وغیرہ

نشی چیزیں جوانی کی دشمن ہیں۔ ان سے ضرور بچ کر رہنا چاہئے۔ نیا کو
 اور گریٹ کے پینے سے بھی کوئی فائدہ نہیں ان سے بھی پرہیز کرنا چاہیے۔
 حلقی : اپنے لائقوں جوانی کا استیانتاں کر لینا اسے مستحکم رتی بھی
 کہتے ہیں یہ نہایت نقصان دہ فعل ہے پس اور بھی کمزور ہو کر عضو
 متاثر اپنے اصلی معیار پر نہیں رہتا۔ اس عادت بد سے نقصانات حد
 زیادہ اور دور رس ہیں۔ اگر کبھی اس عادت کو نہ چھوڑ دیا جائے۔
 تو مرد جو ہر مردانہ سے محروم ہو کر ہمارت کے لائق نہیں رہتا خدا کی
 ہوجائے یہ بیوی کو خنداں خوش اور مطمئن نہیں کر سکتا۔ شرمندہ ہو کر
 بڑی طرح ناگاہی کا منہ بکھتا ہے اس فعل بد کے شکار مایوس ہو کر خودکشی
 کر لیا کرتے ہیں۔ اختراعات اُسے دن جیکے چوڑے شہدات مثلاً ثرات کی
 تیاری اور دوتا خاکس اس کے پڑھنے سے لاکھوں کا کھلا ہو گا وغیرہ
 اسی مرض کے مریضوں کیلئے رکے رہتے ہیں مریضوں کو فائدہ پہنچے یا نہ
 پہنچے۔ اشتہار و مندوں کی چاندی ضرور ہوتی ہے۔ تو جو انویا در کھو۔
 یہ عادت : انت نڈوم ہے او انتہائی نقصان دہ اور ضرر رساں ہے
 جریان اختلام مستحکم نامردی اور ماحی امراض اس عادت کا لازمی
 نتیجہ ہوتے ہیں بھول گئی اپنے لائقوں جوانی کا استیانتاں نہ کرنا چاہیے
 متاچا تاں سے بعض مستورات بھی کئی طریقوں سے مثلاً بیسیوں کا
 بنا کر اور اور ہر کم کپڑا جھاکر اس عادت بد کا شکار ہوتی ہیں مریض
 اور ناسمجھ لڑکیاں حلیہ و فصل کے ذریعہ باہمی فعل کر کے اپنی قسمت سے
 مکتدہ و بیوقوفی میں۔ حلق کے شکار مردوں کی طرح اس بڑی عادت
 والی مستورات بھی طرح طرح کی زنا عادات بد میں مبتلا ہو کر

خطرناک امراض کا منہ دکھتی اور قبل از وقت ہی عدم آباد کا طوطا میل
 کرتی ہیں مردوں کی طرح مستورات کو بھی اپنی جوانی اور حسن کی قافیہ کیلئے
 ایسے فعل کرنا تو درکنار بھول گئی اپنی حرکات کا نام نہ نہ لینا چاہئے۔
 اختلام : خلاف وضع فطری فعل کو اختلام یا عام الفاظ میں بولڈ
 یا زہی کرنا کہتے ہیں۔ یہ فعل بھی حلیہ جیسا قبیح اور نقصان دہ ہے
 سو ساشٹی اور سرکاری قانون کے مطابق اس فعل کا کرنا سخت
 جرم ہے۔ جو لوگ عوام اور سرکار کی نظرت بحکم یا دوسرے الفاظ
 میں قدرت سیک اور گورنمنٹ عالیہ کے نظریہ اور قانون
 کے خلاف چوری چھپے ایسے فعل کرتے ہیں وہ نہ صرف آخر کو
 ذلیل و خوار ہوتے ہیں۔ بلکہ بہت بُری بیماریوں کا شکار ہو کر طرح
 طرح کے دکھ اٹھاتے ہیں۔ حلق کے مریضوں کی طرح اس
 عادت کے شکار بھی بالآخر تفسی نامردی کا منہ دکھتے ہیں اور
 جو ہر مردانہ سے محروم ہو جاتے ہیں۔ مردوں یا بچوں کو بھول کر
 بھی ایسے فعل کی طرف دھیان نہ دینا چاہیے۔
 فوت : آخری باب میں اسی بُری عادتوں کے نتیجہ پر جو امراض
 حق ہوتی ہیں ان کے علاج کے لئے تجربہ سے نکلے دیتے ہیں
 ان سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔
 امساک کی ادویات : ایسی دواؤں میں افیم وغیرہ زہریلی اشیاء
 اور دیگر ایسی قسم کی نقصان دہ چیزیں ملا دی جاتی ہیں حتیٰ التوسع
 امساک کی ادویات سے پرہیز کرنا چاہیے۔ بالآخر ایسی دواؤں
 دائمی نقصان کا موجب ثابت ہو کر گرتی ہیں :

ہر بچپن کی شادی : بچی جوانی کی سب سے بڑی دشمن ہے۔ بائٹ
ہونے پر مرد و عورت کی شادی کرنا چاہئے۔

جوانی کا بہترین محافظ برہمچریہ

برہمچریہ کے معنی برہم کا بچ ہیں اس سے منی و پریرہ اور انگریز میں کہتے
ہیں انسان کو جو اپنے آپ کو اس طرف المخلوقات ہونے کا دعویٰ کرتا
ہے۔ واجب ہے کہ اس کی خوب حفاظت کرے قطعاً اسے ضائع نہ ہونے دے
برہم کا بچ یا ویرہ انسان جسم میں ایک نعمت ہے اس لئے اس کی
حفاظت کرنا انسان فرض ہونا چاہئے۔ گیتا میں ویرہ کو جسم میں لکھنے
کو تپ مانا گیا ہے۔ ڈاکٹروں کا بیان ہے کہ تقریباً ۸۰ فیصد خوراک کے
شکل سے ایک قطرہ خون کا بناتے ہیں اور ۲۰ قطرہ خون کے مل
کر ایک قطرہ ویرہ کا بناتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ ویرہ کتنی
قیمتی چیز ہے اور ایسی بیش بہا نعمت کی کس طرح قدر کرنی چاہئے۔
غافل اور نہ سمجھ انسان تہوت کے زیر اثر نہایت بیدردی سے
ویرہ خارج کر کے خوش ہوتے ہیں اور اس کا نام عیش و عشرت کہہ
دیتے ہیں امدادہ لگا یا جاسکتا ہے کہ اس قدر قیمتی چیز کو ضائع کرنا
عقل مند کی کام ہے یا حماقت کا فعل؟ کسی عقلمند نے کہا ہے۔
کہ یہ ویرہ خارج ہوتے وقت عارضی خوشی دیتا ہے اور پھر لاندہ
طور پر نہیں اس کے بچا اخراج پر افسوس بھی ہوتا ہے اگر یہی جوہر
تمہارے اندر ہے تو قیاس دہمٹی خوشی ہے جو انسان ویرہ کی حفاظت
کرتے ہیں برہمچریہ بدھارن کرتے ہیں ان کی عمر لمبی ہوتی ہے یہ لوگ

اس کی حفاظت نہیں کرتے وہ جلد بوڑھے ہو جاتے ہیں جوانی کا لطیف
اٹھانا انہیں نصیب نہیں ہوتا۔ مایوس زندگی کے دامن کاٹ کر نیکل کر
وقت عدم آباد کو روانہ ہو جاتے ہیں اگر زندہ بھی رہیں تو طرح طرح
کی خطرناک امراض میں مبتلا رہتے ہیں۔

برہمچریہ کو بچہ والی کرنے والوں کی زندگی کا ہیبت پیدا کرتا ہے
وہ ہمیشہ خوش و خرم اور شادمان رہتے ہیں۔ برہمچاری کے چہرے
چلچلاں کرتے ہیں ان کے دل میں جھک رہتی ہے ایک خاص رعب
ان کی شکل سے نمایاں ہوتا ہے۔ برہمچاری روری اور بہادری میں
بے نظیر لاشانی ہوتا ہے ایک ہندی شاعر نے کہا ہے کہ

ساگر کے جوں ترن میں تو کا ہے پردھان

نیوں تینوں ساگر ترن میں برہم چریہ

تیر توپ سے چو لٹے سونو ویرہ ہوئے

برہم چریہ پلن کرے دیکھاتے سوئے

تاریخ اور دھرمک کتب میں بتاتی ہے کہ بیاں برہم چاری کا امام
نخس گنگا جیسے شہر پر سکند ہرا اور کربلا کے روزگار تھے جو برہمچریہ
کا پالن نہیں کرتا اس کا جسم بھاریوں کا گھر ہوتا ہے زندگی اس کے لئے
دوال جان ہوتی ہے سچی خوشیاں اور دھنیں اسے نصیب نہیں ہو سکتیں
برہمچریہ سے انسان قوی ہوتا ہے نیز بہادر اور جوانمرد ہوتا ہے۔ گویا
بہادری اور برہمچریہ لازم و ملزوم ہیں۔ بڑے بڑے بہادر اور دلاور
انسان تھے آج تک ان کے سترہ کی کارناموں کو یاد کیا جاتا ہے۔
تہا نا گاندھی نے جو دنیا کے ممتاز لیڈر اور انگریز پرستی شمار ہوتے

ہیں۔ بریچر یہ کہ بہت تعریف کی ہے۔ خود انہوں نے ۱۸۹۹ء سے بریچر یہ دھاتوں کی بنا ہوا ہے۔ بریچر یہ کہ آج کل ۴۷ سال کی عمر میں وہ تین تین ہفتہ کا میرٹ رکھ سکتے ہیں، اقدان کی دماغی حالت قیائل بر تشنگ ہے۔

فوجوالو! بریچر یہ یا در کھنا کو اپنی زندگی کا اصول بنا لو۔ انسان اس پکارا قید ہو کر سچ مھقول میں دنیاوی خوشیوں اور راحتوں سے لطف اندوز ہو سکتا ہے اگر نہ یادہ عرصہ نہیں تو شادی تک ضرور بریچر یہ کا پا لیں سکیو۔ شادی تک ضرور ریشور بریچر یہ چاری رہو۔

بڑی بیوی چھوٹا خاوند

یہ شادی چین کی شادی سے اختلاف رکھتی ہے۔ چین کی شادی سے اصل مراد لڑکا یا لڑکی دونوں کا نابالغ ہونا ہے مگر اس میں ایک بالغ ہوتا ہے۔ دوسرا نابالغ جب کبھی کسی بڑی عروالی بالغ لڑکی کی شادی کسی نابالغ کم عمر لڑکے کے ساتھ کر دی جاتی ہے تو اسے چھوٹی بیوی اور بڑا خاوند کہا جاتا ہے اس کے متعلق کئی قصے اور ناول چھپے ہیں تاہم مختصر طور پر یہ یہاں اس شادی کا نتیجہ ورج کھا جاتا ہے۔ لڑکا بالکل نابالغ ہوتا ہے اور لڑکی بالغ ہوتی ہے لڑکے کو یہ بھی محسوس نہیں ہوتا کہ جو کسی بہن بنائی گئی ہے۔ اس کا اس سے تیار رشتہ ہے۔ والدین جب ان دونوں کو یک جا رہنے کی آمادگی دے دیتے ہیں۔ تو عورت جب اپنے نابالغ شوہر کے پاس جاتی ہے تو وہ دھاتیں مار مار کے رونے لگ جاتا ہے اگر وہ اسے

بیار کرنے کی غرض سے بچہ بھی لے تو وہ روتا چلاتا اور یہ کہتا ہوتا دور بھاگتا ہے کہ اماں مجھے ملت مارو۔ اس پر وہ بھاری عورت نادام ہو جاتی ہے اور اس کو بہت بُرا بھلا کہتی ہے اور ساتھ ہی اپنے ماں باپ کو خوب کسوٹی ہے اگر کچھ عرصہ تک یہی حالت رہ کر لڑکے میں معمولی ہوش آجائے اور وہ اس لڑکے پر چلنا اختیار کرے تو وہ خدشی یوم میں بچے پھل کے ٹوٹے کی طرح بکا رہ جاتا ہے اگر لڑکا بہت ہی نادان ہے تو کسی بیوی کوئی دودھ اڑ لیتا۔ خنیا کر لیتی ہے اس وقت اس پر ہنوت کا کھیت سوار ہو جاتا ہے تک وید کا خیال ذکر کر کے سوخت خواہ ادنیٰ آدمی کیوں نہ ہو نو بصورت یا بصورت اس بات کا خیال نہ کر کے صرف یہ دیکھ کر کہ یہ جوان ہے۔ میری خواہش پورا کر سکتا ہے یا نہیں اسے اپنا دل لگا لیتی ہے پھر کیا ہے دونوں خاندانوں کی ناک فلم کر کے ایک طرف رکھ دیتی ہے پس یہیں جسے نتائج اس شادی کے۔

عورت کے جذبات

مرد و بیوی عورت کسی ضعف کا جوان ہو جس قدر اسے حیات سے واسطے تڑکا۔ اس قدر اس میں قوت و تحمل زیادہ ہوگی اور جس قدر مزاج عاشقانہ ہوگا اور اس میں قدر کی روح متنی ہوگی کہ اس کو کوئی ہم جنس مل جائے جس کے ساتھ وہ اپنی زندگی کو وابستہ انجا دکرے۔ لیکن یہ خواہش کم و بیش ہر شخص میں پائی جاتی ہے۔ انتہا درجہ کا خنیا مزاج بھی اس خواہش سے محروم نہیں ہوتا چنانچہ ہم کو ایسے بہت سے واقعات کو علم ہے کہ ایسے آدمی جو دنیاوی کاروبار میں گرفتار ہیں ہر قسم کی کامیابی

نصیب، لیکن صرف ایک رفیق زندگی نہ ہونے سے ایسی زندگی گزارنے
پس گویا ان کی روحانی مستی چھین گئی ہیں۔

۱۲ ڈورڈو کارینٹ ۱۲ اس آرزو کو نہایت لطیف پیرایہ میں اس طرح بیان
کرتا ہے کہ دنیا میں ایک ایسی ذات کا ہونا ضروری ہے جس سے ہر قسم کے
تخیلات کا تبادلہ کیا جاسکے جس سے کوئی رائے بخشی نہ ہو جس کے بدلہ کا ہر
حقد ایسا ہی عزیز ہو کہ جیسا خود اپنا جس کے تعلقات میں میں خود کا امتیاز نہ ہو
جس کی ذات سے ہر وقت اور ہر ساعت ایک نئی روشنی ملے جس کے
ساتھ فطری ہمہ دی ہو یعنی اس کی ہر خوشی سے راحت اور ہر غم سے
تکلیف بچے۔ ایسی ذات کی دریافت کی آرزو دوسرے کی عزت پر غور و خوض
ہوتی ہے۔

صنف نازک کی بے بسی

عورت کے وجود میں آرزوئے لذت تنہائی اور دل کا اتنا بڑا جزو
ہوتا ہے جس طرح سمندر کے حواریاں کے خلاف کوئی قدرت نہیں رکھتا
اسی طرح عورت و مرد کے جذبات کے مقابل میں کوئی اصلیت نہیں رکھتی
بعض عورتیں تو ان باتوں کا مطلق خیال ہیں کہ میں لیکن اکثر عورتیں اس
محکومیت سے بے حد ناگزیر ہوتی ہیں عورت مرد کی خواہش کے سامنے
بے حد تسلیم کرنی دہی میں مرد اس کے وجود سے جب چاہتا ہے۔ فائدہ
اٹھاتا ہے اور جب چاہتا ہے بائبل فراموش کر دیتا ہے عورتیں بعض امور
میں مرد سے بالکل متعلقہ مثلاً یہ ماہ میں ایام حیض زمانہ حمل جب نواہد
بچہ شکم میں پرورش پاتا ہے اس کے بعد بچہ کی پیدائش اور زمانہ نفاس
صوب اپنے عوارض میں جن پر مرد کو کوئی اختیار نہیں ہوتا اور بظاہر بھی اس

مرد ہوتے ہیں کہ ان کو ہر شخص جانتا ہے لیکن صنف نازک کی زیادہ تنہائی
اس کی بعض تنہائی اور جزو انسان کے مشاہدے سے رہ جاتا ہے اس
نے ان کی کچھ پردہ نہیں کی جاتی۔

ہر ایک انسان سمندر کے رشتے کو اسے ہر وقت اسیے جب حواریاں
نہ ہوا اور اس کو جہاں تلاء پانی کی مہم بھی وہیں رہت نظر آئے اور وہ
عالم غریب و غریب میں سمندر کو فکون مزارع کے یہ کوئی تنہائی ہے۔
پس ایک محبت کہ ہوا ہے مشورہ کو یہ فکون انجی بیوی کی ہر دہی سے مشغول
ہوگا۔ اس سے اپنے جسم کو اپنی خواہشات کے برخلاف تنہائی لہر کے
ایام غریب دیتے ہوئے ظہور پذیر ہوتی ہے۔

اس مسئلہ کا ایک اور پہلو ہے اور عوام اسے بھی کوئی وقت نہیں دیتی
جاتی اس عورت کی مظلومیت دیکھیے۔ جسکے تنہائی جذبات اور جبریں
اور اس کا شوہر اس کے جوہن کے سمجھنے سے قاصر رہتا ہے اس زمانہ میں
ایسا بھی بڑا ہے کہ مرد کی خوشامی صفتی ہوتی ہے اس کو محبت کی پیچیدہ
راسوں کا علم نہیں جس سے واقف کار انسان ہی لذت حاصل کرتا ہے۔
ایسے شخص کو اپنی بیوی البتہ متلون مزاج زبان و راہ اور قابل فہم نظر آئے گی۔

بعض حالات میں جماع کو ممانع ہے

۱۔ کھانا کھانے کے بعد کھانا کھانے کا ہی مقصد نہ ہوا تھا خالی پیٹ اور کھانا کھا
کر فوراً جماع کرنا اسی واسطے منع ہے کہ موقوف طبعیت غذا کے ہضم کرنے
کی خواہش رکھتی ہے اگر جماع کی خواہش پیدا ہوگی تو غذا ہضم نہیں ہوگی جس
سے کئی امراض پیدا ہونے لگیں خالی پیٹ کرنے سے قوت زائل ہوگی جس کا نتیجہ ظاہر ہے

۲۔ ریاضت شفاقہ کے بعد بھی فیصل ممنوع قرار دیا گیا ہے کیونکہ طبیعت آرام کی خواہش مند ہوتی ہے اس کے خلاف کرنے سے برا نتیجہ نکلے گا۔

۳۔ بخوردی کی حالت میں عیاضت اسی وقت کرنی واجب نہیں کہ اس سے غلبہ اور پھیپھوں کو نقصان پہنچتا ہے۔

۴۔ دن میں بھی جماع کرنا درست نہیں کیونکہ فیصل و حشانیہ مانا گیا ہے اور اگر اس میں فعل سے حمل قرار دیا گیا تو جو اولاد پیدا ہوگی وہ سبچا ہوگی اور جماع کرنے والے کو بیابان کا عارضہ ہو جائے گا۔

۵۔ شدت مسر میں جماع کرنے سے خشکی اور شدت گریا میں جماع کیا جائے تو صفراوی امراض پیدا ہوتے ہیں۔

۶۔ ریح و خجکی کی حالت میں جماع کرنے سے جو کچھ پیدا ہوگا وہ بد بو اور بد مزاج ہوگا۔ اس لئے برہیز لازم ہے۔

۷۔ خمار منی کی حالت میں جماع کرنا منع ہے کیونکہ دل صلی حالت میں نہیں ہوتا اسی واسطے قنود و گندہن اور بے خوف ہوگا۔

۸۔ شوہر کے سامنے جماع کرنے سے جو کچھ پیدا ہوتا ہے وہ مغسوش مار کیا جاتا ہے۔ (۹) اگر صبح سفر کو جانا ہو تو بزرگ جماع نہ کریں ایک تو کوئی دوسری کے سبب سفر میں تکلیف ہوگی دوسرے کو بھٹکنا پڑے گا۔

۱۰۔ بوقت طلوع و مغرب آفتاب کے جماع نہ کریں ورنہ بچہ چرایا بترن ہوگا (۱۱) ہر سال سے کم عمر والے کو بزرگ جماع نہ کرنا چاہیے کیونکہ کبھی اس کا دیرینہ خام ہونا ہے (۱۲) ساٹھ برس کی عمر کے بعد جماع کرنا اس وجہ سے منع ہے کہ اس عمر میں لذت جماع جاتی رہتی ہے۔ (المتباہری)

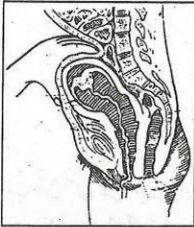
مجبوری ہو تو مضائقہ نہیں ہے۔

جننے کی تیسری حالت

یعنی

آئول کا گرنا

خدایا حیرے عجیب کارخانے ہیں۔ تیری مہمان تو آپ ہی جانتا ہے۔ لاکھوں مائل اور کروڑوں میلے تیری ایک ایک ہاتھ بھی کچھ پار نہیں پاسکتے۔ ایک ایک ٹکے کو دیکھنے سے تیری قدرت آشکارا ہے۔ وہی آئول جو ۹ ماہ پیٹ میں رہی اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد اس کا ذرا سا ٹکڑا اندر رہ جائے تو دہر ہلال کا کام دیتا ہے اور بخار کو پیدا کر کے جان کو تلف کر دیتا ہے۔ اس کے اندر رہنے کا یہاں تک خوف ہے۔ جوئی کہ بچہ پیدا ہوتا ہے تمام گھر کی عورتیں شور مچاتے لگ جاتی ہیں۔ ہائے آئول نہیں گری! اب کیا ہوگا! دانی جلدی کر۔ ہماری دایاں بے علم اور نا سمجھت ہاتھ ڈال کر کھینچتی ہیں اور عورت کی ہلاکت کا باعث بنتی ہیں۔



کیونکہ جب تک آئول رحم سے چھوٹی نہیں۔ اس کا ٹھیک کر باہر نکالنا گویا تو ذکر باہر لے آنا ہے۔ اس سے کچھ نہ کچھ اندر رہ جائے گا۔

بچہ پیدا ہونے کی گھڑی کے اندر مال اکثر خود بخود گر جاتی ہے۔ دس یا پندرہ منٹ کے بعد درد اٹتا ہے۔ آئول رحم سے باہر آ جاتی ہے۔ اب جب رحم سے چھوٹ کر باہر آ گئی تو ہاتھ ڈال

کر کئی بار ارد گرد گھمادیں کہ بجلی یا اور چیز پچھے ہو یا ذیلی سی ساتھ لگی ہو تو پہلی جائے۔ اس طرح گھماتے گھماتے آہستہ آہستہ باہر لے آئیں۔

ایک گھڑی کے بعد اگر درد اٹھے تو پیٹ پر آہستہ آہستہ ہاتھ پھیرنے اور انگریزی دوانی اچکا یا انگٹ آف ٹائی کا دینا نہایت مفید ہے۔

زچے کے بالوں کو اس کے منہ میں ڈال کر حلق تک پہنچایا جائے تاکہ انکائیاں لینے سے دم پر زور پڑے۔

بھونچ پتر۔ سانپ کی کینچلی دونوں کو اندام نہانی میں پہنچا دیں۔

بندراں ڈوڈی یا کڑوا کدو سانپ کی کینچلی سروس کی جھونکی بھی بہت مفید ہے۔

نوٹ: بچہ کا سر کل آنے کے بعد جب کدو سے نکلنے لگیں تو اس وقت سے لے کر جب تک آئول نہ کرے۔ ہاتھ سے پیٹ کو دبائے رکھنا چاہیے اس کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔

بچہ کی پیدائش کا ذکر مختصراً کر کے دست بستہ اتنا اس ہے کہ ان باتوں کو جس قدر ممکن ہو سک۔ دانیوں کو سکھلا دیں تاکہ ہماری دانیوں کچھ واقعیت حاصل کر کے ہمارے گھروں میں ٹھیک کام کر سکیں۔

خدا وہ دلی جلد لائے

جبکہ دایہ کا پیشہ تعلیم یافتہ دانیوں کے ہاتھ آئے اور ایسا نازک ذمہ داری کام کام چھاموں اور آدموں کی یہ علم عورتوں کے ہاتھ سے نکل جائے۔

جب وضع حمل میں تکلیف ہو

تو متوجہ ذیل دیسی ٹوٹکے مفید ہیں

پتہ کنڑا جس کو اپار مارک یا چڑچڑا بھی کہتے ہیں۔ اس کی جڑ پانی سے خوب باریک بنیں کر تاف کے نیچے ران اور اندام نہانی پر لیپ کر دیں۔ پچھت پتہ پیدا ہو جائے گا۔

یہ پتہ کنڑا سختی سخت چیز ہے کہ جب حالت نہایت سخت ہو اور بچہ نہ پیدا ہوتا ہو تو اس

کی جڑ تازی چار انگلی اچھی طرح صاف کر کے تاکہ کھردری نہ رہے۔ حاملہ کے اندام نہانی میں داخل کر دے اور عام حالتوں میں اس کو استعمال کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس میں دم کو باہر کھینچ لانے کی طاقت ہے۔

نوشادر۔ پودینہ دونوں کو رگڑ کر قتی بنا کر اندر داخل کریں۔

اسی تیل اور شہد رگڑ کر رانوں اور تنوں پر لیپ کریں۔

سانپ کی کینچلی کی جھونکی دیں۔

بندراں ڈوڈی بھی مفید ہے۔

گھوڑے کے دم کی جھونکی بھی بچے کو جلد پیدا کرتی ہے۔

سانپ کی کینچلی مٹی کے برتن میں رکھ کر جلا دیں اور راکھ کو گٹھ رکھیں اور بوقت ضرورت شہد میں ملا کر عورت کی آگٹھ میں سرمہ کی طرح سے لگائیں تو بچہ فوراً پیدا ہوگا۔

جب درد پکا پڑ جائے اور اس کا ہاتھ نہ کرنا منظور ہو تو رتی 2 رتی کینچا (کنڈویا) جس کو قاری میں خراشیں کہتے ہیں۔ پان میں رکھ کر عورت کو کھلا دیں۔

تے کی جڑ پانچ تے کے پانی میں رگڑ کر قتی بنا کر اندر رکھ۔ ترہ یعنی حقل۔

ختم گاجر 3 ماشہ سونف 3 ماشہ سوئے 3 ماشہ ختم مٹی 3 ماشہ بڑھ کی جڑ 3 ماشہ ملٹھی 3 ماشہ کا جوشاوند بنا کر پلانا بہت مفید ہے۔

الٹاس کا چھٹا تولہ یا سوا تولہ کا جوشاوند شکر ملا کر پلایا جائے تو مفید ہے۔

جننے کے بعد زچہ کی حفاظت

زچہ خانہ صاف اور سترا ہونا چاہیے۔ ہمدار بنائیاں پیدا کرتا ہے۔ جگہ اچھی نکلی ہوئی چاہیے۔ کم از کم چھ سات گز لمبی اور تین چار گز چوڑی ہونی چاہیے۔ اگر ہو سکے تو زچہ خانہ کا دروازہ موسم گرما میں جنوب کی طرف ہونا چاہیے۔

ہمارے گھروں میں جب عورتوں سے یہ کہا جائے کہ وہاں جگہ موجود ہے اور ہمارے ارد گرد کسی ہے تو وہ کہا کرتی ہیں کہ چلتی تو نہیں اور نہ ہی دکھائی دیتی ہے۔

صاحبان

وہ غورئیں جو ہوا کا وجود ہوتا بھی اچھی طرح نہیں جانتیں۔ ان سے یکسر توقع ہو سکتی ہے کہ وہ صاف ہوا کو سمجھیں۔ وہ تو اس بات سے بھی حیران ہو جاتی ہیں۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر اس کمرے میں ہوا نہ ہو تو ہم سب ہی دو چار ہی منٹ میں مر جائیں۔ ہمارے ملک کے لوگ اگرچہ یہ تو جانتے ہیں کہ ہوا پر ہی زندگی منحصر ہے مگر یہ بہت کم جانتے ہیں کہ عمدہ ہوا کی سخت ضرورت ہے اگر آج زچہ خانے صاف ہو جائیں تو بچوں کی تعداد موت آدمی رہ جائے۔ آج کل کے زچہ خانے کے پاس سے گزرنے تو پھر بھلا کب ممکن ہے کہ ناک نہ دھانا پڑے۔

نفسے بچے اور کمزور زچہ کو ذرا سی ہوا کی غرابی بہت خراب کر سکتی ہے۔ ہمارے شاستروں میں لکھا ہے کہ بچہ پیدا ہوتے ہی زچہ کے سر ہانے کی طرف ایک بڑا چڑا بھرتن پانی کا بھر کر رکھنا چاہیے اور یہ بھرتن کم از کم 10 دن تک رکھنا چاہیے۔ مخالف مذاق اڑاتے ہیں مگر نہیں معلوم کیا کیا راز اس میں بھرے پڑے ہیں۔ میں اس بات سے حیران ہوا کرتا ہوں کہ پہلے زمانہ میں جب کہ یہاں تک حالت تھی۔ کس قدر اعلیٰ انتظام صفائی کا ہوتا ہوگا۔

اب پانی رکھنے کا فائدہ سنئے

انسان زندگی بخش ہوا آسکین کو اندر لیتے ہیں۔ یہ آسکین اندر جا کر کاربن سے مل کر وات پیدا کرتی ہے اور آپ کاربن ایسڈ گیس ایک قسم کی زہریلی ہوا بن جاتی ہے۔ پانی میں اس زہریلی ہوا کو کھینچ کر طاقت ہے۔ اب تو مجھے یہ بتلانے کی ضرورت ہی نہیں رہی کہ پانی سر کی طرف رکھنے کی کیا ضرورت ہے۔

صاحبان: مبراہ ربانی اپنی غورقوں ماناؤں! بہنوں اور بیٹیوں پر دم کھاؤ اور زچہ خانہ کی حالت کو سدھا رو۔ کیا ایک دفعہ بچہ جن کر چھ ماہ بسترے سے نہ ہلنے کی حالت کو دیکھ کر آپ کو روٹا نہیں آتا۔ کیا متواتر بخار سے آپ کا دل نہیں گھبراتا۔ کیا آپ بچوں اور زچوں کی کمزوری کو محسوس نہیں کرتے اگر کرتے ہیں تو کیا آپ کا فرض نہیں کہ بدل و جان زچہ خانوں کو سدھارنے کی کوشش کریں؟

میں اس کے متعلق کن کن باتوں کا ذکر کروں۔ تمام گھروں کی عورتیں اپنے دلوں میں خیال کرتی ہیں کہ وہ زچہ کی حفاظت کرنا خوب جانتی ہیں مگر طرف یہ ہے کہ ایک دوسرے کے برخلاف ہیں۔ ایک کنبے میں اگر زچہ کو دودھ دینے کی اجازت ہے تو دوسرے کنبے میں اس کی سخت ممانعت ہے۔ کوئی پندرہ ہوئی نہلاتے ہیں تو کوئی کیا رہیں۔ کوئی چھتے اور کوئی پانچویں دن اور حیرانی یہ ہے کہ جو دن نہلاتے کے مقرر ہیں۔ اس دن زچہ کو چاہے بخار ہی کیوں نہ ہو۔ وہ اپنی ریت پوری کرنے سے باز نہیں آتیں۔

اب اس کا چہ نہیں لگتا کہ اگر ایک شہر بلکہ ایک گلی کے ایک گھرانے کو دودھ منید ہے تو دوسرے کو کیوں منتر ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ان عیاریوں کو تو علم ہی نہیں۔ وہ تو سنی سنائی کرنا جانتی ہیں اور ہمارے لوگ اب حتیٰ نہیں کرتے کہ معلوم کر کے ان کو سیدھے راستہ پر لا دیں اور بھلا ہمارا بھی سارے مضمون لکھنے کا کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ اگر آپ لوگ ان اصولوں کو اچھی طرح سمجھ کر گھروں میں ان پر عمل نہ کریں۔

علاوہ مکان کی اعلیٰ صفائی کے جس کا ذکر کیا گیا ہے۔ چند موٹے موٹے اصولوں کو اچھی طرح سمجھ کر گھروں میں ویسا برتاؤ نہ کریں؟

بچہ پیدا ہونے کے بعد ہی بہت سخت گرم اشیاء دی جاتی ہیں۔ یہ اگر موسم سرما ہو اور زچہ کی طبیعت بھی سردی کی ہو تو بہت ہی مفید پڑتی ہیں ورنہ کچھ بھون دیتی ہیں۔ اس واسطے موسم گرما میں ذرا کم گرم اشیاء کا استعمال کریں۔ بچے کو بھگا یہ خوشی کا نسخہ دیا جاتا ہے۔ حمل والے گھر اس کو پیلے ہی بنا رکھیں۔ بچہ پیدا ہونے سے چھ یوم پہلے کھلانے سے بچہ آسانی پیدا ہوتا ہے اور زچہ کی طاقت بہت زائل نہیں ہوتی ہے اگر بعد آرام 40 یوم تک استعمال کیا جائے تو بچہ اوز لچکا اکثر بیمار یوں سے محفوظ رہے ہیں۔ بچہ موٹا تازہ رہتا ہے اور عورت جلد جوان ہو جاتی ہے۔

نسخہ سو بھاگیہ شوشی (سوہاگ سوٹھ)

ذنبیل (سوٹھ) ڈیڑھ پاؤ، گھی گائے ڈیڑھ پاؤ، دارچینی ڈیڑھ پاؤ، الہی خودہ 2 تولہ زیرہ ساہ 1 ایک تولہ، عطر قرعہ 4 ڈیڑھ، بدھاوا ڈیڑھ، تولہ بھلا مول ایک تولہ، بارے کی جڑ 2 تولہ، خش ایک تولہ، خش ڈیڑھ، مندل سفید ایک تولہ، زیرہ سفید ایک تولہ، ستارہ ایک تولہ، مرچ سیاہ

ذیہ تولد سنگھارا 2 تولد اجود ایک تولد کشش (میدہ) ایک تولد بادام گری 20 تولد تھیر پات ایک تولد ناگ گیسر ذیہ تولد جاتری ایک تولد مغز کنول کدہ (کول دودھ) ذیہ تولد تھیرلا (ہرڈ) بیہڑہ آلمہ ایک تولد چاب ایک تولد ناگرموٹھا ذیہ تولد اگر سیاہ (عود خالص) ایک تولد اسٹندھ ناگوری 2 تولد لوگ ذیہ تولد موصلی سفید 2 تولد جاکٹل ایک تولد کنکول مرچ ذیہ تولد 5 تولد گری اخروٹ 15 تولد پستہ 20 تولد دودھ گائے یا بکری 5 سیر کھاڑا ڈھالی سیر۔

ترکیب: فحشیل کو خوب باریک کریں اور کڑاں میں دودھ ڈال کر چھلے پر رکھ کر چھپے آگ جلا دیں۔ جب دودھ آدھا رہ جائے تو باریک شدہ سوختہ ڈال دیں اور کچھی سے ہلاتے رہیں۔ کھویا بن جانے پر کڑاں میں کھی ڈال کر چھلے پر رکھیں جب کھی گرم ہو جائے۔ کھویا ڈال کر ایسا بھون لیں کہ کھویا نہ تو کچا رہے اور نہ بھلے جائے بلکہ لال ہو جائے پھر کھیتی کی چاشنی چار کریں۔ تمام ادویہ کو کوٹ پھان کر میہہ جات کو صاف کر کے سب کو کھویا سمیت چاشنی میں ڈال کر چاہے لڑو بنا دیں اور چاہے برقی کاٹ لیں۔

خوراک: آدھی چھٹانک موسم سرما میں گرم دودھ اور موسم گرما میں تازہ دودھ کے ساتھ۔

اس سے مرد کی امراض خفیہ بھی دور ہو جاتی ہیں۔ مرد بھی کھا سکتا ہے۔ ایام زوجگی میں جو بخار ہوتا ہے۔ وہ بھی دور ہو جاتا ہے۔

نوٹ: خدا خواستہ اگر کوئی چیز نہ ملے نہ ڈالیں۔

نوٹ: موسم گرما ہو تو جاتری اور جاکٹل نہ ڈالیں۔

بچہ پیدا ہونے کے بعد کئی روز پانی نہیں دیا جاتا۔ یہ بھی مضر ہے جب عورت کو پیاس لگے تو کیوں نہ اسے بھجانے کی کوشش کی جائے۔ یہ تو تانا کہ اگر دودھ سے کام چل جائے تو اچھا ہے مگر سوال یہ ہے کہ جب بچہ پانی کے لیے تڑپتی ہو تو اس کو پانی نہ دینا کیا فائدہ رکھتا ہے۔

بچہ پیدا ہونے کے 24 گھنٹے تک پانی نہ دیں۔ ہمدازاں اگر بچہ کو پیاس لگے تو تھوڑا تھوڑا دیں۔ ایک دفعہ زیادہ پانی پی لینا بھی مضر ہے۔ دو وقت کھانا کھانے کے وقت تھوڑا سا اور پھر دن میں ایک دفعہ ضرورت ہو۔ تو دے سکتے ہیں۔ دودھ پینے کی کال اجازت ہے۔ مردیوں میں

گرم اور گرمیوں میں ایک دن کے بعد سرد پانی کی بجائے اگر عرق گاؤ زبان عرق بادیاں یا عرق گلاب میسر ہو سکیں تو بہتر ہے۔

بعض گھرانوں میں دس دن تک کھانا نہیں دیا جاتا۔ یہ بھی اچھا نہیں ہے۔ دو دن تک دودھ اگر ضرورت پڑے تو ساگودانہ دیں۔ ہمدازاں نرم غذا کھجور چاول ساگودانہ شروع کر دیں اور کھی کا استعمال بھی دن بدن حسب توفیق زیادہ کرتے جائیں۔ سات دن بعد ابھی مقدار میں دیا کریں اور ذیہ ہاہ تک دیتے رہیں۔ گیارہویں دن کے بعد معمولی خوراک دے سکتے ہیں اور سوہاگہ ٹشٹی۔ (جس کا نسخہ اوپر دیا چکا ہے۔ دو دنوں وقت شروع دن سے ہی دے سکتے ہیں۔ یہ دوا کی دوا اور اعلیٰ غذا کی غذا ہے۔

نہانے میں بے قاعدگی ہمارے ملک کی بہت سی زچوں کی بیماری کا باعث ہے۔ خاص مقررہ دنوں مثلاً پانچواں گیارہواں تیرھواں اور اکیسواں وغیرہ دنوں پر ہی نہلایا جاتا ہے۔ چاہے عورت قابل ہو یا نہ ہو۔ میرے خیال میں اگر عورت تندرست ہو اور سردی گرمی برداشت کرنے کے قابل ہو تو پانچویں دن سے ہی شروع کر کے روزانہ نہا سکتے ہیں اور اگر بیمار ہو یا کمزور ہو تو ایک ہاہ تک بھی نہلانا ضروری نہیں پس نہلانے میں اس اصول کو یاد رکھیں۔

زچہ کو پانخانہ باقاعدہ آتے رہنا چاہیے اگر قبض معلوم ہو تو چوتھے دن ترنجبین ایک تولہ یا شیر خشک ایک تولہ عرق گلاب میں بھگو کر مل کر چھان کر پلا دیں اگر ضرورت باقی ہو پھر پلا دیں۔

زچہ کو مندرجہ ذیل کی اجازت ہے۔ گرم اشیاء باغمل اور پادی کو دور کرنے کی اشیاء بیقین پیاز پٹنے کا پانی چرائی ساکھی کے چاول کھجور باضری قوی کرنے والی اشیاء گڑ والی اشیاء اور آڑو۔

مندرجہ ذیل کی ممانعت ہے۔ بہت محنت کرنا قصہ کرنا جماع کرنا پانخانہ اور پیشاب کے زور کو روکنا قابض اور ہماری چیزوں کا کھانا۔

دوا نہیں کے بے علم ہونے کی وجہ سے جوانے میں جو بے اعتدالی ہوتی ہے۔ اس کے

بعد وضع حمل خون جاری ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ تھوڑا تھوڑا تو اکثر نکلا ہی کرتا ہے اور اس کا کچھ حرج بھی نہیں ہے اور نہ ہی اس کے علاج کرنے کی ضرورت ہے مگر جو معمول سے زیادہ شروع ہو جاتا ہے۔ وہ البتہ نقصان دہ ہے اور اس کا علاج لازمی ہے۔ یہ خون جب ہی جاری ہوتا ہے جب زخم ٹھیک طور پر نہ سکرے۔

اس کا علاج اول سے ہی کر چھوڑنا اچھا ہے اور وہ اس طرح ہے کہ جب بچہ کندھے تک باہر آئے تو ایک گورت زچہ کے پیٹ کو دبا کر پکڑے اور جب تک کہ آؤں نہ گر جائے۔ اسی طرح پکڑے رہے۔ بعد ازاں ایک کپڑا پیٹ پر باندھیں۔

علاوہ ازیں یہ بھی ضروری ہے کہ آؤں کھینچ کر نہ نکالی جائے۔ انگریز لوگ بچہ پیدا ہونے کے بعد آرگٹ آف رائی ایک دتی یا ایک ڈھرتی زچہ کو کھلا دیتے ہیں۔ اس سے رحم سکر جاتا ہے اور خون جاری ہونے کا اندیشہ نہیں رہتا۔ واقعی اچھی ایجاد ہے اور عمدہ بات کو اختیار کرنے میں کیا ڈر ہے۔ اگر خون جاری ہو جائے تو دسی علاج مندرجہ ذیل ہے۔

موسل سفید، شتقل، پسیا، شاں، شلب، کا پھل، سمندر سوکھا، ماج۔ ہر ایک قسم ۴ تولہ گل دھواؤ، کرکس، لودھ، پٹھانی، بھکو، گوند نکیر، گوند کیر، گوند بھیری، دونوں۔ سیاری آٹھ آٹھ تولہ، طہاشیر، خورڈو، تولہ، بادام، ناریل، چھوہارہ، کشمش وغیرہ مغزبات جس قدر ضرورت ہو ڈالیں۔ روغن زرد آٹا، کھانڈ، قریب چار سیر لے اور عام کاغذ سے کے مطابق چغیری تیار کر کے مندرجہ ذیل اشیاء کو ڈال دیں۔ یاد رہے کہ گوند نکیر کو کھل لیتا چاہیے۔

دونوں موسلی، سنبل، سیاری، دکنی، پٹک، توڑ، خم، سیرانی، خم، گاجر، پنڈ، پنڈ، خم، کوٹھ، گل دھواؤ، گوند، پلاس، اندر جو، چٹا، پھل، مول، پائیں، سمندر سوکھا، بادام، اجروان، دکنی، جال کھانا، سوکھا، گوکھرو، باجڑ، داہنچی، موچس، کرکس، پھلی نکیر، لالچی، کالان، اسکندہ، ایک ایک تولہ، سنگ جراثیم، قاتولہ۔ یہ چیزیں لاکر مندرجہ بالا طریقہ سے چغیری بنا کر استعمال کریں۔ مرد کے واسطے بھی مفید ہے۔ مٹی کو گاڑھا کرتی ہے۔ جریان کو دور کرتی ہے اور طاقت بخشتی ہے۔

جب تک عورت دودھ پلانے۔ جماع سے پرہیز کرے اگرچہ عورت کو تو اتنا نقصان نہیں مگر بچہ کے واسطے چھری کا کام دیتا ہے۔ بچہ پکڑو ہو جاتا ہے تمام اس کی طاقت زائل ہو جاتی ہے اور اگر حمل بھر گیا تو پھر یہ دودھ اس کے واسطے زہر قاتل ہے۔

عورت کے دودھ کم آتا ہو تو بچہ اچھی طرح پرورش نہیں پاتا۔ اس کے واسطے مندرجہ ذیل نسخہ جات ہیں:

دودھ چاول غذا کھایا کریں۔

بچہ ناگرم تھا، آتیں بڑی بڑا دیواز، ماگ، کسر، نیلوفر ہر ایک ۲ تولہ جو کوب کر کے آدھ سیر پانی میں جوش دیں۔ جب آدھ پاؤ کے قریب پانی رہ جائے۔ مل چھان کر ہر روز پلائیں۔ مصری ڈال سکتے ہیں۔ اس سے دودھ بہت جلد اتر آتا ہے۔

سوف، ستار، برابر جیس کر پانی کے ہمراہ کھلا دیں۔

گلوگائے کے دودھ میں پکائے اور گائے کا گھی ملا کر کھائے۔

اگر دودھ بہت زیادہ آئے اور بچہ کی ضرورت سے بڑھ کر ہو اور اس کے سبب سے عورت کے پستانوں کو پھوہ اور درد ہو تو دودھ دوسرے بچے کو پلا دیں یا اوپر منہ کے کھر یا مٹی اور منک کا فور کا لیپ کریں۔

بچہ بھڑک رہا ہو سفید جیس کر سرکہ میں گھوٹ کر چھاتی پر لیپ کر دیں۔

اگر زیادہ ہونے کی وجہ سے جم جائے اور درد ہو تو مندرجہ ذیل علاج ہیں۔

موگک، ساٹھی کے چاول، دونوں کو پانی میں جیس کر نیم گرم چھاتی پر لیپ کریں۔

بخندہ ۲ تولہ دودھ میں گھوٹ کر نیم گرم کر کے لیپ کریں۔

بچہ پیدا ہونے کی وجہ سے عورت کو انعام نہائی میں در درستی ہے۔ اس کو دہانا اور سیکنا ضروری ہے مگر ایضاً وغیرہ سے بہت زیادہ سیکنا ٹھیک نہیں۔ پست ۴ تولہ پانی میں ڈال کر پکا دیں پھر دودھ ملا کر فلائین۔ نبات یا خندے کو اس میں بھگو کر ذرا پیچ کر گرم گرم تلوں پر سیک کر دیں۔ تمام دروغی بند ہو جائے گی اور زخم کو بھی آرام ہوگا اور جو آلائش باقی ہوگی وہ تمام نکل جائے گی اگر ۴ تولہ شراب بھی ملا لیں تو بہت مفید ہے۔ شراب کا پینا تو ہر حالت میں منع ہے مگر لگاتار نہ پرائیں۔

تیار کیا جاتا ہے۔ اس کو بھی تیار کریں۔ یہ دوسرا نسخہ سوماگہ سوٹھی کا نسخہ ہے۔ 6 ماشہ سے 2 تولہ تک حسب طاقت کھلا دیں۔ سکا روگ کے واسطے نہایت مفید قوت ہاضمہ کو بڑھانے والی ضعف کو دور کرنے والی ہے۔ مرد کے واسطے بھی مفید ہے۔

سوخہ مرچ سیاہ، پٹیل، ہرڑ، زیزہ، آملہ، زیزہ، چ، پترن، الائچی، ناگ، کیسر، ناگرموتھا، جانتل، دھنیا، لوگ، جٹا، ہائی، اندر، ہرڑ، اجوا، سن گل، دوا، ستاؤر، کالی، موسلی، لودھ، گج، پٹیل، چروٹی، گلو، کافور، مندل، سفید، مندل، سرخ، ایک، ایک تولہ، ہارک، پتھر، کرپڑا، جھان، کر کے، بادبان، کا، سونف، 12 تولہ، 32 گھی، 3 تولہ، دودھ، گائے، دوسر، کھاڑ، دوسر، سوماگہ سوٹھی کی مانند تیار کریں۔ سوخہ کی جگہ سونف کا سونف سمجھیں۔ خوراک 6 ماشہ سے 2 تولہ تک دودھ بکری کے ساتھ دینے سے عورتوں کے جسم کو توانا کرتا ہے۔ کھائی، دھ، ضعف، ہاضمہ، اسہال وغیرہ کو دور کرتا ہے اور پرہوت روگ کے لیے بھی مفید ہے۔

جنیر، بونٹی، ایک، عدد، ٹوپی، لوگ، 3 عدد، مغز، بادام، مغز، 1/2 عدد، روغن، زرد تین، قطرہ، 2 گولیاں بنا دیں اور تین گھنٹے کے واسطے سے ہر دو گولیاں دے دیں۔ اس کے کھانے سے تمام مواد بذر، یہ پسینہ دور ہو جاتا ہے اور صحت ہوتی ہے جبکہ بیماری کا زور ہو۔ یہ دوائی مفید پٹیلی ہے۔

ہیر، بونٹی، ایک، عدد، زعفران، 3 رتی، 3 عدد، 3 عدد، ہاتھ سے مل کر 5 عدد گولیاں بنا دیں اور دو دو گھنٹے کے بعد دیں۔

شکر، شمشک، 6 ماشہ، پتھناگ، 6 ماشہ، سہاگ، بریان، 6 ماشہ، حقیر، حرقا، 6 ماشہ، مرچ سیاہ، 6 ماشہ، پٹیل، 6 ماشہ، لوگ، 6 ماشہ، انون، 6 ماشہ، اول، پتھناگ اور پٹیل کو شیر، برگ، پان سے دوپہر کھل کر پھر دیگر دوائیوں کو ملا کر سکھا رکھیں اور ایک ایک رتی کی گولیاں بنا دیں۔ خوراک ایک گولی سے 5 گولی تک حسب حزان، عمر اور مرض کے دیں اگر قریب غشی اور بے حواسی کے بھی ہو تو آرام آئے۔ یہ دوائی سرسام کو بھی مفید ہے۔

پارہ، شمشک، 10 ماشہ، آملہ، سارگندھک، 10 ماشہ، سہاگ، بریان، 10 ماشہ، چڑا، 10 ماشہ، مرچ سیاہ، 10 ماشہ، جانتل، 10 ماشہ، ستورہ، 30 ماشہ، لوگ، 40 ماشہ، پٹیل، 10 ماشہ، اول، پارہ اور

پرسوت روگ کا بیان

اگر بعد بچہ پیدا ہونے کے آلائش اندر دم کے رد جائے یا دم میں زخم یا دم ہو جائے اور اس کی آلائش جھ ہو جائے تو دم میں نقص پیدا ہو کر استریاں گروئے معدہ وغیرہ خراب ہو جاتے ہیں اگر آئول کا کھلا رہ گیا ہے تو دوسرے دن بخار ہو جاتا ہے اور درد کے ساتھ اس قدر بڑھتا جاتا ہے کہ قہوڑے ہی دلوں میں موت آ جاتی ہے اگر کم آلائش اندر ہے تو بخار آہستہ آہستہ بڑھتا ہے۔ اسہال، درد وغیرہ کی اکثر شکایت رقی ہے۔ بعد کچھ مدت کے کئی تو مر جاتی ہیں اور کئی وجع الغصہ وغیرہ امراض میں ہمیشہ کے واسطے پھنس جاتی ہیں۔

واضح ہو کہ پرسوت روگ میں چپ کے ساتھ اکثر اسہال ہوا کرتے ہیں۔ یہ بیماری بڑی سخت ہے۔ اس کا علاج شروع میں ہی کرنا چاہیے ورنہ خطرہ جان ہے۔ اصول ملا یہ ہونا چاہیے کہ دم کی آلائش کو دور کیا جائے۔ یہ ادویات سے بھی ہو سکتا ہے اور انگریزی دوائیاں بھی ہاتھوں ہی سے نکالتی ہیں۔ دم میں مندرجہ ذیل پچکاری کرنے سے بھی آلائش صاف ہو جاتی ہے۔

نسخہ: گائے کا پشاپ، سرکہ، مٹھا، تینوں کو ملا کر پچکاری کریں یا ہرڑ، زیزہ، آملہ، ہوزن کے کاڑے سے پچکاری کریں۔

سوخہ، ایک تولہ، مرچ سیاہ، 2 تولہ، پٹیل، 2 تولہ، میدھا، ٹک، 6 ماشہ، چاوتری، 2 تولہ، دینا، قہوٹھا، 2 تولہ، سب کو سنبھالو کے پتوں کے رس سے ایک پھر کھل کر دیں اور پتے کے برابر گولیاں بنا دیں اور ایک گولی ہر روز کھلا دیں۔ تمام قسم کے پرسوت روگوں کو دور کرے گا۔

سوماگہ سوٹھی بھی جس کا ذکر پیچھے ہوا۔ اس کے واسطے مفید ہے۔

کیسرو، سنگاؤ، کنول کے چ، ناگرموتھا، زیزہ، سفید، زیزہ، سیاہ، چاوتری، لوگ، چھریلہ، ناگ، کیسر، تمال، پترن، گل، دوا، الائچی، خورد، سونف، پٹیل، مرچ سیاہ، ستاؤر، کیور، پکڑی، ہر ایک، 2 تولہ، کشتہ، فلواد یا آہن، 4 تولہ، کشتہ، ایک، 4 تولہ، سوخہ، 32 تولہ، کھاڑ، زیزہ، سیر، گائے کا گھی، 32 تولہ، دودھ، گائے، دوسر۔ جس طرح سوماگہ سوٹھی کو

گندھک کو دوپہر کھل کر کریں پھر دیگر ادویات کو عرصہ تین روز تک ادھک کی دس سے کھل کر کریں۔ خوراک $\frac{1}{2}$ دلی سے ایک دلی تک تمام قسم کے سرسام ہادی کی امراض اور بخاروں کو مفید ہے۔

کشیہ سک (سیسہ) 56 ماش، کشیہ سنگیا 28 ماش، پتیل 28 ماش، بچھنگام 14 ماش، پارہ 14 ماش، گندھک 14 ماش، خاکستر جنگلی ادولہ 14 ماش، اول پارہ اور گندھک کو دوپہر کھل کر کے کھلی کریں پھر بچھنگام اور پتیل کو کھل کر کریں۔ بعدہ تمام ادویہ کو ملا کر دو روز کھل کر کریں۔ خوراک ایک دلی مٹھ کے ساتھ دیں تو تمام ہادی کی امراض، باقی امراض، سرسام، سینچات، پرست و غیرہ دور ہوتے ہیں۔ اس کی سوار لینے سے سر درد دور ہو جاتی ہے اور مریش بے ہوشی سے ہوش میں آ جاتا ہے۔

پارہ مٹھلے ایک تولہ، گندھک آلمہ سار مٹھلے ایک تولہ، بچھنگام مٹھلے ایک تولہ، حترہ سیاہ ایک تولہ، زیرہ سفید ایک تولہ، پتیل ایک تولہ، اول پارہ اور گندھک کو کھل کر کریں پھر تمام ادویہ ملا کر تین روز کاغذی لیٹوں کے پانی سے کھل کر کریں پھر تین دن ٹھیکہار یعنی کوار گندل کے دس میں کھل کر کریں۔ خوراک ایک دلی تمام قسم کے بخاروں، سرسام، پرست روگ میں بلذق مناسب کے ساتھ کھلا دیں۔ نہایت ہی مفید ہے۔

ہرزیمیزہ، آلمہ ہم وزن لے کر ان کا جو شانہ بنا کر پچکاری کے ذریعہ سے استعمال کرنا نہایت مفید ہے۔

بھری ایک رشتہ دار صورت کو پرست روگ تھا۔ بہت علاج کرنے کے بعد شیر کی تھوڑی سی چربی گڑ میں ملا کر دینے سے آرام ہو گیا۔

دس مول کا کاڑھا کر کے کھلی کا کریم گرم پینا بھی نہایت مفید ہے۔

دیودازج، کلہ پتیل، سوٹھ، کاکھل، ڈاکرموتھا، جرات، سنگی دھنیا، بلبلہ، دڑک، پتیل، کینڑی، کوکرو، دھانتر، بھکلیہ، جنک ملا دے اور بھر پانی ملا کر آگ پر رکھے جب دو چھشاک پانی رہ جائے اتار کر مل چھان کر پلا دے تو اس کا پرست روگ دور ہو جائے۔ دڑک کھائی بخار دس روز پچاس، پلن، سہال و غیرہ تمام برائیاں دور ہو جائیں۔

ذریعہ کلچنی، بادیان خورد، بادیان کلان، اجوز دھنیا، سوٹھ، مٹھر، پتیل، چٹا مول، چترک، پاؤبیر، بھاری کندر، کھنیا، ہر ایک قسم 400 تولہ، دودھ دو سیر، کھی پاؤ بھر، قد سیاہ توام کر کے باقی تمام اشیاء داخل کر کے رکھے۔ خوراک 6 ماش سے $1\frac{1}{2}$ تولہ تک۔

کھانے سے پرست روگ دور ہو اور بھوک بڑھے۔



شلوک

یہ دیکھ کر مٹھر ہے۔ خدا ہدایت فرماتا ہے کہ اے لوگو! ہمیشہ ایسے پراقتنا کرو کہ اے سب کے مالک اے سب کے رضا دلوں کے مالک! بخور جتنی بری عادتیں ہیں۔ ان کو ہم سے دور کر دیجئے اور جو اچھی عادتیں اور اچھے فعل ہیں وہ ہم کو بخنیے۔

بھجوتوں میں پڑ کر ہی انسان بری عادتوں میں پھنس جاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ بھلائی کی نسبت برائی کا اثر بہت جلد ہوتا ہے۔ جب یہ ہے کہ برائی میں اس وقت تو سکھ و آئند معلوم ہوتا ہے مگر پیچھے رہتا پڑتا ہے۔ چھوٹی مصلیٰ والے انسان اس جھوٹے سکھ کے پیچھے پڑ کر اپنا دین دنیا

جاہ کر لیتے ہیں۔ بچے کا دل نرم ہوتا ہے۔ ماں باپ مگر نئے تعلیم حاصل کرنے کے واسطے بھیجتے ہیں مگر وہ بڑے دوستوں کی بری صحبت میں پھنس کر لکڑی بری عادتوں کا مرتکب ہوتا ہے کہ جن کا خیاں وہ اس کو ساری عمر اٹھاتا پڑتا ہے۔ میں حکیم ہوں اور میں یہ دیکھ کر حیران ہوتا ہوں کہ اکثر باپ اور بڑے بڑے مجدد والے کسی بے مزہ اور دکھ کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ میں نے ایک دفعہ جب عادتوں کی خرابیاں مختصر ایک رسالہ امراض مخصوصہ میں لکھیں تو مجھے بیٹیاں ایسے خطوط وصول ہوئے کہ کاش کہ یہ کتاب مجھ کو پہلے ملی ہوتی۔

لو لکھے بچا دے نہیں جانتے کہ جس بری عادت میں ان کے بے وقوف دوست ان کو لے جا رہے ہیں۔ وہ کس قدر ان کو جاہ کرے گی اگر سکولوں میں لڑکے ایک اور پاک زندگی بسر کریں تو ساری عمر مزے سے رہیں۔ نہیں تو جو کچھ حالت ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ نہ دفعہ کا کام کر سکتے ہیں نہ گہرست کے کام کر سکتے ہیں۔ اگر میں ان خطوط میں سے چند کو بھی پیش کروں جو کہ آئے دن مجھ کو وصول ہوتے رہتے ہیں تو اسے لڑکوں کو حیران ہو جاؤ اور تم کو معلوم ہو جائے کہ ہندوستان کی جسمانی حالت اور روحانی حالت گرتے جانے کی کیا وجہ ہے تاہم ایک دو چھوٹے خطوط میں ضرور نقل کرنا چاہتا ہوں۔ تاہم دینا اچھا نہیں ہے ہم کسی کا نام ظاہر نہیں کیا کرتے۔

ایک طالب علم پڑھاؤ خان سے لکھتے ہیں:

میں جس وقت 13-14 سال کی عمر کا تھا۔ بری صحبت نے سیاست کو دیا یعنی خفیہ بدکاری کی عادت ایک بے وقافانہ سکھا دی۔ میں نے تقریباً $2\frac{1}{4}$ برس اس کو کیا پھر ایک بدچلن لڑکے نے میرا اور کام خراب کر دیا۔۔۔۔۔ جب یہ عادتیں نہ پڑی تھیں جب اچھا پڑتا تھا مگر اب ان عادتوں کا نتیجہ ملنے لگا۔ رات کو دوسرے تیرے دن ہیروئن گر جاتا ہے۔ دماغ اتنا کمزور ہو گیا ہے کہ کیا لکھوں۔ تقریباً کمزور شد۔ اب میری عمر 17-18 برس کے درمیان ہے گو ظاہر شکل و صورت اچھی ہے مگر اندر سے کھوکھلے دوست کی طرح ہوں۔ یہ امر آپ جیسے بزرگ کی طرف لکھنا سخت شرمناک ہے پر کیا کروں گی علاج کے کچھ فائدہ نہیں ہوا ہے۔ اس سال انٹر کا امتحان دیا ہے۔ شاید بھی اسی سال ہو جائی ہے۔ دل شکم اور اواس رہتا ہے۔۔۔۔۔

ایک اور خط جو سرگودھا سے وصول ہوا درج کر کے آگے چلتا ہوں:

میری اور استان پرانی ہے اور 1899ء سے شروع ہوئی ہے۔ میں جماعت میں قدرے کمزور تھا اور میرے استادوں اور والدین نے مجھے میری جماعت کے مانٹیر کے سپرد کیا جو میرا ہم عمر تھا۔ اس کو اپنے ہاتھوں اپنا متناہس کرنے کی عادت تھی۔ اس نے مجھے یہ بد عادت سکھلا دی۔ 1900ء کے آخر میں یعنی پورے ڈیڑھ سال بعد۔ بعد آنے عقل کے اس بات کو ترک کر دیا۔۔۔۔۔ مجھے پیشاب کے ساتھ حیرت آنا شروع ہوا۔ احتکام شروع ہو گیا۔۔۔۔۔ اعضاء رکیح کمزور ہوئے۔۔۔۔۔ اب اعضاء رکیح نہایت ہی ڈھیلے معلوم ہوتے ہیں۔ حیرت بہت چلتا ہو گیا ہے۔ دل ہر وقت پریشان رہتا ہے۔ حافظہ بالکل خراب ہو گیا ہے۔ کل کی بات یاد نہیں رہتی۔ اب صرف آپ کا سہارا لیتا ہوں۔۔۔۔۔

مزید دا بہت عام عادتیں جن سے جسم کا سورج حیرت (وہ مادہ سفید جس سے اولاد ہوتی ہے۔ انسان کا لڑک) نکلتا رہتا ہے۔ جاہ کر دیتی ہیں اچھی پیشاب کی جگہ کو بھی مت لگاؤ۔ صرف غسل کے وقت میل صاف کر لو۔ ہاتھ لگانے سے بری عادت ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ جو دوست تم کو پوشیدہ تعلیم دے اور کہے کہ اس میں کوئی لطف ہے اور تمہیں اس کی طرف ملاحظہ کرے۔ تم اس کی ایک نہ سننا ورنہ ساری عمر روگے۔ جو بد قسمتی سے اس عادت میں پھنس گئے ہیں۔ ان کو آج سے ہی قسم کھانی چاہیے۔ حیرت کی تعریف ایک قطرہ حیرت کا 100 قطرہ خون کے برابر ہوتا ہے جو کچھ ہم کھاتے ہیں۔ سب سے پہلے معدہ میں اس کا رس بنتا ہے پھر جوں جوں وہ پکا ہے۔ اس کا خون بنتا ہے۔ خون سے گوشت بنتا ہے۔ گوشت پک کر جو اس کا طعم نکلتا ہے۔ اس سے چربی بنتی ہے۔ چربی سے ہڈی بنتی ہے۔ ہڈی کا طعم چھتا ہے اور ہنجا کا بھی طعم دیرین ہے۔ یہی جسم کا سورج ہے۔ دیکھتے ہیں بچہ بچہ جس سے انسان انسان کہلاتا ہے۔ اس کے نہ ہونے سے مرد مرد ہی نہیں ہے۔ اس کی جتنی تعریف کی جائے قہوڑی ہے۔ تقریباً دس سال کی عمر میں پیدا ہونا شروع ہوتا ہے اور سولہ سال کی عمر یعنی آغاز جوانی میں تو یہ خوب پیدا ہوتا ہے۔ اس وقت قدرتی ہے کہ انسان کے دل میں جوش سا پیدا ہو۔ اس کا من دنیاوی باتوں

ڈاکٹر پائیکل ایک بت ساز کا ذکر ہوتا ہے۔ جو کہ تمام لیاقت بری عادت کے ذریعے کھو کر پائگل ہو گیا تھا۔

ڈاکٹر شرف ایک گھڑی ساز کا حیرت انگیز واقعہ بیان کرتا ہے کہ یہ نہایت ہوشیار و متحرک تھا۔ 17 سال کی عمر میں اس نے بری عادت کو شروع کیا۔ کوئی دن اس کے بغیر نہ گزرتا تھا۔ بعض دفعہ دو تین بار آخر درماغ یہاں تک کمزور ہو کہ جب وہ اپنے ہاتھوں اپنا ستیا پاس کرتا۔ اس کے بعد تھوڑے عرصہ کے واسطے بے ہوش سا ہو جاتا۔ مگر پیچھے کوکر جاتا اور گردن پھول جاتی۔ آخر بے ہوشی اور کمزوری کا واقعہ بہت بڑھ گیا۔ ابھی تک وہ نہیں سمجھا اور آخر اس قدر بڑھ گئی کہ ذرا چھوٹے سے بھی حیرت فوراً نکل جاتی آخر وہ ہر دفعہ 8 سے 12 گھنٹہ تک بے ہوش رہنے لگا اور اس اثنا میں کھانا چٹا بھی حرام ہوتا تھا۔ کمرش میں ناقابل برداشت درد ہوتی تھی۔ آخر وہ اس قدر کمزور ہو گیا کہ مردہ پڑا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ زرد ناقابل حرکت منہ سے پانی جاری تاک سے خون پچھن شروع ہوئی اور ہر صبح کے ساتھ حیرت نکلتی۔ ہر وقت حیرت جاری۔ آخر کار سانس بھی ٹپک ہو گیا اور کیا کیا بیان کرو۔ از حد تکلیف پا کر اور دیکھنے والوں کو حیرت دے کر مر گیا۔

ڈاکٹر ڈیرین ایک آدنی کا جس کو بری عادت سے اول مرگ اور بعد موت آئی ذکر کرتا ہے۔

ڈاکٹر ایکنس بری عادت والے کی مثالیں یہ بیان کرتا ہے۔ زرد دماغ کمزور اور ایک وحشیانہ سی لافرش کا ہو جاتا ہے۔ آنکھیں اندر دھنس جاتی ہیں۔ پتلیاں پھیل جاتی ہیں۔ بڑی تو اس کا ضروری نتیجہ ہے۔ دوسرے آدمی کے ساتھ آکھ تک نہیں سلگتا۔ مڑا اور تھمائی پند ہو جاتا ہے اگر کوئی چچا اچھا صاحب دیکھتا ہو لیسان کا مریض ہو جائے تو جان لو کہ وہ بری عادت میں پھنس گیا۔

ڈاکٹر ایکنس لکھتا ہے کہ اس بد عادت سے لو جوان بوڑھے زرد چہرہ، کامل (ست) بے وقت، نامزد کمر جھکی ہوئی قانچ اور کمزور باضمرد والے ہو جاتے ہیں۔

ڈاکٹر ہائین صاحب کا بیان ہے کہ اس بدکار کو احتلام سر و کمر سر زرد نگاہ و محافظ کی کمزوری

روحانی، جسمانی اور فنی کمزوری خیالات کا پرانہ رہنا سخت بے چینی، جنون، دماغی پکڑ بے خوابی، خرابی، خرابی خوابوں کا آتا ہوتا ہے۔ آنکروں کو دن آخر ستاتا ہے۔ بعض کو گھٹیا، بعض کو مددے اور سینے کا درد، حیرت خود بخود خارج ہونے لگتی ہے، عضو پکارا ہو جاتا ہے۔

فریسیہ کہاں تک بیان کیا جائے۔ ایسی مثالوں سے ہزار صفحہ کی کتاب لکھی جاسکتی ہے مگر حاقوں کو اشارہ کافی ہے۔

جو طبعی فطری سے اس عادت میں پھنس چکے ہیں۔ ان کو فوراً چھوڑ دینا چاہیے۔ ان کے واسطے ایک بات ضروری یاد رکھنے کی ہے جو ہو چکا ہو چکا اگر اس کے واسطے وہ بہت فکر و رنج کریں گے اور طرح طرح کے شک و شبہات میں پڑ جائیں گے تو اس سے ان کی صحت کو زیادہ نقصان ہوگا۔ آگے کو احتیاط کرنے سے سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ یہ خیالیاں جو بیان کی گئی ہیں۔ یہ مطلب نہیں کہ سب کو ظاہر ہو جاتی ہیں۔ یہ بتائیاں ان کو ہوتی ہیں۔ جو بہت زیادہ ان عادت میں پڑ جاتے ہیں۔

ایسی طرح اور بہت سی عادتیں ہیں۔ جن کو طالب علموں کو ترک کرنا چاہیے۔

منجھنی مہاراج دوسرے ادواء میں لکھتے ہیں۔

”برہمچاری (طالب علم) شراب، ہنس، خوشبو، بات لگانا، پھولوں کے ہار پہننا بہت ذائقوں میں پڑتا، عورتوں کی صحبت، ترش اشیاء پھنسا (پینا) اعضاؤں کا ملنا، تاباںب کے پیشاب کی جگہ کو چھونا، سرمد کا جل لگانا، کام کرودھ، لوہو، سوز، اپنگنا، انہوس، حسد، ہیز، چانچا، ناچ، دیکنا، گانا بجانا (تھیٹرڈوں میں جانا)، ایک دوسرے کی بے عزتی، تنہا، عورتوں کا دیکنا، گھسے لفظ زبان پر لانا، دوسرے کو نقصان پہنچانا وغیرہ سب چھوڑ دے۔ ہمیشہ اکیلا سوئے حیرت کبھی گرتے مت دے جو کا ماننا سے ویرن گرائے تو اس کا ہر جگر یہ بت نصف ہو گیا۔“

مری 108 سوامی دیانند جی تیسرے سیکلاس سترہا کچھ باتیں لکھتے ہیں۔

”جو دوا پڑھنے پڑھانے کے دگن (مزاحمتیں) ہیں۔ ان کو چھوڑ دیں جیسے برے برصاں کا پی پھول کی صحبت، شراب وغیرہ کا استعمال، عیاشی، چوٹی، عمرش، شادی، بہت کھانا، بہت چائنا پڑھنے پڑھانے، امتحان دینے میں سستی یا بے ایمانی، ہر جگر یہ سے طاقت، عقل، قوت، صحت، دھرم

کی ترقی کو نہ سمجھنا البتہ کہ دھیان چھوڑ کر دوسروں میں دھیان لگانا، وغیرہ وغیرہ عقلمندوں کو اشارہ کافی ہے۔ تفریح کے ساتھ اس مضمون پر نہیں لکھنا چاہتا۔ جو سمجھیں گے وہ بڑے ہو کر خوشیاں منائیں گے۔ جو نہ سمجھیں گے وہ سمجھنا نہیں گے اور کہا کریں گے۔ کاش کہ ہم صحت مان جاتے۔ اب میں

چند عام نصیحتیں

آپ کے واسطے لکھتا ہوں۔ جس سے صحت بڑھے گی۔

صبح صادق اٹھو سردیوں میں 5 بجے اور گرمیوں میں 4 بجے۔ یہ ان کے واسطے جو پہلے وقت بڑھتے ہیں۔ بعض طالب علم پچھلے وقت بڑھتے ہیں۔ جو بہت بہتر ہے۔ اس صورت میں جس وقت تم سوؤ۔ اس سے 6 گھنٹہ بعد اٹھو۔ 6 صبح 7 گھنٹہ کی نیند طالب علم کو کافی ہے اگر تم ہمیشہ کے واسطے ایک عادت بنانا۔ کبھی کوئی تکلیف نہ ہو گی۔ کبھی 9 گھنٹے سونا اور پتھر دار کی رات 8 بجے صبح تک سوئے رہنا اور کبھی 3 گھنٹے سونا یہ عادت نقصان دہ ہے۔ ایک عادت ہمیشہ کر لینے سے ہمیشہ اسی وقت کے بعد اٹھ بیٹھو گے۔ چھپ کے مل مت سوؤ۔ ایک کرٹ سوؤ۔

صبح سویر سے پہلے باہر سر پر چلے جاؤ۔ مت خیال کرو کہ وقت ضائع ہوتا ہے۔ جو بڑی تھکن دینے والی چیز کرنے میں ایک گھنٹہ خرچ کر دیتے ہیں۔ وہ ان سے زیادہ کاتے ہیں جو وہ گھنٹہ بھی بنائے اختیار تیز کرنے کے کاتے ہی رہتے ہیں۔ صبح کی کھلی ہوا رنگ و روغن نکھارتی ہے۔ پھر بڑی سرفی آتی ہے نیز تندرتی بڑھتی ہے اگر کسی وجہ سے صبح سویر نہیں ملتا تو شام کا وقت مقرر کرو مگر صبح ہی ہے۔

اٹنے کے دن چہرہ منہ بعد پاخانہ جانا چاہیے۔ اسی وقت جانے سے فضلہ پورے طور پر خارج نہیں ہوتا ہے۔ دن میں کبھی ورزش کرو یا پہلو۔

ورزش صحت کے واسطے ایسی ہی ضروری ہے جیسا کہ زندگی کے واسطے ہوا پانی اور غذا۔ دنیا میں کوئی شخص تندرتی نہیں ہے اگر وہ ورزش نہیں کرتا۔ ورزش سے جی مت چاؤ۔ ورزش سب باتوں سے مقدم سمجھو۔

ورزش کرنے سے کل اعضاء مضبوط رہتے ہیں۔ جسم سٹول ہوتا ہے اور کوئی بیماری نہیں ستاتی۔ صبح کا وقت ورزش کے واسطے بہتر ہیں۔ جن کو دکانی قبض ہے انہیں پاخانہ سے پہلے دہنہ پاخانہ کے بعد ہاتھ منہ دھو کر اور دانت کر کے کرنی چاہیے۔ ورزش یہاں تک کرنی چاہیے کہ پسینہ چھاتی پر آ جائے یا سانس منہ سے لینے پر مجبور ہونا پڑے۔ ہمیشہ منہ بند کر کے ناک کے رستہ ہوا لو۔ ہاتھ کی ورزش زیادہ کیا کرو تاکہ چھاتی ہارو اور دماغ زیادہ مضبوط ہوں۔ سحر میں لکھا ہے کہ طاقت سے نصف ورزش کرنی چاہیے۔ ورزش کے فوراً بعد نہ کھاؤ بہت زیادہ نہ چھکڑا اس سے کمزوری آتی ہے۔ جسم خشکا ہونے دوپ 15-20 منٹ بعد غسل کرو۔

ورزش کے بعد پیاس لگا کرتی ہے۔ نہاتے وقت اکثر لوگ پانی پی جاتے ہیں۔ یہ برا ہے۔ مود پانا آتا ہے اور کمزوری ہوتی ہے اور گرمی سردی بھی ہو سکتی ہے۔ ورزش کے بعد دودھ پی لو یا بادام الائچی کر کر کر پی چاؤ۔ دودھ سب سے بہتر ہے۔ کبھی کوئی کھیتی ہیں مگر مضبوط جسم زیادہ ورزش کرنے والے ہی اس کو بہتر کر سکتے ہیں۔ کھانا کھا کر کبھی ورزش نہ کیا کرو بلکہ آرام کرو۔ صبح وقت نہ لے تو ورزش شام کو مقرر کرو۔

بغض میں ایک بار بالٹ کیا کرو۔ کلوں کا جمل بہتر ہے۔

دودھ پینے کے 3 گھنٹہ بعد غذا کھانی چاہیے۔

کھانا خوب چھا کر کھاؤ۔ ایک لقمہ کو 30 بار چھانا چاہیے تاکہ کلاب دہن اس لقمے کے ساتھ بخوبی مل جائے۔ یہ باتیں شمس مدد دیتا ہے وہ وہ کام بھی معذور کو کرنا پڑتا ہے اور معذور جلد کمزور ہو جاتا ہے۔

ایک کھانے سے دوسرے کھانے کا وقفہ 5 گھنٹہ کا ہونا چاہیے۔ ہر وقت نہ چرتے رہو۔ بہت نقصان ہوگا۔

سرخ مرچ تو کیا سیاہ مرچ بھی نیز گرم مصالحہ ترشی، جمل کی اشیاء ان چیزوں سے قطعی پرہیز کرو۔ جس قدر سادہ کھانا کھاؤ گے۔ اس قدر تندرتی رہو گے۔ غذا میں بزرگانہ زیادہ ہوں۔

ہزیاں بغیر پکائے ہوئے بھی تھوڑی سی کھایا کرو۔

پھل بڑی اعلیٰ غذا ہے مگر کچے یا گنے سڑے پھل نہ کھاؤ۔

عشق میں پھنسانے کا منتر

اگر کسی کو اپنے عشق میں مست بنانا چاہے تو غامیہ کو چاہیے کہ
ایک گھوڑے کا ایک نعل لائے۔ مگر شرط یہ ہے کہ نعل سیاہ رنگ کے
گھوڑے کا ہو۔ پھر اس میں چھ سولہ کریں۔ پھر اس آدمی کا نام
جسکو تم چاہتے ہو۔ محمد اس کی والدہ کے نام کے سپر لکھے جاویں
لیکن طالب کا نام محمد اس کی والدہ کے نام لکھا جانا ضروری ہے اور
ساتھ ہی نعل چمندرہ ذیل حینہ کو بھی تحریر کر کے اسے زمین میں دفن کر
دے بعد ازاں اس پر متواتر آگ جلاتا رہے۔ یہاں تک کہ اس کا مطلب
حاصل ہو جائے یعنی مطلب پتھر ہو کر حاضر ہو جاوے منتر یہ ہے:

۲۲۱۰۳۰۰	۱۱۸	۱۱
۲۰۰۱۲	۱۱۹	۸۱۰۹۳۰
۲۰۰۱۱۲	۱۱۹	۱۰۸۲۰۰۱

کسی اور کو محبت میں پھنسانے کا طریقہ

پہلے بکری کا شانہ لاویں پھر آفتاب کے طلوع ہونے کی وقت
اس پر مندرہ جو ذیل حینہ کو تحریر کریں اور اس کے ساتھ ہی طالب
و مطلوب اور انکی آؤں کا نام بھی لکھا جائے اور اسے تھوڑا چالے
میں دبا دیا جائے۔ پھر اس کے اوپر آگ جلا دی جاوے۔ پھر
کیا ہوگا کہ مطلوب پتھر ہو کر خدمت گاہ ہو جاوے گا۔ حینہ آگ ہوگا۔

۲	۷	۶
۹	۵	۱
۷	۳	۸

دشمن کو تباہ کرنے کا منتر

دشمن کی زبان کو تباہ کرنے کا حینہ
اگر اپنے حاسد اور دشمن کی زبان کو بند کرنا ہو تو عامل کو چاہیے
کہ مندرہ جو ذیل کو کسی ایک نام پر لکھے اور اس کے نیچے اپنا نام معہ والدہ
اور اپنے دشمن کا نام معہ ولدیت کے تحریر کرے بعد ازاں ایک
بھاری پتھر لیکر اس کے نیچے اس شدہ حینہ کو دبا دیوے۔ دشمن
اور حید کر نیوالوں کی زبان بند ہو جاوے گی۔ حینہ یہ ہے:

۱۶۵۸	۱۶۴۷	۱۶۵۶
۱۶۵۳	۱۶۵۷	۱۶۵۷
۱۶۵۴	۱۶۵۹	۱۶۵۲

چوری کی گواہی مال واپس لانے کا منتر

جس آدمی کے مال کی چوری ہو گئی ہو۔ تو اس کو چاہیے کہ
مندرجہ ذیل حینہ کو کسی ایک کاغذ پر تحریر کرے اس کاغذ سے
میں یا ساتھ یا رخصت لکھ کر اس کی چوڑائی کی تہی بنائے اور اس

کو چرائے میں ڈالکر ملائے اور ساتھ ہی ساتھ تین دفعہ جنتہ لکھ کر لگ
میں ڈالے یا مٹی میں لپیٹ کر آگ میں دیا دیوے اس طرح چور
کو بہت تکلیف ہوگی اور خود کہ چوری کیا ہو مال واپس دے
جاوے گا۔ اور وہ لیٹر مرگ پر پڑ جاوے گا۔ اور دست وغیرہ لگ
جاوے گئے۔ جنتہ یہ ہے۔

۱۱۱	۱۲۴	۱۱۴۱	۱۱۸
۱۲۲	۱۱۷	۱۱۴	۱۲۳
۱۱۶	۱۱۷	۱۱۵	۱۱۳
۱۲۰	۱۱۹	۱۲۶	۱۲۳

دشمنی پیدا کرنے کا جنتہ

جن دو آدمیوں کے درمیان دشمنی کرانی منظور ہووے تو حامل
کو چاہئے کہ مندرجہ ذیل جنتہ کو کسی کاغذ پر تحریر کرے اور پھر اپنی
میں کھدو لکھ ان دونوں آدمیوں کو جن کے درمیان دشمنی کرانی پڑ
لا دیا جاوے۔ ایسا کرنے پر دونوں کے درمیان دشمنی ہو جائے
گی اور جیب تک جیتے رہیں گے۔ دشمنی بھی اپنا قدم ان کے ساتھ ہی کھینگی
جنتہ یہ ہے :

۹	۲۷	۵۵	۲۱	۳۳	۲۱۱
۷	۷۳	۹۳	۲۴	۵۵	۷
۹۳	۷	۷	۰	۷	۴۲

یا اس طریق سے بھی ہو سکتا ہے کہ جنتہ ذیل کو آگ میں مار لکھے اور بے
تین دن برابر لکھتا رہے پھر دشمن کا نام معذرا نام ایسی دالو کے جنتہ
کی پشت پر تحریر کرے اور دوسرے کے قریب کسی تنہا جگہ پر بیٹھ کر تیز
آگ میں جلاتے اور سورہ انا اعطینا پڑھتا جاوے کہ لفظ سوالات
کی بجائے تین بار کہے کہ قل ان حوالا تیرھ سوالات اس طرح حامل کو
چاہئے کہ تین روز تک ایسا کرے اس طرح کرنے سے دشمن کے بدن
پر سخت آگے پڑ جائیں گے اور درہ بنا ہوا جاوے گا۔

مندرجہ بالا طریق سے تین روز تک دوسرے کے وقت میرا کے کنار
پر جا یا کرے اور دہائی بیٹھ کر جنتہ لکھ کر چاب کرے اور ایک ایک
جنتہ لکھ کر دریا میں بہانا جاوے اسی طرح سے آگے آگے یا اس دن
تنگ کرے لگا روز دشمن تباہ ہو جائیگا۔ اور با آگوں کی طرح جنتہ لکھ
اور جیب یہ مراد لوری ہو جاوے یعنی جیب یہ منتر سدھ ہو جاوے
تو حامل کو لازم ہے کہ ایک بار دہرائیں کی نیاز دیوے۔ پھر اسے
آگ میں جلاتے اور یا میں بہا دے اگر حامل ایسا نہ کرے گا۔ تو
اندیشہ رہے کہ حامل پر مصیبت طاری ہو جائے۔ اس لئے ضروری
ہے۔ کہ تمام کام نہایت احتیاط سے کرنا چاہیے :

۷	۷	۷	۷	۷	۷
۷	۷	۷	۷	۷	۷
۷	۷	۷	۷	۷	۷
۷	۷	۷	۷	۷	۷



آہار

برہم چاری کو سادہ اور سرازہ اور سولپ آہار کرنا چاہئے کیوں کہ برہم چریے اور بھوچن کا بڑا گفت و شنید ہوتا ہے۔ ات ایو برہم چاری کو برہم چریے دت کو کھلی پرکار پال کرنا چاہئے کیوں کہ اُدھک بھوچن کا کرنے والا کسی بھی حالت میں برہم چریے دت کو قائم نہیں رکھ سکتا۔ وہ لوگوں کی آندھی میں پسکار پڑے بڑے بیڑوں کو کبھی بات کی بات میں گرا دیتی ہے اسی پرکار سے بھوچن کو دی کو کامدین بھی نیک نیک کر مار ڈالتا ہے۔

جس پرکار سے بھوچن میں جو اُدھک بھر جائے پھوٹے پرکار سے پھٹ جائے

برہم چاری کو سند لیا اس بات کو اپنے دھیان میں رکھنا چاہئے کہ آہار کو ستمیہ کی کرکٹ کرنے کے لئے ہی کیا جاتا ہے، بیمار بننے کے لئے نہیں سوچا باری پریش ہی برہم چریے کی کرکٹ کے لئے جوئی اور شسوی بن سکتا ہے۔

آئندہ دھک بھوچن میں روگوں کو بٹھانے والا، آئیو کو بٹھانے والا، اس ہی لوگ میں پریش کش کرک کا آئیو ہم درستیہ دکھانے والا، آپ کا رہنے کے لئے والا، بٹھاؤ کی اور پرلوک دونوں میں ہی بن سکتا ہے۔ ات ایو بھوچنوں کا کرتو ہے کہ وہ وقت سوچہ ساز دت اور مزیدار بھوچن کو بھی پاکر آؤ بٹھاتا ہے اُدھک کدائی بھوچن ذکر پر اپنی چہرہ والی کو پٹا کور وکیں اور بھوچن کے کرکٹ نام کو دیکھیں بٹھا بھوچن کے کرکٹ نام سے اپنے کو بچاویں اور سند لیاں باسکٹ کو دھیان میں رکھیں کہ جیو پر قبضہ کرنے والا برہم چاری ہی من اور شر پر قبضہ پاسکٹ ہے۔

شاہنشاہ نے آہار کے بارے میں شعر بیان بتائے ہیں۔ ساٹوک، راجس اور

تاسی مینی ساٹوک آہار شانت رس کو آتین کرتا ہے، راجسی شرنگار رس اور تاسی دیکھتس رس کو۔



ساٹوک آہار کیا ہے؟

مازہ، رس سے سنیکٹ، بلکا، سنگدھ تھا اسنبہ نیک، اتھر، مندر اور پرے دستوبی ساٹوک آہار کہے جاتے ہیں، جیسے گیہوں، چاول، جو، سائھی، مونگ، ارہڑ، چنا، دودھ، گھی، پیسی، سیندھا، نمک، رتالو، سکو قند یا تادی ایتادی۔

راجسی آہار کیا ہیں؟

آئینت اشن، کرودا، طوطا، نمکین، آئینت میٹھا، روکھا، پیرا، کھٹا، تیل سے نیک، دوشی کرشٹ، ایتادی ایتادی پدارتھ راجسی آہار کہے گئے ہیں۔ جیسے، پوزی، کچوری، مال پوا، مٹھانی، کھٹائی لال مروج، تیل، ہینگ، پیاز، لہسن، گاجر، ارد، سون، سون، مصالہ، انس، چھلی، کچوا، انڈا، شراب، چائے، کافی، سوفا، لین، پان، تمباکو، گاجا، بھانگ ایتادی ایتادی راجسی آہار ہیں۔ اس پرکار کے نمکست راجسی آہاروں کے کھانے سے من آئینت چنچل، کامی، کرودھی، لالچی اور پانی بن جاتا ہے۔ روگ، تشوک اور دکھوں کی وردھی ہوتی ہے تھا آئیو، تیج سامر تھیہ اور سو بھائیہ کا ناش ہوتا ہے۔

تاسی آہار کیا ہیں؟

نیمپورن راجسی آہاروں کے آئینت باسی، سرہین، سڑے، گکے، درگت

نچا و پریت آبار ہی تاسی آبار کچے جاتے ہیں۔ برہم چاری کے لئے یہ آبار سڑوٹھا ہی
 دوج نیہ ہیں کیوں کہ یہ آبار نشیہ کو نباتات رکشس ہی بنا کر چھوڑتے ہیں ات یو
 ان برہم چریوں کو جن کو ان برہم چریے ورت پیارا ہے اور چاہئے برہم چریے کی
 رکشا کرنا چاہتے ہیں ان کو قبول کر بھی ان پدارتھوں کی اور نہ دیکھنا چاہئے۔

بھوجن کرنے کی کھریا

بھوجن کو پھلی پر کار نکل اور چبا کر کھانا چاہئے تھپا پہلے کے کہے ہوئے
 ساتوک آبار کو ہی چھا آبار سمجھ کر کھانا چاہئے۔ جہاں تک ہو سکے پھلا بار کا اٹھیاں
 کرے پرتو پھلا ہار سے آج کل کا پھلا بار نہ سمجھ لینا چاہئے کیوں کہ آج کل تو ایسا کاشی
 کا ورت رکھ کر پیٹ بھر گھٹیاں کھائی جاتی ہے۔ پھل جو کھانے چاہئے وہ
 نمینکھت ہیں۔



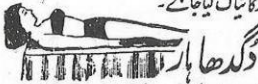
کھانے یوگیہ پھل

انجیر، انگور، پستیا، امرود، آم، ناشپاتی، سیب، بیل
 شریف، آمار، میٹھا اور کھٹا آتیادی آتیادی پھل جو سرتا پور وک مل سکتے ہیں
 اور بریشٹ بھی ہیں۔

کھانے یوگیہ میوا

کشمش، بادام، پستہ، اخروٹ، کاجو، منق، بل، بیج، جھوہارا،
 وغیرہ وغیرہ سڑو پراپیہ اور شکتا سے ملنے والے میوے ہی کھانے میں لیتے ہیں

جہاں یہ بیان کے شاستر ہمیں بتلاتے ہیں کہ پھلا ہاری سڑو ورت اور
 سواستھیہ کی رکشا کرنے والا اور شر کر و شکتی شالی بنانے والا آبار ہے۔ اس کے
 انکوں پران شاستروں کے اندر بھرے پڑے ہیں۔ لکشنن جی مہاراج کبول
 پھلا ہار تھا سولیا بار کی بدولت ہی فریڈا پرتو شوم بھگوان راجندر سے اڑھک
 شکتی شالی ہو گئے اور میگھنا دجیسے وردانت اور پراکری یودھا کو بار نے میں
 نمڑھ ہوئے۔ ات ایو پھلا ہار کرنے کا اٹھیاں پر تیک نشیہ کو کرنا چاہئے۔ پرا
 تھوڑا پھل اور تھوڑا ان بھوجن کرنا اڑھ کرے پرتو سمن رہے کہ بھوجن میں
 لال مریج اور گرم مصالحو آتیادی کا بالکل لگاؤ نہ ہو بلکہ سڑو ورت اور آتھیا تو پنی
 ہو گا کہ پہلے نمک اور دھار لحو آتیادی کا ہی تیاگ کیا جائے پیشجات پھلا ہار کو
 گرہن کرتے ہوئے آنا ہار کا تیاگ کیا جائے۔



دگدھا ہار بھی آئینت ہی ایو گی اور لایھد ایک آبار ہے جو پھلا ہار سے
 گھٹا ہوا اور آنا ہار سے اتم اور بڑھا ہوا آبار کہا جاتا ہے اور اس میں بھی
 ات دگدھ کی گھر کی مشیا اگو کا پوتہ ہے اگر مشیا اگو کا دودھ پراپیہ ہو تو کالی
 بھینس کا ہی دودھ لینا چاہئے مگر سمن رہے کہ کائے بھینس ایک دم بڑوگ
 ہو اس میں کسی بھی پرکار کا روگ یا بیماری نہ ہو، اور دودھ بھی دھاروشن پراٹھے
 تو کیا کہنا ہے۔ کیوں کہ دھاروشن دودھ میں پران شکتی کو پردان کرنے والی اونیوم
 اور الوک شکتی ودان ہوتی ہے اور دھاروشن دودھ وریے کے جملے میں بھی
 اڑھک سہا تیا دیتا ہے ات ایو جہاں تک ممکن اور مناسب ہو سکے وہاں تک

تھسا سائیں کال 7 بجے سے لے کر 9 بجے کے اندر اندر ہے اس سے وپریت
کئے پر بھون کرنے سے سوچن دوش اتیادی کی بھجھاؤنا اور در رہتا ہے۔

(3) باتو پرات کال کا بھون کر کے سائیں کال رات میں ۱۰ بجے کے اندر
اندر تھوڑا تازہ گرم کر کے ٹھنڈا کیا ہو اودودھ تھوڑا پیو پنی اور کیسر ڈال کر پیتا چاہئے۔
بھون رہے گرم دودھ کے پینے سے بھی سوچن دوشوں کے ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔
(4) گرما گرم بھون بھی رشید تھلا گیا ہے کیوں کہ اس سے ویرے تو پتلا
پڑ جاتا ہے مگر کام آتیجنا بڑھ جاتی ہے ساتھ ہی ساتھ دانت بھی جلدی
گرتا ہے ہیں اودا نکھوں کی جھون ماری جاتی ہے۔

(5) بھون سیدو پنی تازہ اور سادہ ہونا چاہئے کسی قسم کا اور باسی بھون
کدرا پی نہ کرنا چاہئے۔

(6) بھون کے کئے اس بات کو بھی نہ بھوننا چاہئے کہ بھون دو بھاگ اور
جل ایک بھاگ بھون کر کے ایک بھاگ پیٹ خالی ہی رکھا جائے۔

(7) بھون پریشم کرنے کے بعد نکال کھی بھی نہ کرنا چاہئے۔

(8) بھون کرنے کے بعد کم سے کم گھنٹا تک شاریرک اور مانک
کسی بھی پرکار پریشم نہ کرنا چاہئے۔

(9) بھون کرتے وقت من کو ایک دم شانت اور پھل رکھنا چاہئے۔
جہاں تک ممکن ہو کہ بھون کے وقت کبھی نہ بولے نہ مگر آوشکیا ہونے پر ہنچہ دھری
بھی نہ کرے۔

(10) برہم چاری کو نمک، مرچ، مصالحہ، ٹوری، کچڑ، مالسہ، مندر
ٹھٹھا، چائے، کافی، اتیادی اتیادی تالچی و ستوڑا وغیرہ یہ نیال کرنا چاہئے۔



دھاروشن دودھ کا ہی استعمال کرنا چاہیے۔

سچا آبار کیا ہے

اچھے تھانزل و چار ہی آتما کا سچا آبار ہے، آت ایسا توک آباروں کے
ساتھ ہی ساتھ سا توک و چاروں کا ہونا بھی تانتات آوشیک اور ضروری کا ہے
ہے اور یہ بھی مانی ہوئی بات ہے کہ جیسے و چاروں کے ویسے ہی آبار کی اور رن کی
اچھا ہوگی اور جیسا آبار ہوگا ویسے ہی و چاروں میں آڑ سکیں گے آت ایو بھون کے



کے و چار آتیت در رتھ اور مضبوط ہوتے ہیں، مہا لکھ
پڑھنے والے نفعیہ زرا سانی طور کر کے دیکھیں گے تو
انھیں آپ ہی آپ معلوم ہو جائے گا کہ کون کون
یہ سچان کی ساری اسکیم بھون کرنے کے کئے ہی
بناتے تھے، آت ایو برہم چاری کے لئے یہ بات آوشیک اور ضروری ہے کہ وہ
سا توک اور سو لیا آبار کے سا توک و چاروں سے پری پورن ہوا پنے برہم چری
کی کرٹ کرتا رہے۔

بھونوں کیلئے شاستریہ نیم

(1) اگر ممکن اور مناسب ہو سکے تو رات دن کے سچ بھون صرف ایک ہی

بار کرنا چاہئے۔

(2) اگر رات دن میں ایک بار بھون کر کے نہ رہا جائے تو دوبار بھی بھون
کیا جاسکتا ہے، جس کا کئے پرات کال دس بجے سے لے کر 12 بجے کے اندر

کیوں کہ یہ چیزیں سن، اور بھی کو اتنی جھل اور ویسے ہین بنا دیتی ہیں۔
 اے ایوان چیزوں کو سون کرنے والا کہ اپنی ویسے رکشا کرنے میں کچھ نہیں ہوتا۔
 (11) بھوجن کے ساتھ پانی نہ پی کر ات میں ہی پینا چاہئے۔ مگر کسی کسی آچاریے
 کا کہ ہے کہ بھوجن کرتے وقت برابر پانی پیئے نہ پینا چاہئے۔
 (12) بھوجن کرنے کے پہلے ہاتھ پاؤں اور منہ غسل کرنا چاہئے۔
 (13) بھوجن سدیو ہی سے پر کرنا چاہئے۔ بیچ میں کبھی بھی کوئی پورا کھٹکشن
 نہ کرنا چاہئے۔

(14) راستہ چلتے ہوئے کھڑے اٹھواڑے ہوئے بھی کبھی بھوجن نہ کرنا

چاہئے

(15) پرات کال اٹھ کر باسی کھ پانی پینے کی عادت ڈالنا چاہیے۔

(16) بھوجن کرنے کا استھان پر کاٹھے اور سواچھ ہونا چاہئے۔

(17) کسی کسی آچاریے کا یہ بھی کہنا ہے کہ بھوجن کر کے کچھ دیر تک ٹھلنا چاہئے۔

جل

(18) جل سواچھ اور بزرگندہ تھا پر کاٹھے استھان کا تازہ اٹھواڑے ہونے

پانی کا یا گاؤں کے باہر کا ہونا چاہئے۔

(19) دن بھر میں کم سے کم پانی گلو پانی پینا چاہئے۔

(20) پانی کو چھان کر پینا ہی سواستھ ہے پر دھونا ہے

(21) پانی ایک سانس میں نہ پی کر سدیو ہی تھوڑا تھوڑا پینا چاہئے۔

(22) پیاس کا روکنا اتنی تہنیکارک ہے۔



(6) پیاس کو سرد پانی پانی کر کے ہی شانت کرنا چاہئے۔ برت، سوڑا،
لیمنیڈ اور شراب آدی یہ کبھی پیاس کو نہ بچھانا چاہئے۔

(7) بھوچرن کے ساتھ پانی نہ پیکرانت میں پیئے گا اچھ پیاس کرنا چاہئے۔

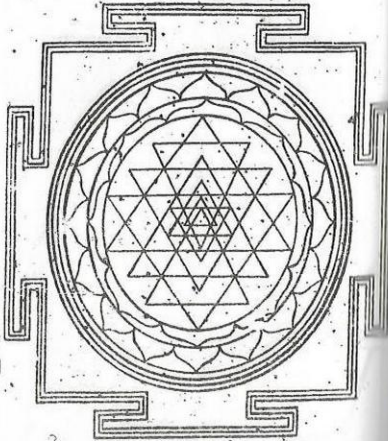
(8) بھوچرن کرنے کے آدھا گھنٹہ پور و ایک گلاس ٹھنڈا پانی پیئے سے
بھوچرن کرتے وقت پیاس نہیں لگتی۔

(9) بھوچرن کر چکے کے بعد جی بھر پانی پینا آتم ہے۔

(10) ایک دم سے کھینچ کر پانی پیئے کے بجائے تھوڑا تھوڑا پانی پینا چاہئے۔

(11) کھڑے کھڑے یا پڑے پڑے بھی پانی نہ پینا چاہئے۔

(12) رات کو سونے کے پور و تھوڑا پانی اور شیبہ پینا چاہئے۔



دوئی کا پروک کرنے سے پہلے کسی لائق حکم یا دیگر مرتبہ سے ضرور ملے لیں۔

قوتِ زہنی کے کچھ آزمودہ نسخجات

1۔ ترچھلا دہرڑ ہیرا، آئول، کوکوت چھان کر کسی شیشی میں رکھ لیں۔ خوراک تین ماٹھے سے ایک تولک برابر وزن شہد ملا کر صبح شام چائیں۔ پرتوتین اس تک اس کا سیون کریں۔ یہ ایک طرح کی رسا تھی ہے۔ ہر روز کار کے پر سیون کے علاوہ اور بھی بیکاروں روگ اس سے بھگتے ہیں۔ ویدھک میں اس کا گن امرت کے برابر ہیں۔ ترچھلا کو مونی چیز نہ بھگیں۔

2۔ ہلدی دو ماٹھے، آئول ایک تول۔ دونوں کا چورن ایک تول شہد میں ملا کر صبح شام چائنے سے سب پر کار کے پر سیون میں آرام ہوتے ہیں

3۔ کچے آنے کا سبب تین تول، ہلدی ایک ماٹھ شہد چھ ماٹھے، صبح شام دونوں سے دو ماٹھ تک سیون کرنے سے سب پر کار کے پر سیون ہو جاتے ہیں۔

4۔ شدھ شلا جیت دو ماٹھے، شہد ایک تول، دونوں کو ملا کر چائے اور اوپر سے گانے کا دودھ تھوڑا گرم کر کے ایک پیٹھ تک سیون کرنے سے سب پر کار کے پر سیون ہوا کرتے ہیں۔

5۔ ترچھلا کا چورن ایک تول، شدھ شلا جیت دو ماٹھے، شہد ایک تول، یہ چوران کی خوراک ہے۔ اپنی ٹھوڑی طاقت کے انوسار کی مٹی کر سکتے ہیں۔ ان چیزوں کو دودھ سے سیون کرنے سے پر سیون روگ جلدی دور ہو جاتا ہے۔

6۔ شدھ شلا جیت کی پہچان۔ تھوڑی سی آگ برڈالو، اگر دھواں نہ اٹھے تو اچھی بھگو۔ تھوڑی سی آگ کے ٹکٹے ہوتے کو تیلے پر رکھو۔ پری لنگ کی طرح کھڑی ہو جاوے تو اچھی ہے۔ تھوڑی سی ایک ٹکے میں لنگا کر پانی سے بھرے ہوئے کورے میں ڈالو۔ اگر اس کے تارے ہو کر پانی کی تہ میں بیٹھ جاوے تو اچھی بھگو۔ شلا جیت کو ٹوکھ کر دیکھو۔ اگر اس میں گانے کے شیشاب کی طرح سے گندھ آئے، رنگ میں کالی، پستے گوند کی طرح سے، وزن میں ہلکی، چینی، رستہ بستی سے شدھ ہو تو اچھی بھگو۔

7۔ اصل شہد کی پہچان۔ کیرے کی پتی پر ٹھکا کر دیاسلمانی لنگانے سے جیلے جیلے گا۔ کاغذ پر رکھنے سے نہیں جلے گا۔ اصلی شہد کو ٹوکھ کر پانی نہیں چائے گا۔ تینوں طرح سے پریشا کر کے دیکھا جائے شلا جیت کو شدھ کرنے کی ترکیب۔ شلا جیت کے لئے قلعہ بھی لکھیں گے، پرتو شدھ کرنے کے



لے یہاں بھی لگتے ہیں۔ گائے کے دودھ، تر پیلے کے کاٹے اور بھانگے کے رس میں پُت دینے سے شہد ہوجاتا ہے۔ اس صحت پیلے دن گائے کے دودھ میں جھگڑا کر صاف کر کے نکھالو۔ دوسرے دن تر پیلے کاٹے میں، تر پیلے دن بھانگے کے رس میں پُت دیکھنا۔ پھر ہر ایک کا رس لاسکتے ہیں۔

6 شہد شلاہیت ایک ماشہ، پیلل دوا ماشہ، ابھرک جسم ایک رتی، شہد چھ ماشہ، سب کو ملا کر دودھ سے سیون کریں۔ پر پیسہ میں رام ہوتا ہے۔

7 شہد شلاہیت، رانکا جسم، بیج الاچی چوٹی منس لوچ۔ چاروں چیزیں برابر وزن میں لیکر ایک ایک رتی کی گولی بناویں، صبح، شام اپنے بل کو سارے ایک یا دو گولی دودھ سے کھائے ہر طرح کا پر پیسہ بہت جلد آرام ہوجاتا ہے۔

8 بول کی نرم گول پیل ایک توڑیل پر پیس کر اور برابر وزن میں ملا کر کھا لو اور اُپر سے تھوڑا سا پانی پی لو۔ لیکن پیسے میں سب طرح کا پر پیسہ آرام ہوجاتا ہے۔ بہت اچھا نسخہ ہے۔

9 بول کی کیکر، کی چٹیاں جن میں بیج نہ پڑا ہو، چھایا میں کھانک کوٹ چھان کر برابر کی بھری ملا کر کھو۔ خوراک ایک توڑا اُپر سے گائے کا دودھ۔ ہر طرح پر پیسہ کے لئے اول درجے کا نسخہ ہے۔

10 صاف پھر پانی کے ساتھ "زملی" کو چند دن کی طرح گھس لو۔ دو ماشہ کھئے ہوئے رس میں چھ رتی گول مرچ ملا کر چائے سے سب طرح کے پر پیسہ آرام ہوجاتے ہیں۔

11 آدھ یا ڈیڑھ سون صاف کر کے رات کو پانی میں جھگڑا دو اور صبح ہی سل پر پیس کر بھری ملا کر کھئے میں چھان کر پیسے بہت گن ہوتا ہے۔ کم سے کم دو ہفتے سیون کرنے سے سب پر کاکہ پر پیسہ آرام ہوجاتے ہیں۔ یہی کیوں کہ دودھ میں پیس کر چھان میں تو اور بھی آرام ہے۔

12 تلخی، گلوئے، آنور، ہیرا، شلی سفید، شلی سیاہ، باری قند انکس، ہیرا، ستارن ان دس چیزوں کو دو دو توڑ کوٹ چھان کر رکھ کر خوراک نو ماشہ۔ چھ دن چھ ماشہ کھیں تین ماشہ شہد ملا کر چائے کر اُپر سے تھوڑا گرم دودھ بہنے سے پر پیسہ دور ہو کر دوسرے بہت بڑھتا ہے۔ صبح شام دونوں گئے سیون کرنا چاہئے۔ خوراک اپنے بل کو سارے کم پٹی کر سکتے ہیں۔

13 بیج کونج، بیج بند گوھر و ستارن، سال خانہ، کندھی کی جڑ۔ یہ چھ چیزیں برابر وزن میں کوٹ چھان کر کھو۔ خوراک چھ ماشہ گائے کے دودھ سے سیون کرنے سے بہ

لے کے دوسرے دوش دور ہو کر دیکھے خوب کاڑھا پُست ہوجاتا ہے۔

14 بول کی بیڑ بیج والی پکلی ایک تولہ، سال خانہ چھ ماشہ، بیج ہندیں ماشہ، بھری مارے تین تولہ۔ سب کو کوٹ چھان کر کھو۔ صبح ہی چھ ماشہ کاکر اُپر سے ایک پاؤ گائے کا دودھ پیسے سے سب طرح کے پر پیسہ دور ہوجاتے ہیں۔ پر پیسہ بہت ہے۔

15 بیج ہرس، بیج ڈھاک، مشری، تینوں برابر وزن کوٹ چھان کر نو ماشہ سے ایک تولہ تک گائے کے دودھ سے سیون کریں۔ بہت اچھا گن دکھائے والا نسخہ ہے۔

16 آبڑک جسم دورتی، پیل ایک ماشہ، شہد چھ ماشہ۔ ان کو ملا کر چائے اور اُپر سے دودھ پیسے سے ہر طرح کا پر پیسہ دور ہوتا ہے۔

17 سنت بار، سنگ زلاہیت برابر وزن اور گنی مشری ملا کر صبح شام ایک پاؤ گائے کے دودھ سے سیون کریں۔ دسوں بار کا آڑخود، بہت جلد گن دکھائے والا نسخہ ہے۔

18 مانجک جسم دورتی، چھوٹی بلاچی کے بچوں کا چوڑن چار رتی، ان دونوں کو ایک تولہ ملا کر چائے اور اُپر سے ہلدی کا چوڑن ملا کر آٹے کا کاڑھا پیسے سے بہت پرانا

پیسہ ہی آرام ہوجاتا ہے۔

نوٹ :- تین تولے آٹے کا کاڑھا بنا کر اس میں دو ماشہ ہلدی ملا کر پی لو۔

19 بڑی کو بیل چھایا میں کھانک کوٹ چھان کر چوڑن بناؤ اور برابر وزن مشری ملا کر پیسے میں رکھ لو۔ خوراک نو ماشہ صبح شام گائے کے دودھ سے۔ بہت اچھا نسخہ ہے۔

20 آنور، آمبا ہلدی، مشری، برابر وزن کوٹ چھان کر کھو۔ خوراک چھ ماشہ گائے کے دودھ سے، صبح شام۔ سب طرح کے پر پیسہ ایک ماہ میں دور ہوجاتے ہیں۔

21 چوہے کی منگنیان برابر وزن مشری ملا کر رکھ لو۔ خوراک دو ماشہ دودھ سے استعمال کرنے پر ایک ماہ میں پر پیسہ دور ہوجاتا ہے۔

22 تری پیللا، تری کٹا برابر وزن کوٹ چھان کر، خوراک چھ ماشہ، برابر کاشبہ، ملا کر چائے سے سب طرح کا پر پیسہ دور ہوجاتا ہے۔

23 شہدہ شلا جیت دوا شہ دودھ میں ملا کر پیئے سے سب پر کا پر سیکہ آرام ہو جاتا ہے۔
 24 نیم کے دوش کی اندر کی پھال پانچ تولہ کل کر رات کو گرم حل میں جگودو سوخ کو تھوڑی
 مشری ملا کر چھان کر پیو اس کے کچے دن میں سے گرمی کو پر سیمہ دونوں آرام ہو جاتے ہیں۔
 25 سوخت دس تولہ بے کوئی کا بھسم ایک ماشہ، برابر کی کھانڈ ملا کر سب کی کس
 پڑیاں بناو۔ پر تیدن ایک پڑیا آدھ ہر گھسے کے دودھ سے سیون کریں اور جو حق میں میسوی روئی
 غمی سے کھاویں۔ بہت گن کاری ہے۔
 26 بڑھنے کا چورن ایک تولہ، ہلدی کا چورن تین ماشہ، شہد ایک تولہ، بھسم پھر کڑی
 سب کو ملا کر چائے اور اوپر سے دودھ پیئے سے سب طرح کے پر سیمہ تین چار پیئے میں نشٹ ہو
 جاتے ہیں۔ دسوں بار کی بیکشت ہے۔
 27 ایک تولہ آٹوں کا چورن برابر وزن کر کے شہد میں ملا کر دونوں غصے چات کر اوپر
 سے دوسال میں دودھ پی لیں سب طرح کے پر سیمہ روگ نشٹ ہو جاتے ہیں۔
 28 بڑی کو پلوں کو کھایا میں سکھا کر چورن بناو۔ پھر اس چورن میں بڑ کا دودھ ملا کر چلی
 رکے سمان گولیاں بناو۔ ایک ایک گولی صبح شام دودھ سے ساتھ کھانے سے چالیس دن میں ہی
 طرح کے پر سیمہ روگ دور ہو جاتے ہیں۔ یہ اول درجے کا غریبہ نسخہ ہے۔
 29 سمندر سوکھ، تال خانہ، برابر وزن کر کے دودھ کی سات بھانڈا دیں۔
 تنیک بھانڈا دیکر چھایا میں سکھا دیں۔ پھر برابر وزن کھانڈ ملا کر تین ماشہ گائے کے دودھ سے
 سیون کریں۔ دیوں بار کا پر سیکشت ہے۔ تیس دن میں پر سیمہ کو نشٹ کرنے والا اذیت پر یوگ
 30 دل آلود دودھ چھانک رات کو پانی میں جگودیں۔ صبح صاف کر کے پیر لیں۔ پھر
 حیل میں ڈال کر بڑ کا دودھ اتار ڈالیں کر دوا کھلی اوپر ہو جاوے۔ جب دودھ سوکھ جاو
 دکھل کر کے چوہ گولیاں بناویں۔ ایک ایک گولی صبح شام گائے کے دودھ سے سیون کریں۔ دس
 بار کا پر سیکشت ہے۔ دس بارہ دن میں ہی آرام ہو جاوے گا۔ اُنی گن کاری پر یوگ ہے۔

31 ایک کچے ناریل میں چھید کر کے پتے بھر دیں۔ اس پر پانی میں سر رہنے دیں۔ چار دن
 چار رات پتے اسی میں سر رہنے دیں۔ سب نایل کا پانی چوں میں کھانکھ جاوے گا۔ پھر چوں کو چھایا

میں نکھا کر آسانا لیں۔ پھر اسی آٹے کے برابر جیسوں کا آٹا ملا کر گائے کے گھی میں حلوی کی طرح
 سے بچوں لیں۔ پھر دودھ اور کھانڈ کا حسیہ رملوں اور غصے لکھی اور شہد میں کا چورن ملا کر
 حلوہ بناویں۔ خوراک دودھ سے اپنے بل انوسار ایک تولہ تک۔ سالی مشری نو ماشہ،
 شکا کل مشری، توری زرد توری، مودرخ، تیغ اربنی چھ چھ ماشہ، کسیر تین ماشہ، کستوری
 ایک ماشہ، تال خانہ ایک تولہ، مغز باوام، مغز جالوزا، پستہ، مغز کدو میں تین تولہ، بخش خش
 سفید ایک تولہ، بخشش بڑی آدھ پاؤ، دارچین چھ ماشہ، بیج چھ ایک تولہ، (اگر دھرم
 انوکول بھسم تو بھسم مٹی کے اندوں کی زردی ورنہ چھوڑ دیں) یہ بہت اچھا بل ویرے
 بڑھانے والا اور سب پر کا کر کے پر سیمہ کو نشٹ کرنے والا نسخہ ہے۔

32 دارچینی، بیج چھوٹی الائچی، بیج پات ایک ایک ماشہ، بھسم چاندی آدھی رتی،
 دودھ کے ساتھ سیون کرنے سے پر سیمہ جلد آرام ہو جاتا ہے۔
 33 بؤل، کپیل، مہوا، میٹوں کی چھ چھ ماشہ، پھال پانی سے پیس نو۔ پھر اذیت
 چاندی بھسم ملا کر سیون کرنے سے بہت گئی دکھاتا ہے۔

34 بیج الائچی چھوٹی، کاوڑ بھسم، مشری، آنلو، جانفل، گوکھرو، سیل کی پھال
 شہدہ پارا، شہدہ گندھک، رانکا بھسم، فولاد بھسم، یہ گیارہ چیزیں تین تین ماشہ ہر ایک۔
 پیلہ پارا اور گندھک کو کھل میں ڈال کر خوب کھلی کریں پھر دونوں بھسم ملا کر خوب کھل کریں
 پھر کاوڑ ڈال کر کھل کریں اور باقی اور شہدیں کو کوٹ چھان کر اسی میں ملا کر اچھی طرح
 سے کھل کریں، جس میں سب چیزیں ایک جان ہو جاویں۔ پھر شیشی میں ڈال کر رکھ لیں۔
 یہ ویدھک کا "پر سیمہ کھٹار سن" ہے اس میں سے ایک یا دو ماشہ اپنے بل انوسار چھ
 ماشہ یا تولہ بھر شہد میں ملا کر چائے سے سیون طرح کے پر سیمہ بہت جلد کام ہوتے ہیں۔
 یہ کم سے کم چالیس آدمیوں پر وید لوگوں کا آزمودہ ہے اذیت گن کاری ہے۔

35 شکا کل مشری آٹھ تولہ، بہن سفید و مودرخ، سالی مشری، دودھ تولہ، مصلی سفید
 اور کالی، چھید ملا، چار چار تولہ، بیج چھوٹی الائچی، گوکھرو کا دیرباں میں ہیں ماشہ۔ ان
 سب چیزوں کو کوٹ کر چھان لو۔ خوراک صبح ایک تولہ گائے کے تازہ دودھ سے۔ جس کا

39 موت والی سچی جسم سفیدی، ج شرقی، ان تینوں کو کوٹ پھان کر شیشی میں رکھ
لو۔ خوراک بل کے انوسار ایک ماشہ تک ہے۔ پریمہ پر دسوں بار کا آزمودہ ہے۔

بھیم سین کا فور، کستوری، ایک ایک ماشہ، شہدہ فیہ چار ماشہ، جاتری چار ماشہ۔
ان چاروں چیزوں کو کھل میں ڈال کر بنگلہ بان کا رس ڈال کر بارہ گھنٹے تک گھوٹے رہو۔
پھر ایک ایک زنی کی گولیاں بنا کر رکھو۔ خوراک مع شام ایک ایک گولی دودھ سے۔ سب طرح
کا پریمہ روگ آرام ہو کر دیر سے خوب کاڑھا ہو جاوے گا۔ قدرتی پیدا ہوگا۔

بھیم سین کا فور بنانے کی پدھی

40 کا فور چار تولہ، اودخالص دو تولہ، ناگ موٹھا، سرچینی، جیری سفید وال پھیر،
لوگ ایک ایک تولہ، کیشن تولہ، دانہ لالچی ایک تولہ، کستوری ایک تولہ، عطر چنبلی ایک تولہ،
چاھل ایک تولہ، جاتری ایک تولہ۔ ان تینوں چیزوں کو الگ کوٹ کر پھر کھل میں ڈال کر عرق
گلاب نمبر اول سے خوب گھوٹو۔ پھر میکا بنا کر کاسنی کی تھالی یا کٹورے میں رکھو۔ اوپر سے ایک
دوسرا کٹورا رکھ کر دونوں کٹوروں کے سوراخ کو آٹے کے آٹے سے بند کر دو، جس میں ہوا نہ
جاسکے۔ پھر کٹورے کو چولہے یا دیو اینٹوں پر رکھ کر نیچے گھی کا چراغ ایک انگلی موٹی ڈال کر کڑاؤ۔
کٹورے کے اوپر پانی سے ترکے کے آٹھ دس تہہ پر رکھو۔ بیدی کھڑا رکھتا جاوے تو ترکے نہ ہو۔ اسی
طرح تین چار گھنٹے میں اوپر کے کٹورے میں کا فور لگ جاوے گا۔ جسے سب بڑھیا اول درجے کا کا فور
ہے۔ شیشی میں خوب حفاظت سے رکھو۔ پچاسوں جگہ کام آتا ہے۔ ایسا بڑھیا ملنا آٹھن ہے۔
بازاری یا کوٹلی پیڑی دیکھو کہ کچھ گھنٹوں کی آٹھار گھنٹہ ڈالنا چاہیے۔ جو ٹم تیار کرو یا وشواسی جگہ
سے لیں۔ جسے پن کے لالچ میں رڈی دیکھو تو کچھ سیوں کو نشتر نرا عقلمندی نہیں۔

41 گوکھرو، تال مخانہ، سفید ملی سیاہ، ملی، ستاور، گری بیج کو بیج، آملنگ، موکھا
رنگھاڑا، بجوئی ایسب گول، گوند بول، بہن مرخ، بہن سفید، تودری مرخ، تودری زرد
کٹوڑے، روی سٹکی۔ ان سب چیزوں کو برابر وزن کوٹھان کر اور سب کے برابر شیشی میں لاکر
مہات برتن میں رکھو۔ خوراک بل کے انوسار ایک تولہ تک، اوپر سے گائے کا دودھ سیوں

دیر نیلے پتلا ہوا ایک بار سیوں کر کے اس کے گھن دیکھیں۔ اس کا نام "رئی آبیہ" چورن ہے چالیس
دن اوٹھ سیوں کریں۔

36 آلودہ رنگ شاستر کی ملک وکھات مہوشدی، بسنت گسار رس، سونا جسم،
گوکھ جسم، موتی جسم۔ یہ چھ طرح کی نمبر جسم ایک آٹھے کھل میں ڈال کر خوب کھل کر دیکھو پھر
کھلی ہوئی دوش سیوں کی ایک ایک پٹ دیکھ چھایا میں کس کس شیشی میں رکھو گائے کا دودھ،
آڑو سے کاس، نازی ہلدی کاس، کیلے کی جڑ کاس، گلاب کے پھول کاس، مانی کے پھول
کاس، کستوری، شہدہ کا فور، نکلی کے پھول کاس۔ ان نو چیزوں کی پٹ دینا ہوگا۔ اگر تازہ
ہلدی سے بنے تو نو نکلی ہلدی کو کھلو کر بیس کر کاڑھا بناؤ اور اسی کی پٹ دو۔ اسی طرح گلاب کے
پھولوں کی جگہ عرق کھل، نمبر اول کی پٹ دے سکتے ہیں۔ پٹ کو (بھانا) بھی کہتے ہیں
خلاصہ یہ ہے کہ اگر دودھ کی پٹ دو تو اوپر کھلی ہوئی جسموں کو دودھ میں مل کر کھیا میں
رنگھاڑو۔ اسی طرح دوسری دوش سیوں کی پٹ دے کر کھالو۔ یہی "بسنت گسار رس" ہے۔
سیوں پریمہ۔ اس دوائی کو ادھی یا ایک رتی شہد کے ساتھ ہلا کر سیوں کریں۔ جن کا
پریمہ روگ کسی دوائی سے بھی اچھا نہ ہوتا ہو، ان کے لئے بھی رام
ہے۔ شاید ہی اس کو بڑھیا ہوگا جس کو سیوں کرنے پر بھی آرام نہ ہو۔
یہ شہدی کیا؟ آلودہ و شاستر کے خولے کا ایک رتن ہے۔

37 مصلی سفید، مصلی سیاہ، گوکھرو، گری بیج کو بیج (جو دودھ میں کھلو کر نکالی گئی ہو)
پریمہ تین تولہ، چھ بارادس تولہ، مشری دس چھانک۔ پہلے سب چیزیں الگ الگ کوٹ کر
پھر ٹھیک سے وزن کر کے ملا لیں۔ اس چورن کی خوراک دو سے تین تولہ تک رات کو کھا کر اوپر
سے دودھ پیوں۔ بہت گن کاری ہے۔

38 مانجج جسم، بیج چھوٹی لالچی، شیش لوچن، ہست گولے، ہست شلا جیت، یہ پانچ چیزیں
چھ ماشہ، بیج سورج والے موٹی دو تولہ، چاندی کے ورق چیس عدد، کستوری مصلی ایک ماشہ،
ان سب کو کھل میں ڈال کر خوب کھل کر دیکھو۔ چاہے گولیاں بناو یا اسی طرح شیشی میں رکھو۔ اس
کی خوراک کڑے سے ایک ماشہ تک ہے۔ دودھ کے ساتھ سیوں کریں۔ دسوں بار کا آزمودہ۔

کریں۔ یدری چالیس دن مریج، تیل، گڑ، کھٹائی اور مٹھن سے پرہیز کر کے اس کا سیون کر لیا جاوے تو سب طرح کے پرہیز روگ آرام ہو کر ٹوڑھا بھی جاؤں گی طرح سے ہو جاتا ہے۔
 نو گولوں کا تو کھنا ہی کیا ہے۔ پیاسوں جگہ آزمایا گیا ہے۔

42 ستاور، گوکھڑ، کھنچ، باری قدر مریج کھج، مینج اٹکن، پیل الاچی، چھوٹی، ناگ کوثر، مصلیٰ سفید، لال چندن، پھریلا، جگلوئے، بس لوچی، یسب پتھر، پلہ وزن میں کوٹ چھان کر پھر کسی بڑے کھل میں ڈال کر تیل کے رس کی ایک سٹ دو اور چھایا میں پکا کر برابر کی مشری ملا کر رکھ دو خوراک چھ ماہ سے ایک توڑ تک دودھ سے سیون کرو۔ چالیس دن پرہیز سے سیون کر لینے سے ایسے کئی دکھائی دیں گے جو لکھنے سے باہر ہیں۔ پھر اور کسی اوشدھی کی دس کار نہیں ہوگی۔ پیاسوں کو یہ سویم آزمایا ہے۔
 بڑی کن کا پیچڑ ہے۔

43 چالیس، لوگ، جادری، مینج چھوٹی الاچی، اگر کرہ، دارچنی، بڑگنا، کسیر، چھال چنے کی، آسنکھ، ستاور، گوکھڑ، پرتیک، چیز دو توڑا، فولاد بھس تیرہ ماہ مشری رس چھانک۔ پیلہ بارہ اوشدھیوں کو کوٹ چھان لو۔ پھر صبر ملا کر غلاب کھل کر دوا مشری کوٹ چھان کر ملا دو۔ پھر بانسہ کھل کر تونوا مشری گولیاں بنا کر چھایا میں لکھنا تو خوراک ایک ایک گولی صبح شام گانے کے دودھ سے۔ بیسوں پرکار کا پرہیز دور ہو کر آج بھی شکایت خوب رہتی ہے۔

44 شہہ پارا، شہہ گندھک ایک ایک تولہ، شہہ مینج دھتورا دو تولہ۔ پیلے گندھک اور پارا کو بارہ گھنٹے تک کھل کر دو، پھر مینج دھتورا ملا کر چار گھنٹے تک کھل کر دو، پھر تیل مینج دھتورا تھوڑا ڈال کر چار گھنٹے کھل کر دو، پھر شیشی میں شہک سے رکھو، خوراک آدمی رات سے ایک رتی تک مشری سے کھانا چاہے۔ پرہیز کو آرام کر کے آج بھی شکایت خوب رہتی ہے۔

45 موتوں سے بھری سی، اتال خاند، مشری تینوں سم جھاگ۔ پیلے سی کو تین دن برابر کھل کر پھر اتال خاند اور مشری کو کوٹ چھان کر ملا دو پھر تھوڑا دودھ ڈال کر خوب

کھل کر دوا اور جنگلی بیر کے سمان گولیاں بنا کر چھایا میں لکھنا۔

سیون دھسی۔ پیلے دھسی صبح ایک گولی کھا کر آؤ پر سے گانے کا دودھ آدھ سیر پی لو۔ دوسرے دن صبح اور شام دونوں سے ایک ایک گولی پھر سے دن اگر دوا ہو سکے تو دو دو گولی۔ اسی طرح یدری برداشت ہو جاوے تو پر تین دن ایک گولی پڑھاتے جاؤ۔ سات دن میں ہی ہر طرح کا پرہیز آرام ہو کر مشری میں دل دیر سے بہت بڑھتا ہے۔ اگر چالیس دن پرہیز استری آدمی کا رکھ کر سیون کریں تو پھر کھنا ہی کیا ہے۔ یدری چالیس دن سیون کریں تو پر تین چار گولیاں دونوں سے۔ دسوں جگہ کا آزمودہ ہے۔ جس کو دیا اسی نے گولوں کا بھجان کیا۔

46 گری مینج اعلیٰ پانچ تولہ، سنت بڑا اور پوٹیلی پانچ تولہ، موچرس پانچ تولہ، بھسم دھاتا تین تولہ۔ اعلیٰ کے بیجوں کو چار دن پانی میں بھیک کر گری نکال لیں۔ پھر چھایا میں لکھا کر کوٹ چھان لیں۔ اسی طرح موچرس کو بھی کوٹ چھان لیں۔ پھر اور اوشدھیوں کو ملا کر رکھ دن تک برابر بڑا کا دودھ ڈال ڈال کر کھل کر تونوا اور چنے کے برابر گولیاں بنا کر رکھ لیں۔ خوراک ایک گولی صبح آدھ سیر دودھ سے سیون کریں۔ اگر دودھ میں پھہ ماہہ ایسب گول ملا دیا کریں تو اور بھی اوجھک کن کاری ہوگا۔ فائدہ تو ایک ہفتہ میں ہی ہو جاتا ہے۔ پھر تونوا چالیس دن پرہیز سے استعمال کر کے اس کے ادھت کن دیجیں۔ بیسوں پرکار پرکشت ہیں۔

تَرْکِیْبِ وِڑا وِڑو پوٹیلی

بڑے تازے اور نہ پتے، دو پوٹیل دونوں کو برابر جھاگ میں لیکر گندھی میں ڈال کر جھاگس طرح سے خوب گھولو۔ پھر پانی ملا کر چھان لیں۔ اس چھنے سے پانی کو نرم کھج پر پکادیں۔ جب کالا اور گاڑھا ہو جاوے تو انار کو ڈیا ماشینی میں رکھیں۔ یہ اکھلا پیڑم اور آج بھی کئے گئے کن کاری ہے۔ خوراک دو رتی دودھ سے۔

حالا کہ یہ پیشہ بڑا قابل عزت اور بڑا مقدس ہوتا ہے۔ اگر ہم
دیانت داری سے کام لیں تو اپنے موکل کی نظروں میں ہی عزت نہیں
پاتے بلکہ خدا کے سامنے بھی سرخرو ہوتے ہیں۔ کیونکہ ہم منصف
ہوتے ہیں۔ انصاف کا ترازو ہمارے ماتھے میں ہوتا ہے۔ لیکن
ہم لوگ پیسہ دیکھ کر ٹوٹتے ہیں۔

بادر پھر پیسہ کے لئے ہی انسانوں کو چانس لگواتے ہیں۔ لیکن
اچانک میری بہن نے میرا راسہ بدل دیا۔ میرا ذہن بدلی دیا۔ یا یہ
بھی ہو سکتا ہے کہ مجھ میں روپے کی فراوانی نے غمے الٹا کرتے پر مجبور کر
دیا ہو۔ کیونکہ میں اہل ثروت تھا۔ اور پیسے کی کمی نہیں تھی۔ شاید
یہ لئے دوسروں سے مختلف ہو گیا تھا۔ لیکن یہ نہیں کہ میں واحد
انسان تھا جو ایماندار بن گیا تھا۔ مجھ جیسے اور بھی انسان تھے جو پیسے کو
ناظر نہیں لاتے تھے۔ اور ایمان داری سے اپنے پیشے کی پاسداری
کرتے تھے۔

میں نے جو دو کس جتے تھے وہ ایلے ہی تھے کہ دیکھا جائے تو میں
نے مجرموں کو عایت دلائی تھی انہیں مزید جرم کرنے کے لئے رہائی
دلائی تھی۔

صرف شہرت کے لئے۔ معاشرے میں اچھا مقام
پانے کے لئے۔ راصل ہر دلیل کے لئے اس کا کیا ایک تعلق کا
کل ہوتا ہے۔ جب وہ جیت جاتا ہے تو یہی ہوتا ہے جیسے

دیکھا جائے تو ہم لوگوں کا پیشہ بڑا عجیب و غریب ہوتا ہے۔
بعض اوقات ہم اپنے موکلوں کو غریب دے جاتے ہیں۔ صرف
پیسے کی خاطر۔ اپنے اصول توڑ دلاتے ہیں۔ کیونکہ یہ پیشہ ہی جھوٹ
کی بنیاد پر کھڑا ہوتا ہے۔ اہم لوگ اپنے موکلوں کی حفاظت چوکیدار کی مانند
کر رہے ہوتے ہیں۔ اور آپ جانتے ہیں کہ چوکیدار اپنی ذمہ داری سے
کو تا ہی کر جاتے ہیں۔ کسی چور کے ہاتھوں تک بھی جاتے ہیں۔ اور
ساتھ ل کر چوری کو واڈالتے ہیں۔ افسوس کہ کبھی کبھار ایسا کر ڈالتے
ہیں۔ خود ہی کس کو کمزور کر ڈالتے ہیں اور جو موکل ہم پر تکیہ کرتے ہوتا
ہے آخر میں ڈوب جاتا ہے۔

خالی ہو۔ جیت کا احساس میرا سے آگے بڑھنے پر اکٹا ہے۔
جیت کا شہ اسے اور اس کی گردن میں تناؤ پیدا کئے رکھتا ہے۔
لیکن یہاں سب کچھ الٹ گیا تھا۔ میں نے ایک ایسا کیس لیا تھا۔ جس
میں پیسے کی کوئی امید نہ تھی۔ بلکہ شہرت کا بھی امکان نہیں تھا۔
ہاں اگر میں یوسف کو صاف بچا پاؤں تو مجھے کافی شہرت ملتی۔ میں نے کیس
کی مکمل تیاری کر لی تھی۔ لیکن میں جانتا تھا کہ گھر میں ایک بنگامہ برپا
ہو جائے۔ اہی جان نے جیتے کے تمام راستے بند کر دیئے تھے
کیونکہ میں الٹ چل گیا تھا۔ ان کا دیا ہوا کیس چھوڑ کر اس کیس کے
خلاف چلا گیا تھا۔ اور یہ سب ٹینے کی وجہ سے ہوا تھا۔

اور یہ ٹینہ بڑی عجیب لڑکی تھی۔ صمدی اور خود سمر۔ فلسفے
میں ایم۔ اے کرنے کا یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ مجھ سے زیادہ قابل تھی یا
میں اپنی کسی کمزوری کی وجہ سے اس سے دبا تھا۔ جی نہیں۔ قطعی ایسا
کوئی بات نہیں تھی۔

ہاں ایک احساس اسے دیکھ کر ضرور پیدا ہوتا تھا کہ ہم دونوں کم
مانگی کا شکار ہیں۔ مال باپ کی توجہ نہ ملنے سے ہم دونوں کے اندر کچھ
تغیر پیدا ہو چکا ہے۔ شاید ہم دونوں کی بکواس بھی اس سے بڑھتی
تھی۔ اور یہ بالکل غیر محسوس انداز میں ہوا تھا۔ ہمارے کسی
بھی فعل میں ارادے کو دخل نہیں تھا۔ اور نہ ہی ہم دونوں میں سے
کوئی بھی مال باپ کو ذہنی تکلیف دینا یا ستے تھے۔ لیکن ہوا یہی

تھا۔ اہی نے ایک کیس دیا۔ میں نے جھوٹ بول کر۔ جھوٹے
دلائل دے کر جان چھڑائی۔ اور تم یہ کہ مخالف پارٹی کا کیس لے لیا
حالا کہ ہمارا ارادہ ہے گاؤہ کی مدد کرنا تھا۔ لیکن میں جانتا تھا جو کچھ کر رہا
ہوں اچھا نہیں کر رہا۔ ایک لمحے کے لئے دل میں خیال آیا اہی جان
کی نازاں کی مولیٰ نے سے بہتر ہے کہ یہ کیس کسی دوسرے وکیل کو دے
دوں اور یہ بات میں نے غلطی سے ٹینے سے کہہ دی۔ جس پر اس
نے مجھے غصے سے گھور کر دیکھا تھا۔

”بھٹے بزدل انسان قطعی پند نہیں بھائی جان۔“

ان الفاظ کے اندر کیا کچھ نہیں تھا۔ یہ تو صرف میں جانتا تھا۔
وہ گھبراتی ہوئیں تیر تیز نکلیں۔ اور ایک مہینہ کا سمر ہوتا ہوا چہرہ
جسے میں نے اس کے اعتماد کو دھوکہ دیا ہو۔ دیکھا جائے تو میں شک
کھا گیا تھا۔ جس سے صاف ظاہر تھا کہ مجھے اپنی بہن سے بے پناہ محبت
تھی۔ اور مجھے اس کی پاسداری کا بھرم رکھنا تھا۔ لہذا میں نے کیس
خود رولنے کا تہیہ کر لیا۔ اور جو طمان اٹھے والا تھا مجھے اس کا بھی
اندازہ تھا۔

وہ میلی اور ملی سی لڑکی مجھے ملنے آئی تھی۔ میرا فرض مسم
وکیلوں سے بہت مختلف تھا۔ مختلف لوگوں کے میں نے اس پر لاکھوں
روپیہ بجاوٹ پر لگا دیا تھا۔ جس کی وجہ روپے کی خردانی اور اپنی واضح
داری تھی۔

کیسے دوسروں کو علم ہوتا کہ میں کس قدر دولت مند ہوں۔ میں نے جو بگڑے رکھی تھی وہ بہت بڑی تھی کم از کم دس وکیلوں کے لئے کافی تھی۔ لیکن میں وہاں تنہا بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے تین پورشن تھے۔ ایک حصے میں خود بیٹھا تھا۔ ایک میں میری اسٹینو گرافر تھی۔ اور ایک حصہ اپنے ملنے والوں کے لئے رکھ چھوڑا تھا۔ اور ہر حصے پر بے دریغ پیہ خرچ کر دیا تھا۔

جب انٹرکام پر مجھے اطلاع ملی کہ کوئی لڑکی مجھے ملنے آئی ہے۔ اور ارشد نامی مقبول کے بارے میں کہیں پر بات کرنا چاہتی ہے تو میں اس سے ملنے کے لئے تیار ہو گیا۔ جب وہ اندر داخل ہوئی تو میرے بنگا ہول نے اپنی بھاری بھر کم اور قیمتی مینر کے پیچھے بیٹھے بیٹھے استقبال کیا۔ بیٹھو۔ میں نے زبان کو حرکت دینے بغیر ہاتھ کے اشارے سے اسے بیٹھنے کو کہا۔

میں پر پوچھنے آئی تھی کہ آپ کی فیس کیا ہے۔؟ اور آپ نے دیے بھی مجھے آفس میں بلا دیا تھا۔

ابھی کیا تھا جیسے اس نے لٹھا رو دی ہو۔ وہی سادے سے کپڑے اور سستی سی چادر۔ اس نے اوپر لے رکھی تھی جسے دیکھ کر اس کی غربت کا بڑی شدت سے احساس ہوتا تھا۔ میں نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔ پھر اپنے آپ کو نرم رکھتے ہوئے کہا۔ کہیں کے کاغذات تیار ہو گئے ہیں۔ ان پر دستخط کر دے تھے۔

انتبا کہہ کر میں نے اپنی اسٹینو گرافر کام پر ارشد کیس لانے کو کہا۔ یہ عورت جو میرے پاس بطور پرنسپل سیکریٹری اور اسٹینو گرافر کی حیثیت سے کام کر رہی تھی بڑی تیز مزاج تھی۔ خوبصورت تھی۔ جوان تھی۔ اور اپنی بڑائی کے تقاضوں سے واقف تھی۔ اور تم یہ کہو اسے معلوم تھا کہ میں کقدر حسین ہوں۔ شادی ہوئی تھی لیکن چودہ ماہ بعد طلاق ہو گئی تھی۔ شوہر اس کی لینڈ کا نہیں تھا۔ یا پھر کوئی دوسری وجہ بھی ہو سکتی تھی۔ اس نے مجھے یہی کچھ بتایا تھا۔ عمر چھپس تائیس کے لگ بھگ تھی۔ اور بلوہ تیراڑھی استعمال کرتی تھی۔ اور بڑا نفس قسم کا پر فیوم استعمال کرتی تھی۔ گلے میں سونے کی زنجیر تھی۔ ہاتھوں میں تین سونے کی چوڑیاں اور دائیں ہاتھ کی تیسری انگلی میں سونے کی انگوٹھی تھی۔ اور کانوں میں بہت چھوٹے اور بہت ہی خوبصورت چھوٹے سے آؤرنے تھے۔ دیکھا جائے تو ہر وقت اپنے آپ کو سنوار رہی تھی۔ دیکھا جائے تو میرے ایک دودھوتہ جو دکالت کے پیشے سے منک تھے صرف اسے ایک نظر دیکھنے کے لئے آیا کرتے تھے۔ جب اس نے میرے ہاتھ ارشد کیس کی نالی پر میز پر رکھی تو اسے جھک کر رکھا تو ملاوڑ کے اندر سینے کی گولیاں میری آنکھوں میں گھس آئیں۔ میں دن میں اکثر ایک دو بار یہ قیامت خیز نظارہ دیکھا کرتا تھا۔ لیکن خاموش رہتا تھا۔ پھر پھر بھرے بھرے شہر سالانہ اعضاء کی مالک شہناز کو میں یوں نظر انداز کر دیتا تھا جیسے اس کی ذات میرے لئے جھڑکا دہرہ تھی جو۔

گو اس نے کبھی کوئی غلط حرکت نہیں کی تھی اور نہ ہی میں نے اسے کبھی شہہ دی تھی وہ تین ماہ سے میرے پاس تھی اور دیکھا جائے تو ایک محنتی عورت تھی۔

جاؤ۔ میں نے شہناز کو جانے کا اشارہ کیا اور خود فائل سے کاغذات نکال کر اس کی طرف بڑھا دیئے۔ اس کے سامنے رکھتے ہوئے بولا۔

”یہاں دو خط کر دو۔“

اور اس نے میرے قلم سے دو خط کئے تھے۔ میں نے نہیں دیکھا کہ وہ دو خط کس قسم کے تھے میں کاغذات کو سمیٹا اور فائل میں رکھ دیا۔ آپ کی کم از کم فیس کیا ہوگی؟

میں نے شاید دوسری بار اس کے سوال کو نظر انداز کیا تھا لہذا کسی کاشت سے شک کر گریٹ منگالیا۔ پھر بڑے آرام سے اس کی طرف دیکھا۔ ہاں اس کے ہرے پر صرف آنکھیں ہی آنکھیں تھیں۔ جنہیں دیکھ کر اس کا ہوتا تھا کہ ہرے سامنے بیٹھی جوتی کوئی لڑکی ہے۔ کیا ہم بے تمہارا۔

”الاس۔“ وہ یوں بولی جیسے ہم بتا کر اس نے بڑا احسان کیا ہو۔ بڑا ہی شک اور بے جاں لہجہ تھا۔ لیکن نام۔ سن کر میں چونکا تھا۔ کیونکہ جعفر نام تو بصورت اور اپنے اندر بوقت رکھتا تھا اقتدار ہی وہ خود اس کے برعکس تھی۔ ہمارے کھنے والوں نے شاید بیٹی کے

حلے اور نقش و نگار پر تو میری دلی تھی۔ میں نے گریٹ کا ایک گہرا کش لیا اور اس کے فائدے کے لئے بولا۔

اس کہیں روشن پہلو اور بھی ہے جس پر عمل کر کے تم فائدے میں رہو گی۔ اور میں جانتا ہوں کہ تم اس پر عمل کرو۔ میں نے اتنا کہ کر ایک پھر گریٹ کا کش لیا تھا۔ اور دھوئیں کو مرنے کی صورت میں کمرے کی بند فضا میں چھوڑ دیا۔ اور اس پلٹ چہرے کی طرف دیکھا جہاں کوئی تاثر نہیں تھا۔ اور وہ الاس کی بی سیری طرف دیکھے جا رہی تھی۔

”غلاف پلٹے سے راضی نامہ کر لو۔“

اندھ لوں چونکی تھی جیسے میں نے اسے کوئی گالی دے دی ہو۔

اس کے چہرے پر تعلق پیدا ہوا تھا۔ میں پھر بولا۔ تم غریب لڑکی ہو۔ تمہاری بہنیں اور بھی ہیں۔ تمہارا بھائی تو وہاں نہیں آ سکتا۔ لیکن تمہیں استدر رقم ان لوگوں سے ضرور مل سکتی ہے۔ کہ عزت کی زندگی گزار سکتی ہو۔ وہ میری بات سن کر راکت میٹھی رہی تھی اور مجھے غور تو رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں تھر آئین کھپاؤ تھا۔ اور نہ سب کچھ صرف چند لمحوں کے لئے پیدا ہوا تھا۔ کیونکہ اس کا چہرہ پھر پلٹ ہو گیا تھا۔

”کتنی رقم دیں گے وہ مجھے۔؟“

جس قدر تم چاہو گی
پچاس ہزار۔

مل جائے گا۔

ایک لاکھ۔

ہاں یہ بھی ہو سکتا ہے۔

دو لاکھ۔ اس کا جواب بھی پٹا تھا۔

شاید یہ بھی ممکن ہو۔ میں محتاط انداز میں بولا۔

پانچ لاکھ۔ وہ پھر بولی اور میں چونک کر یہ دھاڑی گئی۔

یہ تو بہت زیادہ ہے۔

میں ان کی حیثیت کا اندازہ لگا رہی تھی۔ وہ شک لیے میں بولی۔

شاید تم نے میری بات کا بُرا مانا ہے۔ یہ تو صرف ایک آفسر

تھی جو تمہارے فائدے میں جاتی تھی۔

میرے فائدے میں صرف یہ بات جاتی ہے۔ کہ آپ میرا

کیس دیانت داری سے لیں اور مجرم کو سزا دلوائیں۔

بہتر۔ اپنا مکمل ایڈریس ہماری ٹیکسٹری کو لکھو اور

اتنا کہہ کر میں نے نگرینٹ کو اپنا ٹیڈے میں مل دیا۔ اور وہ اٹھ کھڑی

ہوئی۔ اس نے اپنی چادر کو درست کیا۔ اور میری طرف دیکھے

بغیر باہر نکل گئی۔ میرے چوٹوں سے ایک گہری سانس نکل گئی۔

دراصل میں اس کی غربت کے پیش نظر یہ چاہتا تھا کہ وہ پیسے لے

تاکہ اپنا اور اپنی بہنوں کے مستقبل سنوار دے۔ لیکن وہ پتھر کی مانند سخت

تھی۔ جیسے اپنی جگہ سے معمولی سا سرکنا بھی نہ جانتی ہو۔ جس سے معلوم

ہو رہا تھا کہ مرنے والے نوجوان سے کس قدر محبت کرتی تھی۔ میں

نے نہیں کی مکمل تیاری کر لی۔ اور سچی سچی آگئی۔ جب میں عدالت میں

پہنچا تو وہ باہر ایک ستون سے ٹیک لگائے خاموش کھڑی تھی۔

دہی پرانی چادر اس نے اوٹھ رکھی تھی۔ ہم دونوں کی آنکھیں میس تھیں

اور میں نے سر کو سرسکت دی تھی۔ اور اس کے قریب چلا آیا تھا۔

گھر اور میت۔ اعتماد رکھنا۔ تمہارا کیس سزور نہیں پڑنے دوں

گا۔

مجھے اعتماد ہے۔

تمہارے پاس بازو حرکت کے نیچے قال اور اس کا باپ مٹرا ہاشمی

کھڑا ہے۔

میں اتنا کہہ کر آگے بڑھ گیا۔ کچھ دیر بعد جب واپس لوٹا تو وہ

اب بھی وہیں کھڑی تھی لیکن مجھے مٹرا ہاشمی نے اشارے سے اپنے

قریب بلوایا۔

جو چیز میاں کیا کوئی کہیں ہے۔؟ وہ چھوٹے ہی بولے۔

جھماں۔ میرے پاس ارشد نامی قاتل کا کیس ہے۔ اور شاید

آپ کہ بات پسند نہ آئی ہو۔

مذاق کر رہے ہو جو چیز میاں۔ وہ ہنسی ہو کر بولے۔

میرا آپ کے مذاق کا رشتہ نہیں بنتا۔ مسٹر ہاشمی۔

دوسرے الفاظ میں میرے بیٹے کو سزا دیوانا چاہتے ہو۔
وکیل کی کوشش کیا ہوتی ہے۔ کہ اپنے موکل کے مفاد کی حفاظت
کرتے۔

آپ پر یوں مجھے آفس میں چار بجے کے قریب مل لیں۔ میں آپ
سے کچھ اہم باتیں کرنا چاہتا ہوں جو آپ کے بیٹے کے حق میں اور آپ
کے لئے فائدہ مند ہوں گی۔

وہ جواب دینے کی بجائے مجھے گھبرائے۔ دراصل انہیں
وہی شک لگا تھا۔ میں ان سے دہرہ پٹا چلا گیا تھا۔ پھر تاریخ پڑ
گئی تھی۔

اور میں الٹا اس سے یہ کہتا ہوا کہ پر یوں مجھے چار بجے آفس میں مل
لے۔ وہاں سے نکل آیا۔

جب رات کو گھر پہنچا تو طوفان کھڑا تھا۔ ای جان نے کچھ ایسی
نظروں سے میری طرف دیکھا جیسے میرا سامنہ چل گیا ہو۔ اور میں جگے
سے مسکرایا۔ وہ شاید میری ہی منتظر تھیں۔

میکم ہاشمی آنی تھیں۔ اور وہ ہیں بتا گئیں بے کرم۔ وہ ٹھیک
بتا دی تھیں۔ دراصل میں نے وہ کس اس لئے لیا ہے کہ دونوں
فرقوں کے درمیان راستی نامہ کرادوں میری حوصلہ پر یہ نے کہ کس ختم کر
دے تاکہ مسٹر ہاشمی کا اکوٹا بیٹا سزا سے بچ جائے۔ اس سلسلے

میں میں نے دونوں کو پرسوں آفس میں بلوایا ہے۔

کیا تم درست کہہ رہے ہو جیٹھ۔

میں یوسف کا۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ مسٹر ہاشمی کے بیٹے کا اس
سے بہت سودا نہیں کر سکتا۔

ٹھیکہ جیٹھ۔ تم تو واقعی بہت اچھے لڑکے ہو۔ کم از کم ہم مسٹر
ہاشمی کو اب بتا سکتے ہیں کہ تبدیلی مدد کر رہے ہیں اسی مدد کوئی وکیل
بھی نہیں کر سکتا۔

میدہ مسکرا دیا تھا۔ اور بات یہیں پر ختم ہو گئی تھی۔ لیکن میں
جانتا تھا کہ بات یہاں پر ختم نہیں ہوتی تھی۔ جبکہ میں مسلسل ای کو دھوکا
دے رہا تھا۔

اور ایسا کیوں کر رہا تھا بات سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ میں غیر محسوس
انداز میں آگے بڑھ رہا تھا۔ بہر کیف میں نے اپنے آپ کچھ اس طرح
تیار کر دیا تھا کہ اگر دونوں فسہ لقیں راستی نامہ کر لیتے ہیں تو میری عزت و
آبرو بچ جاتی ہے اسی جان سے مجھے مغرور ہو جانا ہوں اور دیکھا جائے
تو اس الماس بی بی ہنڈیا لڑکی کا مستقبل مجھ میں جاتا ہے۔ کیونکہ
یوسف کو زیادہ سے زیادہ طالب علم ہونے کی حیثیت سے سات سال
تک سزا ہو سکتی تھی اور اگر کوئی اچھا وکیل مل جائے تو موجودہ کس سے
بچا کر بھی لے جا سکتا ہے۔ کیونکہ کاٹا کے ہنگامے میں گرد و پ ہنڈی
تھی۔ کوئی بھی کسی کو بھی مار سکتا تھا۔ کسی کو قتل نہیں کیا گیا

وہ قاتل ہے۔ اور قاتل کو سزا ملنا چاہیے۔ اور میں پھر ٹہینے کو مانتے
ہے بس ہو کر رہ گیا۔

بستر پر لیٹتے وقت میں سوچ رہا تھا کہ بہتر ہے کہ کوئی بدلتی کر لوں۔
یہ دکالت میرے لب کی بات نہیں تھی۔ لیکن دکالت بھی ایک شے ہے۔
کس کی جیت کا احساس انسان کو مزید آگے بڑھے پر مجبور کر دیتا ہے۔
ایک دن مختصر سے گزر گیا۔ دوسرے دن ستر ہاشمی ستر ہاشمی صاحبہ
میر آفس میں موجود تھے۔ اور میرے شگور ہو رہے تھے۔ ہاشمی صاحب
اپنے ساتھ نوٹوں سے بھرا ہوا بریف کیس لائے تھے۔ ستر ہاشمی کہہ رہی تھیں
جیسے ہی تمہاری امی نے فون کیا کہ تم نے مخالف پارٹی کا کیس کیوں لیلے اور
تم ہمارے لئے کیا کرنا چاہتے ہیں تو پرچہ مانویٹے تم پر فخر محسوس ہوا۔
وہ لو کی کب لائے گی۔ کیا تم نے اسے وقت دے رکھا ہے۔

دیکھئے انٹیلیجنس نے اس کو بھلنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن وہ بہت
جذباتی ہو رہی تھی۔ اب میں چاہتا ہوں کہ آپ بھی کوشش کریں۔ اور
میں بھی کروں اور اگر وہ نہیں بھی مانتی تو ذرا دواہ بعد اس کا جذباتی پن
ختم ہو جائے گا اور وہ نرم پڑ جائے گی ادبیات بن جائے گی۔ دیکھا
ملے تو اس کا بھائی قتل ہوا ہے۔ اس کا جذباتی جو ناقدتی امر
ہے۔ بس آپ راستہ ہموار کیجئے۔ دروازہ کھلا چھوڑ دیجئے وہ
آہستہ آہستہ وہیں لوٹ آئے گی۔
ہاشمی صاحب نے کرسی پر پہلو بدلا اور بولے۔

تھا۔ اشتعال انگیزی کی وجہ سے فائر لگ رہی تھی اور ایک ایسا لاکھ قتل
ہو گیا جس کا کسی گروپ سے تعلق نہیں تھا۔ لہذا اس سے کسی کو دشمنی نہیں
تھی کیس لپک پیدا کر رہا تھا۔ اور ہمارے قانون میں شک کا فائدہ
قاتل کو دیا جاتا ہے۔ البتہ مجھے ٹہینے کی ناراضگی کا خطرہ تھا۔ اور ہوا
بھی وہی اس نے مجھے آٹے ہاتھوں لیا تھا۔ جب میں نے اسے اپنے
پاکیزہ قسم کے خیالات سے باخبر کیا تو اس نے مجھے غور کر دیکھا اور بولی۔
آپ نے زیادتی کی ہے بھائی جان۔

یہ زیادتی نہیں۔ بلکہ احساس کی بددہ ہے۔ اس بھوکے لنگھی لڑکی کو
روپے پیسے کی ضرورت ہے۔ اس نے بھائی کو پڑھا کر بڑا آدمی بنا لیا
تھا۔ ہزار پندرہ سو روپیہ کا بیس کلک لگ جاتا۔ لیکن میں چاہتا ہوں
کہ اسے اتنا پیسہ دلوں کہ وہ اپنی بہنوں کو بیاہ سکے۔ اور۔
آپ کے خیال میں وہ مان جائیں گی۔

میں نے اس سے بات کی تھی۔ لیکن وہ راضی نہیں ہوئی تھی۔
بڑی جذباتی ہو رہی تھی۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ آہستہ آہستہ نرم
پڑ جائے گی۔

ڈیڑی مت ماریئے بھائی جان۔ اس لڑکے کو چھانسی نہیں ہو سکتی
تو اتنی لمبی سزا ہو کہ اپنی جوانی جیل میں ضائع کر دے۔ ایسے لڑکوں کو
سزا ملنا چاہیئے۔ جنہوں نے شبیہی اداروں کو اکھاڑا ہوا بنا رکھا ہے۔
بس آپ صرف یہی یاد رکھیں کہ اس نے ایک گھر کا چہرہ بنا لیا ہے۔

ہم اپنے ساتھ ڈھیر سا راد پیر لائے ہیں اگر یہ کم چڑ گیا تو مزید لائیں گے بس اس کا راضی ہونا شرط ہے۔

آپ گھبرائیے نہت۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔

ایپانک وہ اندر داخل ہوئی۔ کیونکہ میں نے اپنے آدمی کو کہہ رکھا تھا کہ جیسے ہی وہ آئے اسے اندر بھیج دے۔ بالکل ہوا کی مانند وہ اندر داخل ہوئی تھی۔ وہی چادر۔ جو شاید ایک ہی تھی اس نے لٹریٹ رکھی تھی۔ سادہ لباس۔ اور وہی پاٹ سا چہرہ۔ بس آنکھوں کو دیکھ کر کسی بھلا اندازہ ہوتا تھا کہ وہ زندہ ہے۔ میں نے تجا۔ کیوں اٹھ کر اس کا استقبال کیا تھا۔ اور اسے کارز کو کسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ اس نے کسی پر بیٹھتے ہی اپنے سامنے بیٹھے ہوئے ہاشمی صاحب اور سرباشی کو ایک نظر دیکھا تھا۔ اس کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے کمی رنگ اٹھ رہا تھا۔ کیونکہ مرآت کے باہر میں اسے ہاشمی سے ملا چکا تھا۔ اس کا چہرہ پھر پاٹ ہو گیا تھا۔ میرے لئے بڑا نازک مرحلہ تھا جس کے لئے میں کافی دیر سے تیاری کر رہا تھا۔ لہذا الفاظ کی ٹوک پک سنوار کر میں بولا

الانسیہ یوسف کے والدین ہیں تم سے کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

اس نے ایک نظر میری طرف دیکھا تھا۔ اور وہ نظر ایسی ہی تھی کہ میں اپنی نظروں سے خود ہی گر گیا تھا۔ کیا کچھ نہیں تھا اس کی اس نگاہ میں۔ یہ ایسی حکایت، اپنی حرکت کا احساس۔ اور اپنی کم مانگی کا ہر۔

میں اپنی بگڑ بھول کر رہ گیا۔ وہ نظروں سے ہٹا چکی تھی۔ اس کی نظریں میری میز کی سطح پر جمی ہوئی تھیں۔ اس نے میری بات کا جواب نہیں دیا تھا اور اسی لئے بیگم ہاشمی بول پڑیں۔

بیٹی میں ایک ماں ہوں۔ میں جانتی ہوں کہ تیرے بھائی کو واپس نہیں لایا جاسکتا۔ اس کی تلافی نہیں کی جاسکتی۔ لیکن گھر برباد ہونے سے بچا لو۔ تیرا بھائی تو واپس نہیں آسکتا۔ لیکن میری گود خالی مت کرو۔ جو مانگو ہم تمہیں دینے کو تیار ہیں۔

ہاں بیٹی۔ میں اس بد نصیب کا باپ ہوں۔ ہاشمی صاحب بول پڑے۔

ہمارا قصور صرف اتنا ہے کہ ہم نے اسے جہنم دیا ہے۔ ایک ہی چراغ ہے اگر کچھ گیا تو پورے گھر میں ہی نہیں پوری زندگی میں اندھیرا ہو جائے گا۔ دیکھا جائے تو مرنے والے سے میرے بیٹے کی کوئی دشمنی نہیں تھی۔ وہ اپانک سامنے آ گیا تھا۔ اور۔ وہ ایک دم خاموش ہو گئے تھے۔ کیونکہ اس نے میز کی سطح سے نظریں اٹھا کر ان کی طرف دیکھا تھا۔

اور ان نگاہوں میں شاید استغدر نفرت کی آگ تھی کہ ہاشمی صاحب جو کچھ کہنے کا بجائے خاموش ہو گئے تھے۔ لیکن شاید بیگم ہاشمی نے ان آنکھوں کو غم سے نہیں دیکھا تھا۔ اس لئے بول پڑی تھیں۔

ہاں بیٹی — اس سال کا دامن خالی ہونے سے بچالو۔ ہم تمام
زندگی تہااری خدمت کرتے رہیں گے — خالصتہاً تہارا بھائی
واپس تو نہیں آسکتا — اور میرا بیٹا وہاں آسکتا ہے — ذرا سدا
خوشی کرو — اور میں معاف کرو دو اور معاف کر دینے میں بڑا بین
اور حلفت ہے۔

• بلو بیٹی — جلالہاں بھر دو گی —
تب الماس نے نظریں اٹھائیں تھیں — لیکن اب بارہ
بجائیں پلٹ تھیں — وہ کہہ رہی تھی —

تہارا بیٹا قاتل ہے — اس نے قتل کیا ہے — میرے
آنکھ میں بھی اندھیرا ہوا ہے — اے کون دور کرے گا —
میں باقی ہوں بیٹی — کہ تہارے ساتھ ظم ہوا ہے تہارا گھر
میں اندھیرا ہوا ہے — لیکن میرے گھر میں صحت کرو — میرے
بیٹے سے دانستگی میں قتل ہوا ہے — اس نے جان بوجھ کر تیرے
بھائی کو نہیں مارا۔

گوئی کس نے بڑا کچھ تھی — کسی بڑی کمر قتل کرنے کے لئے —
کسی بڑی کی جان لینے کے لئے — کسی کا بیٹا — کسی کا بھائی مہرور
مرا — وہ ہر حالت میں قاتل بنتا — اور ایسے لوگوں کو جینے
کوتی نہیں جو دوسروں کی زندگیوں سے کھیل کر اپنا بڑا بین ظاہر کریں
دیکھا جائے انسانی زندگی کی ان کی نظروں میں کوئی قدر و قیمت نہیں۔

لیکن مہرور خاتون — یہ سب باتیں قانون پر چھوڑ دو — انسانی
ہوگا — اور اگر کال نہ ہوگا — تو پھر میں اور پولے کا انتظار نہیں
کروں گی — خود انصاف کروں گی۔

میرے ہاتھوں میں اس قدر طاقت اور میرے اندر اس قدر
جرات ہے کہ اوجھار امارکوں — آپ کا بیٹا صرف قاتل ہے —
اور قاتل کے لئے قانون کے پاس شاید کوئی گنجائش ہو — لیکن میرے
پاس نہیں۔

کیا کچھ اس کو دہی ہوا ہوگی — اپنی حیثیت دیکھی ہے تم نے —
ہاشمی صاحب جھکا کر بولے —

اپنے بیٹے کی زندگی کی جھیک بھگ رہے تھے — ہاں ابھی
کچھ دیر قبل کی تو بات ہے۔

ہاشمی صاحب طوفان بنے کھڑے ہو گئے — اور عزاکر بولے —
تہارا بیٹا عزت پر ترس آگیا تھا — تم بھوکے تھے تو ایک وقت کی
فوس اپنے ویل کو ادا نہیں کر سکتی — کیا میں لڑو گی — تم بڑے
کھاکو یہ سب کچھ کیا ہے تم نے — یہ چادر جس سے تم نے اپنا سر لپیٹ
راجیم دھنا ہے کہ کلبے شاید ایک ہی ہے — کیونکہ ہم نے ہر رسول
بھی ہمیں عدالت میں اسی کو اوڑھے دیکھا تھا — اور چلی ہو قتل کا
کیس لڑنے — کبھی تم نے اپنے آپ کو تپا تو لیا ہے —

ابھی میں نے دیکھا کہ الماس نے سر جھکا لیا تھا — اس کا وجود پتھر

لڑوں گا۔
 میں نے کہہ دیا کہ مجھے اب کیس نہیں لڑنا۔ اور نہ ہی مجھے کسی کوئل
 کی ضرورت ہے۔ آپ بہت اچھے انسان ہیں اس بعد رزی اور
 محبت کا شکر یہ۔ اتنا کہہ کر وہ چلی گئی۔ میں نے اسے روکنا نہ کیا تھا۔
 اور وہ جس انداز میں چلا پلٹ کر گئی۔ اسی لمحے شہناز اندر داخل
 ہوئی۔

”سہریہ کیس ہی الٹ پلٹ ہو گیا۔ کیا میں نائل بند کر دوں۔
 نہیں۔ ہم کیس لڑیں گے۔ ہم سے بڑن ہو کر گئی ہے۔
 اسے غلط فہمی پیدا ہوئی ہے۔ کہ ہم دوسری پارٹی سے مل چکے
 ہیں۔ حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں۔“

عجیب لڑکی ہے سر۔
 عجیب ترین کہو۔ میں کرسی پر بیٹھ گیا۔ اور وہ بھی بیٹھ گئی۔
 اور پھر دونوں کنبیاں میز کی سطح پر لگا کر وہ قدم بے ہلکتے ہوئے بولی۔
 مجھے تو یہ لڑکی کسی زاویے سے بھی لڑکی نہیں نظر آتی۔ اسے
 کہہ کر یوں معلوم ہوتا ہے جیسے قدرت نے بناتے بناتے دھوڑ
 دیا ہو۔

”شاید تم ٹھیک کہتی ہو۔“
 شہناز نے مجھے اپنی دلنوازا مسکراہٹ سے نوازا۔ اور بولی۔
 اب اس کیس کو کس طرح ہینڈل کریں گے۔

کی مانند راکت ہو گیا تھا۔ میں اچانک بول پڑا۔
 براہ مہربانی آپ تشریف لے جائیں۔ آپ میری موکلہ کی
 کافی توہین کر چکے ہیں آپ لوگوں کو بات کرنے کا سلیقہ نہیں۔
 انسانی کردار اور اس کی عظمت کا اندازہ اس کی شکل و صورت اور
 لباس سے لگنے والے اندھے جوتے ہیں۔

جائیے تشریف لے جائیے۔ اب مزید برداشت نہیں کر سکتا
 گا۔
 میرے الفاظ کی سختی نے کیس کو پلٹ کر رکھ دیا تھا۔ وہ دونوں
 ضرورت مند میاں بیوی ہم دونوں کو گھور رہے ہوئے چلے گئے۔
 اور اچانک وہ بھی آنف کھڑی ہوئی۔

”آپ بیٹھیں۔“ میں بڑے احترام سے بولا۔
 ”مجھے اب کیس نہیں لڑنا۔“ وہ نصرت آمیز انداز میں بولی۔
 ”کیوں نہیں لڑنا۔؟“
 اب مجھے کسی کوئل کی ضرورت نہیں رہی۔

”بیٹھ جائیے۔“ میری بات کو سنتے۔ یہ سب کچھ جو ہوا
 اس کی محرک میری والدہ تھیں۔ ان کے لوگوں سے گہرے تعلقات
 تھے۔ انہوں نے مجھے مجبور کیا تھا کہ مصالحت کرادوں۔ آپ
 تیار نہیں ہوئیں۔ یہ آپ کی مرضی تھی۔
 میں ہر حالت میں کیس لڑوں گا۔ اور آپ کی مرضی سے مطابق

بقول اپنی مول کے۔ میں اسے سخت سے سخت مزاح لو اؤں۔
 شاید اس کے پاس فیس بھی ادا کرنے کے لئے نہیں۔ حالانکہ
 سمجھو تا کہ لیتی تو اس کا بہت فائدہ ہوتا۔ کم از کم لاکھ روپیہ تو
 مل جاتا۔

میں مسکرایا۔ اور۔ کرسی کی پشت سے ٹک گیا۔ کیونکہ
 شہناز کا مزید بیٹھے کا ارادہ تھا۔ اس لئے میں نے آنکھیں بند
 کر لیں تھیں۔ تاکہ شہناز چل جائے۔ کیونکہ میں اس کی رفاقت زیادہ
 دیر برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ اس کے ہوجوہ سے اٹھنے والی خوشبو
 بڑی بیجان نیز ہو کر تھی۔ اس کے وجود کا ایک ایک زاویہ،
 ہر ایک قوس اپنے اندر ایسے طوفان چھپا جے جئے تھا کہ میں ان
 طوفانوں کی زد میں نہیں آنا چاہتا تھا۔ کیونکہ میں اکثر محسوس کرتا
 تھا جیسے اس کے سامنے آتے ہی میری قوت ارادی کمزور پڑ جاتی
 ہے۔

وہ ہامی کھانا تھا۔ اس کے وجود کا گھوگھٹ پہلے بھی کوئی اٹھا
 رہا تھا۔ حالانکہ وہ اس کا شوہر تھا۔ جس سے وہ طلاق لے
 چکی تھی۔ اور میں نہیں چاہتا تھا کہ کوئی معمولی سا لڑکھن زندگی بھر
 کے لئے عذاب بن جائے۔ ہاں اگر وہ کنواری ہوتی۔ اس کا
 بدن ان چھو ہوتا۔ تو شاید میں سب کچھ رات کو خود ہی اسے چھو کر
 دیکھتا۔ ادا اس کے دلغریب قوسوں کی شراب پیتا۔ پس

میرے ذہن میں وہ ہامی روئی کا تصور کے کر ابھرتی تھی۔ اور میں ہر
 ممکن طریقے سے اپنا دامن بچائے جاتا تھا۔ وہ مجھے آنکھیں بند
 کر کے کرسی کی پشت سے ٹکا دیکھ کر شاید سمجھ گئی تھی کہ میں مزید گفتگو
 نہیں کرنا چاہتا۔

اس لئے وہ اٹھ کر چلی گئی۔ جب کرسی کھٹکنے کی آواز ابھری تو میں
 نے آنکھوں سے اسے جلتے دیکھا تھا۔ بڑی سارے چال تھی۔ اس کی
 میں اکثر سوچتا تھا کہ وہ چلتے وقت جان بوجھ کر ایک پاؤں پر زور دے
 کر چلتی ہے جس سے اس کے کولے ایک عجیب زاویہ بنا کر ابھرتے
 اور ڈوبتے ہیں۔ اور یہ نظارہ برداشت کرنا بڑے غرت کی بات تھی۔
 بڑا حوصلہ تھا میرا۔ جو دامن بچا رہا تھا۔ کیونکہ وہ اپنی خوبصورتی سے
 بھی واقف تھی۔ اپنے وجود کے ہر زاویے اور قوس کی سحر انگیزی سے
 باخبر تھی۔ ہاں اس کو مرد کی کمزوری کا احساس تھا۔ شاید یہی
 وہ بھی کہ وہ ہر جہ سے استعمال کر رہی تھی۔ میں اٹھا تھا۔ اور تیزی
 سے آفس سے باہر نکل گیا تھا۔ اس وقت اس کے حاد سے بچنے
 کا یہی ایک طریقہ تھا۔

میں نے کئی بار پکارا تھا کہ اسے نکال دوں۔ لیکن گوشش کے
 باوجود اپنے اندر رعب استہمید اتھیں کر پاتا تھا۔ مجھے دوسرے
 دن ایک عجیب و غریب کیس ملا۔ دونوں میاں بیوی میرے آفس
 میں آئے تھے۔ خوبصورت جوڑا تھا۔ لیکن ایک ہونا چاہتا تھا۔

دو دنوں ایک دوسرے کے دامن پر کپڑا اچال رہے تھے۔ ایک دوسرے کو الزام دے دے رہے تھے۔ بیوی کا موقف تھا کہ اس کا شوہر دوسری عورتوں کے پاس جاتا ہے۔ بچے سے لومیرج کھانے کے باوجود باہر بھجک مارتا ہے۔ میں اس کے پاس نہیں رہ سکتی اور نہ ہی اس کی سرکھوں کو برداشت کر سکتی ہوں۔ لہذا الگ ہونا چاہتی ہوں۔

مرد کا موقف تھا۔ کہ یہ عورت جو میری بیوی ہے اور جسے بے وقوف ہے۔ پہلی غلطی میں نے کی تھی کہ اس کو چاہا۔ دوسری غلطی یہ کہ اس سے شادی کر لی۔ اور اب تیسری غلطی یہ کہ رہا ہوں کہ اسے مسلسل برداشت کر رہا ہوں۔ یہ چوبیس گھنٹے مجھ پر الزام تراشی کرتی ہے۔ گھر کے مال کو اپنی کل کل سے بے آرام بنانے رکھتی ہے میں اسے برداشت نہیں کر سکتا۔ لہذا اس سے الگ ہونا چاہتا ہوں۔

میں نے دونوں کی باتیں بڑے غور سے سنی تھیں پھر مسکرا کر بولا تھا۔ اگر آپ دونوں الگ ہونا چاہتے ہیں تو پھر آپ دونوں کو وکیل کی کیا ضرورت ہے؟ خود ہی بین اتفاقاً کہہ کر الگ ہو سکتے ہیں۔

ضرورت ہے وکیل صاحب۔ عورت ایک ایک لفظ پر زور دے کر بولی۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی کہ آپ دونوں

کو وکیل کی کیا ضرورت ہے؟
”ضرورت ہے جناب جالی۔“ اس بار شوہر زور دے کر بولا۔
مجھ پر بند بولا۔

جب یہ طلاق کا ذکر کرتی ہے تو میں اس کا فون کھینچ کر پڑھتا ہوں۔ اور جب میں اسے طلاق دینے پر تیار ہو جاتا ہوں تو پہلے ہاں سے مار دینے کی دھمکی دیتی ہے۔ ہاں وکیل صاحب۔ ہم الگ ہونا چاہتے ہیں۔ لیکن خوش اسلوبی سے۔ فون خرابی کے بغیر ان سے ملتی ہے۔

”آپ دونوں نے ایک ہی وکیل کرنا ہے۔“
ہاں۔ اس طرح اس نے اجابت کم ہو جائیں گے۔
کوئی کسٹا سا وکیل کر لیں میری فیس بہت زیادہ ہے۔
کتنی ہے۔؟ عورت تیزی سے بولی۔

میں ہلکا سا روپیہ۔
مناٹم نے۔ یہ وکیل صاحب کیا کہہ رہے ہیں۔ خدا کا خوف ہی نہیں ان کے دل میں۔ ہم دونوں پہلے ہی تسائے ہوئے ہیں۔ اور پر سے یہ ہماری تمام جمع پونجی جینا چاہتے ہیں۔
میری بھی فیس ہے۔ میں مسکرا کر بولا۔

ہمارا خیال تھا کہ پانچ سو روپے میں کام چل جائے گا۔
اتنے پیسے کا تو پھر ول مناٹج ہو جانے کا عدالت تک جاتے

جاتے۔ ہم دونوں بہت غریب ہیں وکیل صاحب یہ غریب اتنے پیسے نہیں

کہتا۔ صرف اکیس سو روپیہ تنخواہ ہوتا ہے۔ بڑی شکل سے گھر کے اخراجات پورے ہوتے ہیں۔

اگر ہمیں اپنے شوہر کا اس قدر ہی خیال ہے تو ایک دوسرے سے الگ ہونے کا خیال چھوڑ دو۔ ہم ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔

اور الگ بھی نہیں ہونا چاہتے۔ کیوں ٹھیک ہے نا۔ میں دونوں کو گھورتا ہوا بولا۔

میں رہنا چاہتی ہوں لیکن یہ نہیں رکھنا چاہتا۔

یہ جھوٹ بولتی ہے وکیل صاحب۔ یہ خود ہی نہیں رہنا چاہتی۔ ٹھیک ہے آپ دونوں بائیں۔ اور ایک ہفتے بعد آئیں۔ اور پورے ہفتے کی رپورٹ مجھے آکر دیں۔ دونوں اپنی اپنی جگہ رپورٹ تیار کر کے تم دونوں نے ایک دوسرے کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ میں پھر ہی کوئی فیصلہ کر سکوں گا۔

اور پھر دو دنوں ایک دوسرے کو گھورتے ہوئے چلے گئے۔ اور اسی لمحے شہناز اندر داخل ہوئی۔ وہ موقع کی تلاش میں ہوتی تھی۔

یہ کیا کیس مختصر ہے۔

تم نے سانس قدر عجیب و غریب میاں بیوی تھے۔ جہاں تک میں نے اندازہ لگایا ہے دونوں ایک دوسرے کو بے پناہ چاہتے ہیں۔ الگ بھی نہیں ہوتا چاہتے لیکن ایک دوسرے کی معمولی معمولی غلطی کو بھی طوفان مارتے ہیں۔

میرا دعویٰ ہے کہ زیادہ دیر ساتھ نہیں رہ سکتے۔ شہناز زور دے کر بولی۔ ان دونوں کو سمجھانے والا کوئی نہیں۔ شاید آجھ دن بعد دونوں کو کچھ بہتر طور پر ہینڈل کر سکوں۔

وہ سکرانی اور بولی۔ سرگورت ایمر ہو یا غریب وہ بنیادی طور پر پیار کی متلاشی ہوتی ہے۔ خاوند اس کی جائیداد ہوتا ہے۔ اور وہ اس جائیداد میں بڑا حصہ برداشت نہیں کر پاتی۔ آپ نے سنا تھا تاکہ وہ کہہ رہی تھی کہ میرا شوہر بڑا رنجش ہے کہ تاجا ہے۔ اور ججک باہر مارتا ہے۔

صرف شک نے دونوں کے درمیان دراڑیں ڈال دی ہیں؟ وائے عورت کو شوہر کے نمٹنے میں اس قدر تنگ نظر نہیں ہونا چاہیے۔ اگر وہ تنگ نظری کا مظاہرہ کرے گی تو وہی کچھ ہو گا جو دونوں کر رہے ہیں۔

تمہارے خیال میں زیادہ گہنگار کون ہے۔ میں مگر بٹ سکتا ہوں۔

دونوں برابر کے مجرم ہیں۔ دونوں برابر کے گنہگار ہیں۔
اگر شوہر برابر دوسری عورت کے پاس جاتا ہے تو اس کی بیوی
کے اندر کوئی کمی ہوگی۔ وہ اسے مطمئن نہیں کر پائی ہوگی۔ وہ
آنکھوں سے بولی تھی۔
میں نے فوراً سوچ لیا تھا کہ اب گھٹا کو مزید طول دینے کی بجائے
ختم کر دینا چاہیے۔ ورنہ یہ اور دسترب ہوئے کی کوشش
کرے گی۔

”میں آپ کے لئے چائے بنا دوں۔“ اس نے قریب بیٹھنے
کا بہانہ تلاش کر لیا۔ مجھے چائے کی واقعی طلب ہو رہی تھی۔
لیکن اس سے پہلے کہ میں کوئی جواب دیتا وہ اٹھ کر چلی گئی۔ ہم
نے چھوٹا سا کین بنا رکھا تھا۔ یہاں چائے وغیرہ تیار کی جاتی تھی۔
اور یہ کام اکثر شہناز کیا کرتی تھی۔ جب وہ اٹھ کر کمر کی طرف گئی
تو میری نگاہوں نے اس کی پشت کو ناپا تو لیا تھا۔ اور مجھے یہ
عادت پڑ گئی تھی۔ اور میں بھی جانتا تھا کہ یہ آزادی دعوت
نظارہ ہوتا تھا۔ اس نظارے میں پکار کی استعلا بعد رہا تم
موجود ہوتی تھی۔ لیکن میں تھا کہ اپنی قوت ارادی کے بل بوتے
پر بچ نکلتا تھا۔

وہ بڑی پھرتی سے دو کپ چائے تیار کر لائی تھی۔ اور
ایک میرے سامنے میز کی سطح پر رکھتے ہوئے اس قدر میز کی طرف

جھکی کہ میرے اندر جیسے زلزلہ آ گیا ہو۔ کیونکہ اس کے بلاؤز
کے اندر جو بلوہ تھا۔ اس کی حرکت نے میری آنکھوں کو شہزہ ہی
نہیں کیا تھا بلکہ میرے اندر دہلی ہوئی خواہشوں کو ہوا دی تھی۔
وہ پھر کرسی پر بیٹھ گئی تھی اور میں لڑتے ہوئے باحقول سے
چلے اٹھا کر بپ کی تھی۔

”چائے اچھی بنی ہے سر۔“

ہاں تم چائے بہت اچھی بناتی ہو۔

شکر یہ سر۔

یہ جملہ اکثر چائے کے بعد ادا ہوتا تھا۔ میں نیم جان سا مسکرایا
اور بولا۔

میں سوچ رہا ہوں کہ وکالت کا پیشہ چھوڑ کر بزنس کر لوں۔

یکہوں سوچ رہے ہیں آپ؟

کیونکہ اس معزز پیشے میں مولے جھوٹ کے اور کچھ نہیں
ہم طوائفوں کی مانند وہاں سب کا بیٹھ جاتے ہیں اور لوگوں کی
تکسش میں لگائے ہوئے رہتی ہیں۔ جو میں گھنٹے انتظار رہتا
ہے۔

یہ آپ کیا فرما رہے ہیں سر۔ اس قدر معزز پیشے کو اتنے
گھٹیا الفاظ سے مت لواز نہیئے۔

تم نے شوہر سے طلاق کیوں لی تھی۔ میں نے ایا نک

موضوع بدل دیا۔

اور وہ بے ساختہ سوچتی — چند لمحوں تک میری طرف دیکھتی رہی
کیونکہ میں نے یہ سوال اچانک ہی نہیں کیا تھا بلکہ پہلی بار کیا
تھا۔ اور وہ میرے سوال کو ہی نہیں کوئی دہی تھی۔ کچھ میرا چہرہ
بھی پڑتی رہی۔ کچھ لمحوں کے بعد وہ بڑے وزنی الفاظ میں بولی۔
— بے پناہ شک انسان تھا — شک مزاج تھا — عورت
کی افادیت کو پہچانتا نہیں تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ عورت صرف ایک
نرم و گلازہ بستر ہے۔ اسے جب چاہیں وقت چاہا استعمال کیا —
لیکن یہ نہیں جانتا تھا — کہ عورت اپنے شوہر سے کس چیز کی مستلشی
ہوتی ہے۔

”کس شے کی مستلشی ہوتی ہے؟“ میں خواہ مخواہ پوچھ
بیٹھا۔

پیار کی — وہ یوں بولی جیسے اس نے یہ الفاظ میرے لئے
کچے ہوں۔

پیار تو ہر شوہر اپنی عورت کو کرتا ہے۔

کرتا ہے صرف اپنی عورت کچھ کر۔

کیا بات ہوئی — میں تعجب سے بولا۔

”پیار تو یہاں سے اٹھتا ہے — وہ سینے پر اٹھ کر دیکھ کر بولی
— اندر سے اٹھتا ہے — وجود کی گہرائیوں سے اٹھتا ہے

اور نرم کے قطروں کی طرح عورت کے وجود میں اترتا ہے۔
ہاں وہ پیار جو عورت کو بے جاں کر دے — اور اسے احساس
دلا دے کہ تیرے سوا کچھ نہیں — ہاں عورت کچھ ایسے ہی پیار
کی مستلشی ہوتی ہے — اسے اس قدر دولت اور آسائشی زندگی
کی ضرورت نہیں ہوتی جتنی مرد کی جاہلیت کی — آپ نے سوال
کی تھا کہ طلاق کیوں ہوتی — تو میرا جواب یہ ہے کہ میرا شوہر مجھے
اپنی جائیداد تو سمجھتا تھا — لیکن اس جائیداد کو استعمال کرنے
کا سلیقہ نہیں جانتا تھا۔ اسے برتنے کے ذہننگ سے نا آشنا تھا۔

گھر کی بنی، بھیڑ بکری اور گائے کی اہمیت دیتا تھا۔ اور ہر سب
سے بڑی بات یہ تھی کہ عورت شوہر کی شک والی نگاہ کو برداشت
نہیں کر پاتی — اپنی ذات کی نفی برداشت نہیں کر پاتی — اور ہر
روز میرے وجود کی — میری ذات کی نفی کرتا رہتا تھا — اور
میں ہر روز اندر سے ٹوٹی اور مٹی رہتی تھی — لہذا نفی طلاق
تک جا پہنچی — لیکن یہ سوال آپ نے کیوں کیا تھا۔

میں کہنا چاہتا تھا کہ میرا دماغ خراب تھا — لیکن میں صرف
مکرا کر رہ گیا — وہ میری طرف دیکھ جا رہی تھی — اور میں چائے
کا گھوٹ لے کر رہ گیا — اور بولا۔

یورپ میں یہ سب جڑ نہیں ہوتا۔

”پھر کیا ہوتا ہے؟“

اپنی دنیا کی کو خوب انجھلے کیا جاتا ہے۔ جو اور جیسے دو کے اصول چلتے ہیں۔ ہر انسان کو مشکل آزادی ہوتی ہے۔ کوئی بھی کسی کا لازم نہیں ہوتا۔ خودت شوہر رکھنے کے باوجود بولائے فریاد رکھتی ہے۔ اور۔

یہ مثنوی ہے جو روپ نہیں۔ کیا آپ پسند کریں گے کہ آپ کی خودت بولے فریاد کو لے کر کھومتی پھرے اور آپ گھوڑا اس کا انتظار کرتے رہیں۔

میں لاجواب ہو گیا۔ شاید میں نے موضوع ہی غلط چھیڑ دیا تھا۔

میں گریٹ کا کش لے کر پھر مکرایا اور بولا۔
وہ قوم زندہ دل ہے۔ حقیقت کا سامنا کرتے ہوئے بھی ڈرتی نہیں۔
”وہ زندہ ولی آہستہ آہستہ ہم لوگ بھی اپنا رہے ہیں۔ اور۔“
ختم کرو۔ پھر اس موضوع پر بات کریں گے۔ میں اتنا کہہ کر اٹھ گیا۔ لڑنا کوٹ اٹھایا اور آؤں سے نکل گیا۔
یہ مثنوی شہناز۔ جو ہر لمحے میرے اعصاب پر رواں ہوتی جا رہی تھی۔
اور میں اپنی قسمت برداشت کھوتا جا رہا تھا۔

اردشیر کی میں پیروی کر رہا تھا۔ تاریخ آئی تو میں عدالت میں موجود تھا۔ لیکن مجھے الماس نظر نہیں آئی تھیں۔ لیکن میں نے پروا نہیں کی۔ اور اپنا کلا وار جادی رکھا۔ میری سڑک ٹھیس سے لگتی

بھی ہوئی جنہوں نے مجھے گھوڑ کر دیکھا تھا۔ لیکن میں نے ان کی سڑک گاہوں کو کوئی اہمیت نہیں دی اور فارغ ہو کر آؤں آگیا۔ اور ان دونوں میاں بیوی کو اپنا منظر پایا۔ وہ یوں بیٹھے ہوئے تھے جیسے میرے آتے سے پہلے لڑتے تھے۔ رے بولے۔ دونوں الگ الگ بیٹھے ہوئے تھے۔ جیسے روٹھے ہوئے صنم ہوں۔ میں نے مسکرا کر دونوں کی طرف دیکھا تھا۔ اور کوٹ اتار کر اپنی چتر پر بٹھ گیا۔

معلوم ہوتا ہے کہ آپ دونوں نے کوئی فیصلہ کر لیا ہے۔
ہاں ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔ خودت بولی۔

”کیوں نہیں رہ سکتے۔؟“
کیونکہ انسان جو سیرا شوہر کہلاتا ہے جسے جو تے کی مانند کاٹنا ہے اور پرانے جو تے کی مانند ساتھ چھوڑ دینا چاہتا ہے۔
اگر یہ ساتھ چھوڑ دینا چاہتا ہے تو آپ مت چھوڑیں۔
میں اسے برداشت نہیں کر سکتی۔
میں بھی نہیں کر سکتا۔ شوہر بھی بول پڑا۔
میں نے انظر کام پر شہناز کو چائے لانے کے لئے کہا۔ پھر گورت سے مخاطب ہوا۔
آپ طلاق لینا چاہتی ہیں۔

کا کھجوتہ نہ ہو کہ تو شہناز سے آپ کا نکاح کر دیا جائے۔
 جی۔۔۔ ریاض کے ہاتھ سے کپ گرتے گرتے پچا۔ او
 اس کی بیوی کلثوم کے چہرے پر کئی رنگ آکر گر گئے۔ میں پھر
 بولا۔

شہناز بہت اچھی عورت ہے۔ خدمت گزار اور فرماں بردار
 آپ کو کبھی شکایت کا موقع نہیں دے گی۔ میں نے شہناز
 سے بھی بات کر لی ہے۔ انہیں آپ پسند ہیں۔
 یہ یہ نہیں ہو سکتا۔ کلثوم پیچ پڑی۔
 محترمہ آپ آرام سے بیٹھ جائیں۔ اور ان کاغذات پر دستخط
 کر دیں۔

طلاق کے کاغذات آگئے ہیں۔
 میں نے حد تک لیے ہیں بولا۔
 اور کلثوم جیسے پاگل ہو گئی ہو۔ اس نے گھور کر ٹوہر کی
 طرف دیکھا اور بولی۔
 کیوں جی۔ آپ اب اس عورت سے دوسری شادی کریں
 گے۔؟

تو کیا ساری عمر رنڈوا بیٹھا رہوں گا۔
 میں مر گئی ہوں کیا۔ جو اپنے آپ کو رنڈوا کہہ رہے ہو۔
 شرم نہیں آتی تھیں۔؟

”جی ہاں۔ میں اب ایک ماہ بھی اس کے پاس نہیں رہ سکتی۔“
 ٹھیک ہے۔ آپ باہر تشریف رکھیں میں آپ کے شوہر
 سے بات کروں۔

میرے سامنے کیجئے۔ یہ زبردستی ہر برائی میرے سر مقرب
 دے گا۔ وہ تیرے جو کر بولی۔
 چاہیں تو مت جائیے۔ آپ دونوں کے کاغذات تیار ہو
 چکے ہیں۔

ابھی کچھ دیر بعد آپ کو فارغ کر دیا جائے گا۔ ہاں مسٹر
 آپ اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہتے ہیں۔
 ”جی ہاں بالکل۔“

میں نے دونوں کو باری باری دیکھا تھا۔ اتنے میں شہناز چلے
 لے کر آگئی۔ اس نے سب سے پہلے کپ میرے سامنے رکھا پھر
 ان دونوں میاں بیوی کے آگے رکھا۔ میں نے دیکھا ریاض نے
 بڑی پورنگا ہوں سے شہناز کو دیکھا تھا۔ پھر جیسے ہی شہناز
 بیٹھ گئی تو میں بول پڑا۔

مسٹر ریاض صاحب۔ یہ میری سکرٹری شہناز ہیں اور کچھ
 عرصہ قبل اپنے شوہر سے طلاق لے چکی ہیں۔ اب یہ تنہا زندگی
 گزار رہی ہیں۔ میں نے ان سے آپ کے بارے بات کی تھی۔
 کہ اگر آپ اپنی بیوی کو طلاق دینے پر تیار ہو گئے اور آپ دونوں

میں تمہیں طلاق دے رہا ہوں۔ اور تم بھی اپنے لئے کوئی گدھا تلاش کر لینا۔

نہں تمہیں جان سے مار دوں گی۔

چلو اٹھو یہاں سے گھر چل کر فیصلہ کر لیتے ہیں۔ ہمارے پاس اتنی فیس نہیں ہے کہ اس وکیل کو دے سکیں۔

میرا خیال ہے آپ دونوں گھر جا کر فیصلہ کر کے آئیں۔ اور اگر دستخط کر دینا۔ کیوں شہناز جھپک پڑے نا۔؟

جی ہاں۔ بالکل درست فرمایا آپ نے۔

اچھے جی۔ کلثوم ریاض کا ہاتھ پکڑ کر چلا تے ہوئے بولی۔ اور ریاض نے جیسے ہی میری طرف دیکھا میں نے آنکھ مار دی۔ اور

ریاض شاید میرا سٹاپ سمجھ گیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود اس نے شہناز کی طرف بڑی لپٹائی ہوئی نگاہوں سے دیکھا تھا۔ اور کلثوم

اس کا ہاتھ پکڑے لیوں باہر نکلی جیسے اسے خطرہ ہو کہ اس کا شوہر چرمن جانے والا ہو۔

واہ خوب دماغ درست کیا آپ نے سزیم گم صاحبہ کا۔ شہناز ہنس کر بولی۔ اور میں مسکرا کر کسی کی لپٹ سے بھگ گیا اور بولا۔

یہ ایک نفسیاتی کیس تھا۔ دونوں ایک دوسرے کو چاہتے تھے۔ ایک دوسرے کے لہجے میں جینے کا تصور نہیں کر سکتے تھے۔ البتہ آخر ہم کلثوم چرب زبان تھی۔ تیز طرار تھی اسے قابو کرنے

کا یہی ایک مل تھا۔ جو میں نے پیش کر دیا۔ اب یہ ہو گا کہ وہ بالکل سیدھی ہو جائے گی۔ اس کی سب چرب زبانی اور تیز طراری ہوا ہو

جائے گی۔ اور ہر حالت میں اپنے شوہر کی تابعداری کرے گی۔ اس کی عقل میں یہ ہلکتا گھس جائے گی کہ اس نے ذرا بھی گڑبڑ کی تو اس کا شوہر شہناز جیسی خوبصورت بیکر ٹری سے شادی کرے گا۔

لہذا اس کی طرف سے جھگڑے کا امکان ختم ہو جائے گا۔ آپ کا مطلب ہے اس کا شوہر جھگڑا نہیں کرتا۔

شوہر اس لہجہ میں کہتا ہے۔ وہ گھر کی کل سے ڈرتا ہے اور گوش کرنا ہے کہ اس کی کسی بات سے بد مزگی پیدا نہ ہو۔ اور اسے بھی وہ

میرا سٹاپ اب سمجھ گیا تھا۔ لہذا اب خود گوشش نہیں کرے گا کہ مزید بد مزگی پیدا ہو۔

اچھا سٹاپ تھا۔ میں تو ڈر ہی گئی تھی کہ کس گدھے کے ساتھ آپ مجھے منسوب کر دیے ہیں۔ لیکن فوراً بات سمجھ میں آگئی

ورنہ مجھے تو خود دش آئے والا تھا۔ میں مسکرا دیا۔ اور بولا۔

شادی کر لو اب۔ شاید تمہیں بھی ایک اچھے ساتھی کی ضرورت ہے۔

ساتھی کی ضرورت تو ہے۔ لیکن شادی نہیں کرنا چاہتی۔

اب آپ کی خدمت کر کے زندگی گزار دینا چاہتی ہوں۔ اس دور

میں آئیڈیل مٹا بہت مشکل ہے۔

آئیڈیل — مگر کیا آئیڈیل —

ہر صورت کا ایک آئیڈیل ہوتا ہے۔

مثلاً۔

مثلاً۔ جیسے آپ ہیں۔ غلیبوت، گفتار، خوش لباس اور۔

اسے کیوں بے وقوف بناد ہی ہو ہیں۔ میں گھبرا کر بولنا تھا۔ کیونکہ

خود ہی اپنی بات میں پھنس گیا تھا۔

پس کتنی ہوں سر۔ بھلیا ہی شوہر ہائیے۔ جیسے آپ ہیں۔

اگر نہ ملتا تو۔

پھر تمام زندگی شادی نہیں کروں گی۔

کیا دنیا کی تمام عورتیں جو اپنے شوہروں کے ساتھ رہ رہیں۔ وہ

شوہروں کے آئیڈیل ہیں کیا۔

میں صرف اپنے بارے بات کر رہی ہوں۔ دوسری بار جبکہ نہیں

ماروں گی نا

لیکن لینے سر آپ اس موضوع کو نہ چھوڑا کریں۔ مجھے شادی نہیں کرنا۔

اور میں اٹھ کر وقفہ کر نہیں چلا گیا۔ جہاں میں دو گھنٹے آرام کیا کرتا تھا

چاہتا تھا کہ شہناز سے پیچھا چھوٹ جائے مالا کو مجھے آرام کی

ضرورت نہیں تھی۔ میں جا کر بستر پر لیٹ گیا تھا۔ اور صرف یہی

سوچ رہا تھا کہ شہناز سے کس طرح جان چھوڑاؤں۔ کہ وہ اندر

پہلی آئی۔ میں نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ اور بولا۔

جی بھی کوئی ایک ہے اسے شام کا وقت دے دو۔ میں کچھ دیر آرام

کروں گا۔

آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔

کچھ سر میں درد ہے۔

لایچے میں داب دوں۔

اسے نہیں۔ میں گھبرا کر بولا۔

اور وہ مسکاکر میرے بائیں پہلو بیٹھ گیا اور میرے سر پر ہاتھ رکھتے

ہوئے بولی۔

میں خیر تو نہیں ہوں۔ آپ کی پرسنل سیکریٹری ہوں۔

میں نے اپنے سر پر رکھا ہوا اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور ایک دم اٹھنے کی

گوشش کی۔ اور تینا بول کہ وہ جھک کر کھانے سے سیدھی میرے اوپر

چلی آئی۔ اور وہ بھی کچھ اس انداز سے کہ میں بہت پر اٹھا اور وہ میرا

چھاتی پر لیٹی ہوئی تھی۔

ایک طوفان تھا جو اندر بڑا تھا۔ میں نے ہڑٹ کر اٹھنا چاہا کہ

اس نے خود گوشش کر ڈالی اور وہ بھی کچھ اس انداز سے کہ اس کی

چھاتی میرے سینے سے رگڑ لگاتی ہوئی۔ میرے اندر قیامت پا کر قی

ہوئی اور یہ کو اٹھی۔

میرے سینے کی رانیں ٹوٹ گئی تھی۔ اس کے اعضا کی حرکت

کا اظہار مجھے یوں لگا جیسے نہیں کائنات کی گئی ہو، ڈوب گئی ہو،
اور اسی لمحے کوئی اندر داخل ہوا۔ میں کو کھلا کر بیٹھا ہوا۔ نکاح میں
دروازے تک گئیں تو جیسے پتھر ہو گیا۔ سامنے میل کی چادر
میں اماں کھڑی تھی۔

شہناز نے اسے گھور کر دیکھا۔ اور ہونٹ پیچ کر بولی۔
تینیس پرائیویٹ روم میں داخل ہونے کی اجازت کس نے دی تھی۔
مجھے نہیں معلوم تھا۔ کس بہان پر سیکرٹریاں اپنے
صن کی خیرات بھی بانٹتی ہیں۔

وٹل آپ۔ "شہناز آپ سے جا رہی ہوگی تھی۔
آپ باہر چلیے مجھے اپنے وکیل صبا سے کہنی ہے۔ وہ نفرت
انگریزانا میں بولی۔

آپ باہر تشریف رکھیں میں آ رہی ہوں۔ میں خیف ہو کر بولا۔
اور وہ مجھے تیز نظروں سے میری طرف دیکھتے ہوئے باہر نکل گئی۔
بڑی ہنس اور گنوار ہے۔ شہناز تپ کر بولی۔ کین میں
شر مار تھا۔ میں نے ٹائی کی گرہ درست کی۔ اور شہناز کو دیکھ
چوڑ کر باہر نکل آیا۔

وہ خاموشی سے ایک طرف کھڑی تھی۔ میں خاموشی سے اپنی
سیٹ پر چلا گیا۔ بے پناہ شرمندہ تھا۔ میں نے مگر سٹ مٹا کر
ایک طویل کش لیا۔ اور ہاتھ کے اشارے سے اسے میٹھے کو کہا۔

کیون وہ اپنی جگہ سے کہہ کر نہ بھی نہ لی۔ البتہ اس نے اپنی چادر
کے اندر سے ہاتھ نکال کر دوڑوں کی ایک بڑی سے گڈی نکال کر میز
پر رکھ دی۔
یہ کیا ہے۔ ہمیں کون کھلا کر بولا۔

آجی فیس۔ پورے پاس ہزار ہیں۔
اتنے سارے روپے آپ نے کہاں سے حاصل کئے ہیں۔ میں جو
چور بنا ہوا تھا اور شرم سے پانی پانی ہو رہا تھا بڑی مشکل سے کہہ دیا۔
آپ کو اپنی فیس سے مطلب ہونا چاہیئے۔ یہ پوچھنے کا سنی نہیں
کہ میں نے آپ کی فیس کہاں سے حاصل کی ہے۔
بیٹے جانیئے۔ میں خیف ہو کر بولا۔

شکر ہے۔ "دو لاکھ بیسویں جیسے اس نے میری حالت پر بہت
احسان کا سوچا۔
مجھے اپنا پھر دو اور دوست بجئے۔
"جی۔" وہ لفظ دوست ہے جیسے پریشان ہو گئی ہو۔

میرا مطلب ہے کہ آپ مجھ پر اعتماد کوئی نہیں کر رہیں اور اندر جو
کچھ آپ نے دیکھا وہ صرف نظری دھوکہ تھا۔ میری آنکھیں کچھ
پرٹ گئی تھیں اور شہناز اسے نکال رہی تھی۔ آپ کچھ اور بت جائیے۔
ہاں بالکل سچی بات تھی۔ میں جو زوریں تھا۔ اس کی نگاہوں
کا پیش سے گھبرا گیا تھا۔ خواہ مخواہ اپنی صفائی پیش کرنے لگ
گیا تھا۔ مالا کو ہونٹ پر جانتے تھکا سے خود ڈانٹ دینا کہ پرائیویٹ

روم میں اسے آنے کی کیا ضرورت تھی۔ یا پھر بالکل اسے نظر انداز کر دیتا۔
— اس قدر راجحیت ہی نہ دیتا۔ لیکن میں نے جو کھلا بٹ میں مزید محاکات
کو ڈالی تھی۔

اور وہ مجھے صفائی پیش کرتے دیکھ کر میری طرف لوں رکھیے جاری تھی
جیسے میری بات اس کی سمجھ میں نہیں آرہی تھی۔
ہاں تو میں مزمن کر رہا تھا کہ اتنی بڑی رقم آپ کے پاس کہاں سے
آئی۔؟

مسٹر ہاشمی گھڑ تک آپہنچے تھے۔ ایک لاکھ روپیہ لے آئے تھے ساتھ۔
بہت دولت ہے ان کے پاس۔ میں نے سوچا کہ تھوڑا بہت وزن ہکا
کردوں۔

انہوں نے اتنی بڑی رقم کیس واپس لینے میرا مطلب ہے راضی نامہ
کے لئے دیا ہو گا۔ لیکن آپ یہ رقم مجھے کیوں دے رہی ہیں۔؟
آپ کی فیس ادا کر رہی ہوں۔ اور پھر آپ نے خود ہی یہ راستہ درج کیا
تھا۔ کہ روپیہ لے لوں۔

وہ تو سب ٹھیک ہے لیکن جب کسی بتم ہو رہا ہے تو فیس کیسی
انہیں آپ رکھ لیں۔

ہم کیس لڑیں گے۔ وہ میری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔

کیا مطلب۔؟ میں پریشان ہو کر بولا۔

ہم کیس لڑیں گے۔ یہ رقم کیس کے لئے حاصل کی ہے۔ اور میں

ایک دم سی ہو گیا۔ میں کہ میں بہت معمولی لوگ سمجھ رہا تھا۔ وہ بہت
خطرناک لڑکی تھی۔ اس قدر خطرناک کہ اس پر کسی لمحے اعتبار نہیں کیا
جاسکتا تھا۔

”یہ تو دھوکہ دے۔ فراڈ ہے۔ فریب ہے۔“
اور میں نے پہلی بار اس کے ہونٹوں کو پھیلے دیکھا۔ جیسے وہ مکرانی ہو
لیکن وہ سکرا بٹ بڑی نہ ہرلی تھی۔

مناسبے کی جنگ اور محبت میں سب کچھ جائز ہوتا ہے۔
جی ہاں۔ میں ہونٹوں ہو گیا تھا۔

یہ پورا یہ پاس ہزار روپیہ ہے۔ کیس میں کہیں بھی بھول نہیں
آنا چاہیے۔ اور ان میری غلطی تھی کہ بے دھرمک دہان تک چلی آئی۔
دراصل آپ کا آدمی باہر موجود نہیں تھا۔ آئندہ احتیاط کریے گا۔
اور۔ اور وہ مزید کچھ کہتے کہتے رک گئی۔ میں جو پانی پانی ہو رہا تھا اسے
گھور کر رہ گیا۔ اور وہ پھر بولی۔

اور آپ اپنی اس حسین بیکر ٹری کو تالو میں رکھتے گئے۔ میں ذات کی لٹی بردا
کرنے کی مادی نہیں۔ اتنا کہہ کر وہ تیزی سے اٹھی تھی۔ اور میری طرف
ایک بھر پور نگاہ ڈال کر تیزی سے باہر نکل گئی۔ اور میں جیسے ساکت
ہو گیا تھا۔ شہناز جو ابھی تک اندر ہی تھی اس کے جلتے ہی داخل ہوئی
اور بولی۔

یہ تو بڑی خطرناک بتم ہے۔ مسٹر ہاشمی کو لوٹ لائی ہے اور۔

”ہیں اس کے ذاتی فعل سے کوئی واسطہ نہیں۔“ میرا جواب برا خشک تھا۔ اور شہناز پریشان ہو کر باہر نکل گئی۔

دراصل میرے کردار پر کچھ بڑا تھا۔ اور یہ حقیقت تھی کہ وہ دونوں میں نظر نہ نکالتے تھے وہ کوئی اچھی پورے شے نہیں تھی۔

اگر وہ ذاتی تشاہید مگر کچھ آگے بڑھ جاتے۔ عین ممکن تھا کہ شہناز کی خواہش اور میرے اندر لٹنے والا طوفان پوری کر کے کاہوتا۔ یہ اچھا ہوا تھا کہ وہ آگئی تھی۔ لیکن برا ہوا کہ میں اس کی نظروں میں گر گیا تھا۔ بنجانے کیوں میں اس رطوبت کی سلاٹ کو در پر ناچار ہوا تھا۔ اور یہ بات شروع سے ہی جو رہی تھی کہ کوئی بات مجھے اس سے خوفزدہ کر رہی تھی۔ کوئی جذبہ اس کا کس لئے پر آگیا تھا۔ اس کے اندر کوئی ایسی بات تھی جسے میں بے غور ہو کر انداز میں محسوس تو کر رہا تھا۔ لیکن وہ بات کھل کر سامنے نہیں آ رہی تھی۔ میں اس سے مرعوب ہو جاتا تھا۔ اس کی شخصیت کے اندر کوئی ایسی بات تھی جو مجھے نظر تو نہیں آ رہی تھی۔ لیکن کبھی بکھار اس کا سر ضرور پیدا ہو جاتا تھا۔ پھر اس واقعے کے بعد پارروں تک میں آفس نہیں آیا تھا۔ شہناز کا سامنا کرتے ہوئے ڈرتا تھا۔ آخر میں نے اسے افسردہ جرات کا موقع کیوں دیا کہ میرے اتنے قریب جوتی۔ وہ تو آگ تھی۔ ایک ایسی آگ جس سے ہر ذی روح اپنا دامن بٹالینا سداوت سمجھ لیتا ہے۔ آندو کر مٹھتا ہے۔ میں بھی انسان تھا۔ فرشتہ یا اونٹ نہ نہیں تھا۔ کہ بچ نکلتا۔ لیکن

یہ کردار کی پہنچ تھی کہ ابھی تک بچا ہوا تھا۔ بن دو تول نے اسے دیکھا تھا وہ میری قسمت پر رشک کرتے تھے۔

وہ واقعی غیر معمولی سن کی مالک تھی۔ اپنے اندر سینکڑوں قیامتیں طوفان لئے ہوئے تھی۔ اور میں ان طوفانوں سے دور پانچویں روز پر ہوا عدالت میں پہنچا تھا۔ کیونکہ رشک کی آگ تار تار تھی۔ ہاشمی صاحب بڑی تیز رفت سے میرے پاس پہنچے تھے۔ اور میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بڑی بے تکلفی سے بولے۔

”ہم نے حسد بدل لیا ہے۔“

کیسے خرید لیا ہے؟

تندی ہو کر کہ۔“ نے تمہیں تادیاب ہو گا۔ اور میں امید ہے کہ تم نے کاغذات تیار کر دیئے ہوں گے۔

آپ کو شاید غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے۔ مسٹر ہاشمی صاحب۔ میرا جواب پناہ خشک تھا۔

کیا مطلب؟

میری موکل نے ابھی تک مجھے ایسی کوئی خبر نہیں دی۔ کہ وہ آپ سے ملنی نامہ کر چکی ہیں۔

ہم نے اسے پوسٹ لاکھ روپیہ دیا ہے۔

میرے علم میں یہ بات نہیں۔ مسٹر ہاشمی۔

بڑی عجیب بات ہے۔ بہر کیف وہ ابھی آ جاتی ہے۔ آپ پہلے

اس سے بات کر لیں۔

اگر وقت پر انکی توفیر کروں گا۔ میں اتنا کہہ کر آگے بڑھ گیا۔
لیکن کیس کے انتقام تک وہ نہیں آئی تھی۔ میں نے کیس بہت آگے
بڑھا دیا تھا۔ اور اسے ایسے رخ پر لے گیا تھا کہ یوسف کے بچنے کے جانفر
ختم ہو گئے تھے۔ عدالت سے باہر آتے ہی ہاشمی صاحب مجھ سے اٹکلے
تھے۔ وہ بڑی طرح بوکھلائے ہوئے تھے۔
”پتہ کیا کرتے پھر رہے ہو۔“

کیوں کیا ہوا۔؟

میرے بیٹے کو چھانی کے تختے تک نے جا رہے ہو۔ وہ آلو
کی پٹنی کہاں ہے پورا لاکھ روپیہ لیا ہے اس نے مجھ سے۔
”آپ بوش میں رہ کر گفتگو کیا کریں مجھ سے۔ میں کوئی گھسیارہ وکیل
نہیں ہوں ایک بہت بڑا فوجداری وکیل ہوں۔“ میں خشک لبھے
میں جواب دے کر تیزی سے آگے نکل گیا۔ یہ لڑہن بڑی طرح کھول رہا
تھا۔ جب میں آئیں داخل ہوا تو شہناز میری منظر تھی۔ وہ شکایت کیز
لیجے میں بولی۔

مرد دو کیس میں نے لے رکھے ہیں۔ میں سمجھی شاید آپ شہر سے باہر
چلے گئے ہیں۔

ہاں۔ میں شہر سے باہر تھا۔

کیس کس نوعیت کے ہیں۔

اور شہناز نے مجھے ان دونوں کیسوں کے بارے پوری تفصیل سمجھا
دی۔

والپس کو دینا۔ میرے میاں کے نہیں ہیں۔

بہت بڑی پارٹی ہے سر۔ کروڑوں روپے کی جائیداد کا پکڑ ہے
نور۔

والپس کو دینا۔ میں اٹکا کر بولا۔ اور وہ خاموشی سے باہر نکل گئی۔
میں سگریٹ سٹکا کر کرسی کی پشت سے ٹک گیا تھا۔ کہ اپنا ٹک فون کی گھنٹی
بج اٹھی۔ اور میں نے چونک کر لیویر اٹھایا۔

جینو۔ جینو عالم اپنی لگا۔

”میں ہوں۔“ اٹکس۔ دوسری طرف سے ابھرنے والی آواز
نے جیسے میرے وجود میں کوٹ دوڑا دیا۔

آپ کہاں تھیں عدالت کیوں نہیں آئیں۔

مجھے آنے کی ضرورت نہیں ہے مجھے اپنے وکیل پر بھروسہ ہے۔
دلیسے مجھے اطلاع ملی تھی ہے کہ آپ کیس کو بڑی خوبصورت انداز
سے آگے بڑھا رہے ہیں اور مخالف پارٹی کے لئے تمام دروازے
بند کرتے جا رہے ہیں۔

ہاشمی صاحب جتنی طواریت سے ہوئے ہیں۔

پر دامت کیسے۔ آپ اپنا کام جاری رکھئے۔

ہاشمی صاحب آپ کو نقصان بھی پہنچا سکتے ہیں۔

میں نے جگہ تبدیل کر لی ہے۔ وہ مجھے تلاش نہیں کر سکے گا۔

وہ اچھا انسان نہیں ہے۔

میں بھی کوئی نرم غذا نہیں ہوں۔

آپ مجھے آکر ملیں۔

آپ کہاں ہوں گے؟

کیا مطلب؟

میرا مطلب ہے آپ اپنی کسی پر تشریف فرما ہوں گے یا اپنے مخصوص کمرے میں۔

”بدقیض“ میرے منہ سے بے راسخہ نکل گیا۔ اور دوسری طرف

سے سلسلہ منقطع ہو گیا۔ اور میں نے ریسپور کو گھور کر کیڈل پر رکھ دیا۔

”بدقیض“ میں پھر بڑبڑایا۔ پھر بنانے کیوں سکا دیا۔ پھر بیس

منٹ بعد وہ آگئی تھی۔ لیکن وہ الماس تو نہیں تھی۔ الماس تو

ایک مرل اور میسی ریڈ کی تھی۔ میں اسے غلطی طور پر پہچان نہیں سکا

تھا۔

وہ شلواقیض پر مرمر رنگ، باف کوٹ پہنے ہوئے تھی۔ بالوں کو

بڑے خوبصورت انداز میں اس نے بنا رکھا تھا۔ اور وہ مرل سا وجود

اب اپنے اندر بہت کچھ لٹے ہوئے تھا۔ وہ تو ایک سافٹ لےڈنگ

کی تیسکے نقوش رکھنے والی ایک جاذب نظر لڑکی تھی۔ اس نے اپنا

پرس میز کی سطح پر رکھ دیا۔

ہیلو سٹر جمنڈ۔ آپ مجھ سے ملنا چاہتے تھے۔ اس کا

لب و لہجہ یک بدلہ ہوا تھا۔

اور میں اس کی طرف دیکھنے جا رہا تھا۔

میں الماس ہوں۔

جی ہاں۔ تشریف رکھئے۔ میں ہوائی سا ہو کر بولا اور وہ

بٹختے ہوئے بولی۔

دراصل روپیہ بہت زیادہ تھا۔ مجھے چین سے بیٹھنے نہیں دے

رہا تھا۔ سوچا اس کا کوئی تصرف نکالوں اور اسے خرچ کر دوں۔

خوبصورتی صرف نکالا ہے آپ نے۔

کیسی لگ رہی ہوں آپ کو؟

جی۔

میرا مطلب ہے پہلے کی نسبت کچھ بہتر نہیں لگ رہی۔

آپ بالکل بدل گئی ہیں۔

شکریہ۔ میں نے اس کی اچانک ضرورت محسوس کی تھی۔ خود

ساتھ۔ حسین لوگ اور دولت مند مجھے بھلا کر سمجھنے لگتے تھے۔

سوچا تھوڑا سا اپنا آپ کو تبدیل کر لوں۔

چائے پیئیں گی آپ؟

کیا ٹول میں چل کر؟

جی۔ میں پریشان ہو کر بولا۔

جہاں شرمیلی صاحب بھی آسکتے ہیں۔ پھر کیوں نہ ہوئل سارے کریں
 آئیے اچھے چلتے ہیں۔ اس کے اندر اس قدر اعتماد تھا کہ میں غیر لڑائی
 طور پر اپنی جگہ سے اٹھ گیا۔ جیسے ہی وہ مجھے لے کر باہر نکلنے لگی۔
 سامنے شہناز کھڑی تھی۔

ہیلو۔ کہی ہر سکرٹری۔ اماں نے اسے یوں مخاطب کیا جیسے خود
 بہت بڑی شخصیت ہو۔
 معلوم نہیں اب شہناز کے دل پر کیا لکھ رہی تھی۔ میں تو تیزی سے
 آگے نکل گیا تھا۔

وہ گاڑی کے اندر میرے پہلو میں بیٹھ گئی تھی۔ اس کے بچہ اور
 پھر ایسے چہرے پر گلاب کھلے ہوئے تھے۔ آنکھوں میں چمک تھی میں
 اسے لے ہوئے ہوئل میں چلا آتا تھا۔ بڑی عجیب بات یہ تھی کہ اس
 کے ساتھ ہوئل میں داخل ہوتے وقت جھجک محسوس نہیں ہوتی تھی۔
 اور وہ لوں میرے ساتھ چل رہی تھی جیسے ہوئل بازی کرنی آتی ہو۔
 میں نے کرسی پر بیٹھے ہی اس کی طرف دیکھا۔ اور بول پڑی۔

خالی چلے اچھی نہیں ہوتی۔ سینڈوچز منگو لیجئے۔
 میں نے پہلی بار اسے گھور کر دیکھا تھا۔ پھر ویز کو آدریش کر دیا۔
 جب ویز ہلکا ہوا تو میں اس سے مخاطب ہوا۔
 ہاشمی صاحب آپ کو جینے نہیں دیں گے۔

وہ میں نے زندہ رہنے کا فن کیکھ لیا ہے۔ وہ لاہر واپس لوٹی۔

اور میں نے پھر اسے گھور کر دیکھا۔
 ایک لاکھ روپیہ کم نہیں ہوتا۔ آخر آپ نے یہ فراڈ کیوں کیا کیا
 سوتل کر کیا۔؟

میں اسے جواب دے دوں گی۔

یہ کوئی اچھی بات تو نہیں۔

کیا مجھے جینے کا حق نہیں۔ یہ تو صرف آپ جیسے لوگوں کے پاس
 ہے۔

میں نے یہ تو نہیں کہا۔ کت جیو۔ بکھر زندہ رہنے کے لئے
 میں راستہ ہموار کر رہا ہوں۔

اچھا ایک بات بتائیے۔ وہ بے تکلفی سے بولی۔

”فرمائیے۔“ میں غور خواہ چڑھ چڑا ہوا ہوا تھا۔

آپ کی سکرٹری کیا شادی شدہ ہے۔؟

یہ کیوں پوچھا آپ نے۔؟

یہ آپ کی رٹ چھوٹی ہے۔ جیسے پتہ نہ کہہ کر مخاطب کرتے

تھے۔ ایسے کہ آپ کے منہ سے میرے لئے آپ نہیں بنتا۔

میں ہنسنے لگیں مسکرا پڑا۔

اں تو آپ سننے تیلیا نہیں کہ وہ شادی شدہ ہے۔

ہنیں۔

آپ کا مطلب یہ کونسی ہے۔

طلاق شدہ ہے۔

اچھی بات ہے۔

کیا اچھی بات ہے؟
یہی کہ وہ طلاق شدہ ہے۔

کیا بات ہوئی؟

اپنی مسلمات کے لئے یہ بات پوچھی تھی۔ آپ سے۔

یہ تم کی بات ہے؟ میں ایک دم بے تکلفی سے کہلا۔

یہ کیا کہتا ہے۔ وہ مجھے گھور کر بولی۔ اور میں شرمندہ سا ہوجا۔

دیر لگا گیا تھا۔ اور ہماری مطلوبہ اشیاء ہمیں پرچن کو چلا گیا۔ وہ

چائے بنانے لگی تھی۔ اس کے چہرے پر عجیب سا بخار تھا۔ وہ اس

ماحول میں اجنبی نہیں لگ رہی تھی۔ گو ایک آپ کے بغیر چہرہ تھا۔

لیکن اچھا لگ رہا تھا۔ مجھے اچانک احساس ہوا یہ روکنے خواہ

مخافہ اپنا چہرہ بگاڑ رکھا تھا۔ وہ ایسی گئی گزری نہیں تھی کہ انسان اسے

دھتکار دیتا۔

چینی کتنی پیئیں گے آپ؟

دو چمچ۔

اتنی زیادہ۔

ایک تہ چمچ لیا کرتا تھا لیکن تہلاری باتوں نے کچھ ٹھنڈا کر دیا ہے۔

تب وہ مسکرائی اور چائے بنا کر میرے سامنے رکھ دی

سرپوش ناشک جنتر

۹	۵	۵۵	۷۷
۵۳	۳۵	۹	۷
۸	۹	۳۶	۷۶
۵۴	۷۳	۵	۷

(۱) اس جنتر کو کاندہ پر چھلن سے لکھ کر
لگا کر بل سے دھو کر جس کے سانپ نے کاٹا
ہو۔ اس کو یہ عمل پلنے سے ٹھیک ہو جاتا

ہے۔

(۲) اس جنتر کو گل کپڑے پر لکھ کر اور سدی کر کے تھوڑا بنا کر دلہنے ہاتھ میں باندھنے
سے زہر اتر جاتا ہے۔

گر جھ سقہمبھن جنتر

۵۴	۱	۵۸	۷۷
۵۱	۷۲	۲۳	۵
۱۱	۸۵	۸	۷۵
۸۵	۷۸	۸۳	۸

(۱) اس جنتر کو روز اتوار کو بھونچا ہو کر
لکھ کر جو عورت دلہنے ہاتھ میں باندھ لے تو
اس کو ضرور ہی حمل رہ جائے گا۔

(۲) اس جنتر کو اتوار کے دن کاندہ پر روٹی سے کاٹھا بنا کر عورت کے گے میں
باندھ کر تو حمل ضرور ہوتا ہے۔

دُشمن کا منہ سجانے کا جنتر

۱۶	۳۶	۱۵	۱۶
۶۳	۳۳	۳۶	۲۶
۶۳	۲۱	۱۱	۷۴
۴۵	۵۶	۵۲	۴۳

(۱) اس جنتر کو اتوار کے دن شتر کا
نام لکھ کر کاندہ پر لکھ کر زمین میں ڈال دے
تو دشمن کے منہ پر سونچن آجائے۔

(۱) لوہے کی قم سے لکھ کر جو دہائے تو دشمن کا نہ ہو۔

گہمار کے برتن بگڑنے کا جنتر

۸	۵۶	۱	۳۵
۲۶	۳۳	۳۲	۶۳
۷۴	۱۱	۲۱	۶۴
۴۴	۵۲	۵۶	۷۵

(۱) توار کے دن اس جنتر کو کھد

کے چاک پر لکھنے سے برتن بگڑیں۔

(۲) اس جنتر کو نیلے کاغذ پر رولی سے لکھ کر جس کد کے آٹے کے نیچے زمین میں گاڑ دیوے۔ اس کا ایک بھی برتن پکے نہ پڑے۔

عورت کشتِ نوارن جنتر

۷۶	۵۸	۹	۵۳
۶	۴۲	۶۲	۱۵
۵۷	۷۲	۸۵	۱۱
۸	۳۸	۸۳	۵۸

(۱) اس جنتر کو گدے کی ہڈی پر لکھ کر

عورت کی کمر میں باندھے تو ٹھیک ہو۔

(۲) اس جنتر کو گدے کے چڑے پر

ہرے رنگ کی سیاہی سے لکھے اور اس کو عورت کے رہنے کی جگہ پر بھی لکھ تو اس کو کوئی تکلیف نہ رہے۔

شتر و مہنے ناشک جنتر

۹	۴۳	۹	۵۱
۷۴	۴	۴	۵۲
۳	۲۸	۲۹	۹۱
۹	۵	۳۸	۲۵

(۱) اس جنتر کو دھڑے کے پس

سے لکھ کر گے میں باندھے تو مہنے نہ ہو۔

(۲) اس جنتر کو کاک کا دودھ لاکر کاغذ

پر لکھے اور سدھی کے مطابق ہر اے رتے تو کبھی بھی دشمن کی طرف سے ڈر نہ رہے گا۔

کٹانچانے کا جنتر

۷	۴	۵۷	۳۲
۵۲	۵	۶۲	۵۲
۴۵	۵۴	۱	۱۱
۳۵	۸۹	۸۳	۸۵

(۱) اس جنتر کو اتوار کے دن کٹے

کے کان پر لکھے تو کٹانچانے گئے۔

(۲) اس جنتر کو سوشان سے راکھ

لا کر کسی پگھلی کی گھل پر لکھے اور کٹے کے گے میں باندھ دے نوہ بانچے گئے گا۔

(۳) اس جنتر کو سونچے کے دن لکھ کر کٹے کی دھم میں باندھ دے تو بھی بانچے گئے۔

سربِ ناشک جنتر

۷۵	۷۵	۴	۹
۶	۹	۲۵	۳۵
۵۷	۶۲	۹	۸
۷	۵	۳۷	۵۳

(۱) اس جنتر کو الٹکی سے لکھ کر اگر

میں رکے تو سانپ نہ آوے۔

(۲) اس جنتر کو نیلے کی بین گھول

کر کیلے کے پتے پر لکھے اور گوگل کی ذموب دے کر اس پتے کا رس نکالے پھر اس پتے کے رس کو سانپ کے گل پر چھوڑ دے تو سانپ بھاگ جائے۔

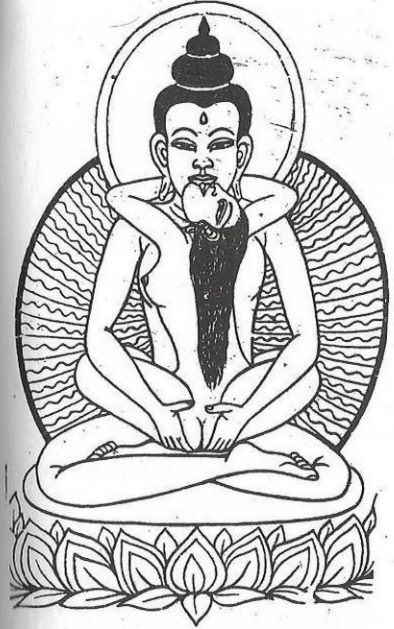
بخار توارک جنتر

۹۳	۳۳	۱۵	۴۶
۴۳	۴	۴	۵۲
۴۴	۲۸	۸۷	۹۱
۵۴	۵	۳۹	۲۵

(۱) اس جنتر کو بے بخار آتا ہو۔ اس

کے گے میں باندھے تو ٹھیک ہو۔

(۲) اس جنتر کو کٹے سے کاغذ پر لکھ کر



نیلے کپڑے میں قنوج بنادے اور اسے سریش یا ریشہ کے گٹے میں باندھ دو۔ بخار جب آتر جائے اور سین دان تک نہ آوے تو کھول کر کوئیں میں ڈال دے۔

نظر مارن جنتر

۳۶	۱	۸۵	۸۵
۸	۹	۴۲	۲۵
۷۸	۷۲	۹	۵۵
۷	۵	۳۹	۸

(۱) اس جنتر کو کہنے کے چتر لگے اور قنوج بنا کر بانک کے گٹے میں مسکورا و قنوج کو باندھے تو اسے نظر نہ لگے پادریں۔
(۲) اس جنتر کو کوٹنے سے کھار کے

آٹوے کا تھپا لاکر اس پر لگے اور بانک کے کھیلنے وقت دگر سے بارہا تے وقت ساتویں رکے تو اسے کو کبھی بھی نظر نہ لگے۔

سرو سدھی جنتر

۶	۴۴	۹	۵۱
۳	۴	۲	۵۲
۸۷	۳۸	۸۷	۹۱
۹	۵	۳۹	۴۵

(۱) اس جنتر کو بھون چتر پر گیارہ کے ناخن سے لکھ کر گوئی وغیرہ کی دھوپ دے کر بازو پر باندھے تو جو بھی کام کرے وہ سہلہ ہو۔
(۲) اس جنتر کی بھیڑ کے دودھ کے ساتھ کانڈ پر لگے اور اگر اسگندہ وغیرہ کی دھوپ دے کر کسی ڈھیل کے نیچے گاڑ آدے۔ تو سب کا سہلہ ملے۔

تجاری روگ جنتر

(۱) اس جنتر کو کانڈ پر لکھ کر تجاری والے روگ کے بازو پر اور تاجر کی یا مسافر کے

۱۶	۱۵	۳۶	۱۶
۳۶	۳۳	۳۳	۶۳
۷۳	۱۱	۲۱	۶۳
۳۳	۵۲	۵۶	۳۵

باندے اور ٹھیک ہونے پر کوئی میں چوڑ
دے۔

(۱۵) اس کو کوئی پر سے کاٹنے کے کر
کمر کے انوسے کی راکھ سے لکھ کر اٹھ گندہ کی دھوپ دکھا کر مریض کی پاد پانی کے نیچے دبا
دے تو ٹھیک ہو۔

مٹھے نوارن جنتر

۳۳	۱	۸۵	۸۵
۸	۹	۲۲	۲۵
۷۸	۷۲	۹	۵۵
۷۰	۵	۳۹	۸

(۱۱) اس جنتر کو لکھ کر ہلکے گے
میں اتوار کے دن باندے دے تو بچہ ڈرے۔
نہیں۔ اور خواب میں زہرہ کر چوکنٹا بھی دور
ہو جائے۔

(۱۲) اس جنتر کو لکھ کر ہلکے گے پتوں کا رس لکھ کر اس سے گے اور جو ہلکے ڈرتا
ہو اسے دکھا کر جنگل میں دبا دے تو اس کا درد دور ہو۔

شتر و مکھ بھجن جنتر

۷۱	۳۲	۹	۱۷
۸۵	۷	۳۵	۷۸
۲۹	۳۱	۱۱	۹۲
۵۷	۱۳	۳۳	۷۵

(۱۱) اس جنتر کو لکھ کر ہلکے گے
لکھے اور ساتھ ہی اس میں دشمن کا نام بھی لکھ
دے پھر اس پر جوتہ دے تو شتر و مکھ
بھجن ہو۔

(۱۲) اس جنتر کو لکھ کر ہلکے گے اور ہتھوڑ پر باندہ کر لپٹے شتر و مکھ کے سامنے
جاوے تو اس کا مکھ بھجن ہو۔

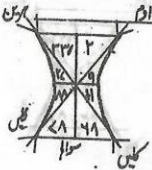
ٹڈی دور کرنے کا مٹر

اوم آمیر جنگل کا تیر۔ انا۔ آ۔ یہ جاجائے ایکید
ترکیب یہ اس کو کاٹھ پر لکھ کر جہاں ٹڈی ہو۔ جہاں پر آگ لگدے تو ٹڈی بھاگ
جاتے۔

سنگھ باندھنے کا مٹر

اوم نوبھل بھلا اکی کل میں کیلت بدعت جاجائے جاہت جاہت۔
ترکیب یہ اس کو ایس بارانی کے پھل پر پڑھ کر شیر کے اوپر پھینک دے تو سنگھ
بندھے۔

ڈاکنی کا جنتر



اس جنتر کو کھیر کی لکڑی کے کٹے سے
بڑے پر لکھے۔ تو مست ڈاکنی لکھنے والے کے
پاس سے بھاگ جادی۔
(۱) اس جنتر کو لکھ کر ہلکے گے دے کوئے
کاٹھ پر لکھ کر سسٹان کے جگہ میں پھیل کے پڑ
کے نیچے گلہ ڈالو تو تمام ڈاکنی اس پر یوگ
کرنے والے کے پاس نہ آویں۔

گتے ہوئے کو بلانے کا جنتر

اس جنتر کو رات کی دھل سے کاٹھ پر لکھے اور ہر ایک ہم کے پڑ پر چپکا کر اس پر

ہی نہ رہے گا بعض مال بابت بہرے مہرتے ہیں مہرت کچھ مہرتا ہے تو کبھی
 اوٹاد میں بھی یہ عیوب پائے جاتے ہیں ایک شخص کو سوتے وقت دایں ٹانگ
 بائیں ٹانگ پر رکھنے کی عادت تھی اس سے جوڑ کا پیدا ہوا اس میں بھی یہ عادت
 موجود تھی اور اس بات کو عام طور پر سب جانتے ہیں کہ گہری سوزناک اور
 آتش زدہ والدین کے ہاں جو اولاد پیدا ہوتی ہے ان کے جسم میں ان کا زہر
 موجود ہوتا ہے ان کے علاوہ تیندی مرغی سمیٹا اور پاگل پن وغیرہ امراض
 میں مبتلا ہوتے ہیں۔ والدین کے ہاں بھی جو اولاد ہوتی ہے الہی ان
 امراض کا مادہ موجود ہوتا ہے۔

نشہ یا زول کی اولاد

نشہ باز آدمی کے ہاں اچھی اولاد پیدا نہیں ہو سکتی اس کی وجہ یہ ہے
 کہ نشہ یا شہاد استعمال کرتے والے دیرج یا قریب شک ہوتا یا پتلا ہوتا جاتا ہے
 اور دیرج کے کمزور ہونے کی وجہ سے عمل قرار میں پاسکتا جو لوگ کثرت
 سے نشہ یا شہاد استعمال کرتے ہیں ان کے ہاں اول تو اولاد ہوتی ہی نہیں
 اور اگر اولاد پیدا بھی ہو جائے تو وہ کمزور اور دائم المریض ہوتی ہے اور
 اس کی عمر نسبتاً کم ہوتی ہے طبع کی رو سے نشہ کی حالت میں اول تو عملی طور
 ہی نہیں اور اگر مظهر بھی جائے تو لطفے کے ناقص ہونے کی سبب سے اولاد
 میں کوئی نہ کوئی عیب دائمی رہتا ہے مثلاً مرغی جنوں پاگل پن اور اسی قسم کی دیگر بیماریاں

دن کے وقت جماع کرتے والوں کی اولاد

جوڑ حوان دن کے وقت ہم صحبت ہوتے ہیں وہ مستی غلطی کرتے ہیں دن

میں آفتاب کامل ہوتا ہے زیادہ طاقت مرد کی ہوتی ہے اور انسان کمزوری کا
 شکار ہوجاتا ہے عمر کم ہوتی ہے اور اگر دن کے وقت جماع سے لطف مظهر جائے
 تو اولاد بے عزت بے شرم بد عین اور بد شکل پیدا ہوتی ہے دن کے وقت تو
 جماع ممنون ہی ہے اور جو لوگ دن کے وقت جماع میں مشغول ہوتے ہیں وہ سخت
 غلطی کرتے ہیں رات کے وقت بھی جسم پر کپڑے کا اور ہوا مندری سے بالکل
 برہنہ ہو کر اس فعل کا انجام دینا بے شرعی اور بے حیائی ہے اور اگر اس حالت
 میں عمل مظهر جائے تو بے حیا اور کمزور اولاد پیدا ہوتی ہے طبی خیال سے
 بھی یہ نسخہ ہے جس کو ہر وقت سمر ہوا ہے بچا یا بچہ اس وقت تک عام عصبی
 میں سخت بھیمان پیدا ہوتا ہے بعض آدمیوں کو کبھی نہ آتا ہے جوڑ لوگ کمزور
 ہوں انہیں ہوانے کا یقینا اندیشہ ہوتا ہے ان اوقات فالج بھی ہو جاتا ہے۔

تولید صورت اور اندر درست اولاد پر اگر نیک طریقے

شادی کا مقصد نسل انسانی میں اضافہ کرنا ہے لیکن بہت سے کمزور درج
 دائم المریض اور کم صورت بچوں کے مقابلہ میں وہ ایک تندرست توانا اور خوب وقت
 ہوا کا پیدا ہونا لاگھ ورج بہتر ہے یہی کوئی حسن یا جلی نہیں کمزور بچے پیدا
 کے اپنا بچوں کی تعداد بڑھائی ایسی اولاد پیدا کرنے کا چاہیے جو خاندان کا نام روشن
 کرے اور ملک و قوم کے لئے مفید ہو۔

تندرستان میں صل ایک اتفاقیہ بات ہے مگر کون سے جو اس غرض سے
 فعل جنسی کرتا ہو صل میں اندر نسل کی بنیاد پڑے صل کا قیام اس وقت
 ہوتا ہے جب کہ مرد عورت دونوں کی صحت درست ہو اگر دونوں میں سے
 ایک کبھی صحت خراب ہے تو اس کا اولاد بہت برا اثر پڑتا ہے۔ مثلاً

فرائض کی ایک حسین و جمیل عورت کے کالاکھوتا پیر پیدا ہوا مشہور کی بیوی پر شک ہوا میاں تک کہ معاملہ عدالت تک پہنچا۔ عدالت نے تحقیقات کے لئے ڈاکٹر مقرر کیے خوب جہان کی گئی تو معلوم ہوا کہ حاملہ کے کمرے میں ایک جیشی کی تصویر تھی جس پر اکثر اس کی نظر پڑتی تھی جس کا اثر پیٹ میں نیچے پر پڑا اور ایک گری جیٹ لڑکی کے ہاں کالاکھوتا پیر پیدا ہوا حاملہ کے کمرے میں نیک بہادر اور خیر عورت انسانوں کی تصویریں آویزاں کریں تاکہ نیک بہادر اور خیر عورت اولاد پیدا ہو۔

یہ ایک تاریخی واقعہ ہے کہ جالیں بادشاہ کی بیگم حمیدہ بانو ایک دفعہ قلم سے اپنے ہاتھوں کے قلم سے پیر پھول بناری تھی بادشاہ نے بیگم سے اس کی دیر پر بھی تو اس نے جواب دیا میں جانتی ہوں جو بچہ پیدا ہوا اس کے پاؤں پر یہ نشان دیکھے گا دنیا موجود ہو۔

اس واقعہ کے کھتے سے ہمارا مطلب یہ ظاہر کرنے کے ہاں باپ جس قسم کی اولاد چاہیں پیدا کر سکتے ہیں خصوصیت کیساتھ حاملہ کو حمل کے دنوں میں نہایت نیک پاک خیال رکھنے چاہئیں جس قسم کے خیالات ہوں گے اسی قسم کی اولاد پیدا ہوگی حاملہ کے کمرے میں پیر پیر بزرگوں کی تصویریں دکھائیں حاملہ کو نیک اور بہادر بزرگوں کی کہانیاں سنائیں حاملہ کو مذہبی گرتھوں کا پاٹ کرنا چاہیے اور اپنے خیالات کو دھرم کی طرف لگانا چاہیے اس سے نیک اور اعلیٰ اولاد پیدا ہوتی ہے۔

مباشرت کے وقت اگر کمرے میں ہفتائی ہو تو عورت تعادیر ہوں پانگ اور لمبوز دل پسند ہو تو اولاد تندرست اور خوبصورت پیدا ہوتی ہے اگر مکان کے ارد گرد گندہ کی ہو کر ہلا پھیلے ہو تو اولاد بھی مکروہ صورت پیدا

بائنسٹ کے وقت نسلہ و نکاح ہے اور اصل عظیم گیبت تو بچہ یقیناً کمزور اور دائم الرضی ہوگا اور یقیناً تب عورت میں مبتلا رہے گا اگر والدین رہیں ہیں تو بچے میں عموماً کمزور اور بیمار ہوتے ہیں اگر صحبت کے وقت والدین کے دل پر کوئی خوف طاری ہو تو یقیناً بچہ بزر دل پیدا ہوگا۔

جوابگ تندرست اور خوبصورت اولاد چاہتے ہیں وہ اس لذت کو نہ کریں کہ اسے اولاد پیدا کرنے کے لئے سزا خاں میں جماعت کی زیادتی سے اپنے فرائض کو کمزور دیکر یا کمزور والدین کی اولاد بھی یقیناً کمزور اور بد صورت ہوتی ہے کسی غم اور نشے کی حالت میں حمل عظیم رہے اور اس سے جو اولاد پیدا ہوتی ہے وہ ناقص اور کمزور ہوتی ہے یہ بات بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ انزال کے وقت جیسی صورت کا تصور ہو بچہ اسی صورت کا پیدا ہوتا ہے جو شکل اور صورت تصور میں رہتی بچہ کی صورت اسی کے موافق اور رنگ بھی قریب وہی ہوتا ہے۔ ایک دفعہ بیگم جالینوس سے کسی نے پوچھا کہ ایک ہاں بد شکل اولاد پیدا ہوتی ہے علاج تجویز کیجئے انہوں نے کہا کہ مباشرت کے وقت لیسنر پر خوبصورت نقادیر اس طرح رکھو کہ ایک پاؤں کے پاس ہر ایک جسم کے پاس دامنہ جانب اور ایک جسم کے بائیں جانب نقادیر اس طرح رکھو کہ مباشرت میں بیوی کی نظر ان سے مسلسل پڑے اس کے ہاں نہایت خوبصورت بچہ پیدا ہوا۔

ایک انگریز مصنف نے لکھا ہے کہ عورت کے سلتے تندرست بچے کی تصویر اس طرح رکھی جائے کہ مباشرت کے وقت بخوبی دیکھ سکے جو اولاد پیدا ہوگی وہ نہ صرف تندرست اور خوبصورت ہوگی بلکہ اعضاء کے اعتبار سے اسی بچہ کے مشابہ ہوگی۔

ہوتی ہے چنانچہ ایک ہی والدین کے بچے ایک دوسرے سے اس قدر مختلف
 ہوتے ہیں ایک خوبصورت دوسرا بد صورت اس کا دھرم سوائے اس کے
 اور کچھ نہیں کہ مباشرت کے وقت ان کے والدین کی جسمانی اور ذہنی حالتوں
 میں فرق تھا جس کا اثر اولاد پر پڑتا ہے چنانچہ اس کا اولاد اپنے والدین کا نر
 ہوتی ہے صحبت کے وقت والدین کی جو حالت ہوگی وہی اولاد کی ہوگی
 خزانے مرد عزت کے تحفے کا مقصد بقاء کے نسل رکھنا ہے ہمیں اس
 مقصد کو پورا کرنے کیلئے سوچ سمجھ کر کام لینا چاہئے نہ کہ اندھا دھند محض
 شہوت کے نشے میں پاگل ہو کر یہ جی جی یا مشغول ہو گئے چند گھنٹے
 بیشتر تیار کرنا چاہئے اور جماع سے پہلے ضروری احتیاط کرنی چاہئے صفحہ
 مضنون راے پر پورا پورا عمل کریں اگر بیوی کی رضامندی کے خلاف صحبت
 کی جائے اور اس وقت حمل قرار پایا جائے تو ناپسند اولاد پیدا ہوگی طلب کی
 دوسرے بہتر حمل اور بہتر اولاد کے لئے ضروری ہے کہ میاں بیوی ایک
 جذبے میں ڈلبے رہیں۔

مضبوط اور خوبصورت اولاد پیدا کرنے میں حاملہ کی خوراک کو بھی دخل
 ہے اگر مرد مضبوط ہو اور مردانہ بننے والی غذائیں استعمال کی جائیں تو
 مضبوط اور تندرست اولاد پیدا ہوتی ہے حاملہ کو دودھ کھنی کھن کھن اور سردی
 مضبوط شاد غذائیں ضرور استعمال کرنا ہیں اور خصوصاً سفید رنگ کی اشیاء
 مثلاً کھانا، گلاب، سیب، جاول، چھٹی کھنی دودھ کھن وغیرہ۔ تو بہت
 مفید ہیں ان کے استعمال سے مضبوط اور خوبصورت اولاد پیدا ہوتی ہے
 اس اصول کی صداقت میں کوئی شک نہیں کہ ماں اولاد کو جیسا بنا چاہئے بنا
 سکتی ہے بچے کی تعلیم ماں کے پیٹ سے شروع ہوتی ہے۔ ایام، حمل

خوبصورت اولاد پیدا ہوتی ہے اس اصول کی صداقت میں کوئی شک
 نہیں کہ ماں اولاد کو جیسا بنا چاہے بنا سکتی ہے بچے کی تعلیم ماں کے
 پیٹ سے شروع ہے ایام حمل میں اگر ماں کے خیالات نیک اور اعلیٰ ہوں
 گئے تو بچہ بھی انہیں خیالات کا پیدا ہوگا۔

سنگرت کتب کا تحفہ سنگرت میں اس طرح مکمل ہے
 جھگڑا فساد کرنے والی حاملہ کے

ماں جماد اولاد پیدا ہوتی ہے اس کا شرکامادہ ہوتا ہے ۲۰ سالہ حاملہ دھند
 جمع کرنے کے خیال میں غلطیاں ہوتی ہیں اس کے ماں جو بڑا پیدا ہو گا وہ
 ہمیشہ دولت کا طالب رہے گا اگر حاملہ دوسرے کے مال کی خواہشمند
 ہوگی تو اس میں حمل کا مادہ زیادہ ہوگا بہر وقت غم ذکر میں رہنے
 والی عورت حاملہ کے مال ڈر لک کمزور اور جلد مرنے والی اولاد پیدا ہوتی
 ہے۔ ہم اگر حمل کی حاملہ ہم بہتر ہوگی تو اولاد بے جیا اور بے شرم ہوگی

۱۵) حمل کی حالت میں بدنامت نقصان دہ ہے رونے والی حاملہ کے ماں ہو
 اولاد پیدا ہوتی ہے اس کی آنکھوں میں کچھ نہ کچھ نقص رہتا ہے ۱۶) اگر حاملہ
 سست اور زیادہ سونے کی عادی ہو تو اولاد سست کاہل اور بیوقوف

پیدا ہوتی ہے ۱۷) حاملہ نمک زیادہ کھائے تو اولاد کمزور پیدا ہوتی
 ہے۔ ۱۸) حاملہ کھڑی اور غولی میں تیزی پیدا کرنے والی اشیاء کا استعمال
 کثرت سے کرے تو اولاد کا خون خراب ہو جاتا ہے اور کمزور پیدا ہوتی
 ہے ۱۹) کڑوی چیز کھانے والی حاملہ کے ماں ذیلی پٹلی اولاد پیدا ہوتی
 ہے۔ جو چیزیں زیادہ کھانے سے جو جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں
 اگر وہ چیزیں حاملہ بکثرت کھائے گی تو یقیناً وہی امراض یا ان کا

کوئی تبدیل شدہ مومن اولاد میں ناممکن ہے کالی چیزیں کثرت سے کھانے والی عورت کے ہاں کالے رنگ کی اولاد پیدا ہوتی ہے۔

بچوں کی تربیت دراصل بچوں کی تربیت ماں باپ کے پرہیز واصل سے شروع ہوتی ہے جس قسم کے خیالات ماں کے ہونے کے وہی خیالات بنے کہ بچہ دنیا میں آتا ہے دنیا میں جتنے نامی انسان ہوئے ہیں ان کو مسلمانہ اصل میں اعلیٰ تعلیم حاصل ہوتی دیکھنا مہمند اور سواجی کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں براہ چین کرنا بچوں کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سواجی کی ماں اپنے بچوں کو بہادر بنانے کی آرزو نہ تھیں چنانچہ وہ تل کے مڑوں میں انہر علی پیرا ہی جس سے بچہ کے دل پر بہادر کی لغوش ہوں اس کا گھر بہادر دل کی قصا دیر سے آراستہ تھا اس کے علاوہ وہ بہادر انسانوں کی کہانیاں سناتے تھے جنہیں افانجی یورپ کے نام سے مشہور تھا۔

اس نے بہادر میں اپنا بھرپور نام پیدا کیا جب وہ ماں کے پیٹ میں تھا اس کی ماں خاندان کے ساتھ میدان جنگ میں تھی اور امور جنگ میں دلچسپی لیتی تھی لارڈ برٹ پرنس سکاٹ لینڈ کا مشہور شاعر ہو گا رہا ہے اس کی ماں کو گیتوں کا بہت شوق تھا حمل کے دن سنا بہادہ خدمت کے وقت اکثر گایا کرتی تھی اس کا اثر بچہ پر پڑا اور وہ نامور شاعر بن گیا۔ پیدا ہونے کے بعد بھی بچے کا بگڑنا مسلمانہ والدین کے اختیار میں ہے بچے کو جیسے اخلاق کی گود میں پھر دینش کیا جاتا ہے۔ اس کے دل میں ہی اخلاق بوجاتے ہیں۔ تربیت وہ چیز ہے جس کا اثر بچوں کی فطرت پر بہت زیادہ پڑتا ہے۔

جس طرح بچہ والدین کو دیکھ کر بولتا اور چلنا سیکھتا ہے اسی طرح وہ جو کچھ اپنے ماں باپ کو کرتے دیکھتا ہے وہی ہی خود کرنے لگتا ہے۔ والدین کی اپنی اولاد کی نگرانی کرنی چاہیے بچے کا مثال نرم ٹہنی کی ہے جس کو ہر طرف موڑ سکتے ہیں مگر خشک ہونے کے بعد ایسا نہیں ہو سکتا اس لئے بچہ ہی میں اپنی اولاد کے انتہائی عزیزہ کی نگرانی کرنی چاہیے اگر کوئی شخص اپنی اولاد کو سستی انفلوخری اور بد چینی یا کسی بری عادت کا تذکرہ کرتا ہے تو ہم سمجھتے ہیں یہ اس کا اپنا قصور ہے اس نے اپنی اولاد کو اچھی تربیت نہیں دی اگر ایک شخص اولاد کے طریقہ تربیت سے واقف ہے اور اپنی اولاد کو اچھی تربیت نہیں دی اگر ایک شخص اولاد کے طریقہ تربیت سے واقف ہے اور اپنی اولاد کو نیک تربیت دیتا ہے تو کوئی جرم نہیں اولاد نیک نہ ہو تو یہ بات یاد رکھنا چاہیے کہ بچوں کی اُمید زندگی کا انحصار والدین پر ہے جو آج بچہ سے توکل باپ ہو گا اگر بڑی مثال ہے AFILS IHT NEFOTKROPMIAK اگر آج بچہ کی تربیت خشک نہ ہوتی تو وہ کل اپنی اولاد کو بیکھا دیتا اس کی اولاد بھی ویسی ہی ہوگی جس خاندان کا تفرز ہوتا ہے اگر اس کا غور سے مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اخلاق اور مالی تباہی کا سبب یہ ہے کہ اس میں بچوں کی تربیت سے بے جا روای کی گئی تھی۔

جب ایسے بچے جوان ہوتے ہیں اور روزی کمانے کا وقت آتا ہے تو وہ ناکام رہتے ہیں کیونکہ یہ سچی اور حقیقت کشی کا ماہ ان میں بچپن میں پیدا نہیں کیا جاتا جو دنیا میں مہمانی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ اپنے دماغ پر غور کرو اپنے بچوں کو نیک عادتیں سکھاتے ہیں تبس جتنی بھی محنت کرنی پڑے۔ غور فرمائی ہے بچہ میں آپ کی اصل جائداد ہے جو والدین اپنی اولاد کی طرف ترجیح

نبیل دیتے وہ اپنے ہاتھوں سے اپنے خاندان کی قبر کھودتے ہیں بچپن میں بچے کی تربیت اس وقت شروع ہوتی ہے جب ماں کے پیٹ میں ہو جاملو خوش رکھتے ہمارے دل اور بزرگوں کی کہانیاں سناتے اور ان کے قصائد و عالمہ کے کمرے میں آویزاں کرتے ہیں تو وہ صغیر و سید اور صحت بخش غذا میں اشغال کرتے ہیں اور جاملو کو کبھی رنجیدہ یا غلیظ نہیں مروتے دیتے دراصل یہی وقت بچے کو نیک اور اعلیٰ تربیت دینے کا ہے جس قسم کے خیالات ماں کے ہول اسی طرح کا بچہ پیدا ہوتا ہے اگر ماں کے خیالات اچھے نہیں تو اولاد کے خیالات بھی اچھے نہیں ہو سکتے۔

بچے کی خوراک بچے کے در رفتی غذا ماں کا دودھ ہے اس سے بڑھ کر اس بچے کے لئے کوئی نعمت نہیں۔ اب تک کوئی کیمیائی مرکب تیار نہیں ہوا جو ماں کے دودھ کا مقابلہ کر سکے مگر ماں کے دودھ کے بدل ضرور موجود ہیں اور ان میں سے بہتر ماں کا دودھ ہے لیکن جس حالت میں ماں کا دودھ ہو اور ماں کو کوئی خاص بیماری نہ ہو تو بچے کے لئے اپنی ماں کا دودھ سب سے اچھا اور مفید ہے اس لئے شروع شروع میں بچہ اور زچہ دونوں کو ناملو سے کیونکہ بچے کے دودھ میں بعض اجزاء ایسے ہوتے ہیں جو بچے کے حق میں خاص اثر رکھتے ہیں ادھر دودھ کا نکاس سے ماں کے اندرونی اعضا میں اس قسم کی تحریک ہوتی ہے کہ وہ صحت جلد ستر کر اپنی حالت پر آ جاتے ہیں۔ سب سے پہلے بچہ بچے میں کہ عورت کی چھاتیوں اور اعضائے مخصوصہ میں اگر گہرا تعلق ہے چھاتی سے بچے کو دودھ ملانے کا اثر ہوتا ہے کہ رسم اپنی جگہ پر آ جاتے ہیں لیکن اگر بچہ کی ماں اندر کمزور ہو تو ضروری ہے بچے کو کسی اور طریقے سے

بچے کو کسی اور طریقے سے دودھ پلانا چاہیے۔ بچہ پیدا ہوتے ہی بچہ کو دودھ نہیں پلانا چاہیے۔ دس بارہ گھنٹے کے بعد جب عورت کی طبیعت بحال ہو تو گرم پانی سے چھاتیوں کو دھو کر اور ہر ایک انسان سے قطرے دودھ لگا کر بچہ کو پلا لیں فوراً بچہ کو پلا لیں فوراً دودھ پلانا بچہ کے لئے مفید صحت ہے کیونکہ اس وقت اول زچہ کی طبیعت بحال نہیں ہوتی اور دوسرے اس کے خون میں بچہ کی ہوتی ہے بچے کو دودھ پلانے کے اوقات مقرر ہونے چاہیں بعض ماں میں شروع سے ہی بچہ کو بری عادت ڈال دیتی ہیں صوبت بچہ روئے تو اسے دودھ پلا کر خاموش کر دیتی ہیں اس سے بچوں کا معدہ خراب ہو جاتا ہے اور بد معنی کی شکایت ہو جاتی ہے جب تک بچہ ماں کا دودھ پیتا رہے اس کی صحت کا ضرور خیال رکھنا چاہیے۔ دودھ چاول کچھڑی والی چھلکا تہ کاریاں اور پھل بہتر ہیں خوراک ہے۔

بھاری رنج عہد کے وقت بچہ کو دودھ نہ پلا لیں دودھ کے اندر بھرا جزا پیدا ہو جاتے ہیں جو کبھی کبھی بچے کو صحت نقصان پہنچاتے ہیں۔ **بچے کے لئے تازہ ہوا** کے بنگ کے پاس ایسی جگہ ہونی چاہیے جہاں تازہ ہوا اور روشنی کا کافی انتظام ہو۔ دن میں موسم کے لحاظ سے برآمدے میں ہو تو زیادہ بہتر ہے جہاں کثرت سے تازہ ہوا اور روشنی دونوں مل کر ہی زیادہ فائدہ پہنچا سکتے ہیں جب منہ بچہ سانس لیتا ہے تو کچھ ہوا اپنے پیچھے پڑوں میں لے جاتا ہے۔ ہوا میں دھرم کی گیس ہوتی ہے اور وہ کھلی ہوا میں ہوتی ہے۔ بچہ جب بھیڑے میں لے جاتا ہے۔ تو خون جو جسم میں گردش کرتا ہے اور اس کی گردش

مال جان ہو جاتا ہے اس کی صحت خراب ہو جاتی ہے اور مال کی صحت بھی
اور وہ خشکی مادی سی رہتی ہے ان مالوں کو دیکھ کر ہمیں تعجب ہوتا ہے کہ
ان کو خود اس بات کا احساس تک نہیں ہوتا کہ بڑے جالاڑ پیار بچہ اور مال
دونوں کی رست اور تندرستی کے لیے ضرور ہے۔

بچوں کی پرورش ماں کا ایک ضروری فرض ہے ماں کو اپنی اور اپنے
بچوں کی صحت اور شوہر کے آرام و آسائش بچہ کی دیکھ بھال غرضیکہ تمام
دنیاوی ضروریات کو مد نظر رکھ کر پرورش اولاد کے صحیح طریقے اختیار کرنے
چاہئیں یہ امر خاص طور پر توجہ کے لائق ہے کہ اگر ماں کی صحت درست
ہوگی تو بچہ بھی تندرست رہ سکے گا ماں کی صحت پر بچہ کی تندرستی کا انحصار
سے جیسی پرورش و تربیت ماں اپنے بچے کی کر سکتی ہے کوئی حوصلہ یا آہٹیں
نہ کر سکتی بشرطیکہ ماں کو بچوں کی پرورش کے صحیح طریقے معلوم ہوں۔

اگر بچہ علیحدہ سونے کا عادی ہو تو مال بچہ دونوں کو پورا آرام و تندرست
آسکتا ہے اور دونوں کو بہت سی تکلیفوں سے نجات مل سکتی ہے اگرچہ
بیمار ہو تو مال نہایت تیزی سے بیمار داری کے فرض کو انجام دے سکتی ہے
اور مال کو اپنی بیماری میں بچہ کی طرف سے اطمینان ہوتا ہے کیونکہ بچہ ضرورت
سے زیادہ مال کے پاس رہنے کا عادی نہیں ہوتا بچہ کی دیکھ بھال تمام کو
میر و تفریح ملنا لازماً غرضیکہ کسی کام میں بچوں کی رکاوٹ پیدا نہیں ہو سکتی
ہر مال کو چاہیے کہ اپنے بچوں کو ابتدائی سے علیحدہ سونے کا عادی بنائے
اگر بچہ پہلے سے مال کے علیحدہ سونے کا عادی ہے تو شروع شروع میں کمی راتیں
بے چین رہے گا اسی دوران میں صبر و انتہا کے ساتھ کوشش جاری رکھی
جائے تو امید ہے کہ بچہ علیحدہ سونے کا عادی ہو جائے گا مگر یاد رکھنا چاہیے

کی وجہ سے گندہ ہو جاتا ہے وہ آکسیجن سے محاف ہو جاتا ہے اس لیے
جہاں تک ممکن ہو بچوں کو تازہ ہوا میں رکھنا چاہیے بعض مائیں جب بچہ
ہو جاتا ہے تو کھینچوں پھروں وغیرہ سے بچانے کا خیال سے اس کے منہ پر کپڑا
ڈال دیتی ہیں اور بے فکر ہو جاتی ہیں مگر کپڑا اوڑھ دینے سے ہوا گذر
چھپے کی ناک تک نہیں ہو سکتا اور جب ہوا کو پھینچوں میں سے جا کر باہر
نکلتا ہے تو آکسیجن کی بجائے ایک اور گیس کو کاربن ڈائی آکسائیڈ کہتے ہیں
بانہ نکلتی ہے یہ گیس زندگی کے لئے زہر قاتل ہے کیونکہ یہ کپڑا ہونے کی وجہ
سے تازہ ہوا کا راستہ نہیں رہتا اور بار بار دہری گندہ ہوا پھینچوں میں جالتی
سے سخت نقصان پہنچتا ہے جب بچہ ہو جائے تو اس کے منہ پر کسی قسم
کا کپڑا نہیں ڈالنا چاہیے۔

بچہ کے لئے علیحدہ چار پائی

پیدائش کے دن بچہ کو علیحدہ سلاخا چاہیے تاکہ وہ ہمیشہ کے لئے اس
کا عادی ہو جائے بعض مائیں بچوں کو علیحدہ سلاخا سے ڈرتی ہیں اور
یہ اندیشہ کہ علیحدہ سونے سے بچہ کو مرضی دینے کا خطرہ ہے یا کبھی بے
نیایدہ ہے اکثر مائیں بچے کو ہر وقت چھٹائے رکھتی ہیں اور رات کو بھی ہنسن
پر اپنے ساتھ سلاتی ہیں حالانکہ یہ تندرستی کے لئے سخت مضربے نفع ہیں
صبح سے شام گندہ سے نکلے ہوئے ہیں رات کو بھی ماں کے پیلو میں لہجہ
نہند نہیں آتی جہاں ماں کسی ضروری کام کے لئے اٹھی اور آپ نے سو رو کر
سارا گھر سر پر اٹھا لیا بچہ نہ صرف مال کے لئے بلکہ سب گھر والوں کیلئے

کہ تندرستی کے عام قاعدے مثلاً غسل صفائی خوراک ہر کام میں اوقات کی پابندی اور پورا پورا عمل کرنے سے فائدہ بخش نتائج نکلتے ہیں اور بچے کی صحت روز بروز ترقی کرتی رہے اسی حالت میں باقاعدگی قائم رکھنی ضروری ہے

دودھ بڑھانیکا قدرتی طریقہ

بعض عورتوں کے پستانوں سے بہت کم دودھ آتا ہے انہیں چاہیے کہ خود دودھ کا استعمال کریں زردہ سٹم غذائیں کھیں گرم مزاج عورتیں جو کبابانی اور یا ناک کا ساگ اور سرد مزاج والی شیریں والی اور چکنی غذائیں استعمال کریں گانہ کھانے سے بھی دودھ بڑھ جاتا ہے۔ گاجر کا سلو بہت مفید ہے۔ سوٹف کا کارٹھا بھی فائدہ مند ہے۔ دو تین ٹورے بنوے کی ٹھری کا آٹا دودھ میں کھیر کی مانند پکا کر صبح و شام استعمال کریں ہمیشہ خوش و خرم رہیں غم، غصہ یا سنا آنے دیں بچہ کے لٹاپار اور محبت کریں اس سے دودھ خود بخود آکر آتا ہے۔ اگر دودھ زیادہ کرنا ہو تو غذا کم کر دینی چاہیے اور زبردہ کو مرکہ میں بھوپک پستان پر پیپ کرنا بھی بہت مفید ہے۔ اگر دودھ زیادہ کاٹھا ہو تو ٹھنڈا اور زوفا پانی میں ابال کر سکین بزدلی ملا کر پینا بہتر ہے اور غذا کے لیے پکڑی دودھ چاولی جلد کی روٹی نیم بریاں انڈے کی زردی وغیرہ استعمال کریں اور دودھ غم جائے اور درد ہو تو گرم پانی میں کڑا جھگڑ کر پستانوں کے سروں پر ٹھونڈا اور گرم تیل کی مالش کرنا بہتر ہے۔

دائی کا دودھ

اگر بیمار کی وجہ سے ماں کا دودھ ناقص ہو تو بچے کو ماں کا دودھ پلانے کی بجائے کسی نیک چلن اور خوش صورت عورت یا دایہ کا دودھ پلایا جائے جس

کا پانچواں بچہ بھی اتنی ہی عمر کا ہو دودھ کے ساتھ دودھ پلانوالی عورت کے اخلاق اور خیالات بھی بچہ میں سراپت کرتے رہتے ہیں۔ اگر دایہ بد اخلاق مل جائے تو یہ شرط پوری ہونی مشکل ہے۔ کہ دایہ کا بچہ بھی اسی عمر کا ہو کہ ننھے بچے کی ماں کا دودھ ہلکا اور پتلا ہوتا ہے۔ آہستہ آہستہ سلفاٹنا کاٹھا اور لی قنور بونا جاتا ہے۔ مجور کی اور لچا کی حالت میں اپنے بچے کو کسی دودھ خور کا دودھ پلانا چاہیے بھیس کے دودھ سے پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ اس میں روغنی مادہ زیادہ ہوتا ہے جو بچہ کے لیے مفید نہیں ہوتا۔

بچے کو دودھ پلانے کے متعلق ضروری احتیاطیں

ماں کا دودھ بچے کیلئے قدرتی غذا ہو نیکی باوجود بچوں کی کمزوری اور بیماری کی موت کی وجہ عام طور پر دودھ پلانے میں بے احتیاطی ہوتی ہے۔ بے احتیاطی دودھ پلانے میں ہوریاں کے اپنے کھانے میں دونوں صورتوں پر پراثر ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کرنے سے بچے کی صحت پر بہت اچھا اثر پڑے گا۔

دودھ پلانے سے پہلے پستانوں کے سروں پر روزانہ نیم گرم پانی سے اور کبھی کبھی گرم پانی پورک الٹا کر دھونا چاہیے تاکہ جراثیم کا میل اور پلینڈ دودھ کے ہمراہ بچے کے منہ میں نہ پائے اور اس طرح دودھ پلانے سے پہلے بچے کے منہ کو بھی صاف کر دینا چاہیے اور دودھ پلانے سے پہلے دودھ کی چند برتنیں بچے کے گرد دینی چاہئیں تاکہ دودھ پلانے سے گونہ میں سے گرد دودھ پلانا بہتر ہے۔ دودھ خور کے وقت پیرا فٹنڈا سے پلانا چاہیے نہ بہت زیادہ اور نہ بہت مختصر اوقات کو بہت زیادہ

بیمہ: دودھ کم دینا چاہیے بعض مائیں بچے کو روکتے ہیں اسے فوراً دودھ
 دینے لگتی ہیں۔ اور اگر وہ نہ پئے تو جبراً کھولتی ہیں۔ خواہ وہ کتنا اور
 ہی سبب سے رونا ہو یہ بہت مضرات سے کمزور بچے اکثر زادہ
 دودھ پانی پینے پر بدستور کا شکار ہو جاتے ہیں۔ بہت تک بچہ گور میں ہو
 عورت کو مرد کے پاس نہیں جانا چاہیے اور اگر اسے غلطی سمجھی ہو جائے تو
 اس حمل کے بعد کم از کم دو گھنٹہ تک بچہ کو دودھ نہیں پلانا چاہیے یہ
 چھ مہینوں میں دن کے وقت بچے کو دودھ گھسنے کے بعد دودھ پلانے میں
 تین ماہ کی عمر تک بچے کو صبح ۶ بجے سے شام ۶ بجے تک ہر دوسرے
 گھنٹے اور پھر شام کے سات بجے سے ۱۰ بجے تک ۱۲ گھنٹے بعد دودھ
 پلانا چاہیے۔ چار ماہ سے بچے کو صبح ۶ بجے سے شام ۶ بجے تک ۲۲ ۲۲
 گھنٹے کے بعد اور رات کو صرف ۱۰ بجے تک تین تین گھنٹے بعد اس طرح
 بچہ تندرست رہے گا اور دودھ معتم بھی کر سکے گا۔ دودھ پلانے وقت
 دونوں چھاتیوں سے یکساں پلانا چاہیے۔ بچے کے دانت نکلنے سے
 پہلے سوائے دودھ کے سرگزید کچھ بزرگس ولادت سے دو ہفتہ پہلے شہتر
 اگر میں اپنے لیٹا نوں کو دوزخ نہ نیم گرم مانی سے جس میں چند نوں
 شراب کی ملائی گئی ہوں دھو ڈالا کرے۔ تو دودھ بھی ٹھیک وقت پر
 اترے گا اور چھاتیوں میں دلم درد سوزش یا زخم وغیرہ پیدا ہونے کا
 بھی کوئی خطرہ نہ رہے گا۔

اگر آپ بچے کی صحت پر برقرار رکھنا چاہیں تو ۲/۸ کا مٹی آڈر
 بھیج کر ہدایت نامہ پرورش منگائیں جو ہم سے مل سکتی ہے۔



اے میل کا دھپہ کھلا دے تو کتا بھونکنے لگے۔

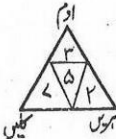
بیوپار بڑھانے کا جتر



بروز دیوالی یا گرجن کی رات کو اندر کی گھم بنا کر بری
خوبصورتی سے لال چندن گول کر اپنی دکان پر لگے۔ تو
بیوپار زیادہ ہو۔

(۱) اس جتر کو پٹہ پنچتر میں بھونچتر پر اسگندہ سے
لگے اور دکان پر اپنے غلطی رکھ کر روز دھوپ جلایا کرے
تو بیوپار میں خوب نفع ہو۔

لڑائی جھگڑا کرانے کا جتر



اس جتر کو منگل کے دن آلو کے چکے سے کھار کے
آٹے سے نلکے ہونے ٹھیکہ سے پر لگے اور دشمن کے گھر
میں پھینک دے تو ضرور لڑائی ہو۔

(۱) اس جتر کو کپلا گانے کے گدے آک کے
پتے پر لگے اور دشمن کی چھت پر ڈال آوے۔ تو جھگڑا ہو۔

جوتے میں جستن کا جتر

۸	۶۴	۸	۱۶
۴۴	۱۴	۶۴	۵۴
۶۴	۵۱	۱۲	۲۱
۴۴	۱۵	۶۵	۵۶

اس جتر کو گوروچن۔ کیسر اور اسگندہ سے
بھونچتر پر سواری پنچتر میں لکھ کر دیوالی کو بوجا کر
داہنے بازو میں باندھنے سے جو اعتراض دیتے۔
(۱) اس جتر کو بھونچتر پر لکھ کر متاع

چاک پر برتن چپکنے کا جتر

۳	۸	۷
۵	۲۱۱	۹
۴۲	۶۴	۳۳

اس جتر کو کھار کے چاک پر کھیر کی لکڑی
کے کونے سے لکھیں تو برتن چاک پر ہی چپک کر
رہ جائیں۔ چھوٹی نہیں۔

(۱) اس جتر کو نوشتری کے دس میں لال
کاغذ پر لکھ کر کھار کے چاک کے نیچے گاڑ دے تو اس کا ایک بھی برتن ثابت نہ آوے۔

موہنی جتر

۴۴	۱۷	۸۶	۳
۸۴	۹۴	۱۸	۹۲
۲۴	۸۷	۲۶	۲۸
۳۳	۵۱	۵۸	۱۱۰

اس جتر کو پٹہ پنچتر میں بھونچتر پر
عورت کے دودھ سے لکھ کر بازو پر باندھ دے تو وہ
عورت داسی بن کر رہے۔

(۲) اس جتر کو لال رنگ کے کاغذ پر
چندن سے لکھے اور عطر میں بھونچ کر جس عورت کو دوش میں کرنا ہو۔ اس کی ساڑھی کا گدے تو
منورہ دے دو۔

کتا بھونکنے کا جتر

۳۷	۷۴	۸	۹
۶	۱۱	۷۱	۷۳
۷۶	۱۸	۸	۹
۵	۱	۳۹	۷۵

اس جتر کو کالہ سیاہی سے سنبھ کے دن کتے
کے کان پر لکھنے سے کتا بھونکنے لگے گا اور جب سنا
یے تو بھونکنا بند ہو گا۔

(۱) اس جتر کو پٹہ پنچتر پر لکھ کر لاکر اس سے میل پتر پر لکھے اور جس کتے کو بھونکنا چاہو۔

دیگر موہنی تلک!

سہیلوی کے سورس میں تلی بیج ملے
پس تلک روپار کو کرے ملت موہ جانے

دیگر موہنی تلک!

مینل اور کانور ملے
کیلے کے سن ہی ملے
تلک دیکھ بھلی پر کار
شو کمش موہت ہو سنار

دیگر موہنی تلک!

مڑتل اور آگندہ کا چرن ادا ہے
گورو جن سنگ پئے کہیا اس شے مانے
جگ موہ دیویں تلک اس تر شے مانے

استری موہنی!

کچھ تلک وچ کر تلک لادے
مونک تلک سکراب چاروں ملادے

دیکھ ہو کمش اتی سندر تاری
سر ڈارو ہوئے تو پیاری

دیگر استری موہنی

زیرا نکلی۔ آک کی جڑ اور موہا۔ ان سب کو خون میں پیس کر ملاوے اور ماتے پر
تلک لگاوے تو جو استری اس کو دیکھے وہ موہت ہو جاوے۔

راج کل موہنی

نیل کل گوگل اور استابی اگر ملا کر پئے سب بدن پر دھونی دے کر جانے تو دیکھتے ہی
راج کل دش میں ہو۔

سر موہنی تلک

کاڑا سنگی چندن بیج کوٹ
نہیں ملے بناوے دھوپ
بھو۔ دستر۔ کھو اے لگاوے
شو پکشی موہت ہو جاوے

سب سے بہتر آسان موہنی تلک

نیل پتر کو لے کر چھایا میں نہ لکھائے
کپل لگائے کے ددھ میں گور و بنوائے
جب چاہا گوں گھ تلک کر سر شائے

منی کی پیدائش، افزائش اور گاڑھا کرنے والی اشیاء

وہ چیزیں جو منی کو بناتی، بڑھاتی اور گاڑھا کرتی ہیں۔ ایک طویل فہرست کی منتقاضی ہیں۔ ان سب کا ذکر ”داستان ہوش ربا“ سے کم فہرست کی کتاب میں مذکور ہو سکے گا۔ اس لئے مندرجہ ذیل صفحات میں نہایت اختصار سے کام لے کر میں صرف ان چیزوں کا ذکر کروں گا جو بہل انصوں ہیں اور ان کے استعمال کے طریقوں پر بھی طویل و طویل مقالے لکھنے سے گریز کرتا ہوں صرف چند ایک مفید باتیں بیان کر دینے پر اکتفا کروں گا۔

طیب کے مراتب:

حکیم جالینوس کی شہرت طب یونانی کے آسمان پر ایک نجم درخشندہ کی وہ چمک ہے جسے ایک زمانہ دراز کی تاریکیاں بھی کم نہیں کر سکیں۔ اس بلند پایہ حکیم کا قول ہے کہ سب سے بہتر وہ طیب ہے جو کسی مرض کا علاج صرف غذاؤں ہی کے الٹ پھیر سے کر سکتا ہو۔ اس سے کم درجہ اس طیب کا ہے جو مفرات سے علاج کر سکتا ہو پھر اس سے کم درجہ اس کا ہے جو مریات سے مرض کی روک تھام کر سکے اور سب سے آخری درجہ اس طیب کا ہے جو سمیات اور کشتہ جات کی طرف رجوع کرے۔ غذا چونکہ جزو بدن بننے والی اور ایک ضروری چیز ہے۔ اس لئے جو طیب اسی کے ہیر پھیر سے اپنے زیر علاج مریض کو شفا بخش سکے اس کا درجہ یقیناً بہت بلند ہے مگر اس فن میں ماهر کامل ہونے کے لئے مختلف امراض اور مختلف غذاؤں کا باہمی رشتہ معلوم کرنے کے لئے ایک عمر بھر کی

نہچ کر کے جان لے۔ جگدوش میں ہو جائے

جل استھم بھن متتر!

نوم نمو بھگوتے علی استھمن کر د۔ کر د۔ ہوں بھٹ۔ سواہ۔

ترکیب یہ۔ سانپ اور نیولے کی چرنی اور بغیر زہر کے سانپ کے بچے کا سر تیل ملا کر چٹھا ددی مدھی کرے۔ پک جانے پر دو تیل لوہے کے پاتریں کرشن پیش کی اشنی کو روکھ چھوڑے۔ ایک ہزار متتر سے آٹھ مرتبہ چھی کا ہون کرے۔ اسی متتر سے اس پرش کرے تو بہل استھر رہے۔ یہ متتر بڑا نفعی شالی ہے۔ اس کو ددی پودک سدھ کرنے سے بڑے کام کا ثابت ہو سکتا ہے۔

بدھی استھم بھن متتر!

اوگھا اور بھنگرہ لین۔ سر سول شویت اور سدھی

زمین قدرتی۔ آک سفید۔ لسنے سنو تان کا بھیر

دودن لوہ پاتریں دھریے۔ تیس چھان کر لگی کرے

تک لگائے جہاں بھی جائے۔ دیون بدھی شٹ ہو جائے

دیگر بدھی استھم بھن متتر!

الوکہ دشٹھا چاواٹے۔ چھایہ شوٹکا نوکار بیت

نابوے رپوے دیم۔ بدھی استھم بھن متتر۔

یعنی یہ۔ الو پکشی کی دشٹھا کار چھایا میں سکھالے پھر پان میں رکھ کر دشن کو کھلا دے تو اس کو بدھی اوشیہ بی شٹ ہو جائے گی۔ اور وہ دنیاوی کاموں کا قلعی نہیں رہے گا۔

تحقیقات کی ضرورت ہے۔ مفردات چونکہ کھل اھصول اور دیگر اجزاء کی شمولیت کے بغیر براہ راست مرض کی طرف رجوع ہونے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ اس لئے ان سے جو علاج کیا جائے وہ بھی بہت بہتر علاج ہے۔ سرکبات کی صورت میں بعض دفعہ مختلف اجزاء کے ملنے سے دو اس میں ایک ایسا حراج پیدا ہو جاتا ہے جو بعض اوقات جسم انسانی کے موافق نہیں آ سکتا۔ کشتہ جات اور سیات بہت تیز چیزیں ہیں اس لئے اگر معالج اپنے فن میں ماہر نہ ہو تو اپنی جدت اور تیزی کی وجہ سے اکثر مریض کے لئے نقصان دہ ثابت ہوتی ہیں (اگرچہ زود اثری اور تیزی میں کشتہ جات اور سیات کا مقابلہ سرکبات اور سرکبات کا مقابلہ مفردات نہیں ہو سکتے) قوت باہ مختلف غذاؤں اور روزمرہ کے استعمال کی چیزوں کا کیا اثر پڑتا ہے۔ اس کا مختصر سا مفید مطلب تذکرہ کرنے کے بعد اس بات پر مفردات اور ان کے استخراج سے تیار ہونے والے سرکبات کا ذکر کرتے ہیں۔

غذائیت اور دوائیت:

وہ مفردات یا سرکبات جن میں غذائیت اور دوائیت دونوں خاصیتیں پائی جاتی ہوں قوت مردی کی تقویت کے لئے نہایت ہی عظیم الاثر ثابت ہوتی ہیں۔ مندرجہ ذیل صفحات میں بہت سی ایسی چیزوں کا ذکر کیا جائے گا جن میں دوائیت اور غذائیت دونوں خاصیتیں بدرجہ اتم موجود ہوں پچھلے سطحوں میں ایسی چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ جن میں غذائیت بہت کثیر مقدار میں پائی جاتی ہے۔ آئندہ صفحات میں اس بات کا ذکر بھی آئے گا کہ ذرا سے بھی میرے مختلف غذاؤں میں کی طرح سے دوائیت بھی پیدا کر سکتے ہیں تاکہ وہ صرف جسم ہی کو طاقت دینے بلکہ قوت باہ پر بھی خصوصیت سے اثر انداز ہوں۔

انڈا

یوں تو کسی پرندوں کے انڈے مقوی باہ و حلیم کیے جاتے ہیں مگر اس جگہ جس انڈے سے ہماری مراد ہے وہ مرغی کا انڈا ہے۔ مرغی کا انڈا دودھ اور مٹی کی نسبت بہت زیادہ غذائیت رکھتا ہے۔ باہ کو طاقت دینے اور عضو میں حرکت پیدا کرنے کے لئے اس مٹے جہت انگیز خواص مسلہ ہیں۔ انڈے کی زردی

خصوصیت سے محرک باہ ہوتی ہے۔ یہ پستین ایک مشہور انگریزی دوا ہے جو مقوی و محرک باہ سرکبات میں شامل کی جاتی ہے۔ وہ انڈے کی زردی ہی میں سے نکالی جاتی ہے۔ انڈے کو نیم برشت کر کے کھاتے ہیں۔ یہ زود ہضم اور کثیر غذا ہوتا ہے۔ نیم برشت انڈا عموماً ایک گھنٹے میں ہضم ہوتا ہے۔ اس سے خون صالح کثیر مقدار میں پیدا ہوتا ہے۔ لاغر اور کمزور جسم میں گوشت و پوست بڑھتا ہے۔ بدن کو طاقت حاصل ہوتی ہے۔ دماغ کو طاقت دینے کے لئے انڈے کی زردی نہایت لاثانی چیز ہے۔ زیادہ دیر تک بچکا جائے تو انڈا نکسل اور دیر ہضم ہو جاتا ہے۔ انڈے کی سفیدی سرد مزاج رکھتی ہے مگر زردی گرم ہوتی ہے۔ باہ کو قوت دینے کے لئے انڈے کے بہت سے سرکبات مستعمل ہیں۔ حادائے پیضہ ایک مشہور دوسروں پانی مرکب ہے جو قوت باہ کو بڑھانے کے لئے ایک نہایت اچھی چیز ہے۔ خیرہ پیضہ بھی نہایت قابل قدر نسخہ ہے۔ انڈوں کے پوڑے بھی بنائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور دیگر ہمارے شہر چیزیں بنتی ہیں۔ ذیل میں صرف چند ایک آسان سرکبات درج کیے جاتے ہیں۔

حیرت انگیز طور پر مقوی باہ دودھ:

گرم دودھ میں کچے انڈے کی مکھل زردی یا زردی اور سفیدی دونوں ملا کر خوب پھیٹ کر شہد یا مسری سے میٹھا کر کے پینا بے حد مقوی باہ ہے۔ خون صالح پیدا کر کے بدن کو موٹا تازہ کرتا ہے۔ دماغ کو طاقت دینے میں اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ حسب طاقت ہضم دوسے لے کر چار گھنٹے تک استعمال کرنے چاہئیں۔

مقوی باہ پیضہ نیم برشت:

خوب جوش کھاتے ہوئے پانی میں حسب خواہش انڈے ڈالیں اور تین منٹ تک جوش دیتے رہیں۔ اس کے بعد اتار کر پھیل لیں۔ یہ نیم برشت انڈا ہے۔ اسے نمک کا لی مرچ اور دار چینی کے انہرا استعمال کریں تو قوت باہ کے لئے نیز تقویت بدن کے لئے از حد مفید ہے۔

تولید مٹی کے لئے اکسیر:

بیضہ نیم برشت کی زردی حسب ضرورت لے کر ایک یا دو روٹی کشتہ قلمی
لا کر نوش فرمائیں۔ اوپر سے نیم گرم دودھ پئیں۔ نئی مٹی پیدا کرتا ہے باہ کو حرکت
دیتا ہے۔

بیضہ مقوی و محرک باہ مخجون:

بیضہ نیم برشت کی زردی 10 تولہ۔ پیسے ہوئے پنج مع چھلکا 10 تولہ۔
شہد خالص 20 تولہ۔

ترکیب تیاری: تینوں کو ملا کر رکھ لیں۔ ایک تولہ سے لے کر تین تولہ تک
روزانہ صبح و شام قبل از طعام یا ہر اہر طعام استعمال کریں۔ قوت باہ کو حیرت انگیز
طور پر نشہ حاصل ہوتا ہے۔

حلوائے گزر مغز سر بخشک والا

جو دلی کے تمام شور و معروف دو خانوں سے منوں کی مقدار میں فروخت ہوتا
ہے۔

گاجر سرخ و شیریں لے کر ان کا چھلکا اور اندرونی سخت کھڑی نکال
دیں۔ اس طرح سے صاف کی ہوئی گاجروں کا وزن ایک سیر ہونا چاہئے۔
موٹے موٹے چھوہارے لے کر ان کی کھٹکی نکال دیں۔ ان کا وزن آدھ سیر ہونا
چاہئے۔ دونوں چیزیں حسب ضرورت دودھ میں پکائیں تاکہ گل کر بالکل نرم
ہو جائیں۔ اس کے بعد ان کو کھڑی کے حوان یعنی اوٹلی میں خوب کوئیں تاکہ
محل کھن ملانم ہو جائیں۔ پھر پیسے ہوئے جنوں کا آٹا اور میدہ گندم دونوں
چیزیں ہر ایک چار تولہ ساڑھے چار ماشہ کی مقدار میں لیں اور تھوڑے سے گائے
کے گھی میں بریاں کر لیں۔ قدر سفید ایک سیر اور شہد خالص آدھ سیر دونوں کو پانی
میں حل کر کے چھان لیں اور پیسے ہوئے آٹے میں ملا کر پکائیں تاکہ قوام بن
جائے۔ اس کے بعد کوئی ہوئی گاجر سرخ اور چھوہارے ملا لیں اور آگ پر تین چار
جوش دے کر پیسے اتار لیں۔ بعد میں چالیس عدد خانگی چڑوں کا مغز شامل
کریں اور اچھی طرح ملا لیں۔ آخر میں مغز فندق، مغز بادام شیریں، مغز
چلغوزہ، مغز پرستہ، مغز نارنگیل، ہر ایک دو تولہ گیارہ ماشہ، قلعہ مصری،
گوکھرو (دودھ میں جھگو کر خشک کیا ہوا) دار چینی، سوغند خنجاں ہر ایک ساڑھے
دس ماشہ، زعفران، مشک خالص ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، بیک پیس کر ملا لیں۔
بس مطلب یونانی کی ایک بے نظیر مایہ ناز مقوی دوا تیار ہے۔

ترکیب استعمال: روزانہ صبح کے وقت تین تولہ حلوائے گزر مغز سر بخشک والا
پاؤ بھر گئے کے نیم گرم دودھ کے ہمراہ کھائیں۔

قواند: جلوائے گز و مغز سر کینک و الاطبا ینانی کا ایک مشہور معروف نسخہ ہے۔ اپنے حیرت انگیز اور قابل قدر فوائد کی وجہ سے دہلی کے تقریباً تمام مشہور معروف دوا خانوں میں منوں کی مقدار میں تیار ہو کر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو جاتا ہے۔ قوت باہ میں بیان و تحریک پیدا کرنے میں اس کے افعال و خواص نہایت بے نظیر ہیں۔ جسم کی پردوش کرنے اور لاغر جسم کو موٹا تازہ بنانے کے لئے نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ درد گرد و درود گردہ و دوشانی کی کمزوری کے لئے ایک خاص چیز ہے۔ مادہ تولید کی پیداوار کو ترقی دیتا ہے۔ خون صاف پیدا کرتا ہے۔ سرعت کی شکایت کے لئے بہت بھر دے کی چیز ہے۔

ختم گور

حجم زرقوت باہ میں تحریک پیدا کرتے ہیں۔ ان کا سنوف 6 ماشہ کی مقدار میں پیڑ نیم برشت کی زردی کے ساتھ کھانا چاہئے۔

مولی

مولی کا کھانا ایسا سنگی پیدا کرتا ہے۔ مٹی لگھڑھا کرتا ہے اور قوت باہ میں اضافہ کرتا ہے۔

دوپیسے کے نسخے سے نامزد مردن گیا:

حجم ترب۔ مولی کی (تج) خصوصیت سے متوفی باہ ہوتے ہیں۔ ایک پر لطف حکایت بیان کی جاتی ہے جو مولی کی بٹیوں کی متوفی باہ خاصیت پر نمایاں روشنی ڈالتی ہے۔ ایک دفعہ ایک بادشاہ ضعف باہ کے مرض میں مبتلا ہوا تو اس نے اپنے شاہی حکیم کو بلا کر نسخہ تجویز کرنے کا حکم دیا۔ حکیم صاحب نے حالات و کیفیات مرض سے آگاہ ہو کر کئی ہزار روپے کا نسخہ تجویز کر دیا۔ خزانے میں روپیہ کی کمی تھی اور حکومت کو قحطی روپے کی سخت ضرورت اس لئے بادشاہ نے حکیم سے کہا کہ اس سے کم قیمت کا نسخہ تجویز کر دو مگر فوائد میں اس سے کم نہ ہو۔ حکیم صاحب نے کہا یہ نہیں ہو سکتا۔ ”جیسا آگر ڈالو گے ویسا ہی شفا ہوگا۔“ بادشاہ یہ سن کر چپ ہو گیا اور حکیم صاحب سلام کر کے چلے گئے۔ اگلے دن بادشاہ نے

فقیروں کا بھیجیں بدلا۔ بھیجیں بدلے میں بادشاہ کو وہ مہارت حاصل تھی کہ بایہ و شاید۔ اور حکیم صاحب موصوف صاحب کی بیٹی کی قحطی۔ اس لئے بادشاہ بیچا تا نہیں گیا۔ حکیم صاحب نے بعض دیکھی حالات دریاقت کے اور دو پیسے کا نسخہ تجویز کر دیا کہ بازار سے مولی کے بیج لے کر ان کا سنوف بنالو اور 6 ماشہ کی مقدار میں روزانہ ہر پیڑ نیم برشت استعمال کیا کرو چنانچہ بادشاہ اسی فقیرانہ نسخے سے ہفتہ بھر میں صحت یاب ہو گیا۔ حکیم صاحب کی دوبارہ مدد ملی ہوئی۔ بادشاہ نے نسخہ حاصل کرنے کے حالات سن کر دریاقت فرمایا کہ آپ کبھے تھے کئی ہزار سے کم میں کام نہ چلے گا۔ اب تو صرف دو پیسے میں کام بن گیا۔ حکیم صاحب نے بس کر کہا۔ ”کہا اگر حضو فقیر اندا لباس میں نہ جاتے تو دو پیسے کے نسخے سے کبھی فائدہ نہ ہوتا۔“ بادشاہوں کو سستے نسخوں پر اعتقاد نہیں ہوتا۔ ایک روز ایک امیر کے لئے میں نے دس روپے کا نسخہ تجویز کیا تو وہ اپنے کسی صاحب سے کہنے لگے کہ یہ کیسے حکیم ہیں جو دس روپے کا نسخہ تجویز کر گئے ہیں۔ اس سے ہملا گیا فائدہ ہوگا۔ میں نے سنا اور اپنی ظنی محسوس کیا۔ واقعی ایک امیر آدمی کا دس روپے کے نسخے پر اعتقاد ہی کیا ہو سکتا تھا فوراً امیر کا آدمی بلایا اور نسخہ طلب کیا کہ کہ مجھے ایک اور بات سمجھ میں آئی ہے۔ چند ایک اجزاء اور بڑھا لے جائیں تو نسخہ بہت زود اثر ہو جائے گا۔ امیر نے نجوشی نسخہ بھیج دیا۔ جسے میں نے چند ایک اضافات کے بعد کم و بیش پانچ روپیہ کی قیمت کا بنادیا۔ امیر نے دیکھا اور بہت خوش ہوا کہ اب اس نسخے سے یقیناً فائدہ ہوگا۔ بہت لا جواب چیز ہے چنانچہ امیر کو فائدہ ہو گیا۔ روپیہ اس کی جیب سے گیا۔ میری قابلیت و حمہ دانی کی دھاک بیٹھ گئی۔

مطلب اس حکایت سے یہ ہے کہ اگر چہ بڑے بڑے امیروں کا معمولی نسخوں پر اعتقاد نہیں جتنا لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ معمولی قیمت کے نسخے بے اثر ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ چند پیسوں کی لاگت کا نسخہ ایسا حیرت انگیز فائدہ کرتا ہے کہ سینکڑوں اشرفیوں کے نسخے بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

ایام ماہِ زہری کے بعد جماع سے پرہیز

یہ ایک قدرتی اصول ہے کہ ہر مہینے عورت کا ایڈا پیا کرنے والی گلیاں سے نکل کر بچہ دانی کی نالی میں سے سفر کرتا ہوا پتہ دانی میں بکرگرتا ہے۔ اگر اس ایڈے سے مرد کی منی کے کیڑے کا غلاب جو جیسے تو حمل قرار پاتا ہے ایڈا حیض سے ایک ۱۰ روز پہلے پختہ ہو کر رحم کی طرف آتا ہے۔ اس لئے حیض سے پہلے بھی اکثر حمل ٹھہرتا ہے۔ نون حیض آنے کا مطلب ہی یہ ہے کہ عورت کا ایڈا پختہ ہو کر رحم کی طرف آتا ہے۔

عام طور پر عورتوں کو اٹھائیس دن کے بعد حیض شروع ہوتا ہے۔ حیض کے شروع ہونے کے بعد اگر سولہ دن تک جماع نہ کیا جائے اور سترہویں دن سے لے کر چوبیسویں دن تک جماع نہ کیا جائے تو حمل ہونے کا خطرہ نہیں ہوتا کیونکہ ایام ماہِ زہری کے آغاز کے وقت جواڈا عورت کی ایڈا دانی سے خارج ہوتا ہے وہ اکثر خالوں میں اپنے سفر کو ۸-۹ روز کے اندر طے کرتا ہے اور مرد کی منی کے کیڑے خارج ہونے کے چند تین چار دن تک عورت کے جسم کے اندر زندہ رہ سکتے ہیں۔ چونکہ ان دونوں چیزوں کی ملاقات ہی جنم لینے کا باعث ہوتی ہے۔ اسی لئے اگر زمانہ ایڈے کی ملاقات جماع کے تیسرے چوتھے روز

تک بھی ہو جائے تو حمل قرار پاتا ہے۔ لیکن اگر زمانہ ایڈے کے خارج ہونے کے وقت سے لے کر اس کے سفر کرنے کی مسابقت تک جماع نہ کیا جائے تو نہ منی کے کیڑے اندر داخل ہو کر اس سے مل سکیں گے اور نہ حمل ٹھہرے گا اندیشہ رہے گا۔

حیض سے صاف ہونے کے وقت سے لے کر ۸-۱۰ روز بعد تک حمل قرار پانے کا زیادہ امکان ہوتا ہے۔ اس سے یہ عرصہ غیر محفوظ سمجھنا چاہئے۔ اس حالت میں بچاؤ سے فی حد حمل کا اندیشہ رہتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ جو عورتیں جماع سے لذت حاصل کرنے کے علاوہ اولاد کی بھی خواہش مند ہوتی ہیں ماہِ زہری خون خشک ہونے کے بعد جماعت کی بہت دلدل ہوتی ہیں تاکہ وہ یہ عباد گزرنے نہ پائے جس میں حمل ٹھہرنے کا امکان ہوتا ہے۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ حیض شروع ہونے سے چھلے اور حیض ختم ہونے کے بعد جماع نہیں کرنا چاہئے۔ اس بیان کو خاص طور پر بڑھیاں جو لوگ برتنہ کنڈلی کے دوسرے طریقوں پر عمل نہیں کرنا چاہتے، وہ اس طریقہ پر عمل کر سکتے ہیں۔

یعنی حیض کے شروع ہونے کے بعد سولہ دن تک بالکل جماع نہ کیا جائے اور صرف سترہویں دن سے لے کر چوبیسویں دن تک جماع کیا جائے تو حمل ہونے کا امکان بہت کم ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس عرصہ میں ایڈا پتہ دانی

دردِ رحم

وضعِ حمل سے پہلے سائلہ میں کیا کیا علامتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

دردِ کیوں اور کہاں ہوتا ہے؟

درد کے وقت حاملہ کو کیا کرنا چاہئے؟

درد شروع ہوتے ہی چار پائی پر لیٹنا کیوں ضروری ہے؟

وضعِ حمل سے پہلے انہما کیوں ضروری ہے؟

بچہ پیدا ہونے سے پہلے عورت کو کراؤ سنگم میں سخت درد اٹھتا ہے

اسے درد زہ کہتے ہیں۔ یہ درد عموماً عورتوں کو بچہ کی پیدائش سے بارہ یا اٹھارہ گھنٹے قبل ہوا کرتا ہے۔ بعض دفعہ صرف پانچ چھ گھنٹہ پہلے ہوا کرتا

ہے۔ بعض عورتوں کو چھٹی میعاد سے دس گھنٹے پہلے درد شروع ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ درد بے قاعدہ ہوتے ہی اور اپنی جگہ بدلتے رہتے ہیں۔

بعض اوقات یہ درد کوئی دن تک رہتا ہے جس سے عموماً خیال کیا جاتا ہے

کہ وضعِ حمل کا وقت قریب ہے۔ اسی صورت میں حاملہ کو تھکنا اور زود

سہضم اور نرم غذا میں کھانی چاہئیں۔ کھل کر پانا نہ ہو جانے سے عموماً آرام آ جاتا ہے۔ پیٹ پر غلامیں یا گرم روئی کا سینک مفید ہے۔ اس پر بھی اگر

درد سے نجات نہ ملے تو کسی تجربہ کار لیڈی ڈاکٹر سے مشورہ کریں۔

کی نالیوں میں بند نہیں ہوتا۔ اس حالت میں اگر منی کے جراثیم بچہ روانی میں داخل بھی ہو جائیں تو زائد انڈانہ ہونے کے باعث حمل قرار نہیں پاسکتا۔

حملِ گرانما

حملِ گردینے سے بھی اولاد کو بہت حد تک روکا جاسکتا ہے۔ چنانچہ بعض عورتیں ناجائز حمل کی پردہ پوشی کے خیال سے اور بعض اولاد کی کثرت سے تنگ آکر حمل گرا دیتی ہیں۔ حملِ گرانما قانون اور تہذیب دونوں کے خلاف اور عورت کی جان کے لئے حدودِ خطرناک ہے۔ اس کے علاوہ یہ ماحصل ایسا ہے جیسا کہ ایک جاندار کو ہلاک کر دینا۔ حمل جو جانے کے بعد اسے گرا دینے کی نسبت یہ بہتر ہے کہ جماع کے وقت ہی ایسا طریقہ عمل میں لایا جائے کہ جس سے حمل ہونے کا خطرہ ہی نہ رہے تاکہ حمل گرانے کے مضر اور عورت کی جان کے لئے خطرناک اثرات کا احتمال ہی باقی نہ رہے۔

عموماً غریب عورتیں حمل گرانے کی کوشش کرتی ہیں اور ان کا زیادہ تر سبب یہ ہے کہ وہ حمل روکنے کے سائنٹیفک طریقوں سے ناواقف ہیں یا مانعِ حمل اوریات خرید نہیں سکتیں۔

پستان

حاملہ کے لئے پستانوں کی حفاظت کیوں ضروری ہے اور حفاظت کے کون کون سے طریقے ہیں؟

بچے کے لئے ماں کا دودھ بہترین نعمت ہے مگر یہ نعمت بعض اوقات بچے کے لئے زہر ثابت ہوتا ہے۔ کیوں؟
ڈاکٹر سکالپی کے عملی تجربات۔

پیدا ہونے کے بعد بچے کے معدے کی صفائی کیوں مفید ہے؟
بچے کو دودھ کس وقت اور کس طرح پلانا چاہئے؟ بیٹھ کر لیٹ کر کھڑے ہو کر؟

ماں کا دودھ پلانے کے فائدے اور نقصان۔

ڈاکٹر، خفہ، رنج اور غم اور آگ کے پاس سے فوراً الگ کر اور
جوار کے فوراً بعد دودھ کیوں نہیں پلانا چاہئے؟

کیا ایام حیض اور دورانِ حمل میں بچے کو دودھ پلانا چاہئے؟

حاصل کے دوران میں ہر عورت کے پستان بڑھتے ہیں اور کچھ مہینے ہو جاتے ہیں۔ ان کے بڑھنے سے بعض اوقات ہلکا سا درد ہوتا ہے۔ اس سے بچنے کے لئے ہر عورت کو انگلیا کا استعمال کرنا چاہئے۔ اس سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ پستان بہت زیادہ بڑھ کر بے دھنگے نہیں ہو جاتے۔

بعض عورتوں کے پستانوں سے تیسرے مہینے پانی سا نکلتا ہے۔ اسے فوراً روکنے کی تدابیر کرنی چاہئیں۔ کیونکہ اس طرح بچے کی وہ غذا بنے گی جس میں ٹھنکا چاہئے، اضافہ ہو جاتی ہے۔

عورت کے لئے انگلیا بہت ضروری ہے

اڑی کا پہلا علاج یہ ہے کہ عورت چپٹ انگلیا بنے۔ انگلیا کا استعمال کرنے والی عورتوں کو عموماً یہ شکایت نہیں ہوتی۔ انگریز عورتیں بریٹ سپورٹ استعمال کرتی ہیں۔ عورت کے لئے انگلیا بہت ضروری ہے اور مفید چیز ہے۔

ہر عورت کو اس کا استعمال کرنا چاہئے۔ پستان کی حفاظت کے لئے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ انگلیا کے استعمال سے حسن اور صحت قائم رہتی ہے۔ پنجاب میں انگلیا کا رواج بہت کم ہے۔ اس لئے پنجابی عورتوں کے لئے بہت

جلد تک پڑتے ہیں اور بد نما معلوم ہوتے ہیں۔

راجپوتانہ اور برہمن میں معزز گھرانے کی عورتیں انگلیا استعمال میں لاتی ہیں۔
اور یہاں انگلیا کا استعمال عام ہے۔ بسببی اور دکن وغیرہ کے اضلاع میں چھوٹی
چھوٹی رتکیاں بھی انگلیا پہنتی ہیں۔

پھسکڑی سے دھونا

حاملہ کو چوتھے ماہ سے پستانوں کی طرف خاص توجہ واجب ہے
پانی میں ٹپکی بھر کھانے کا سونا یا شراب کی چند بوندیں ڈال کر دوانہ دھونا
چاہئے۔

پانی میں پھسکڑی ملا کر دونا بھی مفید ہے۔ یورپین عورتیں اپنے پستانوں
پر اور ڈھکوں کو لٹکتی ہیں۔ لیکن پھسکڑی بہترین چیز ہے۔ اس پر خرخر بھی کم
آتا ہے۔

پھسکڑی کے پانی سے دھونے کا طریقہ یہ ہے کہ روٹی کا ایک پھل یا
پھسکڑی کے نیم گرم پانی میں جھگو کر چھچھو پر رکھ دیا جائے اور پھر دیر
کے بعد اسی پانی سے خوب دھویا جائے۔ اس کے بعد گھی، گیسو، اوسلین،
کھن یا ہین لین کریم میں۔ کوئی چیز نہ دینا مفید ہے۔

چوبیسویں سے دسویں ماہ پہلے حاملہ کو پستانوں کی چھچھو کی طرف

خاص توجہ دینی چاہئے۔ حاملہ کو سمجھ لینا چاہئے کہ غنغریب چھچھو کا بہت
زیادہ استعمال نہ کرنے والا ہے۔ ابتدا میں بچے کو درد دھو پٹیا نہیں آتا۔ وہ
بعض اوقات اپنے سوسڑھوں سے چھچھو کی کو اس قدر زور سے دباتا ہے
کہ اگر عورت پہلے ہی سے مذکورہ بالا احتیاطیں نہ کرے گی تو یقیناً دودھ
پلاتے وقت اس کی چھچھو زخمی ہو جائی گی اور ان میں سخت درد ہوگا۔

بچے کیلئے بہترین غذا مال کا دودھ

نشانے قدرت بھی یہی ہے کہ ماں اپنے بچے کی اپنے دودھ سے
پرورش کرے۔ بچے کے لئے ماں کا دودھ بہترین نعمت ہے۔ لیکن یہ نعمت
بے احتیاطی سے دودھ پلانے کی وجہ سے بچے کے لئے زہر سے کم ثبات
نہیں ہوتی۔ ابتدائی چھ ماہ تک بچے کو ماں کے دودھ کے سوا اور کچھ
نہیں دینا چاہئے۔ ماں کبھی کبھی بچے کو پانی پلانا بھی مفید ہے۔

پانی کو اُبال کر سرد کر دیا جائے۔ ڈاکٹر سکا لپی نے حال ہی میں عملی
تجربات سے ثابت کیا ہے کہ عورت کا دودھ نہایت زبردست قاتل
جراثیم ہے۔ پیدائش کے چھ سے بارہ گھنٹے بعد بچے کو ماں کی چھچھو سے
جو دودھ نکلتا ہے اس میں جلاب کی خاموشیت ہوتی ہے۔ قدرتی طور پر وہ
دودھ بچے کے مہرے کی درستگی کے لئے مفید ہے۔

اگر پہلے چوبیس گھنٹے کے دوران میں بچے کو پاخانہ نہ آئے تو کسٹرائل کا
تیھوٹا چمچ بھر کر تھوڑے سے گرم پانی میں ڈال کر دے دینا چاہئے۔ یا
دو ماشہ گڑ بادام روشن ملا کر بچے کو چھانا چاہئے یا گرم پانی میں ڈال کر روشن
زیتون زیادہ مفید ہے۔

اس کے بعد بچے کو چھ گھنٹے بعد دودھ پلائیں۔ شروع میں بعض
عورتوں کو دودھ نہیں آتا۔ اس لئے اکثر عورتیں بچے کو گائے کا دودھ پلاتی
ہیں۔ ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہئے۔ اس سے بچے کا نظام خراب ہو جاتا ہے
دودھ اتارنے کی سب سے اچھی تدبیر یہ ہے کہ ماں ہر دو گھنٹے کے بعد پنا
پستان بچے کے منہ میں دیا کرے۔ جون جون بچہ اسے چوسے گا، دودھ
اترنے لگے گا۔ بچے کو پیار کرنے سے بھی دودھ اترتا ہے۔

پستانوں اور رحم کا قریبی تعلق ہے۔ دودھ پلانے سے رحم سکڑتا
ہے۔ زچہ وضع حمل کے چھ گھنٹے بعد مرد بچے کو دودھ پلائے۔ اس سے
ماں اور بچے دونوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ دودھ پلانے سے عورت کا رحم
سکڑنے لگتا ہے اور آہستہ آہستہ اپنی اصلی جگہ پر آ جاتا ہے۔ اس کے
علاوہ مہیا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں ماں کا دودھ بچے کی انٹسٹینوں کو صاف
کر دیتا ہے۔

ایک تندرست بچہ پانچ سے دس منٹ تک پستان سے دودھ پیتا



بعض بچے پندرہ پندرہ منٹ دودھ پیتے رہتے ہیں۔ لیکن اس سے زیادہ بچے کو چھاتیوں سے پشیمان رہنا مناسب نہیں۔ بعض بچوں کو دودھ گھٹنے بعد اور بعض کو تین چار گھنٹے بعد دودھ کی ضرورت پیش آتی ہے۔

ہر بچے کو اس کی ضرورت کے مطابق دودھ ملنا چاہئے۔ مگر دودھ گھٹنے یا تین گھنٹے کا وقفہ ایک بار مقرر کر لینا چاہئے اور ہمیشہ وقت مقررہ پر دودھ پلانا چاہئے تاکہ بچہ کا خضمہ خراب نہ ہو۔ اس اصول کی سختی سے پابندی کرنی چاہئے۔ یہاں تک کہ دودھ پلانے کے مقررہ اوقات کے درمیان اگر روشے تو اسے دودھ ہرگز نہ دیں بلکہ اُبلّا ہوا پانی ایک چمچ دیں۔

چار یا پنج مہینے کی عمر میں بچے کو تازہ پھلوں کا عرق روزانہ ایک چمچ کی مقدار میں دینا شروع کریں۔ لیکن یہ عرق ہمیشہ دوسری خوراک سے کچھ دیر پہلے دینا چاہئے۔

تازہ پھل مثلاً نارنگی، ناشپاتی، آم، انگور کے رس میں ایک خاص قسم کا وٹامن ہوتا ہے جو بچے کی نشوونما کے لئے بہت مفید ہے۔ پھل تازہ اذہ میٹھے ہونے چاہئیں۔

مال کے لئے مناسب ہے کہ وہ ایک وقت ایک چھاتی سے اور دوسرے وقت دوسری چھاتی سے دودھ پلائے۔ اکثر مائیں بچے کو

دو دنوں پستانوں سے دودھ پلا دیتی ہیں۔ حالانکہ ایک وقت میں ایک پستانہ سے دودھ پلانا چاہئے۔ جب تک اس میں دودھ ختم نہ ہو جائے دوسرے پستانہ سے دودھ نہ پلایا جائے۔ ایک وقت میں دو دنوں پستانوں سے دودھ پلانے سے بچہ عموماً زیادہ دودھ پی جاتا ہے اور بدضمی کا شکار ہو جاتا ہے اگر عورت کو دودھ کم اترتا ہو تو اسی صورت میں دو دنوں پستانوں سے دودھ پلا سکتے ہیں تاکہ بچہ کم غذا خن سے کمزور نہ ہو جائے۔

اگر بچہ خضمہ کی خرابی کی وجہ سے پستانوں سے دودھ ختم نہ کر سکے اور پستان دودھ سے بھرے رہیں تو مان کو بریٹ سے یا اپنے اٹھ سے پستانوں سے دودھ خارج کر دینا چاہئے۔

دودھ پلانے کے طریقے

ہمارے مان اکثر عورتیں دودھ پلانے کے طریقوں سے ناواقف ہیں۔ ماؤں کو چاہئے کہ وہ دودھ پلانے کے طریقوں کو خاص طور سے سیکھیں۔ دودھ ہمیشہ میٹھ کر پلایا جائے۔ مائیں ماٹھ سے بچے کے سر کو قدام کر اپنے اٹھے ہوئے زانو پر رکھیں۔ دائیں ماٹھ سے اپنے پستان کی کسی طرف پکڑیں کہ انگوٹھا بالائے سطح کے ساتھ ٹکا رہے۔ اس کا یہ فائدہ ہے کہ پستان بچے کے چہرے سے دور رہتا ہے اور وہ بخوبی آرام کے ساتھ دودھ پی سکتا

ہے۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ دودھ پلاتے وقت بچے کو ناک پر پستان کا بوجھ پڑ جاتا ہے اور بچے کو سانس لینے میں تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ پستان کی پھر بھی بچے کے منہ میں ہوتی ہے اور ناک پر پستان کا بوجھ پڑتا ہے۔ یعنی سانس لینے کے دونوں راستے بند ہو جاتے ہیں۔ بچہ ذرا سا دودھ پیتا ہے اور پھر سانس لینے کے لئے ٹھک جاتا ہے اور اس طرح چند ہی لمحوں میں وہ ٹھکا جاتا ہے اور رونے لگتا ہے۔

اب رونے کی اصلی وجہ تو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی جاتی۔ عموماً خیال کیا جاتا ہے کہ بچہ کو پیٹ دانہ کی شکایت ہے۔ اس لئے بچے کو فوراً گرم پلا دی جاتی ہے جس سے بچے کو بے چینی میں کمی نہیں ہوتی بلکہ اضافہ ہو جاتا ہے اور بچے کو درست وغیرہ آنے لگتے ہیں۔

بعض مائیں سیدھی لیٹ کر بچے کو اپنی چھاتی پر لٹا کر دودھ پلاتی ہیں۔ دودھ پلانے کا یہ طریقہ بچے کے حق میں بہت مضر ہے۔ وہ سیر ہو کر دودھ نہیں پی سکتا۔ اس کے علاوہ بچے کو اس طرح دودھ پینے میں سخت تکلیف ہوتی ہے۔ جس طرح ہمیں پیٹ کے بل لیٹ کر دودھ یا پانی وغیرہ پینے میں دشواری ہوتی ہے۔ ٹھیک اسی طرح بچے کو بھی پیٹ کے بل لیٹ کر دودھ پینے سے تکلیف ہوتی ہے۔

بعض مائیں بچے کو کھڑے ہو کر دودھ پلاتی ہیں۔ اور بعض راہ چلتے دودھ پلاتی ہیں۔ اس سے عموماً بچے کو بد معنی ہو جاتی ہے۔ جو مائیں لیٹ کر دودھ پلاتی ہیں، انہیں چاہئے کہ وہ ایک پہلو سے لیٹ کر دودھ پلائیں اور پستان کو انگوٹھے اور دوسری انگلی سے سہارا دے رکھیں تاکہ بچہ پر پستان کا بوجھ نہ پڑے اور بگڑا دودھ پی سکے۔

دودھ پلانے کے بعد بچے کو ٹٹا دینا چاہئے تاکہ بچہ خفید کے ذریعہ آرام حاصل کر سکے اور دودھ کو بھی مضام ہو جائے۔ اکثر گھروں میں دودھ پلانے کے بعد بچے کو بہن بھائی اچھالتے پھرتے ہیں اور کندھوں سے لگا کر ادھر ادھر پھرتے ہیں۔ اس طرح بچے کو بد معنی کی شکایت ہو جاتی ہے اور وہ دودھ اُلٹنا شروع کر دیتا ہے۔

دودھ پلانے سے پہلے دودھ کے چند قطرے نکال دینے چاہئیں اور سر پستان کو گرم پانی سے دھو کر خشک کر کے بچے کو گود میں لے کر دودھ پلانا چاہئے۔

خشق، خوں، ڈور، رنج اور غم کی حالت میں دودھ نہ پلائیں۔ اس وقت دودھ میں ایسے اجزاء یقیناً پیدا ہو جاتے ہیں جس سے بچہ بیمار ہو جاتا ہے اس کے علاوہ رنج و غم سے پستانوں میں دودھ کم ہو جاتا ہے۔

جب ماں کسی مشقت کے کام کی وجہ سے چور ہو اس وقت یا آگ

کے پاس سے فوراً ہٹ کر دودھ نہ پلائیں۔

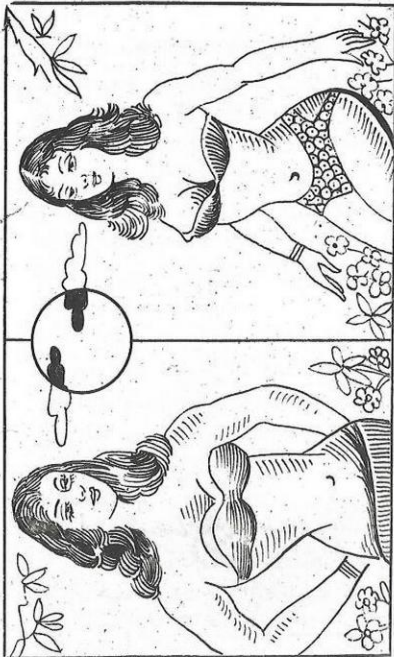
غسل کے فوراً بعد بھی دودھ پلانا منع ہے۔ جب بچہ چھوٹا ہو، تو جماع سے پورا پورا پرہیز لازم ہے۔ لیکن اگر نادانی سے یہ غلطی ہو جائے تو جماع کے فوراً بعد بچے کو ہرگز دودھ نہ پلائیں۔ اس وقت جسم میں چھان اور جوش ہوتا ہے جس کا اثر دودھ پر پڑتا ہے اور وہ دودھ بچے کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے۔

عام طور پر دودھ پلانے کے دوران میں عورت کو خون حیض نہیں آتا لیکن ایسی عورتیں بھی ہیں جن کو بچے کی پیدائش کے ایک ماہ بعد خون حیض جاری ہو جاتا ہے۔ اکثر حالات میں خون حیض کا بچے پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اور حیض کے دنوں میں بھی بچے کو دودھ پلایا جاسکتا ہے۔ لیکن اگر حیض کے آیم میں بچہ بلے چین معلوم ہو۔ پہلے کہ طرزِ آرام سے نہ سکے۔ اس کے پیٹ میں درد ہو یا دست آئے نہیں۔ تو اس سے سمجھ لینا چاہئے کہ بچے کو جو دودھ مل رہا ہے اس میں آئیم ہے۔ اس حالت میں مناسب یہ ہے کہ جب تک حیض کے آیم ختم نہ ہو جائیں، بچے کو پستان کے دودھ کی بجائے کوئی دوسرا دودھ دیا جائے اور پستانوں کو بریٹ پیپ سے یا تھرتھ سے دبا کر روزانہ خالی کر دیا جائے۔

ایک خاص راز

پچھلے زمانے کے لوگ نائی یا پردہ بہت کھینکے یا خود جاکر لڑکے کو ایک نظر دیکھ کر سپرد یا پستند کرتے تھے۔ لیکن اس سببوں صدی میں تو اشتہاروں کے ذریعہ بلکہ کلموں، سینماؤں اور ٹیلیفونوں کے ذریعہ بھی شادیاں سوجاتی ہیں۔ خود لڑکا دیکھتے ہیں یہ راز تھا کہ لڑکے کے تقابری صفات یا جسمانی حالت کا پتہ لگ جانے کے علاوہ ناک سے قوت مردانہ کا اندازہ ہو جاتا تھا۔ خاص نکتہ یہ ہے۔

مرد یا جوان لڑکے کے ناک کی حسی قدر لمبائی ہوتی ہے اس میں اس کے شخصوں کے باہمی فاصلہ کو دو گنا کر کے شامل کر دینے سے مرد کے عضو تناسل کی لمبائی کا بھی پورا پورا اندازہ لگ سکتا ہے۔ اسی وجہ سے کھنکے کے قلم کی طرح یا طوطے کی مانند خوبصورت اور لمبے کان والے جوان مردوں کو خاص طور پر میوزوں خیال کیا جاتا ہے۔ جس قدر ناک کی لمبائی میں ختم کم ہوگا۔ شخصوں کا فاصلہ محفوظ رہوگا۔ عضو کی لمبائی کم ہوگی۔



دائن کے ایوگنیہ منشیہ

گلا، تالو، ہونٹھ، جبید، اور دنت روگ والے جن کا منکھ پھٹا، پکا، اکتوا
سوجا ہو شواس، کاس، وٹن سے پیرت منشیہ، اجیرن، اوروچ، نورچھا، مدتیون
تھکاسر درد سے پیرت منشیوں کو دائن کرنا منع ہے۔

ناس



ناک کو سواچھ اور صاف رکھنے کے لئے ناک
میں روزانہ سرسوں کا تیل ڈالنے کا اچھا س کرنا چاہئے۔
کف کی وردھی میں پرات کال، پت کی وردھی میں
مدھیانے کال تھاوا یوکی وردھی میں سائیل کال کے سے ناک میں تیل ڈالنا چاہئے۔ ناک
میں تیل ڈالنے سے منکھ میں سنگدھ ہوتی ہے، شدید اسنگدھ آتی ہے، اندر ریاں میل ادر
پیشٹ ہوتی ہیں، شرمیک سرکون بالوں کا پکنا، وینگ اور بھائی کا ناش ہوتا ہے۔
نوشادر اور چونا ایکسین ہلا کر نام لینے سے دماغ کا بیکار پانی ناک دھارا
نکل جانے سے دماغ ہلکا اور سواچھ ہو جاتا ہے۔ سر درد اور ہسٹیریا کا ناش ہوتا ہے۔
سمرن ہے کہ گرگھنی استری کو یہ ناس بھول کر بھی نہ دینا چاہئے۔

انجن

انجن کے بعد انجن لگانا بھی ضروری اور آوشک کر توبہ ہے۔ کیونکہ تیبہ پتی انجن لگانے سے
انجن میں غور کو ختم کر دیتی ہے جو جاتی ہیں سفید سرما انجنوں کے لئے اڑھک ایوگنی اور لاکھ کا دانی

سُرا نمبر 1۔ کالا سُرا ایک چھٹانک کا ڈالیکر اُس کو تین دن رات گلاب میں نہر کر کے بعد کو سات ڈال لیکر کر لیکے کے اندر کا ڈال دو اور اُس دن گلاب سے دوتہ پشچات سکو نیم کے پیر میں کا ڈال کر نیم کے اُس پیر میں کا ڈالنا چاہئے جو بہرہ ہوا ہو۔ اُس دن میت جانے پر شرع کو نہرا کر مہار کے رس 2 د میں پیکاف۔ دس کے جل جانے پر شرع کی دلی کو بھی پیکار دھو کر صاف کر د اور کھل میں ڈال کر عرق گلاب میں بھی پیکار کھل کرے۔ جب خوب کھل ہو جائے اور سوکھنے لگے تب آلو کا رس 1 د ڈال کر بھی پیکار کھل کرے شت پشچات، الاچی دانہ چھوٹی ایک ماشا، کالی ہریج ایک ماشا، قلمی شورا ایک ماشا، کباب چینی ایک ماشا، پوڑہ بھیجی ہنی ایک ماشا، پیر صیت ایک ماشا ڈال کر بھی پیکار کھل کرے یہ سُرا آنکھ کی سمست بیماریوں کو دور کرتا ہے۔

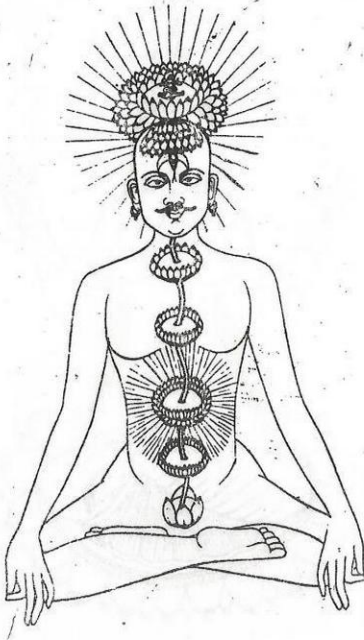
سُرا نمبر 2۔ سفید سُرا ایک تولیہ لیکر کدو کے اندر بھر کر پڑوں کرے اور گ پٹ میں بھونک دے بعد کو تینڈا ہونے پر نکال کر سُرا کو 3 دن تک عرق گلاب میں کھل کرے 3 دن تک آلو کے رس میں کھل کرے اور تین دن تک عرق سونف، عرق کیلا اور عرق نیم میں کھل کرے بعد کو ان میں الاچی دانہ چھوٹی، کباب چینی، شورا قلمی، پوڑہ بھیجی ہنی پیر صیت چار چار زنی ملا کر بھی پیکار کھل کرے۔ یہ سُرا بھی آنکھوں کی سمست بیماریوں کو دور کرتا ہے۔



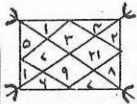
نوٹ۔ سفید سُرا کے اھاؤ میں سُرا سفہانی بھی لیا جاسکتا ہے۔

سُرا نمبر 3۔ اُردو کت چھوٹے ہوتے سُرا میں نوشادر، بھنی ہوئی پھنکری اور قلمی شورا اسمانیھاگ ملا کر عرق پیاز میں بھی پیکار کھل کرے۔ ایسے نرل نسخے جن پر عمل کر کے آپ آجوں ہو اور کواستھر رہ سکتے ہیں۔ اچھا لوہے کے کسی آنکھ کے علاج سے صلاحت کریں۔

اُمہرشی وائرہ پتیری لکھتے ہیں: اچھن وائے اچھن کام سوت مکمل باتویر
قیمت: ڈیڑھ سو روپے یا 150۔



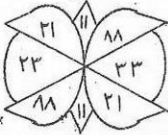
دُشمن اُچاٹن جنتر



(۱) اس جنتر کو تلبے کے پاتر پلوہے کی قلم سے لکھ کر کہیں تو شر تو کا اچاٹن ہو۔
 (۲) اس جنتر کو ریشم پر لکھ کر تلبے کے پاتر کا تمویز بنا کر دشمن کے باندے تو اس کو ضرور بے ضرور اچاٹن ہو۔

(۳) اگر اسی جنتر کو لال چدن سے لکھ کر ایک ٹوٹے ہوئے سنگے میں آگ جلا کر کاغذ کو اس آگ میں جلادے تو جیل جیل اس کا دھواں لکے گا جیل جیل دشمن کو اچاٹن ہونا جائے گا۔

برے خواب نہ آنے کا جنتر



(۱) اس جنتر کو دروازے کے دروازے کے لکے اور تمویز بنا کر جو بھی اے اپنے گئے میں باندے تو رات میں سوئے وقت اے برے خواب نہ آویں۔

(۲) اس جنتر کو بھونچا ہوا پر لکھ کر سوئے وقت سر پہنے رکھے تو برے خواب قطعی نہ آویں۔ یہ آرزو بہتر ہے۔



کا کہ گئیں یا عزتیں مردوں کا اگر مردوں کے ہاتھ میں دستگیری کرنے کی طاقت نہ ہوتی تو زندگی اخیر ہو جاتی اس طرح یہ دنیا دوزخ کا نمود ہوتی اگر عورت کے دل میں ہمدردی اور خدمت کے جذبات نہ ہوتے تو عورتیں خدمت کرتیں ہیں اور جبراً بھی ان سے خدمت کی قاضی ہے لیکن ان کی تعلیم ایسی ہوتی ہے جس سے ان میں ہمدردی اور خدمت کے جذبات چمک اٹھیں جو سونے پر سہاگر کا کام دے۔

خدمت کی غریباں لڑکیوں کے ذہن نشین کرتی جائیں انہیں تعلیم دینی جائیے کہ عجز اور خدمت بڑھائی کی نشانیوں میں بڑے درخت دی کلاتے ہیں جو جھکے رہتے ہیں اور جبر سے پھل اور سایہ ملتا ہے لڑکیوں کی تعلیم کا ایک ضروری جزو یہ ہے کہ انہیں ان تمام چیزوں کے نفع و نقصان سے واقف کرا دیا جائے جو روزانہ کام میں آتیں ہیں اچھے اچھے کھانے پکانے سینا پر دنا کشیدہ کاری سیکھنا بھی لڑکیوں کے لئے بہت ضروری ہے دوسری ہوشیاری قابل تعریف ہیں جو بچے کی روٹی بھی ایسی مزیدار پکائی کہ ان کے آگے بھان کی کچھ حقیقت نہ ہو مسموئی کیڑے اسی عمدگی سے تیار کریں کہ محض اور دلچسپ بات ہو جائے

لڑکیوں کے لئے تیار داری کی تعلیم نہایت ضروری ہے اس میں زچہ اور بچہ کی دیکھ بھال بھی شامل ہے یہ ایسی چیزیں ہیں جو عورتیں کے لئے مخصوص ہیں اور ان میں وہ جتنی زیادہ ماہر ہوں گی اتنا ہی اچھے بچوں کی پرورش بھی ایک خاص موضوع ہے جس کی تعلیم نہایت ضروری ہے عام لڑکوں کو بچوں کی پرورش کے طریقے معلوم نہیں قوم کے ہزاروں بچے انہیں ان پڑھ آوازہ عورتوں کی جہالت کی وجہ سے ہیں کہ بچپن میں لڑکیوں

دوسری احتیاطیں جہاں تک ہو سکے بچوں کو گرم اور تیز غذاؤں یا مصالحہ دار چیزوں اور ٹول سے بچائے رکھے کیونکہ ان چیزوں کے اثرات سے الائے ناسل روئے جا کا مٹ ہوتی ہے جس سے بچوں کا چال چلن بگڑنے کا احتمال ہوتا ہے۔ سمیت سے بچوں کو کسی طالب میں خشکا نہ نہانے دیں بچے کو صبح سویرے ہی لمبتے سے اٹھا دیا کریں۔ صبح کے وقت عموماً ایسا دنگی ہوتی ہے بعض اوقات بچہ لمبتہ پر پڑا یا مٹھ سے ملا نہ تاسے اور آہستہ آہستہ یہ بری عادت ان کی طبیعت ثانیہ بن جاتی ہے بچوں کو صبح سویرے لمبتہ سے جدا اٹھا دینا اپنا فرض سمجھیں وہ لڑکوں کے ساتھ کھینا۔ عشقہ قصے کہانیاں سننا بہودہ تکبیر یا سینا دیکھنا بھی بچوں کے لئے خفناک ہے والدین کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے ورنہ بچے کے چال چلن میں کسی قسم کا نقص ہونے کی صورت میں ذمہ داری والدین پر عاید ہوگی۔

لڑکوں کی تعلیم کا مشہد نہایت ضروری ہے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ لڑکیوں کے لئے صرف اسی قدر تعلیم ضروری ہے کہ وہ امور خانہ داری سے واقف ہو جائیں بعض لوگ لڑکیوں کے لئے بھی وہی تعلیم لازمی خیال سمیت میں جو لڑکیوں کے لئے ضروری ہے ان کے نزدیک بڑے اور لڑکیوں کی تعلیم میں کچھ فرق نہیں ہونا چاہیئے ہمارا خیال ہے کہ وہ دونوں گروہوں سے اس مسئلہ کی اہمیت پر غور نہیں کیا۔

عورتوں اور مردوں کے کام جدا جدا ہیں یہ ناممکن ہے کہ مرد عورتوں کا کام کر سکیں یا عورتیں مردوں کا اگر مردوں کے ہاتھ میں دستگیری کیے کی طاقت نہ ہوتی تو زندگی اخیر ہو جاتی اس طرح یہ دنیا دوزخ کا نمود

کو اس قسم کی تعلیم نہیں دی جاتی۔

اب بیاں کو سوچنا چاہیئے کہ اس بڑی کوشاوی کے بعد دوسرے گھر جانا ہے گھر سنبھالنے کے علاوہ بچوں کی پرورش اور تربیت اس پر عاید ہوتی ہے اس سے بڑی کی اشد ذمہ داری سہل جائزے کا بیاب بنانے کے لئے ماں کو خود اپنی نیک مثال قائم کرنی چاہیئے ایک نتیجی بڑی مال کو جو کچھ کرتے دیکھتی ہے سسرال میں جا کر وہ بھی اسی طرح کرتی ہے۔ ماں اپنے عمل سے بڑی کو نیک اور اعلیٰ تعلیم دے۔

خانہ داری امور خانہ داری

تندرست نے محنت اور مشقت سے روزی کمانے کے لئے مرد کو پیدا کیا ہے گھر کا انتظام بچوں کی پرورش اور امور خانہ داری کے تمام کام عورتوں کے سپرد ہیں مینا پندرست درجہ میں ہے کہ گھر کا کام عورتوں سے اور باہر کا کام مردوں سے تعلق رکھتا ہے

عورت امیر ہو یا غریب اسے اپنے گھر کے کام اپنے ہاتھ سے سر انجام دینے چاہیئے اپنے ہاتھ سے کام کرنے میں ایک قسم کی خوشی حاصل ہوتی ہے اور کام بھی ملازموں کی نسبت اچھا ہوتا ہے اس کے علاوہ انشاء کی ورزش ہوتی ہے۔ بیشک اگر کام زیادہ ہیں تو کچھ کام ملازم کے سپرد کر کے میں صریح نہیں سمجھتا کہ ملازموں کے سپرد کر دینے سے گھر کا نقشہ بھی بگڑ جاتا ہے زیادہ تر گھر کے کام کا ج کئے موزوں ہوتے ہیں ضروری کام خود اپنے ہاتھ

ہاتھوں سے سر انجام دینے چاہیئے عورت کے لئے گھر کا کام آٹنا زیادہ ہوتا ہے کہ اگر وہ اپنے ہاتھوں سے سب کام کرتے والوں کی محنت تھا۔ ان عورتوں سے اچھی ہوتی ہے جو ملازموں سے کام لینے کی عادی ہوتی ہیں۔ بخاری ہینڈل کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ بیکاری محنت کے لئے کھن کی طرح ہے جو ہینڈل خود کام نہیں کرتیں ان کے جسم میں خون کی کمی رہتی ہے ان کا دل بگڑا اور محنت ہمیشہ کمزور رہتی ہے اس لئے تندرستی قائم رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ امیر عورتیں کچھ نہ کچھ کام اپنے ہاتھوں سے کریں۔

گرم چولہا اور گرم دال

شکا کو امریکہ سے ٹریبون نامی اخبار شائع ہوتا ہے۔ اس کے اگست ۱۹۱۷ء کے پرچے میں ایک مضمون عورت کے پند و نوح کے عنوان سے چھپا تھا جس میں لکھا تھا کہ فائدہ فطرتا گھر سے باہر آداری پتہ نہیں کرتا۔ اگر اس کام سے واپس گھر میں گرم چولہا اور گرم دال ہے جو عورت موقع محل کے مطابق فائدہ کو خوش ذائق غذا اس کی جمانی اور روحانی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے مہیا کرے گی وہ ہمیشہ اپنے فائدہ کی محبوب رہے گی اگر عورتیں گھروں میں خود کچھ سبزیوں تاج کر دی سیناؤں یا اپنے بناؤ۔ سنگھار کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے پاؤڈر اور مریخی کے انتخابات میں لگی رہتی ہیں اور جہاں ان کو چاکر کے سر پر چلتا ہے اس کے باعث فائدہ کی پہلی بار کی محسوس ہوتی ہے جب اسے گھر میں لڑکھا تا امیر نہیں آتا تو وہ بڑوں میں جاتا مشورہ کر دیتا ہے یا دوسرے ایسی جگہ جہاں اس کی طبیعت کے

ایک خانہ داری شخص کا ذکر کرتی ہے جسکی بیوی حسین جمیل تھی اتنی حسین کے
مقامی جینوں میں اپنا ثنائی نہ رکھتی تھی اس کے دو خوب صورت بچے تھے ایک
دو دن پیشہ و رعورت نے اس شخص سے دریافت کیا کہ مجھے تم کو یہاں دیکھ کر
بخت تعجب ہوا ہے تمہارے گھر میں اس قدر حسین جمیل بیوی موجود ہے۔ دو
خوب صورت بچے بھی ہیں پھر تم میرے پاس کیوں آتے ہو۔ اس نے جواب دیا
کہ بیوی کے حسن و جمال سے میرے دل کو تکلیف نہیں ہوتی کیونکہ اس کا دل میرے
بائے ایک برف کا ٹکڑا ہے۔ اس کے علاوہ زبان دراز اور بنا مزاج ہے ماں باپ
نے ناز و نعمت سے پرورش کر کے اس کی عادتیں خراب کر دی ہیں گناہ کا راستہ
بظاہر بڑا دلہریب ہے جب انسان ایک دفعہ گمراہ جاتا ہے تو پھر اس گمراہی
سے نکلنا دشوار ہو جاتا ہے۔

عشق میں جسے قدم پر سنبھل جائے تو زخمی ورنہ پھیلا تو پھیلتا ہی جاتا ہے میر
سینکڑوں مرد و عورتوں کی زبان درازی سے تنگ آکر صبر سے راستہ سے ہٹ
کر غلط راستہ اختیار کر لیتے ہیں بیتنا زبانی شاہین پیش کی جاسکتی ہیں کہ عورتیں
محض اپنی بزرگانی سے اپنے بہرہ ان خاندان کو ناہرمان بنالیا ہے یاد رکھو عورت
کیلئے پیشہ زبانی عورت کے نقصان لوگ محمول جلتے ہو کہ ایک عورت میں
خود ہمسوئوں غویوں ہوں لیکن اگر وہ زبان سے تو فریاد اسے منہ نہ کھائے کا خواہ
خاندان غریب انسان ہو اشتہار و جمال اسے اصلی انگشتان کی ضرورت ہے ایک
نیک آدمی سے بڑھ کر خاندان کیلئے کوئی دوسرا انگشتان نہیں ہو سکتا بیوی کو چاہیے
کہ وہ اپنے فرائض کو سمجھائے ایک نیک بیوی بڑا چاہیے کہ جب اس کا خاندان
ان صبر کی تنگدلی کے بعد گھرا لیں آئے تو مسکراتے ہوئے۔ چہرے
..... سے اس کا استقبال کرے گھر کی گنجائش روئے

مطابق کھائے۔

یہ ضروری نہیں کہ کھانے میں انواع و اقسام کی اشیاء شامل ہوں بلکہ ایک
دو چیزیں بھی اگر پریم اور توجہ سے تیار کی جائیں تو ان کے اندر سمیرنہ کی شکنی
کے باعث جو کھانے والے کی روح کی محضت اس کھانے میں آجاتی ہے وہ لذت
پیدا ہوتی ہے جو بہترین سویاں بہترین مصالحے سے تیار نہیں کر سکتا آج بھی
ہندوستان کی بعض دیہاتوں میں رواج ہے کہ کہا راہ کے اپنے محال میں
دو تین دکانیاں شاہی خواتین کی تیار دلی کی بیوی ضرور ہوتی ہیں۔

مال کا فرض ہے کہ وہ اپنی بیٹی کو سب سے پہلے کھانے پکانے کی تعلیم دے
ان بیویوں کی زیادہ قدر ہوتی ہے جو ایک مٹھی چیز کو بھی غلوگی سے تیار
کر لیں کہ اس کے سامنے کچاں بھی پیسے نظر آئے نیش کی دلدادہ چوبان و بڑی
تیزی سے مغربیت کی طرف جھک رہی ہیں بہت جلد محسوس کریں گی کہ وہ اپنی بیٹیوں
کو اپنے خاندانوں کے گھر سے بے گھر بنا رہی ہیں جب ایک لکھی کو بازار میں چیل
پٹی اشیاء کا پٹخا دیکھ جائے تو اس کا چھوڑنا محال ہوتا ہے میاں پر مل میں پیسے
تو کسے کی معلوم کر دیاں کو سنا جال بچا ہے کہ اسے بھینا کو کہاں سے کہاں لے
جائے ہٹوں میں عام طور پر جو کچھ ہوتا ہے اسکی تشریح کی ضرورت نہیں رہ
جاتے ہیں عنقریب کھانے پینے کی دعوئیں بازار میں جیتیں اور بری موسماں
جب ان پر اپنا قبضہ چاہتی ہے تو وہ تباہی کی طرف تیزی سے بڑھتا
ہے جب کبھی کی طبیعت بازار میں دلچسپیوں کیلئے مائل ہوتے ہیں تو سمجھو
کہ اب اس خاندان کی تباہی نزدیک ہے وہ خاندان بہت جلد
توزل کے غار میں جاگتا ہے۔

مردیک ہاڈو پر ناچی لودپ کی ایک پیشہ و رعورت اپنی داستان میں

پیسے کی تنگی داروں کے چھوڑے اس وقت اس کے سامنے دہرائے ہر کام اپنے اپنے وقت پر اچھا ہوتا ہے۔ عقل مند عورتیں موقع محل دیکھ کر اپنی مشکل کا خاندان کے سامنے اظہار کرتی ہیں ایک سمجھ دار عورت کو چاہیے کہ موقع محل کے مطابق مختلف صورتیں اختیار کرے کسی وقت نئی نویلی دہن کی طرح شوہر کے سامنے مختصر کرے کسی وقت بہترین رفیق کی مانند شوہر کے دلچسپ و غم اور دکھ درد میں شریک ہو بھی ہو شیار حفظ کی حیثیت سے شوہر کو دنیا کے مصائب سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرے ضرورت پر پیرے گود کی طرح شوہر کو فانی دنیا کی بے حقیقت چیزوں میں غلطیوں سے روکے اسے نفس پرستی کا بندھ نہ بننے دے اسے صحت کا واسطہ دیکر اس وقت کو غیر ضروری طور پر صرف کرنے سے روکے مرد کا اخلاق مرد کی صحت خاندان کی بہتری بچوں کی بہبود و عورت کے اختیار میں ہے عورت اگر چاہے تو گھر کی سوزاں بنا سکتی ہے۔

بادرچی خانہ

عورت کو سب سے زیادہ توجہ بادرچی خانے کی طرف دینی چاہیے خاندان کے دل لینا اور صحت بخش کھانے تیار کرنے میں عورت کو جتنی بھی تکلیف اٹھانی پڑے تھوڑی سی بادرچی خانے میں ہر ایک چیز اپنی اپنی جگہ قریب سے رکھے۔ صفائی کا خاص خیال رکھیں غلیظ بادرچی خانہ میں زیادہ دیر بیٹھنے سے بیوی کی صحت خراب ہو جاتی ہے غلیظ جو کہ میں نہ پکائے جو جی چاہتا ہے نہ کھائے کو صاف ستھرے جو کہ میں پیچھ کر کھانا کھائے سے دل کو خوشی حاصل ہوتی ہے اور خوشی سے کھانا کھانے کو خواہ مخواہ جی چاہتا ہے طبی نقطہ خیال سے

خوشی سے کھانا کھایا جائے وہ جلد مہم ہو کر جزو بدن ہو کر جاتا ہے۔ ایسے خوراک کو باورچی خانے کی طرف خاص توجہ دینی چاہیے

فضول خرچی

ہمارے مصارف بہت زیادہ ہیں۔ ایسے ضرورت میں بہت زیادہ بڑھے گئی ہیں۔ ہم نے اپنی زندگی کی ضروریات میں ایسی چیزوں کو شامل کر لیا ہے جو امیروں کے لیے ضروری تھیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ متوسط درجے کے شوہر عام طور پر مقروض ہوتے ہیں۔ اور اگر کوئی شوہر مقروض نہیں تو وہ خلاء کا شکار ہوتا ہے۔ لیکن جو کہیں مزدوری جاتی رہتی ہے۔ ملازمت چھوٹ گئی یا بیماری کی وجہ سے اخراجات بڑھ گئے تو میں پرمانتا کے سوا کسی کا سہارا نہیں یاد رکھنا چاہیے کہ آمدنی سے زیادہ خرچ کرنا صحت غلطی ہے چادر دیکھ کر پاؤں پھیلانے چاہیے جس چیز کے بغیر تھکا دہراہ آسانی ہے ہو سکتا ہے اسے ہرگز مت خریدو اگر بڑی پیسہ ملی عورتیں فضول خرچہ واقع ہوتی ہیں انہیں چاہیے کہ ہر ماہ کچھ نہ خرچ کر لیں انداز کریں تاکہ بوقت ضرورت کا آئے کفایت شعاری سے کام لیتے رہیں اور انہیں کو کچھ بھی کی جائے بلکہ غیر ضروری چیزوں پر زور دینا بے فائدہ کیا جائے اور جو کام ایک پیسے میں ہو سکتا ہے اس کے لیے دو پیسہ ضائع نہ کریں۔

گھر کا حساب کتاب باقاعدہ رکھو آمدنی کے مطابق اخراجات کا بجٹ بنایا جائے سے زیادہ خرچ کرنا غلطی ہے ہر ماہ کچھ نہ کچھ پس انداز کرنا چاہیے گناہ دھند انسان بیماری کا شکار ہو جاتا ہے یا آمدنی کے خلاف بند ہو جاتے ہیں تو ایسے موقعوں پر جمع کیا ہوا روپیہ کام آتا ہے۔ جو آمد و خرچ کا باقاعدہ

حاب نہیں رکھتے وہ بعض اوقات سخت تکلیف اٹھاتے ہیں۔

کوئی مہمان آجائے تو اس کے ساتھ محبت سے پیش آؤ جہاں تک ہو سکے اس کی آؤ بگلت میں کوئی کمر بند اٹھا رکھو دشمن بھی آجائے تو اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو تمھارے حسن سلوک سے وہ دل ہی میں شرمندہ ہوگا اور دشمنی کا خیال دل سے نکال دیگا مہمان نوازی میں تکلیف نہیں کرتا چاہیے ہاں محبت کا اظہار ضرور کرنا چاہیے گھر میں اگر دل نبی سے تو جہاں دلی حیثیت اس سے زیادہ نہیں تو محبت سے مہمان کے سامنے دال ہی پیش کر دو

عورتوں کی زبانی

سبکیاڑوں نہیں ہزاروں شائیں موجود ہیں کہ ایک اچھے خاصے شریف اور محبت کرنے والے خاندان کا دل بیکس سے محض اس لئے پھر گیا کہ بھری بد زبان سے اور بغیر سوجھے جو کچھ نہ آیا خاندان کو کہہ دیا یا رکھنا چاہیے کہ خاندان تنہا کوئی گوارہ نہیں کر سکتا بھری کو یہ موقع کبھی نہیں دینا چاہیے کہ خاندان اس کی بدگلائی کو شربت کے گھونٹ کی طرح پی جائے کہ عورت کی سب سے بڑی صفت یہ ہے کہ وہ شیریں زبان ہو مقرر ہے کہ بیٹھی زبان سے ہاتھی کو انسان ایک بال سے باندھ سکتا ہے شیریں زبان ایک ایسا جادو ہے جو ہمیشہ دوسرے پر اثر کرتا ہے اس جادو سے مہربان خاندان کو مہربان بنایا جاسکتا ہے بعض عورتیں خاندان کیساتھ اچھی طرح سے پیش آتی ہیں اور اپنی زبان کو تالو میں رکھتی ہیں مگر خاندان کے رشتہ داروں سے سخت بدزبانی سے پیش آتی ہیں خاندان جب بار بار دیکھتا ہے کہ اسکی بھری زبانی کا احترام کرتی ہے نہ زندہ کا لحاظ اسے بڑا معلوم ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ اپنی بھری سے نفرت ہو جاتی

سے بدزبانی خواہ خاندان کیساتھ کیجائے یا اس کے رشتہ داروں کیساتھ اس کا نتیجہ خصوصاً عورت کے لئے برا ہوتا ہے سمجھو اور عورتیں خاندان کے رشتہ دار سے تنگ ہونا ذکر کرتی ہیں مناسب بھی نہیں ہے کہ ساس اور دوسرے رشتہ داروں کا احترام کیا جائے۔

خاندان کے آرام و آسائش کا خیال

یوں تو عورت کے لئے سب کچھ خاندان ہی ہے ہندوستان کے دوسرے مذہب اسلام اور ہندو دھرم میں عورت کیلئے حکم ہے کہ وہ خاندان سے محبت ہی میں کوئی بلکہ قریب قریب اس کی پرستش کرے ہندو شاہنشاہوں میں تو یہاں تک لکھا ہے کہ امتری اپنے بیٹی کو الیشور کا روپ سمجھے روحانی عظمت کے علاوہ بھری کو چاہیے کہ وہ دنیاوی امور میں بھی خاندان کا ہر طرح سے خیال رکھے مثلاً خاندان کی پوشاک خوراک آرام و آسائش اور صحت و صفائی کی طرف توجہ دے خاندان کی خوشی کو اپنی خوشی اور اس کے غم کو اپنا غم سمجھے بھری کو چاہنا چاہیے کہ خاندان کا مزاج کیسی ہے وہ کس بات سے خوش ہوتا ہے اور کس کھانے کو پسند کرتا ہے مرد کی اطاعت اور فرمانبرداری عورت کا فرض ہے بھری کو چاہیے کہ وہ اپنے خاندان کی ضروریات کو مقدم رکھے خود تکلیف اٹھا کر بھی خاندان کو سکھ نہ پھرائے عقل مند عورتیں خدمت سے خاندان کو گریہ نہ بنالیتی ہیں مرد عورت کے بس میں ہو جائے تو وہ قدرتی طور پر عورت کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے ایسی عورتیں سکھ کی زندگی بسر کرتی ہیں جو عورتیں بہ سمجھتی ہیں کہ محض اپنی خواہشات کی وجہ سے وہ خاندان پر حکومت کر سکتی ہے وہ سخت غلط فہم ہیں بار رکھنا چاہیے کہ

خاندان غلام نبین بلکہ خدمت گزار اور فرض شناس بڑی کا غلام بننا ہے دن بھر کا تھکا مائدہ خاندان چاہے گھر شام کو لوٹتا ہے تو فرض شناس بڑی کو دیکھ کر اس کی تمام گفتگوں دور ہو جاتی ہیں مشہور یورپین کانگریس نے لکھا ہے کہ صرف فریئر دار بڑی اگر خاندان پر حکومت بھی کرتی ہو تو حکومت معلوم نہ ہو خاندان کی فرمانبرداری بڑی کا فرض ہے۔

پہلے زمانے کی عورتیں

ایک زمانہ تھا کہ ایک عورت مندوستانی عورت صبح کو بیدار ہو کر سب سے پہلے اپنے مذہبی فرائض ادا کرتی تھی اس کے بعد بچوں کی سہاٹی صحت کی دیکھ بھال اور ان کے ضروری فرائض کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور پھر باقی خاندان میں مصروف ہوتی اس کے بعد گھر کے کاروبار چہرے سلائی لکنا وغیرہ میں اتنی مصروف رہتی ہیں کہ سارا اٹھانے کی فرصت نہ ملتی لیکن وقتاً مندوستانی نظام معاشرت میں ایک زبردست تبدیلی ہوئی انگریزی تعلیم کی چینج دیا کہ ہونے لگی جس کی ابتداء ہوتے ہی مغربی ماحول میں ہماری عورتیں گھر گھبرا کر تعلیم کو سچے برسر اپن لیاؤں کا سازگار روپ اختیار کرنے لگیں، تیشن کی تیز رفتاریوں نے ان خواتین کو کچھ بنادیا تعلیم کا دراصل نشا ترہ تھا کہ دل و دماغ میں روشنی پیدا ہو انسان اپنے فرض کو سمجھے لیکن یہاں کی تعلیم کا مقصد

کہ اور سارا ہو گیا ہے۔

دنیا بھر میں مثال کے طور پر لایا تھا یہاں کی عورتیں کی سے کہ وہ گھر کی دیویاں ہیں جن پر ملک کے بچے بچے کو آج کے لئے ابھی عورتوں کا فرض ہے کہ وہ دنیا کے اس خیال

کہ تبدیلی نہ ہونے دیں عورتوں ہی کے ہاتھوں میں اپنے خاندان کی بہتری و بہبود ہے ان ہی کے اختیار میں نیک اور شریف اولاد پیدا کرنا ہے مندوستانی معاشرت کے خلاف درزی اور مغربی تہذیب کی پیروی کے انوشاک نتائج روزمرہ ہمارے سامنے آتے ہیں شرم و حیا کے رخصت ہو جانے سے غرض خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں ان کو دیکھتے ہوئے ہماری عورتوں کو رہنما چاہیے کہ وہ کس طرف جا رہی ہیں۔

موجودہ زمانے کی انگریزی خواتن عورتیں

انگریزی بڑھی کبھی عورتیں جب گھر دل سے باہر نکلتی ہیں تو خوب ہی سنو کہ پاؤں میں ٹیڈی بوٹ سرور باریک دوپٹہ مانگ بڑھی اور ادا سرننگا جسم پر نہیشی جمیر جس میں سے پھیلتا ہوا نظر آتا ہے ریشم عطر غارہ اور سرخی کی تلاش ہوتی ہے یہ سخت بے حیا ہے یاد رکھنا چاہیے کہ عورت کا بہترین فیور شرم و حیا ہے شرم دیا دانی عورتیں کس طرح بن سونو کہ پاؤں لگا اور سینے اچھا کر تینا نکلیں جنہیں اپنے خاندان کے تنگ دناوس کا خیال ہو وہ اسی طرح بازوؤں میں حسن و زیبائش نہیں کر تیں عورت کو اپنے خاندان کا دل بھانے کیلئے گھر کی چار دیواری میں بن سونو کہ رہنا چاہیے مگر آکل کی عورتوں کا تیشن ہو گیا ہے کہ گھر میں سیلے کیلئے لباس میں رہتی ہیں اور باہر غرضورت اور چکیے کپڑوں میں سبھی سہائی تیریاں بن کر بازوؤں کو دھوت نظر آتی ہیں۔

یہ کتنی حماقت ہے کہ جس ایک منستی کے سامنے زیادہ سے زیادہ لکشی اور دلچسپ صورت بن رہنا چاہیے اس کے سامنے عورت معمولی لباس میں

رہتی ہے اور بازار جانے وقت وہ اعلیٰ سے اعلیٰ لباس زیب تن کرتی ہے
 اسکے معنی صاف ہیں کہ وہ دوسروں کو اپنا دلکش حسن دکھانا چاہتی ہے ایسی
 عورتیں اپنے خاوند کیلئے سنگار نہیں کرتی بلکہ دوسروں کیلئے کرتی ہیں جن عورتوں نے
 معزب پرستی اپنی زندگی کا مقصد بنا لیا ہے وہ نتائج سے بے خبر ہو کر یوں
 فیشن اختیار کر رہی ہیں جس طرح طاعون یورپ سے آکر ہندوستان میں پھیل کر
 ہماری مملکت و برہادی کا باعث ہوا ہے اسی طرح معزب فیشن کی دیا بھی
 ہندوستان میں پھیل کر ہماری برہادی اور تباہی کے سامان کر رہی ہے
 ہماری عورتیں صبح سے شام تک اپنے فیشن کی تکمیل میں مصروف رہتی ہیں
 عورتوں کی ضرورت بڑھ رہی ہے مرد جو کچھ گاتے ہیں عورتیں اسے اپنے فیشن
 میں مصروف کر دیتی ہیں۔ عالم انگریزی خاوند عورتیں خاوند کی مانند اس کیلئے
 پس انداز کر چکی کو تشش نہیں کرتی کہ یہ ہتھ میں اگر اتفاق سے کچھ بچ جائے تو وہ
 اپنے لئے مزید سامان آرائش خرید لاتی ہیں ہم عورت کے سنگار
 کے خلاف بلکہ یہ عورت کے لئے محبت ضروری ہے کیونکہ مرد کی یہ
 قد قی خواہش ہوتی ہے کہ اس کی بیوی زیادہ سے زیادہ دلکش صورت
 اس کے سامنے آئے لیکن میاں کی تو حالت ہی دگر گول ہے عورتیں
 گھروں میں تو معزب لباس میں رہتی ہیں اور یا مہربین سونہر کر نکلتی ہیں
 عورتوں نے دیسی جوتے چھوڑ کر برٹ پینے اختیار کر لیے ہیں
 تو کوئی بری بات نہیں ہر اچھی چیز اختیار کر لینا چاہیئے لیکن اب
 ادنیٰ ابرٹمی والے برٹ قبول ہو رہے ہیں حالانکہ یہ سخت ضرر
 بردار ہیں نئی ذیلی دھن دن میں دس مرتبہ دیکھو کہ گرتی ہیں
 کبھی پاؤں دائیں طرف کو بیٹھ گیا اور کبھی بائیں جانب کو لپک گیا کئی کئی روز



ایک مالش کی ضرورت ہے اور نچی اڑی کے چولے کی بدولت انگلستان سے دو ہزار عورتیں سالانہ میڑھیوں سے گر کر مر جاتی ہیں ایک جوتا ہی لیا جا رہے ہاں برسات میں یورپ کی نقل اتاری جاتی ہے نچے نقصان کو کوئی نہیں دیکھتا صرف لباس ہی کو دیکھے ہندوستانی لباس میں بڑی سہولت اور بے تکلفی ہے پھر وہ ہمارے ملک کی سردی گرہی کے مطابق اس کے برخلاف یورپین لباس کو لیتے پینے میں دشوار اور اتارنے میں تکالیف برقی ہیں اس طرح پہنا جاتا ہے۔ کہ کسر بندھی ہوئی شکم دبا ہوا گردن کا اگلا اور پچھلا حصہ برہنہ یہ لباس ہندوستانی تہذیب کے منافی ہی نہیں بلکہ مضر صحت ہے۔ اور سردی گرہی کے مملوں سے نہیں بچتا۔

مغربی تہذیب و تمدن کی دلدادہ عورتیں فیشن میں اندھی ہو کر پاکت کے گڑھے کی طرف بڑھ رہی ہیں انہیں جانتا چاہیے کہ وہ نہایت خطرناک راہ اختیار کر رہی ہیں ہر ایک چیز اعتدال اور حد کے اندر ہونی چاہیے ایسا لباس اور فیشن سراسر نقصان دہ ہے جو عورت کو حقیر شریف اور مؤرخ بنادے ضرورت سے زیادہ فیشن اور آئدلی خرافات نفسانی کو بڑھاتی ہے۔ جو عورت اور مرد دونوں کے لئے کمزوری کا باعث ہے۔



شیر باندھنے کا مہتر

"اوم منوبکال نکال اکھی کھل کل۔ بدھت جائے جاہوت جاہوت۔"
ترکیب یہ اس مہتر کو اکیس مرتبہ اڑی کے پھول پر پڑھ کر شیر کی طرف پھینک دے تو شیر بندے۔

ٹڈھی دور کرنے کا مہتر

"اوم آم۔ ان کا تیر۔ اٹا آیا۔ سدا جانے ایک۔"
ترکیب یہ ہاتھ پر لکھ جیاں ٹڈھی ہو وہاں پر آگ لگائے تو ٹڈھیاں بھاگ جائیں۔

ٹونے کا مہتر

"اوم کل کھاٹ ببر بار۔ لٹا لٹک پٹکا۔ پھلک پھلک پٹکی کی داچ ستیہ۔"
ترکیب یہ گڑھے کی روشنی میں اس مہتر کو پچھلے کے با اکیس بار پڑھے اور گوگل وغیرہ کی دھوپ دے کر اس کے دھوئیں میں کچھ دیر تک بچے کو رکھے تو ٹونہ دور ہو۔

موہنی پتلی وشنی کرن مہتر

"باندھن اندر کو۔ باندھن تارا۔ باندھن دولہے کی دھارا۔ اٹھے اندر نہ ہولے
گافن لکھے ساک پوری ہو جائے۔ بن اورد لو کا کٹر سیاں اوپ لوسوت۔ میں تو تھندن باندھ
ساسوسر جا یاہوت بن باندھن من نیت باندھن دودیا دے ساتھ چار کھونٹ لو۔
آئے غلافی فلانے کے ساتھ گورو گورو سواہ۔"

ترکیب یہ مارن۔ اچان۔ استھ بھن اورد دودھن میں کھنکھاٹ کا چاچا۔ یا جاتا ہے۔
اگنی گرہ میں صرف ہول فٹ اور اگنی گرم۔ دیو گرم میں سواہ۔ یہ کہہ کر ہوم پک کرنا چاہیے۔

ایک تھالی بنولے کی لاندے جس میں سے اکالیس بنولے لیکر ایک ایک کو اکالیس مرتبہ
مہتر سے آدھی رات کے وقت آگ میں ڈالے۔ تین دن میں منور تھ پورا ہوگا۔ اس میں
منہ پھ نہیں۔

راجہ وشنی کرن کا مہتر

اوم نمو آدش گرو کا۔ جلا باندھن۔ شیر باندھن۔ اگنی باندھن واربن باندھن۔ شو
پتر پرچٹ باندھن۔ راجہ کا کہہ کر سا سن چھوڑ گئے دس دس اصلے جو کول چندن لالت لکھو
کاٹھی سترن کھاڈن پور گرو کی اوکی۔ میری کوت کر۔ مہتر ایشور واد۔
ترکیب یہ دھوپ۔ دھپ۔ خودیہ رکھ کر باا پاروتی کا دھیان کرے۔ مدوز منیج اکیس دن
ایک سو اکیس چاب کرے۔ مہتر سدھ ہوگا۔ بعد ازاں کنگم۔ چندن۔ گوردھن ملا کر گانے کے
دودھ میں تلک کر راجل مہارا بھوں۔ حاکموں یا افسروں کے سامنے جاوے تو دیکھتے ہی سب
دش میں ہوں۔

استری وشنی کرن

کالا ٹنک بھونورے کے چمک۔ گرمول۔ سفید کا اور کوڑی۔ آن سب کا چوران بنا کر
عورت پر چھوڑے۔ وہ داسی ہو جائے گی۔ اور اس مرد کے ہر حکم کو اتا اپنا اول فرض سمجھے گی

دیگر لپ

سیندھ ٹنک۔ شیر۔ گرو کی بیٹ کو پیش کر جو آدمی اپنے ٹنک پر لپ کر عورت کے
پاس جاوے اور اس کے گئے تھانہ زنا کرے وہ عورت ہمیشہ کے لئے وشن ہو جائے۔

زردی بچہ سرخ 40 عدد - آرد مالکشی ایک سیر - لوگ - چائفل - دار
چینی - مغز اخروٹ - مصلی سفید گھی ہر ایک سوا سوا تولہ - سرخ سیاہ ایک تولہ -
پرا تا گڑ - ایک سیر -

ترکیب تیار کی: سب چیزوں کو الگ الگ باریک کوٹ کر پھر آپس میں اچھی
طرح سے بیکجان کر لیں۔ پس تیار ہے 6 ماش سے لے کر 2 توڑیک صبح شام
استعمال کیا کریں۔ ایک پرانی کتاب میں اس کی تعریف میں لکھا ہے کہ "اس
مجنون کے استعمال کرنے والے مرد میں پتنگڑوں عورتوں کو خوش کرنے کی قوت
جماعت پیدا ہو جاتی ہے۔" اس قسم کے مقابلے کو ہر طرف رکھ کر بھی کہا جاسکتا
ہے کہ یہ مجنون واقعی بہت حیرت انگیز طور پر مٹھوی باہ ہے اگر بلیغم پیدا کرنے والی
چیزوں سے پرہیز کیا جائے تو اس کی مداومت سے جوانی کے دنوں میں سفید شدہ
بال بھی از سر نو سیاہ ہو جاتے ہیں۔ بدن کندہ کی طرح چمک اٹتا ہے۔ قوت
حافظہ غضب کی ہو جاتی ہے۔ غرضیکہ یہ ایک نہایت اعلیٰ درجہ کی قابل قدر مجنون
ہے۔ جس کی خوبیاں تجربے کے بعد ہی پورے طور پر معلوم ہو سکتی ہیں۔ گرم
حزان تو جوان گرمی کے دنوں میں اس کے استعمال سے پرہیز کریں۔ بلیغم حراج
کے ادھیڑ عمر لوگوں کے لئے یہ مجنون بہت ہی مفید ہے۔

بادام

بادام دماغ کو طاقت دینے کے لئے ایک بے نظیر چیز ہے اس میں دماغ
کے جوہری پرورش اور نشوونما کرنے کی صلاحیت بھی پائی جاتی ہے اور دماغ کی
طاقتوں کو بیدار کر دینے کی تاثیر بھی اس میں موجود ہے۔ دماغی قوتوں کے علاوہ
بادام جسم کی پرورش کرنے کے لئے بھی نہایت اچھی چیز ہے۔ قوت باہ کو بنیادی طور
پر طاقت دینے کے لئے بادام نہایت ہی عجیب دوا ہے۔ انڈے کے بیان
میں لکھا ہوا اخیرہ جس میں بادام کی مثال ہیں۔ نہایت مٹھوی ناشتہ ہے۔ جن
لوگوں کو اڈھوں سے پرہیز ہونان کے لئے ایک دوا سنان فٹے درج ذیل ہیں:

غذا اور قوت مردی کا زیر عنوان دودھ کا تذکرہ پہلے بھی ہو چکا ہے۔
دودھ ہے مٹھوی باہ اور طاقت بخش چیز ہے۔ سب سے اعلیٰ درجہ طاقت بخش
دودھ عورت کا ہوتا ہے۔ آپورویک گرتھوں میں اس کی بہت تعریف کی گئی
ہے۔ پچھلے سالوں یورپ میں اس کے بہت سے تجربے ہوئے تھے اور بہت سے
اخبارات و رسائل میں اس کی بابت لے دے ہو چکی ہے۔ یورپ کے کئی سربر
آوردہ ڈاکٹروں اور سائنسدانوں نے دھنی کیا تھا کہ عورت کا دودھ مٹھی ہوئی
جوانی کو شرطیہ طور پر واپس لاسکتا ہے۔ جرمن کے ایک سائنسدان نے یہ دھنی کیا
تھا کہ اگر شوہر اپنی بیوی کے پستان سے منہ لگا کر دودھ چوسنے کا دستور بنالے تو
اس کی صحت قابل رنگ بن جاتی ہے۔ اس کے حسن میں بھی اضافہ
ہو جاتا ہے۔ اس حمل سے عورت اور مرد میں محبت بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ اس
طریقے سے دودھ چوسنے سے عورت کو بے حد لذت بھی حاصل ہوتی ہے وغیرہ
وغیرہ لیکن اس انتہائی آزادی کے باوجود جو مغربی ممالک میں عام ہے۔ اس
جرمن سائنسدان پر مقدمہ چلایا گیا کہ وہ اخلاق عامہ کو گناہ و برباد کرنے والی
باتیں بیک کے سامنے پیش کر رہا ہے لیکن اس نے اپنے دھنی کو ثابت کر دیا۔
بہت سے سربراہ آوردہ "ماہرین فن" لوگوں نے اس کے بیانات کی تصدیق کی
چنانچہ سائنسدان صاحب عدالت سے صاف بری ہو گئے۔

مغربی ڈاکٹروں کا یہ دھنی درست ہو یا نہ ہو۔ آپورویک گرتھوں نے
عورت کے دودھ کے خواص کو کچھ بھی نہیں جاننا۔ ہمارے ہاں کی موجودہ طرز
معاشرت کے پیش نظر اس عمل پر کسی حاشیہ آرائی کی ضرورت نہیں کیونکہ ہمارے
مذہب اور اخلاق کے نقطہ نگاہ سے یہ سب کچھ موصوب شرم اور داخل گناہ ہے۔
طاقت کے اعتبار سے عورت کے بعد دوسرے درجے پر بھیڑ کا دودھ ہے۔ اس
کے بعد تیسرے درجے پر بھیئیں کا دودھ۔ پھر اس کے بعد گائے کا دودھ۔ بھیئیں
اور گائے کے دودھ کا مختصر سا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔ مندرجہ ذیل طور میں دودھ
کو زیادہ مٹھوی باہ بنانے کے لئے دو عجیب و غریب ترکیبیں درج کی جاتی
ہیں بھیڑ کا دودھ چونکہ کھل ابلو نہیں ہے۔ اس لئے بھیئیں یا گائے کا دودھ

دودھ کو زیادہ مقوی بنانے کی سائنٹفک ترکیب:

گائے یا بھینس کا تازہ دودھ حسب ضرورت لے کر فوراً آگ پر رکھیں جب کی جوش آجائیں تو اس کو شہد کے میٹھا کر کے دو گلاسوں کے اندر نیچے اوپر دھار باندھ کر لوٹ پوٹ کریں جس کی کم از کم ایک سو ایک مرتبہ ایک گلاس سے دوسرے گلاس میں جتنی زیادہ اوچھائی سے گرائیں۔ انتہائی زیادہ بہتر ہے۔ اس دودھ کو کھڑے کھڑے پی جائیں اور اسی طرح سے کم از کم چالیس دن عمل کریں۔

فوائد:

اگرچہ بادی اشتر میں یہ ترکیب ایک معمولی سی بات معلوم ہوتی ہے جس سے کسی عظیم الشان فائدہ کی توقع نہیں ہو سکتی لیکن تجربہ اس کے عجیب و غریب فوائد کی تصدیق میں رطب اللسان ہے۔ اس سے دودھ میں حیرت انگیز طور پر رقت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ دودھ زود ہضم اور مقوی ہوتا ہے۔ اس سے خون کثیر مقدار میں پیدا ہوتا ہے اور چہرہ لال سرخ ہو جاتا ہے۔ معمولی سی تبدیلی سے ایک روز عمر کے استعمال کی پیر کی قدر زیادہ نفع بخش ہو جاتی ہے۔ یہ بات دیکھنے کے لئے کم از کم چالیس دن اسی طریقہ سے تیار کیا ہوا دودھ پی کر دیکھیں۔

سائنس کے حقائق:

1- جب دودھ کو برتنوں کے اندر الٹ پلٹ کیا جاتا ہے تو آکسیجن کی ایک خاص مقدار اس میں جذب ہو جاتی ہے۔ جتنی زیادہ اونچائی سے دودھ کو دوسرے برتن میں گرائیں اسی قدر زیادہ مقدار میں آکسیجن اس کے اندر جذب ہو جاتی ہے۔ یہی آکسیجن اسی طریقہ سے تیار کیے دودھ کے عظیم الشان فوائد کی کرامات کا راز ہے۔

2- شہد ملتے کی وجہ سے اور یوں بھی گرم کیا ہوا دودھ حد درجہ گرم مزاجوں کے موافق نہیں آ سکتا مگر اسی طریقہ سے تیار کیا ہوا دودھ جو ایسی نمی کی وجہ سے معتدل ہو جاتا ہے۔ سوزاک کے مریضوں کو میں ایک خاص طریقہ سے دودھ کی کمی یا کم کر دیا کرتا ہوں۔ بشیر کی دوا ملانے کے

اس کی تاثیر اس قدر ٹھنڈی ہو جاتی ہے کہ سوزاک کے چھپنے ہوئے مریض کو اس کے پینے سے چند ہی منٹ میں تسکین ہو جاتی ہے۔ ایک دوست بھی کل کر ہو جاتے ہیں۔ پیشاب تو بار بار آتا ہے۔ یہ سب کچھ کسی دوا کے ہوتا ہے۔ اس قسم کی کسی بنانے میں دیگر دوا کے علاوہ ایک گلاس سے دوسرے گلاس میں بار بار الٹنے کی تدبیر بھی کی جاتی ہے۔ اس تجربے کو پیش نظر رکھ کر کہا جاسکتا ہے کہ مندرجہ بالا طریقہ سے تیار کیا ہوا دودھ بالکاملاً سائنس کی مشائی ہوتا ہے۔

3- کھڑے کھڑے پینے سے دودھ جسم کے تمام رگ وریشہ کو طاقت پہنچاتا ہے۔ اس بات کی بھی تجربے سے شہادت ملتی ہے۔ عرق مدنی کی بعض دوا میں ایسی ہیں جو مریض کو کھڑا کر کے پلانے ہی سے اثر کرتی ہیں۔ مریض کو بٹھا کر یہ دوا پانی چائیں تو کوئی اثر نہیں ہوتا اگر ہوتا بھی ہے تو بالکل معمولی۔

احتیاط:

مندرجہ بالا طریقہ سے دودھ کو ایک گلاس سے دوسرے گلاس میں ایسی جگہ پر الٹ پلٹ کریں۔ جہاں کی ہوا صاف اور پاکیزہ ہو۔ پکلی پکلی جگہ میں جہاں کی ہوا میں ٹھنڈی اور گرد و غبار ہو۔ یہ عمل کرنا مفید ہونے کی بجائے نقصان دہ ہوگا اور ہونا چاہئے کیونکہ خراب ہوا کی کثافتیں اس میں شامل ہو جائیں گی۔

دودھ کو زیادہ مقوی بنانے کا جو گہنا عمل:

یہ نسخہ اگرچہ دیکھنے میں معمولی معلوم ہوتا ہے اسے سبب و غریب افعال و خواص کی وجہ سے استعمال کرنے والے کو اپنا گرویدہ بنالیتا ہے۔ بسا اوقات بہت سی طویل و طویل ترکیبوں سے تیار ہونے والے مرکبات سے بہتر ثابت ہوتا ہے۔ کچھ عرصہ تک متواتر استعمال کرتے رہنے سے چہرے کو انار کے دانے کی مانند سرخ و پید بناتا ہے۔

شہد خالص 99 ایک گلاس میں ڈال کر اس کے اوپر طبل کا پار یک پکڑا باندھ کر گھٹے یا بھینس کا تازہ دودھ اس کے اوپر دو ہیں۔ جس کا اعجاز پہلے دن

ڈیڑھ پاؤ ہوا اور پھر آہستہ آہستہ بڑھاتے جائیں اور آدھ آدھ پاؤ بڑھا کر تین پاؤ کر لیں۔ شہد بھی 9 ماشہ سے آہستہ آہستہ بڑھا کر تین پاؤ تولد تک کر لیں۔ پھر اسی مقدار میں کم از کم چالیس 40 روز تک جاری رکھیں۔ گھاس پر دودھ دوہنے کے بعد دودھ کو فوراً ہی پی لیتا چاہئے۔ یہ ضروری ہے کہ اس کو زمین پر نہ رکھا جائے۔ دوران استعمال میں 10 پیٹ درد اور اسہال کا عارضہ شروع ہو جائے گا۔ لیکن گھبرا کر دودھ بند نہ کر دیں بلکہ بغیر کسی گھبراہٹ کے جاری رکھیں۔ سب شکایات خود بخود رفع ہو جائیں گی۔

برگد

برگد کا دوسرا نام بڑے۔ پنجابی میں اسے بڑوٹا بھی کہتے ہیں۔ یہ بہت تھوڑی درخت ہوتا ہے۔ اس کی موٹی شاخوں میں سے چلی پتلی گول گول رسیاں نکل کر زمین کی طرف آتی ہیں اور بعض دفعہ زمین میں گڑ جاتی ہیں اور بہت موٹی ہو جاتی ہیں۔ پھر ان پر اصلی درخت کی طرح شاخیں پھوٹنے لگتی ہیں اور سینکڑوں سالوں کے عرصے میں بجائے خود ایک بڑا تھوڑی درخت بن جاتی ہیں۔ میں نے بہت سے ایسے بڑے تھوڑی درخت دیکھے ہیں جو تھڑے بالا قسم کی دوسرے پتھر کی رسیوں کے زمین میں گڑ جانے سے بنے ہیں ان رسیوں کو ڈاڑھی کہتے ہیں۔ اس درخت کا ہر ایک حصہ سختی کو پیدا کرنے کا زحار بنانے اور ہاہ کو حرکت میں لانے کے لئے نہایت ہی بے نظیر ہے۔ ذیل میں صرف چند ایک چھوٹے چھوٹے طریقے لکھے جاتے ہیں جن سے ہر غریب اور امیر اس کے سبھی فوائد سے فیض یاب ہو سکتا ہے۔

مقوی باہ پھل

چھوٹا سرخ بنادینے والا

یہ مقوی باہ پھل مفت میں آجھڑا ہے لیکن باہ کو طاقت دینے یعنی کو گاڑھا بنانے اور چھوٹے کو سرخ بنانے میں کوئی مہنگے سے بھنگا بھی اس کا مقابلہ

نہیں کر سکتا۔ یہ حیرت انگیز طور پر مقوی باہ پھل برگد کے درخت کا پھل ہے۔ برگد کا پھل بالکل سرخ رنگ کا درخت سے اتار دیے۔ زمین پر گرنا نہ لیجئے نیز اسے کوئی لوہے کا جرمت لگائے۔ (دہم نہ لیجئے اس میں ایک حقیقی چٹائی ہے جس کی تشریح کرنے کے لئے کئی صفحات درکار ہوں گے۔ اس لئے بغیر کسی تشریح کے مقوی چٹائی آپ کے سامنے رکھی ہے) کسی کپڑے پر پھیلا کر سایہ میں خشک کر لیجئے۔ ہوا دار جگہ میں خشک کریں ورنہ خراب ہو جائیں گے۔ خشک ہونے کے بعد ان پھلوں کو ہاتھوں سے خوب مسل لیجئے یا کسی پتھر کے کھل میں باریک کر لیجئے مگر لوہے کے ہاون دستہ سے کام نہ لیں۔ ان پھلوں کے سفوف کے برابر مصری کوڑہ کا سفوف ملا کر محفوظ رکھیے۔ 6 ماشہ صبح 6 ماشہ شام ہر اہ نیم گرم دودھ استعمال کرنے سے چالیس روز میں چھڑے کا وہی رنگ ہو جاتا ہے جو ان پھلوں کا تھا۔ جن لوگوں کو عورت کے پاس جاتی ہی انزال ہو جاتا ہے ان کے لئے عجیب چیز ہے۔ سرعت کا مرض شرطی طور پر اس کے استعمال سے دور ہو جاتا ہے نیز مادہ تولید کی اصلاح کرنے کے لئے یہ سفوف سینکڑوں اشرفیوں کی دواؤں سے زیادہ مؤثر ہوگا۔ مٹی میں اولاد پیدا کرنے والے کرم پیدا کر کے حمل ٹھہرانے کا باعث بنتا ہے۔ مصل مٹی کی کمزوری کی وجہ سے جن لوگوں کے ہاں کمزور اولاد پیدا ہوتی ہو۔ وہ میاں بیوی دونوں تین چار ماہ تک اس نادرہ روزگار دوا کا استعمال کریں۔ شرطی طور پر طاقتور اور گورے رنگ کی اولاد پیدا ہوگی۔ بلکہ ایسی (80) فیصد لڑکا ہوگا وغیرہ وغیرہ اور بھی بہت سے بے نظیر فوائد ہیں۔ یہ سب باتیں میرے تجربے میں آچکی ہیں اگر کوئی بات خلاف ثابت ہو تو یقیناً مجھے کس اس کی کوئی خاص وجہ ہے۔ اوپر لکھی ہوئی باتوں کی صداقت میں کوئی شبہ نہیں۔

مقوی باہ مسک سفوف:

برگد کی ڈاڑھی کے پتلے پتے ہال لے کر سایہ میں خشک کر لیں۔ برابر 10 وزن مصری ملا کر رکھیں۔ صبح و شام ہر اہ دودھ 6 ماشہ کی مقدار میں استعمال کریں۔ مٹی کو گاڑھا کرنے اور تازہ پیدا کرنے میں یہ سفوف آکسیری فوائد کا حامل ہے۔ سرعت کو قوی و بنیاد سے کھوکھلا مسک طبعی پیدا کرتا ہے۔ وقتی طور پر دو

کھینچے جو شتر ایک خوراک ہر اودودھ استعمال کر لینے سے بھی کچھ نہ کچھ اسماک ضرور کرتا ہے۔ بشرطیکہ کھائی نہ کر کہ نمک وغیرہ سے اس دن قلعی طور پر پرہیز کیا گیا ہو۔ زیادہ دیر کے استعمال کرنے سے باہر کبھی حرکت میں لاتا ہے۔ غرضیکہ ایک لا جواب چیز ہے جو مفت میں حاصل ہوتی ہے۔

سرخ و سپید بنادینے والی چائے:

برگد کی نو گھنٹہ سرخ رنگ کی چھوٹی چھوٹی چٹاں جمع کر کے سایہ میں خشک کر لیں۔ وقت ضرورت ان میں سے 6 ماش کی مقدار میں لے کر آدھ پیر پانی میں خوب جوش دیں۔ دو چھٹا تک پانی باقی رہنے پر ل کر چھان لیں اور ڈیڑھ یا دو دودھ ملا کر شہد یا مصری سے میٹھا کر کے پیئیں۔ نہایت ہی خوش ذائقہ چائے ہے جو خون پیدا کرتی ہے دماغ کو طاقت دیتی ہے نزلہ زکام کو روکتی ہے تازہ نمی پیدا کرتی ہے۔ پختہ دیرن کو گوارہا کرتی ہے سرعت کی شکایت کو دور کر کے طبی اسماک پیدا کرتی ہے روزانہ صبح کے وقت اس قسم کی چائے استعمال کرنے کا معمول بنالیا جائے تو چائے کی عادت کی تسکین بھی ہو سکتی ہے اور چائے سے جو نقصانات پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی بجائے عظیم فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ رات کو 6 ماش چٹاں کسی قلعی دار برتن میں بھگو رکھیں اور صبح حرید پانی شامل کر کے جوش دے کر چائے تیار کریں تو وہ زیادہ مفید ہوگی۔ بجائے اس کے فورا ہی خشک پتوں کو جوش دے کر چائے بنائی جائے۔

شیر برگد کے بے نظیر فوائد:

شیر برگد جبران احکام کو دور کرنے کے لئے مسلم الثبوت چیز ہے۔ مادہ منویہ کی تولید و تخلیق کے لئے کوئی دوسری ضروری چیز اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ سرعت کی شکایت کو دور کرنے کے لئے میرے علم میں تو پروردہ دنیا پر اس کے مقابلے کی چیز ملنا ناممکن ہی نہیں بلکہ محال ہے۔ اس کے اندر قدرتی طور پر فاسفورس کا نہایت عظیم جزو شامل ہوتا ہے۔ اس لئے یہ دماغ کو طاقت دینے کے لئے اکسیر الاثر فوائد کا حامل ہے۔ کمزور ڈھیلے پنوں کو طاقت دے کر جسم کی قوت میں اضافہ کرتا ہے۔ عضومیں حرکت اور تھاک کی صلاحیت کو ترقی دیتا ہے۔ اشتہار میں اضافہ کرتا ہے۔ باہر کو طاقت دیتا ہے اور زنجبت مباشرت کو بڑھاتا

ہے۔ غرضیکہ ایک بے نظیر چیز ہے جو قدرت نے دنیا میں سب جگہ ہر کردہ اور غریب و امیر کے فیض رسانی کے لئے پیدا کر دی ہے۔ ایسی لا جواب چیز سے فیض نہ اٹھانا کفران نعمت ہے۔ ذیل میں شیر برگد کے استعمال کے چند ایک نہایت لا جواب طریقے درج کیے جاتے ہیں۔

شیر برگد استعمال کرنے کی بہترین ترکیب:

صبح کے وقت حاجات ضروریہ اور غسل وغیرہ سے فارغ ہو کر ہمارے شیر برگد کا استعمال کرنا چاہئے جس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دن مصری کے سفوف میں شیر برگد کی ایک پونڈ ڈال کر استعمال کریں۔ دوسرے دن دو پونڈیں۔ تیسرے دن تین پونڈیں حتیٰ کہ پندرہویں دن پندرہ پونڈوں تک ہر روز ایک قطرہ کے حساب سے بڑھاتے جائیں۔ اس کے بعد ایک قطرہ روزانہ کے حساب سے کم کرتے جائیں۔ پھر ایک قطرہ روزانہ کے حساب سے بڑھاتے جائیں اور پھر اسی طرح سے کم کریں۔ اس طریقے سے دو کا استعمال عادت میں شامل نہیں ہوتا۔ اس وجہ سے پورا فائدہ ہوتا ہے۔ شیر برگد کے استعمال کے بعد اگر بے غم گرم دودھ پی لیا جائے تو بہتر ہے ورنہ کوئی ضروری نہیں۔ بعض لوگوں کو شیر برگد کے استعمال سے کچھ فیض کی شکایت رہنے لگ جاتی ہے۔ ان لوگوں کے لئے دودھ کا استعمال نہایت ضروری ہے۔

نہایت ہی لا جواب مقوی باہر مجون

جو مادہ تولید کو کثرت سے پیدا کر کے جسم اور باہر کو غضب کی طاقت

دیتی ہے

عمدہ تازہ تاملکھانہ و قولہ میں اور کی شمال یا طابق میں رکھ کر ایک ایک دان طبلہ کر لیں۔ یعنی نلکہ یا مٹی اس میں جو کچھ ہے اس کو نکال کر پھینک دیں۔ یہ واضح رہے کہ تاملکھانہ خوب اچھی طرح سے صاف کیا جانا ضروری ہے۔ اگر اس میں ذرا بھی سنگریزوں کا غبار وغیرہ رہ گیا تو مجون کا ذائقہ بھی خراب ہو جائے گا۔ دانتوں کے نیچے کر کراحت محسوس ہوگی اور مجون کھائی نہ جائے گی۔ اب اس صاف کیے ہوئے تاملکھانے کو شیر برگد میں اتار کریں کہ اچھی

افعال و منافع:

جن لوگوں نے جوانی کے جوش میں آ کر اور ادھار حد تک صحت کے زہر پکڑ کر ہوا پر مادہ منویہ کو کافی لذتوں کے حصول کی خاطر طبعی طور پر درجہ بجا پہنچا ہوا ہے۔ ان کے جسم میں قوت رفتہ کا بدل پیدا کرنے کے لئے یہ عجیب نہایت ہی جوابدہ اور اسی ہی فائدہ کی حامل ہے۔ مادہ تولید کو کثرت سے پیدا کرتی ہے۔ منی کے کمزور کرموں کو طاقت و بھائی ہے۔ عمل پھرنے میں نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ دل و دماغ کی کمزوریوں کو دور کر کے جسم کو اس قدر قوت و چاق بھائی ہے۔ پانی کی طرح پتلی مٹی کی کوبھدی کی طرح گاڑھا کرتی ہے۔ اور سرعت کی شکایت کو کھوکھو میاں بیوی کی سخت اور محنت میں اضافہ کرتی ہے۔ اس کو کافی دیر تک متواتر استعمال کرتے رہنے سے طبی اسباب پیدا ہوا جاتا ہے۔ آہستہ آہستہ باہ میں بھی حرکت اور بھجان پیدا ہونے لگتا ہے۔ غریبہ کی ایک نہایت ہی جوابدہ مفتوی باہ اور مفتوی دل و دماغ بھجون ہے۔ جس کے پورے فوائد تجرے پر ہی معلوم ہو سکتے ہیں۔ یہ عجیب جسم کی پرورش اور نشوونما میں شہنشاہی حصہ لیتی ہے۔ بالآخر بدن کو فربہ بھائی ہے۔ سوکھے ہوئے جسم میں تازگی اور شادابی کے آثار پیدا کر دیتی ہے۔ قابل قدر اور جوابدہ ہے۔

ایک نہایت ہی لا جواب و بے عدیل
نسخہ خوب مسک

(جو کہ افیون و تمام منشی اشیاء سے مبرا ہے)

موجوں کا قول لے کر چینی کے پیالہ میں رکھیں اور اس پر شیر بگدا انا
 دلیس کر موجوں کے ایک انگل اوپر تک آجائے۔ پھر اس کو محفوظ ہے رکھ
 دیں۔ نیز چاہئے کہ پیالہ غور کو کسی ملل وغیرہ سے کپڑے سے ڈھانپ
 تاکہ گرد و غبار سے محفوظ رہے۔ پھر خبیب برگہ خشک ہو جائے تو اتاری اور
 ڈالیں اور علیٰ غلظ القیاس کہ کم از کم سہ مرتبہ تر خشک کریں اور پھر اس کو شیر، برگہ
 کے ذریعہ پین تین دن تک ل کر لیں۔ جب گولیاں ہاندھنے کے لائق ہو جائے تو۔

طرح سے دودھ میں ڈوب جائے۔ یہ دودھ خشک ہونے پر جب ترکی بنے تو شیر برگر کا اٹا اور اڑا لیں کہ تانکھا نہ تر ہو جائے۔ خشک کر کے ایک دفعہ بھجھرائی طرح تر کریں اور خشک کر لیں۔ اب اس تانکھا نہ کو مغز نارنجل میں سوراج کر کے بھردیں اور ایل کلکڑے سے نارنجل کا سوراج بند کر دیں۔ جو سوراج کرتے وقت اس میں سے چاقو سے کاٹنا تھا۔ اس کے بعد گیہوں کے گوندھے ہونے آئے۔ ان کا نارنجل پر لپ کر کے ایک گلاس بنا لیں۔ یہ لپ دو انگل موٹا ضرور ہونا چاہئے۔ پانچ سات سیر خانگی اوپلن کو آگ لگا لیں۔ جب دھواں نکلتا بند ہو جائے تو آگ کے کانڈوں میں بھرتیل کو دکھ دیں اور خیال رکھیں کہ نارنجل جلتے نہ پائے۔ جب گیہوں کا آگ بھرتیل کے چاروں طرف دودھ دو انگل موٹا چڑھا ہوا ہے۔ سرخ ہو جائے تو نارنجل کو آگ سے نکال لیں۔ اوپر کا آٹا دور کر دیں اور مغز نارنجل سے تانکھا نہ نکال کر اس کو طویلہ کوٹ لیں اور خوب باریک بنا لیں۔ مغز نارنجل کو طویلہ کوٹ لیں اور خوب باریک بنا لیں اس کے بعد:

تودری سفید، تودری سرخ، گوکهر و خورذ، گوکهر و کلاں، موسلی سیاه، موسلی سفید، گاؤ زبان، 2-2 تولہ۔

ثعلب مصری، سمندر سوکھ، اندرجو، موچس، دانہ الاچی سفید، لونیدان
ایک ایک تولہ۔

سورنجاں شیریں، طباشیر، شقائق، مصری، ڈیڑھ ڈیڑھ، تولہ۔ مغز پرستہ، مغز
چلغوزہ، 5-5 تولہ۔

مغز بادام شیریں (مفشر) 10 تولہ۔

ترکیب تیاری:

تالسمکھانہ اور نارنجیل کو اکٹھا کر کے ملا لیں۔ پھر سب کو اچھی طرح کوٹ کر ایک جان کر لیں۔ اس کے بعد ایک سیر مصری کو قوام بنا کر مجون بنائیں۔

ترکیب استعمال:

ایک تولہ صبح کے وقت نیم کرم دودھ کے ساتھ استعمال کریں اور ایک تولہ رات کو سوٹے وقت دودھ کے ہمراہ استعمال کریں۔

حبوب بقدر رتی بنالیں اور خشک ہونے کے بعد شیشی میں سنہال رکھیں۔

ترکیب استعمال:

وقت خاص سے تین گھنٹہ پھر ایک گولی سے دو گولی تک نیم گرم دودھ کے ہمراہ استعمال کریں مگر سر شام تکین چیزوں اور اپاز چینی، سرکہ وغیرہ سے پرہیز کریں۔

فوائد:

ازدھ مسک ہے۔ پکلی خوراک ہی اپنی جاوداوری کا کام کرتی ہے۔ دنیا بالافیون مسک لٹنے کی تلاش میں سرگرداں ہے۔ یہی نسخہ ہے کہ خشک فکشی اشیاء بعد میں کمزور کر دیتی ہیں مگر اس سے طاقت بڑھتی ہے اور قدرتی اسماک پیدا ہو جاتا ہے۔

نوٹ: مندرجہ بالا نسخہ خواص برگرگ (مصنف حکیم محمد عبداللہ) سے تقریباً لفظ بلفظ لیا گیا ہے۔ اصولی طور پر نسخے اور خطا مفید معلوم ہوتا ہے مگر ہمارے تجربے میں اب تک نہیں آیا جو صاحب تیار کریں نتیجہ سے اطلاع دیں کہ اس سے کس قدر اسماک ہوتا ہے۔ میرے خیال میں یہ نسخہ قبض کی شکایت ضرور کرے گا اس لئے مباشرت کے بعد باوام رون ملا ہو اور دودھ پکلیں تو بہتر ہوگا۔

پیل

بڑی قسم کا ایک دوسرا اتادار درخت پتیل بھی ہے جو مرد کے مادہ منویہ کی تقویت کے لئے قریباً قریباً بڑا ایسے خواص و فوائد کا حامل سمجھا جاتا ہے۔ پانی ایسے پتلے بروج کو شہدایا گاڑھا کرنے کمزور اور ناقابل اودامی کی اصلاح کر کے اولاد پیدا کرنے کے قابل بنانے اور سرعت کی شکایت کو ختم و بنیاد سے کھو دینے کے لئے پتیل کے خواص بینظیر اور لاغاثی ہیں۔ اس کے خواص و فوائد چونکہ برگرگ سے ملتے جلتے ہیں۔ اس لئے اس کے استعمال کے بھی قریباً قریب وہی طریقہ ہیں جو برگرگ کے بیان میں لکھ دیے گئے ہیں۔ اس لئے پتیل کے فوائد کے بیان میں تفصیل سے گریز کیا جاتا ہے۔ اہمائی طور پر تین باتیں لکھ دی جاتی ہیں۔

جام شراب زندگی:

پتیل کی موٹی شاخ کو کاٹ کر اس کا پیالہ بنالیا جائے اس پیالے میں رات کو پانی بھر رکھیں۔ علی الصبح اس پانی کو نوش فرمائیں۔ مردہ جسم میں حیات تازہ پھونکنے کے لئے اس سادہ پانی کے اوصاف جام شراب ناب سے کسی طرح کم نہیں ہیں۔ پتیل کے اثرات کی وجہ سے رات بھر میں پانی کا ذائقہ تبدیل ہو جایا کرتا ہے۔ اس کا کچھ خیال نہ کریں۔ حسب ضرورت ذائقہ کو بہتر بنانے کے لئے شہد یا مہری ملائی جاسکتی ہے۔ یہ پانی تھوق کے مریضوں کے لئے واقعی آسائیت ہے۔ سوکے ہوئے جسم کو ازسر نو سرسبز و شاداب کر دینے کی تاثیر رکھتا ہے۔ دل و دماغ، معدہ اور پیچیدہ کو کئی زندگی بخش دیتا ہے۔ جس مرد کے مادہ منویہ سے اولاد پیدا کرنے والے کرم بالکل ہی فنا ہو گئے ہوں۔ اس میں بھی حمل ٹھہرانے کی صلاحیت پیدا کر دیتا ہے۔ اس قسم کے پانی کا استعمال روزمرہ کا معمول بنالیا جائے۔ اس قسم کے پیالہ میں گرم دودھ ڈال کر چٹا بھی مفید ثابت ہوا ہے لیکن پانی اور دودھ کے لئے الگ الگ دو پیالے ہونے چاہئیں۔

مولد و مغفل مٹی کھیر:

پتیل کے پتلے پتلیوں کی کھیر کثیر مقدار میں مٹی پیدا کرتی ہے اور پانی جیسی پتلی مٹی کو شہدایا گاڑھا جانے میں اپنی نظیر نہیں رکھتی۔ پتیل کے درخت میں ایک خاص بات یہ ہے کہ اس کا ہر ایک حصہ حمل ٹھہرانے کے لئے بے حد مفید و معاون ہے۔ اس کا یہ اولاد بخش اثر اس قدر زبردست ہے کہ جس گھر میں پتیل کا درخت سا ہا سال سے موجود ہو۔ اس میں شاید نواری کوئی عورت بانجھ لے گی۔ یہ حیرانی کی بات نہیں ہے کہ محض گھر میں پتیل کے درخت کا ہونا کس طرح حمل ٹھہرانے میں مدد و معاون ہو سکتا ہے۔ طبی حقیقتات و مشاہدات نے یہ امر پایہ ثبوت تک پہنچا دیا ہے کہ کسی بوٹی، پودے یا درخت سے جو ہوا ہو کر آتی ہے اس میں اس پودے کے مخصوص اثرات کا ایک شرمیلی ضرور ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن گھروں میں تسمی کے پودے ہوتے ہیں۔ ان میں لکیر یا اور پھسکرم ہوتا ہے۔ نیم کے درخت کے نیچے (خاص کر ان دونوں میں جبکہ نیم کو پھول

آرہے ہوں) سونا خون کو صاف کرتا ہے۔ پس اسی طرح پتیل کا درخت گھر میں ہونا اسے لطیف اثرات ہوا میں منتشر کر کے اپنے گرد پیش رہنے والے مردوں اور عورتوں کو اپنے مخصوص فوائد سے فیض یاب کرتا ہے۔ شاید ہندوؤں میں زمانہ قدیم سے جو پتیل اور تسی وغیرہ کی پوجا کا طریقہ رائج ہے۔ وہ اسی قسم کے اصولوں کو پیش نظر رکھ کر جاری کیا گیا ہے۔ یہ طریقہ قدیم میں داخل کر دینے سے شاید ان کا مقصد ان کی اہمیت کو چار چاند لگانا ہی ہو۔ بہر کیف یہ ایک مسئلہ امر ہے کہ پتیل کا درخت مرد کے مادہ منویہ اور عورت کے مادہ تولید کو تیل حمل بنانے کے لئے نہایت لافانی علیہ قدرت ہے۔ پتیل کے درخت کے پتیلوں کی کھیز بنا کر میاں بیوی چالیس روز بلا ناغہ صبح و شام استعمال کریں تو دوسرے فوائد کے علاوہ حمل ٹھہرانے کا بہت ہی زیادہ امکان ہے۔ بشرطیکہ عورت میں کسی خاص قسم کے دوسرے باطنی حمل نقص نہ ہوں مثلاً حیض کی خرابیاں یا سیلان الرحم رحم کا ٹھہرنا یا غیرہ وغیرہ۔

اس کی کھیز بنانے کا یہ طریقہ ہے کہ چار تولے تازہ پتیل لے کر ایک پاؤ بھر گائے کے دودھ میں جوش دیں۔ میٹھا کرنے کے لئے شہد یا مسری ملائیں۔ اچھی خوراک مرد اور عورت دونوں کے لئے ہے۔

اگر مرد اس کی کھیز کو مادہ منویہ کے غلیظ کرنے کے لئے استعمال کرنا چاہے تو اسے نصف مقدار میں تیار کرے۔ حسب قوت ہضم صبح و شام دونوں وقت بھی آس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ روزانہ ایک مرتبہ صرف صبح کے وقت استعمال کرنا ہی کافی ہو سکتا ہے۔

پتیل کی ڈاڑھی

برگد کی ڈاڑھی کی طرح پتیل کی ڈاڑھی بھی ہوتی ہے مگر برگد کی ڈاڑھی کی طرح عام نہیں ملتی۔ کسی درخت پر بہت کم ہی مقدار میں ملتی ہے۔ تاہم بالکل ہی نایاب نہیں ہے۔ مٹی کو گاڑھا کرنے کے لئے اور حمل ٹھہرانے کے لئے پتیل کی ڈاڑھی بے حد مفید بھی جاتی ہے۔ اس کا سنوف ہموں شکر ملا کر دودھ کے استعمال کرنا مٹی کو غلیظ کرتا ہے اور قابل اولاد بناتا ہے مگر حمل ٹھہرانے کے

متعلق تمام تفصیلات سے گریز کیا جاتا ہے کیونکہ یہ ہمارے موضوع سے خارج ہے۔ ہمارا موضوع صرف مادہ منویہ کی تقویت اور تغلیظ ہے۔

چند ایک مغلطہ مٹی اور حقوی باہ مفر دات:

فلک تجلیا کی وجہ سے تفصیلات نظر انداز کرتے ہوئے صرف نام درج کرنے پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔ جن چیزوں کا ذکر پہلے آچکا ہے ان کے علاوہ درج ذیل چیزیں مغلطہ مٹی اور حقوی باہ مشہور ہیں۔

(1) سبیل کی موصلی (2) آرد کی دال اور دودھ (3) دودھ کی ملائی اور

مصری

- (4) ملائی کا حلوا (5) گیسوں کی روٹی (6) آرد کی دال (7) دار چینی (8) تیز پات (9) ستار (10) اسکندہ ناگوری (11) زعفران (12) موصلی سفید (13) موصلی سیاہ (14) بہمن سرخ (15) بہمن سفید (16) تودری زرد (17) تودری سرخ (18) شتال مصری (19) تغلب مصری (20) اندر جو (21) تاریل کی گری (22) موچر (23) بیل کی پھلی (24) بیل کی گوند (25) کرکس (26) بچ بند (27) روی مصطفیٰ (28) لہسوزہ (29) سیاہ بیل (30) مرغی کا گوشت (31) پستہ (32) بادام (33) پلنوزہ (34) چروٹی (35) مونگ (36) موتی (37) کتھوری (38) ختم کوچ (39) ختم اٹلی (40) ختم پیاز (41) لونگ (42) عتر قرحا (43) گوکھڑ (44) بونلہ کی گری (45) ہالوں (46) رائی (47) ختم ہلیون (48) روغن مامی (49) روغن زیتون وغیرہ۔

جسمانی حرکات سے حمل روکنا

بعض یوگ مصنفین نے جسمانی حرکات کے بہت سے طریقے بتائے ہیں۔ جن میں سب سے بہتر یہ ہے کہ عورت جمائے کے بعد دو یا تین چھٹیکیں نکالے اور اس آٹھویں دو نوں ہاتھ کو پر رکھے۔ پھر نوں حاجت کو جائے اور کھانسنے اور چھٹیکیں مارنے سے اپنی جائے مخصوص پر زور دے اس سے منہ خارج ہو جاتی ہے۔ چونکہ کھانسنے اور چھٹیکوں کے جھٹکے سے رحم میں کچا تو پیدا ہوتا ہے اس لئے لمبی کے کیڑے نہ صرف رحم کی طرف جانے سے روک جاتے ہیں بلکہ انعام نہانی کے راستے سے خارج ہو جاتے ہیں۔

بعض ممالک کی عورتیں جماعت کے فوراً بعد سیدھی میٹھ جاتی ہیں اور پیٹ پر زور دے کر چھٹیکیں مارنا شروع کر دیتی ہیں۔ بعض ٹانگیں پھیلا کر سیدھی میٹھ جاتی ہیں اور ایسی حرکات کرتی ہیں جن سے پیٹ اور نیچے تختے پر زور پڑے اور اس طرح منہ کو خارج کر دیتی ہیں۔

جماعت کے بعد عورت کو فوراً پیشاب کر دینا چاہئے۔ ایسا کرنے سے جراثیم منہ منہ خارج ہو جاتے ہیں۔ پیشاب کے بعد جائے مخصوصہ کو پانی سے دھونا چاہئے۔ اس سلسلہ میں نیم گرم پانی کا ڈوبنا بہت مفید ہے۔

مذکورہ بالا جسمانی حرکات کے طریقے مفید تو ہوں گے۔ لیکن ان میں نقص

بھی موجود ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

۱۔ بعض اوقات منہ میں رحم کے منہ میں گرتی ہے۔ اس صورت میں اکثر اوقات کوئی نہ کوئی کیڑا بچہ دانی میں فوراً داخل ہو جاتا ہے۔ منہ کا بچہ دانی میں داخل ہونے کا دوسرا نام حمل ہے۔ جس صورت میں منہ منہ بچہ دانی میں داخل ہو چکا ہو پھر کسی طرح حمل روک نہیں سکتا۔

۲۔ بعض حالات میں رحم کی نالی جماعت کے دوران میں منہ میں چسپاں لپکتی ہے اور حمل بٹھرتا ہے۔

۳۔ بعض اوقات جملہ جسمانی حرکات ساری منہ کو خارج کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ کوئی ایک تیز رفتار کڑا رحم میں پہنچ کر حمل بٹھرا سکتا ہے۔

مذکورہ بالا نقصان کے سبب سے یہ طریقہ حمل روک کے کا یقینی طریقہ نہیں ہے۔ تاہم اس امر سے انکار نہیں ہو سکتا کہ یہ بہت حد تک کامیاب طریقہ ہے۔

اور اس میں فائدہ یہ ہے کہ کسی قسم کے بیرونی آلات پر خرچ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ افریقہ اور اٹلی کے جنوبی حصہ میں جہاں کے لوگ بہت غریب ہیں۔ اور قیمتی مانع حمل چیزیں خریدنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ مذکورہ بالا طریقے سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ ہندوستانی میں بھی اس طریقے سے کام لیا جاتا ہے۔

چین کی عورتیں بھی اس کی پیروی کرتی ہیں۔ وہ جماع کے فوراً بعد لکھ کر بیٹھ جاتی ہیں اور ٹھنڈا پانی پی لیتی ہیں۔

سبزی بخوری اور برتنہ کنٹرول

ڈاکٹر کشنامورتی اٹرنے اپنی کتاب برتنہ کنٹرول اور ہندوستان کی آبادی میں لکھا ہے کہ،

”سبزی خوروں کے ماں گوشت خوروں کی نسبت کم اولاد پیدا ہوتی ہے۔ ہندوستان کی ۱۹۳۱ء کی مردم شماری ظاہر کرتی ہے کہ برتنوں کی آبادی بہت کم بڑھتی ہے اور اس کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ وہ سبزی خوردہ ہیں۔“

سبزی میں ڈھانس ای (د) کی کمی ہوتی ہے جس کے سبب سبزی خوروں میں جماعت کی خواہش پیدا کرنے والی طاقت کم ہوتی ہے۔ اس لئے سبزی کھانا اور انڈا، گوشت، مچھلی وغیرہ بے پرہیز کرنا بھی برتنہ کنٹرول کے طریقوں میں سے ایک ہے۔

طواغیکور کے امیرین عیسائی پادریوں کو زمانہ قدیم سے ایسی خوراک گوشت، انڈا، مچھلی وغیرہ کھانے کی جماعت کی گئی ہے تاکہ وہ انسانی خواہشات سے بچے رہیں۔ غالباً زمانہ قدیم کے مذہبی پیشرو ان باتوں کو موجود

سامن دانوں سے بہتر جانتے ہیں۔ اسی لئے انہوں نے ایسا قانون بنایا۔ بیسویں صدی کے سامن دانوں نے ثابت کر دیا ہے کہ اگر غذا میں ڈھانس ای (د) موجود نہ ہو۔ تو انسان میں بچے پیدا کرنے کی طاقت دن بدن کمزور ہوتی جاتی ہے کیونکہ غذائیں ڈھانس ای کی عام موجودگی سے براشیم منی پیدا نہیں ہوتے۔

ڈھانس ای گوشت، انڈا، مچھلی، سبز لوبوں کے تیلوں اور بیجوں اور بعض انہاں مثلاً جوا گیہوں میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ شیشیں میں گیہوں پینے سے یہ ڈھانس مل جاتا ہے۔ دودھ، شکر، چائے، کیک، بسکٹ میں یہ ڈھانس کم مقدار میں پایا جاتا ہے۔ یہ چیزیں امر طبقہ کثرت سے استعمال کرتا ہے اور عمر کا اولاد کے لئے ترستا ہے۔

دودھ پلانے کا عرصہ

عورتوں میں یہ خیال بھی عام ہے کہ ماں جب تک بچے کو دودھ پلاتی رہے اس وقت تک حمل سے محفوظ رہتی ہے۔ چنانچہ میڈی ڈاکٹر میری ٹامپ نے لکھا ہے :-

”وہ دو سال تک حاملہ ہونے سے بچی رہتی ہے۔ دراصل یہ نمایاں اصول کے ماتحت پیدا ہوا ہے کہ جب تک بچہ دودھ پیتا ہے عورت کی بچہ رانی اس وقت تک سکڑتا رہتی ہے اور

اس کا نتیجہ ہوتا ہے کہ آدمی کی منی بچہ دانی میں داخل نہیں ہونے پاتی۔ اور اگر کسی طرح اندر چل بھی جائے تو باہر نکل جاتی ہے بلکہ اگر اندر سے کے ساتھ بھی ل جاسے تو اندر سے کو بھی باہر پھینچ لاتی ہے لیکن یہ خیال بھی طرح قابل تسلیم نہیں کیونکہ زچگی کے بعد ۶ ماہ کے اندر اندر بعض عورتوں کو حاملہ ہوتے دیکھا گیا ہے۔

بعض عورتیں حمل روکنے کے لئے دود و دوسال تک بچے کو دودھ پلاتی رہتی ہیں۔ اور اگر چہ یہ صحیح ہے کہ جب تک عورت کے پستان دودھ نہ بنائے ہیں مصروف رہتے ہیں تب تک اندر سے پیدا کرنے والی گٹھیاں اندر پیدا کرنے کے قابل نہیں ہوتیں۔ اس کے باوجود اکثر مشاہدہ میں آتا ہے کہ ایک بچہ اچھی دودھ چھوڑنے نہیں پاتا کہ دوسرا پیدا ہو جاتا ہے۔ لہذا یہ طریقہ کسی طرح بھی اعتبار کے قابل نہیں بلکہ اس پر عمل کرنے سے عورت اور بچہ دونوں کی صحت کو نقصان پہنچتا ہے۔

مرد کی قوت ضبط

بعض مرد اپنے عضو تناسل کو جماعت کے دواں میں اس وقت تک تباہ کی حالت میں رکھ سکتے ہیں جب تک کہ عورت کا انزال نہ ہو جائے۔ آہستہ آہستہ اس کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اور یہ حمل روکنے کا یقینی طریقہ ہے

لیکن اس میں ہر وقت کامیابی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے یہ طریقہ محفوظ نہیں۔ علامہ ازہر اس سے مرد اور عورت دونوں کی صحت کو سخت نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ مثلاً مرد کی قوت مردگی کو اس سے سخت صدمہ پہنچتا ہے اور نامرد ہو جانے کا خطرہ ہے اور عورت کے مرد کے ساتھ طبعی انزال نہ ہونے کے باعث اسے کمر کا درد اور کئی بیماریاں پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

انزال کے وقت عضو کا نکال لینا

یہ طریقہ برتھ کنٹرول کے لئے تو بہت مفید ہے کہ جماعت کے وقت جب آدمی کا انزال ہونے کے قریب ہو تو عضو تناسل کو باہر نکال لیا جائے تاکہ منی رحم میں نہ ہو سکے لیکن مرد اور عورت کی جسمانی صحت کے لئے بے حد نقصان دہ ہے کیونکہ یہ طریق اس صورت میں غیر فطری فعل ہو جاتا ہے فطری جماعت ان وقت مکمل ہوتا ہے جب کہ انزال ہوتا ہے اور انزال کا اندام نہانی کے اندر ہونا ضروری ہے۔

انزال باہر ہونے سے ایک تو فعل غیر فطری ہو جاتا ہے۔ دوسرے منی پورے طود پر خارج نہیں ہوتی۔ اور اگرچہ زیادہ مشتق کرنے سے منی کو خارج ہونے سے قطعی طود پر روک بھی لیا جاسکتا ہے لیکن اس طرح کا عمل مرد اور عورت دونوں کے لئے مضر ہے۔

مرد کے لئے اس طرح کہ اندام نہانی سے باہر انزال ہونے پر منی کا کچھ حصہ اندر رہ جاتا ہے جس سے بہت جلد سوزاک ہونے کا خطرہ ہے۔ کیونکہ اس عمل کی کثرت سے آندہ ناسل میں ایک قسم کی خارش اور کھجلی سی پیدا ہو جاتی ہے جس کو سوزاک کی مکمل نشانی کہنا چاہئے۔ اس خارش اور استسکاء عمل سے وہ منی جو اندر باقی رہ جاتی ہے پیپ کی صورت میں تبدیل ہو کر پیشاب کے ساتھ باہر نکلنا شروع ہو جاتی ہے۔

عورت کے لئے اس طرح یہ فعل مضرب ہے کہ جمارع کے وقت جب اندام نہانی، انزال ہوتا ہے تو منی کے اجزاء اس میں جذب ہو کر باطنی رطوبتوں کی طرح عورت کی جنسی صحت کے لئے مفید ہوتے ہیں۔ لیکن باہر انزال ہونے کی صورت میں اندام نہانی ان اجزاء کو جذب کرنے سے محروم رہ جاتی ہے جس سے عورت کی صحت پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔

اس مسئلہ میں لیڈی ڈاکٹر میری سٹوڈنٹ نے لکھا ہے کہ:-

"ایسے جمارع میں عورت کو حقیقی لذت حاصل نہیں ہوتی۔ ایسی عورت کی وہی حالت ہوتی ہے جو جلدی سزلی ہونے والے خاوند کی بیوی کی جوتی ہے۔ اس قسم کے نامکمل جمارع سے علاوہ اس کے کہ عورت بعض مہلک بیماریوں میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ اسے اپنے خاوند سے نفرت ہو جاتی ہے۔"

بعض عورتیں صرف اس وقت حاملہ ہوتی ہیں جب کہ مرد کا عضو کا انکسار ہو کر رحم کے منہ تک پہنچ جائے۔ یہ یقینی بات ہے کہ جب مرد کا عضو رحم تک پہنچ جائے تو عموماً حمل ٹھہر جاتا ہے۔ اس لئے میاں بیوی کو جمارع کے وقت اپنے جسموں کو ایسی حالت میں رکھنا چاہئے کہ مرد کا عضو عورت کے رحم تک نہ جانے پائے۔

منی کو روک لینا

جمارع کے وقت جب کہ منی کے خارج ہونے کا وقت ہو تو آندہ ناسل کو باہر نکالنا ضروری نہیں بلکہ خستیں کی درمیان جگہ کو انگلی سے زور سے باہر سے دباؤ رکھنے سے منی نہیں خارج ہونے سے رک جاتی ہے اور پیشاب کی نالی کے ذریعہ اوپر چڑھ کر مثانہ میں جا گرتی ہے۔ کیونکہ پیشاب کی نالی میں منی کی نالی اگر ختم ہو جاتی ہے۔ پیشاب کی نالی سے منی جب آگے گزرنے نہ پائے گی تو لازمی طور پر مثانہ میں ہی جا کر گرے گی۔ اور پھر جمارع کے بعد جب پیشاب کیا جائے گا تو وہ منی پیشاب کے ساتھ مثانہ سے باہر نکل جائے گی۔

اس طریقہ کا زیادہ استعمال مضرب کیونکہ اس سے مثانہ پر بہت برا اثر پڑتا ہے لیکن اس میں کلام نہیں کہ یہ طریقہ نافع عمل ضرور ہے مگر منی کے اس طرح پیشاب کے ساتھ آنے کو مرض جریان کہتے ہیں جو بھائے خود ایک خطرناک



فرنگیوں کے علاوہ بہت سی جہنگل بیماریوں کا پیش خیمہ ہے۔

ریڈیم

ریڈیم ایک ایسی دھات ہے جس میں سے روشنی کی سخت شعاعیں باہر نکلتی رہتی ہیں۔ اگر اس دھات کو مرد کے فوطوں کی گولیوں یا عورت کے انڈا پیدا کرنے والی گولیوں کے قریب ایک خاص وقت تک رکھا جائے تو وہ ناقابلِ حمل ہو جاتے ہیں۔ یورپ کے بڑے بڑے ہسپتالوں میں ریڈیم استعمال ہوتا ہے یہ بہت تھکی اور قیمتی دھات ہے۔

ایکس ریز

ایکس ریز کی شعاعوں سے بھی یہی کام لیا جاسکتا ہے۔ اگر ان شعاعوں کو مرد کے فوطوں کی گولیوں یا عورت کی انڈا پیدا کرنے والی گولیوں پر ایک خاص وقت تک ٹکالا جائے تو وہ دونوں ناقابلِ حمل ہو جاتے ہیں۔ غیر متلاطم فتنہ سے شعاعیں ڈانے پر نامرد ہونے کا خطرہ ہے۔ بلکہ عورت کی انڈوں والی گولیوں کے زائل ہونے پر اس میں مردانہ صفات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اسی لئے یورپ میں ایسی ملک تحقیقات کی جارہی ہے کہ ان شعاعوں کو ڈالنے کا تشکیک اندازہ معلوم کیا جائے تا مرد یا عورت پر کبھی قسم کا مضر اثر نہ پڑے۔

عموماً نائیل مہینہ پیدا ہو جاتا ہے۔

مضرات حمل

- ۱۔ حاملہ کو ذیل کی باتیں منع ہیں کیونکہ اس سے بچہ کمزور ہو جاتا ہے۔
- ۲۔ حد سے زیادہ فکری رنج و غم کرنا مضر ہے۔
- ۳۔ جماع خصوصاً اور بے وقت سونا اور عاتنا مضر ہے۔
- ۴۔ برت یا روزہ رکنا پیدل چلنا سیدھا لیٹنا اور محنت طلب کام کرنا مضر ہے۔
- ۵۔ خوف ناک حیوانات یا بد صورت انسانوں کی نصا و بردھکنا مضر ہے۔
- ۶۔ تھے کرنا اور گھوڑے وغیرہ پر سواری کرنا یا تیزی سے حرکت کرنا مضر ہے۔
- ۷۔ دیرینہ غم اور گرم چیزیں کھانا مضر ہیں۔
- ۸۔ تھے لانے والی چیزیں کھانا اور سخت تمبر پر سونا اور زیادہ کھاری کپڑے پہننا مضر ہے۔
- ۹۔ کچھ پھل کھانا اور میٹیکے کپڑے پہننا مضر ہے (۹) پیشاب کم کرنا مضر ہے۔ فوراً علاج کریں۔
- ۱۰۔ حاملہ کو سخت کلام کرنے سے باز رہنا چاہیے۔
- ۱۱۔ ماحول میں عیاں شانہ خیالات نہ لائیں۔ بے ہودہ گناہیں نہ پڑھائیں۔
- ۱۲۔ زیادہ بیٹھے اور کھاتے سے پرہیز کریں۔
- ۱۳۔ کشتہ جات ہرگز استعمال نہ کریں۔

دورانِ حمل عام طور پر مستورات کی حالتِ پموری

پہلا مہینہ علاماتِ حمل عورت میں زیادہ نمایاں نہیں ہوتی پھر کچھ ایسے آپ کو محسوس ہر دو کرتی ہے۔
دوسرا مہینہ بھی مثلاً تاتے ہو جانا منہ سے کھوک گزرا رال بننا بندش حص۔ پستانوں میں سفید یا پی سا پیدا ہونا۔
تیسرا مہینہ طبیعت کی کستنی مزاج کی تبدیلی۔ کم کا بڑھنا۔
حمل کا یقین ممکن علامات۔
چوتھا مہینہ مختلف چیزیں کھانے کو دل چاہے دل میں مختلف خواہشات کا ہونا۔ ہر مطالعہ اور خواہشات کا پورا ہونا ضروری ہے اس مہینے میں رال منلی اور نے بند ہو جاتی ہے۔ پانچواں مہینہ۔
حرکت کرنا معلوم ہوتا ہے۔
چھٹا مہینہ۔ حاملہ کا پیٹ بڑھ جاتا ہے، رز بچہ کی حرکت نمایاں ہو جاتی ہے۔
ساتواں مہینہ۔ حاملہ سخت ہو جاتی ہے لیٹتی رہتی اور چلتا پھرنالینہ نہیں کرتی طبیعت میں طرح طرح کی تبدیلیاں آتی ہیں۔
تواں مہینہ۔ آرزو دل میں اولاد کی بڑھ جاتی ہے۔ زیادہ کام سے گھبراتی ہے۔ اس ماہ کے آخر یا دوسو کے آغاز میں اندامِ تنہائی سے مفرخی مائل پانی نکلتا ہے۔ روزہ شروع ہو جاتی ہے اور بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔
دسویں مہینہ۔ دروزہ شروع ہو جاتی ہے جو بچہ ہونے کے آثار ہیں

- ۱۴۔ اونڈھا یعنی لٹا نہ سوس ورنہ بچ مرگی والا یا دیوانہ پیدا ہوگا۔
- ۱۸۔ زیادہ نہ سوس ورنہ تجھے بے خوف ہوگا۔
- ۱۶۔ حاملہ نہ زیادہ چیزیں نہ کھائے ورنہ شاید بچ کوڑھا پیدا ہوگا۔
- ۱۷۔ نگین چیزیں کھانے سے بچہ امراض میں مبتلا ہوگا۔
- ۱۸۔ عورت نہ چاہیے کہ وہ آہستہ آہستہ اُٹھنے بیٹھے ورنہ حاملہ کے سرکھٹے اور گرنے سے کڑا بچہ پیدا ہوگا۔
- ۱۹۔ خراب غذا اُس کھانے سے بچے کے پیٹ پر پھنسیاں نکلیں گی۔
- ۲۰۔ سرکار کا تکرر سے نہ کھاؤں ورنہ حمل ساقط ہو جائے گا۔
- ۲۱۔ تنگ و تاریک گلی اور مکان میں نہ رہیں۔

حاملہ کو کیا کرنا چاہیے

- ۱۔ ہر وقت مطمئن اور بے فکر رہے۔
- ۲۔ مقررہ وقت پر سوتے اور صبح اسی احوال سے اُٹھو اور توی غذا کھائے یا بائیس کروٹ لیٹے اور سوتے نہایت لمبی ورزش کرے زیادہ سوئے (۳) تو بصورت کشتہ زائد و عورتوں کے پاس رہے ہے نیز خوبصورت تصویریں دیکھے دل میں اچھی صورتوں کا تصور کرے۔
- ۴۔ معتدل اور سرد چیزیں کھائے اور زیادہ گرم چیزوں سے پرہیز کرے۔
- ۵۔ نرم لستر پر سوتے۔ فرش یا زمین پر نہ سوئے بلکہ اور صاف کپڑے پہنے۔
- ۶۔ سیب انجور وغیرہ عمدہ پھل کھائے۔
- ۷۔ اپنے شوہر سے پیار و محبت کی باتیں کرے اور ناراض نہ ہو۔

- ۸۔ عمدہ اور ندرسی کتابیں پڑھے۔
 - ۹۔ کثرت کے ساتھ مٹھائی یا نگین چیزیں نہ کھائے۔
 - ۱۰۔ کھلے اور صاف ہوا دار مکان میں رہے۔ تیز دھاباغ میں سر کرے۔
 - ۱۱۔ حاملہ بے چھڑا آٹا کھائے۔ سیدھی چلی۔
 - ۱۲۔ حاملہ امبدالی چار ماہ میں ملکی ورزش کرے۔
 - ۱۳۔ پچھلے چار ماہ میں عمدہ کتابیں پڑھے۔ خیالات نیک رکھے۔
 - ۱۴۔ مکھن، شہید و دودھ مہری کھانڈ ملٹی، چاول آٹو، پانی انجور، لیسر کویر بادام وغیرہ کھائے۔
 - ۱۵۔ اگر پیٹ تن جائے تو اس پر بادام روغن کی مالش کرے۔
 - ۱۶۔ وضع حمل طبی طور پر۔ ۲۸ دن کے بعد ہونا چاہیے۔ کمی بیشی بھی ہو جاتی ہے مگر یہ صرف حساب کی غلطی ہوتی ہے۔
- جنین کی پرورش** جن جن حمل کے زمانے میں ایک غلاف کے اندر رہتا ہے اور وہ بانی سے لبریز ہوتا ہے اور اس غلاف سے حاملہ یا بچہ کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ جن جن جسم کے اندر حرکت کرتا ہے اور اوپر نیچے ہوتا رہتا ہے مگر بانی اور غلاف کی وجہ سے ہر قسم کے نقصان یعنی زکڑ وغیرہ تیز ہونے سے محفوظ رہتا ہے اور آنول اور نال کے ذریعہ سے اس کی پرورش ہوتی یعنی اسے غذا پہنچتی ہے آنول کی شکل صفی ہوئی ہے
- جنین کی صورتیں**
- بچہ ولادت سے پہلے رحم کے اندر اس صورت میں ہوتا ہے کہ اس

صورت خمد ہے دوسری صورت میں کسی قدر عطرہ ہے کونیکہ اس صورت میں زچہ اور بچہ دونوں کو تکلیف ہوتی ہے لیکن زیادہ بچوں کی ولادت پہلی ہی شکل میں ہوتی ہے۔

تیسری صورت نہایت خطرناک ہے کیونکہ اس میں بچہ و بچہ دونوں کی جان کا خطرہ ہے اس لئے وضع حمل کرنے والی دایہ کا ہتیار ہونا نہایت ضروری ہے کیونکہ وہ ولادت سے قبل بچے کا پاؤں اور پر اور سر نیچے کر سکتی ہے۔

علامات ولادت

حاملہ کا بدن بوجھل ہو جائے رحم نیچے جھک آئے کمر پی کندھے اور پیٹروں میں بار بار درد پھٹے آنکھیں کھل کر معلوم ہوں۔ اندام نہانی سے پانی جاری ہو جائے حاملہ کو پہلو اور پسلیوں کے جوڑے پھٹتے معلوم ہوں۔

انول اور نال

آنول نرم اور نازک اور نفوذ ہوتی ہے۔ اس کا وزن آدھ راؤ طول ۱۸-۱۶ انچ ہوتا ہے۔ آنول کیا ہے۔ رحم کی اندرونی چھلی پر خون کی رگوں کا ایک گچھا حمل کے دوسرے ماہ پیدا ہو جاتا ہے اور آنول سے خون کی تین پھیلا رگیں بچہ اور جنین کی ناف سے گزر کر اس کے جسم میں داخل ہوتی ہیں پس یہی خون کی رگیں نال ہیں۔

ان رگیں رگوں میں سے ایک موٹی رگ کے ذریعے عورت کا خالص خون جنین میں جا کر کسی پرورش کا باعث بنتا ہے اور ارد گرد کی باریک رگوں کا یہ کام ہے کہ ان کے ذریعے جنین کا خراب خون اگر غلاف کے خون میں ملتا ہے اور اسے صاف کرتا ہے اگر عرض بچہ کی پرورش آنول

اور نال سے ہوتی ہے۔ پس خدا خواستہ یہ یا بھی سلسلہ ٹوٹ جائے تو بچہ جنین کی پرورش ناممکن ہے اور بچہ کا شاخ ہو جانا یقینی ہے۔

ولادت کے وقت غلاف پھٹ جاتا ہے اور پھر آنول کے ساتھ باہر نکل جاتا ہے۔

سمرکب ہلے نہیں نکلتا

اگر یہ بیٹ کے اندر قہقہے تو ایسی صورت میں ہیلہ اس کے ہاتھ پاؤں نکال کر دیتے ہیں۔

اگر حاملہ پانچ چھ مہینے منفرکے تو ایسی صورت میں بچہ کا سر ہلاتا۔ اگر نال از وقت بخیر چھ مہینے بعد بھی واضح حال ہو جائے تب بھی بچہ الٹا پیدا ہوتا ہے حاملہ کے ہمار ہو جانے سے بھی یہی امر ہوتا ہے اگر دوزخ ہوتے وقت پانی کا اخراج شروع ہو جائے تو سینے کو نہیں نکلتا۔ بلکہ ہاتھ بائیں نکلتے ہیں۔ اگر نیچے جسم میں ایک سے زیادہ ہوں تو پہلے ایک کا سر اور دوسرے کا پاؤں نکلتا ہے۔

علامات استسقاء حمل

قریب پستان کا مسکہ حاملہ در در کہ خون جاری ہو جانا۔ پستانوں سے خون نہنا۔ ایام ماہواری کا جاری ہو جانا۔

بچے کا پیٹ میں مرجانا

حاملہ کے پستانوں کا ڈھیلا اور نرم ہو جانا بچہ کا پیٹ میں حرکت نہ کرنا اس کے پیٹ میں مرجانے کی علامات ہیں پس اس کے نکالنے کی جلد

گوشش کی جائے بیٹ کا سن ہو جائے بچہ جانا۔ سخت درد ہونا۔ اندام نہانی سے پانی کا اخراج۔ آنکھوں کا بیٹھکانا۔ بچے کے شکم میں وجائے کی علامات ہیں۔ ایسی حالت میں حاملہ کا بیٹ سر دھو جانا ہے۔

اصلی درد

بچہ پیدا ہوتے وقت کے درد کی علامات اور شناخت حسب ذیل ہے۔
درد زہ کا ذب بھی ہوتا ہے۔ یہ بیگانہ ہوتا ہے اور درجہ بدرجہ بڑھتا ہے اس کے خلاف صادق یعنی حقیقی درد زہ آہستہ آہستہ شروع ہو کر تیزی سے اور زہ مکر ہوتا ہے۔

تدبیر

پس جب حاملہ کو اصلی درد زہ لاحق ہو تو فوراً لگدیرے اور صاف بستر پر لٹا دیں اور پھر تیار دایہ کو لٹائیں۔
دایہ کا وضو ہے کہ وہ نہایت احتیاط سے اپنے فرائض پورے کرے تاکہ حاملہ کو کم تکلیف ہو اور جتنا جانتا ہے سہولت سے پیدا ہو سکے۔

دایہ کے فرائض

زچہ خانہ کا کمرہ روشن اور ہوادار ہونا چاہیے۔ سرد موسم ہو تو حسب ضرورت گرم ہوا اور زچہ کو سرد ہوا سے بچائیں زچہ خانہ پر گز مروط نہ ہونا چاہیے۔ اس کمرہ میں ضروری سامان کے سوا اور کچھ نہ ہونا چاہیے۔ اور اس میں شور و غل بالکل نہ ہونا چاہیے وہاں جس قدر آدمی کم ہوں اچھا ہے تاکہ حاملہ کا دماغ پریشان نہ ہو۔
زچہ خانہ میں دو پلٹ ایک تخت دو کرسیاں ایک الماری کافی ہے زمین پر فرش نہ ہونا چاہیے۔ نرم گدہ بھی ضروری ہے۔

صاف سے صاف کی مٹی پرانی روٹی بھی کافی مقدار میں ہونی چاہیے ایک تیز چاقو شہد روغن بادام کسٹر ایل زیتون۔ کھل کی چار شیاں چھ رو مال آنول بوجھ کر گنے کے لئے سفوف۔ دم بخون۔ قلاتین کے ایک ایک گٹے کے لئے دو کھڑے یا دینی تولے۔

تلی کا تیل: دو اونگوٹھیاں ٹوٹے اچھی گرم پانی بھی مہیا کریں، دایہ کو لازم ہے کہ وضع حمل گرانے سے پہلے دونوں ہاتھ صاف سے خوب دھو لے۔ اگر ناخن بڑھے ہوئے ہوں تو انہیں تراش لینا چاہیے جب بچہ نپٹتی طور پر بچہ کسی تکلیف کے پیدا ہوتا ہے۔ تو حلدی کرتا اور بچے کو کھینچنا فصول ہے۔ ایسی حالت میں اشتہار کرنا ضروری ہے۔ چلے کہ بچہ با صافی تمام خود باہر نکل آئے۔ خواہ مخواہ زور لگانا فصول ہے بلکہ اس میں بچے کی جان کا خطرہ ہے۔

وضع حمل کے وقت یعنی درد آٹھتے وقت حاملہ کا بیٹ ملتا ہوا ہے اس لئے اس سے پہلے کر ناچا بیٹے۔ حاملہ دایہاں اکثر یہ حرکت کرتی دیکھی گئی ہیں۔ اسی طرح سے حاملہ دایہاں اندام نہانی میں روغن زیتون کی مالش کیا کرتی ہیں لیکن یہ حمل خطہ سے حالی نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے تسہیل ولادت کی بجائے اکثر اوقات خشکی اور تنگی بڑھ جاتی ہے۔ دایہ کی ذمہ داری بہت وسیع ہے۔ اس کی عقلندی یا جاہالت سے زچہ اور بچے کی صحت و زندگی کا تعلق ہے پس اسے اپنا فرض نہایت موشگافی سے ادا کرنا چاہیے۔ یہ سچ ہے کہ بعض دایہاں زچہ سے بھی زیادہ حلیہ یا زہنی ہیں پس ان کا یہ عمل خطرہ کا پیش خیمہ ہے۔

جب بچہ شترگاہ کے منہ پر آجائے اور وہ کھنکھانے لگے تو منہ بند کر کے اخراج کے لئے زور کرنا بہت مفید ہے حاملہ کو چاہئے کہ اول ہمسہ آہستہ اور پھر تدریج زیادہ زور لگائے۔

جب بچے کا سر نفاذ آجائے تو دایرہ باندھنے کی کوشش کرے۔ اور بچہ کی تنہائی و تسکین بھی کرے جب بچے کا سر باہر نکل آئے۔ تب دایرہ اس کی گردن پر لٹکا کر رکھ دو پھر اس پر تول تولیٹی مٹی نہیں ہے اگر تلیٹی مٹی نہ ہو تو ہمسہ سے چھین کر اس کو سر کے اوپر گردن پر آنول کے سین چار لپیٹ ہوں تو بہایت احتیاط کے ساتھ ایک پیچ بچے کی ناف کی طرف اور بچہ کی ناف کی طرف دوسرے کو لگائیں بعد ازاں دونوں ہندوں کے درمیان نیز چاقو سے کاٹ کر بچے کی گردن سے غچی و کریں اگر یہ نڈا پیر فوراً آجائے گی تو بچے کا دم گھٹ جائے گا خطرہ ہے نال کے ٹوٹ جانے سے بھی بچے کی جان کا خطرہ ہو سکتا ہے۔

جب بچہ باہر نکل آئے تو وہ ہمسہ سے ہاتھوں پر لٹکیں اور اسکے قریب دھبہ باندھ جائیں بچہ میراؤ اور شکردے لگے اگر بچہ تر دے تو سر دوسم میں اس پر گڑائی کے چھینٹے یا اسے پکھا چھلیں اور اگر گرم پانی یا پیچھا موش رہے تو حسب موقعہ موسم کے مطابق گرم یا سرد پانی میں چھلائیں غرضیکہ سردی تدریج کریں بچے کے رونے کے بعد نال کا نفاذ چاہئے اس کا طریقہ یہ ہے کہ بچے کی ناف سے تین چار انگلیں کے فاصلہ پر نال میں مضبوط ڈور سے باندھ لیں اس کے بعد ایک انگلی کے فاصلہ پر دوسرا بند صورت کی ناف میں باندھیں تاکہ وہ رحم سے نکلنے تک علیحدہ رہے اکثر عورتیں بعد ولادت نال حید خارج کر دیتی ہیں لیکن حاملہ

وضع حمل کی صورتیں تدریس

بہاں صورت اس کی صورتیں ہیں اول یہ کہ در ذہ کے شروع ہونے ہی جسم کا منہ کھلنا شروع ہو جاتا ہے اور در کی زیادتی کے ساتھ ہی منہ زیادہ کھل جاتا ہے حتیٰ کہ جوہ بندہ انگلی کھل جائیکے بعد پانی سے برخلاف جس کے اندر بچہ ہوتا ہے۔ رحم کے منہ کے قریب آ جاتا ہے اور دویار اٹھنے سے زور کھا کر کھینچتا ہے جس سے پانی نکلنا شروع ہو جاتا ہے اور جب بچے کا سر رحم کے اوپر آگیا ہے تب پانی کا اخراج بند ہو جاتا ہے۔ دوسری صورت زچہ کو یا میں کروٹ لٹائیں اور پھر اس کے گھٹنوں کو ملا کر پیٹ کی طرف کریں مگر گھٹنوں کے پیچ ایک نیچہ رکھیں اگر وضع حمل ولادت کیرویالی دوا میں بعد وضع حمل کوئی آدھ گھنٹہ آنول عام طور پر بخود نکل آ یا کرتی ہے۔ پس جسم میں ہاتھ ڈالنا نہیں چاہئے۔ زچہ کو آرام آنا اور سونف کا پانی دینا مفید ہے اگر اس کے باوجود رحم نہ کھلے تو کوئی مناسب دوا دیں۔

دوسری صورت میں گرم چیزیں نہیں دینی چاہئیں بلکہ مصلحت چیزیں دیں۔ دایرہ کو خوب ہتھیار رہنا چاہئے۔ کیونکہ یہ ناکہ وقت ہوتا ہے۔ اس وقت آسیندگی دھونی دیں اور کھل سہلشت اور سر ہوں پر گرم تیل کی مالش کریں جب بچہ کا سر رحم کے منہ کے قریب آجائے تب زچہ کو خراج کے لئے زور لگانے کی تاکید کریں۔ لیکن اس کے باوجود ولادت میں تاخیر ہو تو حاملہ کو زور لگانے سے ہاں ولادت قریب ہو تو حاملہ زور لگائے۔

دائیاں نال ہاتھ سے نکالنے کی جدوجہد کرتی ہیں۔ مگر یہ عمل خطرے سے خالی نہیں ہے پس اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ تھوڑے نال کے اچھی طرح سے دیوارِ رحم سے جڑا نہونے کی وجہ سے کوئی ٹکڑا رہ جاتا ہے پس وہاں زخم ہو جانے کی وجہ سے خون جاری ہو جاتا ہے پس اگر خون سخت اُسے ٹوکنا اس میں زحیم کی جان کا خطہ ہے۔

آنول عام طور پر نصف گھنٹہ میں نکل آیا کرتی ہے۔ اگر زیادہ دیر لگے تو دوبارہ چھپ جائے گی یا بالکل ہاتھ زبردستی ہٹا کر نکال دیا جائے اور سرخ ہو جاتی ہے تاکہ آنول پوری طرح باہر آجائے۔ آنول نکل آنے کے بعد بھی کچھ دیر تک رحم کو اوپر سے دبانے میں اس سے فائدہ ہوگا کہ نائیدینجن اور جھپٹے باہر نکل آئیں گے اور رحم بالکل صاف ہو جائے گا۔ آنول نکالنے کا کام طریقہ یہی ہے کہ ناف پر وہاں ہاتھ رکھ کر دباؤں اور یا بالکل ہاتھ کر کے ریٹھ کو دونوں ہاتھوں سے گھوم دین یا پاؤں کی اٹھاری سے لے کر سر تک دباؤں ساتھ کی کیفیت یا جھپٹ کر کاٹھواں دیں۔ شرمگاہ میں دینا آنول کا جلدی نکالتا ہے۔ پھیلائی آنول کچھ چھوٹی ٹالاجی سو نہ باؤڑ رنگ سیاہ زیرہ کا خوشنماہ دیکھنا ہی مفید ہے۔

میں بھر کر اندامِ تنہائی میں رکھیں۔ کسی مناسب چوڑا ناندے سے اندام
نہائی کا دھوڑا نانا مناسب ہے۔

نسخہ: بنا کر موصوفہ طور پر یا کھل کر توڑ کر پیو۔ اس کو کھڑا کر کے سیرانی
میں ڈال کر پھوس دیں پس جب نصف رہ جائے تو اس میں ایک

چھٹا تک قتل کا تیل ملا دیں اور اس سے اندام نہانی کو دھوئیں اس سے بھی تندرست ہو جائے گا۔ اس کے بعد بیٹ برگ کی رڑھ کرنا تھیں۔ اور زچہ کو آرام سے لٹا دیں اس سے اسکو تندرست بھی عمرو علامت ہے بچے کے منہ کو پانی سے خوب صاف کر دیں۔ انگلی کے ساتھ تاکہ اس کا حلق اور منہ صاف ہو جائے۔

نوام (حور نے) نیکی

اگر رحم میں ایک سے زیادہ بچے ہوں تو دوبارہ کوہیت زیادہ احتیاط اور پوشیدہ کاری کی ضرورت ہے پہلے بچے کی ولادت کے بعد رحم اور سیٹ بڑھا کر معلوم ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ رحم کے اندر دوسرا بچہ موجود ہے۔

اگر پہلے بچے کی ولادت کے پندرہ منٹ کے بعد دوسرا بچہ پیدا نہ ہو تو یہ خطرہ کی علامت ہے۔ پس اگر ایسی حالت پیش آئے تو نہایت جوشیاذاً اس سے امداد لی جی چاہئے۔

پرستش کنترول یا مانعات حمل

اگرچہ بڑھ کر مظلوم و مظلوم کی روک تھام کرنے کا فعل قدرت کے احکام کی خلاف ورزی ہے اور انسانی نسل کے سلسلہ کی قائمی کے لئے قرار حمل کا سلسلہ ایک ضروری اور لازمی امر ہے۔ پھر بھی بعض حالتوں میں اکثر اصحاب کے گھر لازمی اور بجزرت اولاد ہو جاتی ہے۔ اور وہ اس حالت میں مزید اولاد کے خواہش مند نہیں ہوتے تو اسے اصحاب کے لئے ذیل کی ہدایات پر عمل کرنا فائدہ مند

ہو سکتا ہے۔ حین آنے سے چار دن پہلے اور حین آنے کے دس دن بعد تک مباشرت سے پرہیز کیا جائے۔
 ۲۔ قبل از فعل عفو پر جنسی کلمات نہ لگایا جائے۔
 ۳۔ عورت پر در ایک ٹونگ کھائے۔
 ۴۔ بعد از فعل عورت فوراً پیشاب کی حاجت رفع کرے۔
 ۵۔ فریج لیدر کا استعمال بھی رکاوٹ حمل کے لئے مفید ہے۔
 نوٹ: اگر حمل قرار پا جائے تو اسے گرانے کی کوشش نہ کرنا خلاف قدرت از خلاف قانون ہے اس موضوع پر بیماری کتاب پر مشتمل کتاب کا مطالعہ کریں آج بھی دور ویڈیو کا مہی آرڈر کر کے کچھ فضا بہتر یعنی برفی کنٹرول منگوائیں پتہ :- جمید بک ڈپو۔ نوکھا بازار۔ لاہور

اصول حفظانِ صحت

جو شخص حفظاً تقویٰ یعنی حفظانِ صحت کے اصولوں پر عمل کرتا ہے وہ نہ صرف جسم کی بیماریوں سے ہی محفوظ رہتا ہے۔ بلکہ عمر بھی طویل پاتا ہے۔ پس ہم ذیل میں بعض اصول تحریر کرتے ہیں۔ اگر ناظرین نے ان اصولوں پر عمل کیا۔ تو یقیناً انہیں مذکورہ فوائد حاصل ہوں گے:

ہوا۔ انسان کی صحت بیکترہ مدہ رہنے کے لئے ہوا نہایت ضروری شے ہے۔ انسان کیا بلکہ ہر حیوان اور نباتات کو اسکی اشہ ضرورت ہے۔ صاف ہوائے بود و باغش کے جان یا کام کرنے کے دفتر اور کارخانے ہوا دار ہونے چاہئے۔ آدمی کو ایک مہوانہ سے نو دم ہوا ہونا چاہئے۔ کمرہ میں کافی کھڑکیاں اور دروازے ہوں تاکہ ہوا کی آمد و رفت کے تلف نہ ہو سکے اور اس میں کافی روشنی اس کے غسل خانے اور باخانے علیحدہ ہونے چاہئے۔ مکان بند اور تاریک گلیوں میں بول بلیکھی اور سجاد اور کچلے ہونا چاہئے۔ درندہ رہنے والوں کی صحت و قدرت نہیں رہے گی۔ کمزور اور طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہو جائیں گے۔ دیہات کے باشندے سفریوں سے اسی واسطے مضبوط باز دست اور طول عمر ہوتے ہیں کہ ان کو کھلی ہوا ملتی ہے اور شہر والے اس سے بالعموم محروم رہتے ہیں۔ بہر حال انسان کو ہوا کی اشہ ضرورت رہتی ہے۔ ایک آدمی کے واسطے ۱۰۰ فٹ مربع زمین کی ضرورت ہے۔ کھڑکیوں اور روشنیوں کی بھی ضرورت ہے۔ مکان خشک جائے ہو چکا ہے۔ نئی بیماری کا گھر ہے۔

کھلے میدان میں سیر کرنا مناسب ہے کیونکہ وہاں تازہ تازہ ہوا ملے تلفات آتی ہے۔

پانی یہ ہوا سے دوسرے درجہ پر ہے آدمی کو صاف پانی پینا چاہئے۔ گھاس کے پانی سے نلکے کا پانی بہتر ہے۔ کیونکہ کثافت سے خالی ہوتا ہے۔ غسل نہ کرنا بھی صحت افزا ہے۔ گرم موسم میں تازہ مغلل گرم پانی سے حسب برداشت نہانا چاہئے۔ بل کے نانہ پانی سے نہانا

زیادہ بہتر ہے۔ زیادہ پانی بلیا صحت کو نقصان پہنچاتا ہے۔ کھانا کھانے کے کوئی آدھ گھنٹہ کے بعد پانی پینا چاہیے۔ درمیان میں پانی پینا مضر صحت ہے یعنی بدتر ہے کرتا ہے۔

نڈا: انسان کے بعض دانت نوک دار بعض گول اور بعض چوڑے اور چپٹے ہیں۔ اس سے ثابت ہے کہ اسکی خوراک مخلوط ہے۔

ڈاکٹر گول اور چکبوں کا بھی یہی فیصلہ ہے۔ کہ گوشت اور سبزی دونوں ہی انسانوں کی غذا کا جزو ہیں۔ شکر بھی لازمی جزو ہے اگر انسان سبزی کھائے تو مرض گوشت خورہ پیدا ہو جائیگا اگر گوشت نہ کھائے تو اس کی قوت باہ کم ہو جائے گی۔ جو لوگ گوشت نہیں کھاتے انہیں دودھ بھی ممکن اور نازہ بھیلوں کا استعمال کرنا چاہیے۔ غذا اس وقت پرکھا نہیں جب بھوک نکلے اور ذرا سی بھوک باقی رہنے پر کھانا ترک کر دیں۔ اس سے صحت درست رہے گی۔

زیادہ کھانے سے پرہیز کریں۔ اگر گرم کھانے کے ساتھ سرد پانی پیالیئے تو دانتوں کو نقصان دیتا ہے۔ زیادہ محنت کرنا یا لوں کو زیادہ خوراک کھانی چاہیے۔ اچار اور ترشی ہر ایک مضر صحت میں۔ خصوصاً تو باہ کو بڑھانے سے معدہ اور دل کی قوت بڑھتی ہے اس کے خلاف ویکران اعضا بڑا اثر ڈالتے ہیں۔

ہم مصالحہ میں مدد دیتے ہیں مگر اس کی کثرت نقصان دہ ہے مستی، عیاشی، شراب نوشی، فریتم کائنات اور سگریٹ وغیرہ یہ سب چیزیں صحت کو خراب کرتی ہیں۔ چائے بھی مضر ہے۔

بہت ترن اور ثقیل غذا زیادہ مقدار میں کھانا ہے وقت

کھانا چیر کر نہ کھانا بلکہ جلد جلد کل جانا مضر ہے پس عموماً سادہ غذا خوب چیر کر مقررہ وقت پر کھانی چاہیے۔ زیادہ کھانے کو ضعیف کرتا ہے۔ لیکن مناسب ضرور کھانا چاہیے۔ دودھ پینا بھی ضروری ہے لیکن موسم سرما میں گرم اور سردی میں ہلکا ہوتا چاہیے۔ مگر بہت بلکے اور زیادہ بھاری کپڑے مضر صحت ہیں بھیکے کپڑے پینا پیسے میں ہوا میں یا گرم بدن پر سرد پانی ڈالنا یا پتلا نقصان دہ ہے۔ زیادہ گرمی یا زیادہ سردی کے موسم میں بھاری لباس مضر ہے۔

زیادہ دماغی کام صحت کے لئے ضروری ہے مگر سبزی اور سبزی روٹی روٹی بھی اکتھوں کو نقصان دیتی ہے مگر سبزی اور سبزی روٹی مفید ہے۔ قیام صحت کے لئے تنہا پانی غذا امکان نہیں اور شادی ضروری ہے۔ مجبور ہونے سے اکثر بیماریاں پیدا ہوتی ہیں خصوصاً عورتوں کا جو تو دوسروں اور خندان کے حق میں خطرناک ہے کیونکہ زمانہ خطرناک ہے۔

درائی عمر کے اصول

- ۱۔ علی الصبح اٹھو سیرہ زراں یا فوں اور کھلی ہوا میں سیر کرو۔
- ۲۔ شہروں کے تنگ گلی کوچوں اور بچانوں کو ہوا دار بناؤ۔
- ۳۔ غذا سادہ کھاؤ سبزی دودھ کھیں کھلی اور چل استعمال کرو۔
- ۴۔ میاشرت میں اعتدال برقرار رکھو۔
- ۵۔ فکر اور غم سے بچو اور ہمیشہ خوش و خرم رہو ورزش باقاعدہ کرو۔

عقل روزانہ کرو اور بدن کے علاوہ لباس بھی صاف کرو۔
 ۱۰۔ کبھی کبھی نانہ بھر کر کھا کرو۔ بد قسمی کی صورت میں یاد رکھو۔ زیادہ کھانے سے نقصان پہنچتا ہے اور کم کھانے سے فائدہ۔ ناقہ اکثر بیمار لگتی

کا علاج ہے۔
 ۸۔ غذا خوب چبا کر کھانی چاہئے تاکہ خوب ہضم ہو۔ کھانے کے وقت غم و فکر نہ کرنا چاہئے۔ اور نہ کوئی کام بلکہ کام کی طرف متوجہ بھی نہ ہوتا چاہئے۔ کھانا سادہ مگر عمدہ صاف طبعی دارینوں میں پیکنا اور کھانا چاہئے۔

۹۔ دودھ مائیں تازہ پینا چاہئے۔ رکھا ہوا مضر صحت ہے۔

۱۰۔ بھری اور نمائے کا دودھ گھبنس کے دودھ سے اچھا ہے

۱۱۔ کھانا زیادہ گرم نہیں کھانا چاہئے۔

۱۲۔ دانتوں کو صاف رکھنا چاہئے۔

۱۳۔ گرم دودھ پیا جائے گی کہ سرد پانی سے کٹی نہ کرو۔

۱۴۔ اصول حفظان صحت برعکس درج آ کر دو۔

۱۵۔ دودھ پینے کے بعد تین منٹ کھاؤ۔ اسی طرح گوشت اور دودھ کا استعمال اٹھانہ کرنا چاہئے۔

۱۶۔ کھانا کھانے کے بعد نافہ منہ دھو کر نافہ کو نہ پچھ پینا انھوں

کی بیماری کو زیادہ کرتا ہے۔

۱۷۔ کھانا کھانے کے بعد میٹھا کرنا مفید ہے۔

۱۸۔ مونٹے یا ٹھوس دوائے کی روٹی کھانا باریک اور مہرہ کی

روٹی سے اچھا ہے کیونکہ قہار بلکہ باریک آٹے موٹے آٹے سے

قبض نہیں ہوتی۔

۱۹۔ کھانے کے بعد سوچا یا کام شروع کر دینا مضر صحت ہے۔

اس سے پرہیز کریں۔

۲۰۔ رات کو سونے سے آدھ گھنٹہ پہلے تازہ پانی کا آدھا گلاس پی

لینا چاہئے۔ صبح کے وقت نہار منہ آدھا گلاس پی لینے سے

قبض نہیں ہوتی۔ بعد دیوں میں بے شک گرم پانی پی لیں۔

۲۱۔ چائے نہ اب تمباکو سگریٹ وغیرہ سے پرہیز کرنا چاہئے یعنی

بلغی مزاج دوائے کے سامنے چاہے ٹھیک ہے۔ کیونکہ چائے

سے بلغم حل جاتی ہے۔

۲۲۔ مچھلی دودھ گوشت، خرگوزہ، مولی، ازوی رس اور ترنوز کھٹے

تھیں کھانے چاہئیں۔ اس سے پھلپھری وغیرہ امراض کا اندیشہ ہے

۲۳۔ رات کو مولی، کنگڑی یا ترش دہی سے پرہیز کرنا چاہئے۔

۲۴۔ مولی خوردک کو ہضم کر دیتی ہے اس کے بویڑ کھا لینا چاہئے

۲۵۔ مٹی کا تیل حلا کر زیادہ دیر لکھنا یا پڑھنا یا کمرہ بند کر کے

سونامحنت کے لئے نقصان دہ ہے۔

۲۶۔ ہر روز سینہ دیکھنا خصوصاً گھٹیا درجہ میں آنکھوں کی بیماریاں

پر بہت بڑا اثر ڈالتا ہے۔

۲۷۔ اس بیماری کہاوت کو یاد رکھنا چاہئے عورت بے باک کھڑکیوں

جھیلٹ مارٹ سوئیں۔ سداون کیا دوں نہا نے۔ استوج نہا نہ

کھوڑا کھائے۔ مگر یہ روٹی بندھانے۔ ناگہ چکن تیل ملائے۔

حکیم دے گھر کدی نہ جائے۔

سانپ کے کاٹے ہوئے کے علاج کا منتر

عمل کرتے وقت گزیدہ دوزخور گزیدہ درجہ ششم و درجہ گمشود و گزیدہ دل کو جو کہ پاؤں سے ترسک ہو تو ہم تمام کو دور کر دیتا ہے اور ہر ایک قسم کے سانپ اور دہم وغیرہ کو بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے وہ منتر مندرجہ ذیل ہے اس منتر کو سات بار اور سات ہی بار پھونک کر فوراً آرام ہو گا اور کئی قسم کی تکلیف نہ ہوگی۔

دشمن کو شکست دینے کا منسل

اگر مندرجہ ذیل منتر کو مہینہ کے آخری منگل یا پھر کے دن بوقت دوپہر اچھی گھڑی میں پڑھ کر دو۔ اور جس دشمن کو ہار دلانا چاہتے ہو اس کے گھر میں دفن کر دو۔ پھر دشمن تکلیف میں ہو کر پریشان ہو گا جتنی دیر چاہے۔

۲۲۱۴۲	۸	۲۲۱۴۴	۱۱	۲۲۱۸۰	۱۳	۳۲۶۶	۱
۲۲۱۴۹	۱۲	۲۲۱۶۸	۲	۲۲۱۴۳	۵	۲۲۱۴۹	۱۲
۲۲۱۶۹	۳	۲۲۱۶۸	۶	۲۲۱۴۵	۶	۲۲۱۴۲	۶
۲۲۱۴۶	۱۰	۲۲۱۴۱	۵	۲۲۱۴۰	۳	۲۲۱۸۱	۱۵

اپنے محبوب کو راضی کرنا

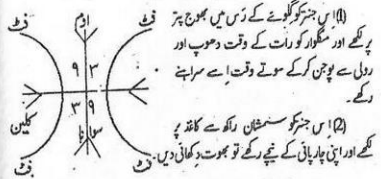
مہینہ کے دن ایک چڑیا کو قاتل کر کے بستر علیک چڑھایا دے ہو پھر اسکو

دعہ کہ دوزخ کرنے کے بعد جو خون کس سے نکلے اس سے مندرجہ ذیل منتر کو جھگو لے اور پھر اس کو لال رنگ کیشم میں باندھے جب اس طرح کر چکو تو بعد ازاں کسی درخت سے اسکو باندھو یا اسکا کرنے سے محبوب جو آپ سے ناراض ہے راضی ہو جائے گا اور ارضی خوشی آپ سے بات چیت کرے گا۔ جتنی دیر ہے۔



دیگر مہینہ کے روز کسی گھار کے گھر جا کر اس سے چاک کی مٹی لاؤ اور پھر اسکی ایک تختی بنا کر دے دیں تر لکھیں اور پھر اسکی تصویر بھی بنائی جائے جس کی آجھ خوشی ہے۔ پھر اس تختی کو آگ میں جلایں اور ۲۱ عدد کالی مرچ لے کر ان میں سے ہر مرچ پر ۲۱ بار قل آخوذ پڑھنا پس پڑھیں اور منتر کے آخر میں یہ کہیں کہ منتر تمام دل چاہاں فلان بن فلان دل سوزاں کہ چشم کرباں کنال تانا بن فلان ملانہ بسند و قرار نیاید۔ یہ پڑھ کر آگ میں ڈالتے جاؤ۔ اور جتنی کو آگ پر کس طرح رکھا جائے کہ محبوب کی طرح و صباں میں رہے اور ان سے آگ جدا نہ ہواں طرح سے محبوب تنہا رہے تابع ہو کر خود بخود حاضر ہو جاوے گا۔

بھوت دکھانی دینے کا جنتر



(۱) اس جنتر کو گھومنے کے دس میں بھون پتر پر لکھے اور منگلوار کو رات کے وقت دھوپ اور روٹی سے پوجن کر کے سوتے وقت اسے سر پہنے رکھے۔

(۲) اس جنتر کو سسٹھیاں رات سے کاغذ پر لکھے اور اپنی چار پائی کے نیچے رکھے تو بھوت دکھانی دیں۔

سر و سدھی جنتر

۳۹	۳۳	۵۲	۳۶
۱۳	۳۶	۵۲	۹۱
۳۳	۱۱	۳۲	۴۵
۵۳	۴۵	۲۲	۳۶

(۱) اس جنتر کو چرکی کلری سے لکھیں تو پکروڑی، چمبی، بس میں ہو۔

(۲) اس جنتر کو بھون پتر پر سفید چندن سے لکھیں اور سدھی پر یوگ کے اٹھ سال اپنے ساتھ جس راجہ کے پاس لے جاوے وہ ضرور بس میں ہو جاوے۔

آدھا شیشی کا جنتر



(۱) اس جنتر کو بروز اتوار کاغذ پر لکھ کر راستے پر باندھے تو ٹھیک ہو۔

(۲) سفید چندن سے کاغذ پر لکھ کر گوگل و عید کی دھوپ دے کر آڑو پر باندھے۔

وشی کرن منتر دیگر

اوم شویت پرن ست پوت داسن اپتی نیم کادیہ کرڈ کو ٹھو ٹھو سواہ۔
ترکیب: یعنی سمیت سلیہ پر سلا کے بھل کو لے ۱۲ اور کرشن پائش کی چھ دشی یا اشنی کو زمین پر پٹا کر دیوے اور نیچے لکھا ہوا منتر پڑھ کر پانی سے سنبھلے۔
اوم نموبہرس بھگونی بہرس شویت داسے خ سواہ۔

دوسرا حصہ کامروپ کا جادو

راجہ وشی کرن منتر

اوم نمواڈیش گرو کا۔ جلا باندھ صول شہر باندھ صول گنی باندھ صول وار بن باندھ صول۔ شہتر پر چٹھ باندھ صول۔ راہ اگر سا ۳۸ چھوڑ گئے وکسین دیشی اصلی جوکوں چندن لالٹ ٹیکو کاڈھی۔
دوسر جن کمالش۔ پور گرو کی گنی میری کویت کورو منتر پٹھور وواچ۔

ترکیب: دھوپ، دپ، نیو دیہ، دہر کے پادونی کا دھیان کرے۔ سنبھلے کے دل سے شروع کر کے اکس روز تک (۱۱) جاہ کرے۔ منتر پڑھ دھو جائے گا۔ بعد میں ننگم۔ چندن۔ گورو جن راکر گائے کے دودھ میں تیک کر راجوں کے سامنے جاوے تو دیکھتے ہی راجہ وشی میں ہو جائے۔

۱	۶۵	۱	۹۲
۷۸	۹	۲	۵۲
۹۷	۲۸	۸۷	۹۱
۶	۲	۳۹	۳۵

(۱) اس جتر کو بھون پتر پر لکھ کر عورت اپنی سالی سے باندھے تو اس کا مرد یا غلام اس کے دوش میں ہوئے نچست کا بات ہے۔

شتر دوشی کرن جتر

۲۷	۱۱	۹	۸۸
۴۳	۳۳	۳۳	۵۶
۲۱	۱۷	۷۱	۳۹
۱۱	۱۸	۸۱	۳۳

اس جتر کا لکھنا بجا دے تو شتر دوش میں ہو۔
(۲) یہ جتر کا لکھ کر بوسے لکھ کر شتر

کے گھر کے سامنے لگا دے۔ اور اس کو سات روز تک پانی دیا رہے تو دشمن میں ش ہو نوٹ بہ اگر کسی وجہ سے دشمن میں ش نہ ہو تو پھر اس کا لکھ کر لاکر جلا دے

استری دوشی کرن جتر

۲۹	۲۷	۸۸	۲۷
۱۱	۵۶	۵۸	۳۳
۳۳	۱۵	۹۳	۱۹
۳۲	۷۲	۶۲	۱۱

اس جتر کو استری کے بیچ میں ماہولی کے خون سے یا چدن سے پھیل کر یا کاف پر لکھ کر عورت کو دکا دے تو وہ اپنے

بیں میں ہو۔

(۲) اس جتر کو کل رنگ کے کاف پر چدن سے لکھے اور حلے سے ترک دے۔ پھر جس عورت کو بیں میں کرنا ہو اس کی سالی میں پن کے ساتھ لگا دے تو بیں میں ہو۔

بچن اسدھی جتر

اس جتر کو بھون پتر پر کھن کے دس سے لکھ کر سونے کے توڑ میں بھرا کر کے لکے

۶۸	۳۷	۸	۸
۸	۹	۲۷	۲۶
۸۷	۲۷	۱	۸
۷	۵	۷۷	۹۳

میں باندھے تو بچن اسدھی پر اپات ہوئے۔
(۱) اس جتر کو کل رنگ کے کپڑے پر دودھ سے لکھے اور اس کا توڑ بنا کر باندھے تو اوشیہ ہی بچن اسدھی پر اپات ہو۔

بدھی پیدا ہونے کا جتر

۷	۷۳	۹	۵۶
۲۲	۹۹	۱۱	۳۷
۲۷	۱۵	۳۳	۳۹

اس جتر کو حل پکس کی چتر دوشی کی رات کو اپنی جھوٹے کو بڈھی بنائے۔
(۱) اس جتر کو گھب کی گھنٹی سے بھون پتر پر لکھ کر ایک پیلے رنگ کے ریشی کپڑے میں رکھ کر توڑ بنالیں۔ اور بست چٹی یا سر سوتی پوجا کے دن دوشی پودک دھوپ دے پھر بچن کرنے کے بعد اپنی داہنی مچھا پر باندھ لیں۔

کھانا زیادہ کھانے کا جتر



اس جتر کو بھون پتر پر کھن کے خون سے لکھ کر چلے کے پیچھے گھڑ دے تو خوب کھائے۔
(۲) اس جتر کو چدن سے بھون پتر پر لکھ کر بھون کرنے سے اپنی قتالی کے بچہ لکے

تجاری بخار دور کرنے کے اُپائے!

(۱) توڑی سی بھانگ گڑش ملا دے اور بخار آنے سے ایک گھڑ پیلے کھالے تو بخار

(۱) تھوڑی سی بکرے کی کھال اور خراسانی اجوائن ملا کر داہنے بازو پر باندھے تو بھار چھوٹ جائے گا
(۲) کال بلی کے دانت کا تھوڑا بنا کر گے میں باندھے اور گنے ایکات جنگل میں گھومتے چلا جائے۔
(۳) گدھے کے دانت اور بکری کی جنگ جسکے نیچے رکھے۔ اُسے جلدی خیزد آجائے۔ یہ ترکیب چھوٹے بچوں کے لئے فائدہ مند ہے۔ خیزد آنے سے بچ کی بے چینی دور ہو جائے گی۔ اور بھار بھی اتر جائے گا۔

اے اسیرِ ناشک شتر اُگھٹے کی گوا کا یا پادے کی انگوٹھی پہنتے ہی
اے اسیر کا ناش ہوتا ہے۔
بچھو، نوارن شتر ایک بچھو کو مار کر دھوئی دینے سے گھر کے سب بچھو
بھاگ جائیں گے

نکسیر شتر (۱) کاغذ میں نو سادہ روکر کر سو گھنٹے کو دیوے تو نکسیر بند ہو جائے گی۔
(۲) اونٹ کے بالوں کی سو گھنٹی بنانے اور دھوپ میں پیڑ کر
سو گھنٹے سے نکسیر بند ہو جائے گی۔

بیابا ہونے کا شتر!

اگر کسی کا بیابا نہ ہوتا ہو تو وہ شگل کے دن چوبیسوں پر آٹا ڈال دیا کرے اور اُسی دن
اپاس رکے تو اس کا جلدی ہی بیابا ہو گا۔ ایسا دروانوں کا حکم ہے۔

رتوند ہی آنے کا شتر جن کو دن کے وقت سب کچھ دکھائی دے اور
رات کو کچھ نہ دکھائی پڑے وہ گنے کی چوڑی دور





کوڑو کے ہاتھ کی بڑی کوڑو کوڑا نہیں کرے اور سیل ماکر آئینوں میں لگا دے تو روگ جاتا رہے گا۔

وشی کرن پان مٹر

ہمے پان ہر تھتے پان۔ پانی پانی شویت کھردانے کر چند موی بسہ پان ہتھ دس
لیسہ سہیلہ سے خیلہ دس لے۔ شری نہ رنگہ دیو تھادی مری پختی پور مٹر ایشور داچ۔

اردھ کپاری کا جتر

۳۸	۸۵	۱	۳۲
۹	۷	۲۶	۵۲
۴۸	۴۹	۸۷	۷۶
۸۹	۹۸	۳۳	۱۱

اس جتر کو روز اتوار سیای سے کاٹھ پر لگے
کر سور کے بننے کی جگہ کاٹھ سے اور دیاں کی دیاں
لاوے تو آدھا شیشی دور ہو

(۱) اس جتر کو گھٹے کلکٹھ میں مڑوے
کاٹھ پر لگے اور پھر کسی بڑے گنے کاٹھ سے اور گچھن بعد اس کو کاٹھ لاندے۔

شتر و مارن جتر

۱۳	۹	۱۲	۴۸
۱۷	۱۱۰	۸۸	۱۱
۱۳	۵۲	۷۸	۳۹
۷۸	۱۰۲	۸۵	۱۷

اس جتر کو کاٹھ پر باقی دانست سے لگھ کر
مرگٹ میں لگا دے۔

(۱) اس جتر کو بڑے گنے کی دھول لاکر
کاٹھ پر لگے۔ اور اُس کے دہنے استھان پر کاٹھ
دے تو مٹر و در شمن کی مرتی ہو۔

(۲) اگر پھر بھی نہ دے رہے تو عمل دیھاؤ ناکا ہی کی بجو ایسی حالت میں شدہ من سے
پیر کرنا شروع کرے۔

جگت وشی کرن مٹر

اس مٹر کا گئے گئے ہے کہ آدمی اس کو سدھ کر کے جس جگہ یا جس راستے سے ہو کر نکل جاوے اُدھر جو جو صورت ضرور اس کو دیکھے وہ اُس کے دُش ہی ہو جاوے یا جس سماجی جا کر بیٹھے اس میں بھی آدمی اُس کی طرف سے ہلے یا بندھے ہونے نہ ٹھکے۔ یہ مٹر بڑا سنگتی دان ہے۔ اس میں فراخی منہ نہیں۔

متر یہ ہے

اوم نمو بھگنے ددورائے نہ سرد جگت وشیم کو دُر و دُش فٹ سواپا۔ یہ متر مابلی ماسا تادان کا نایا ہوا ہے۔ اکالیس دان و دمی پوروک جاپ کرنے سے اس کی سدھی ہوتی

ترکیب۔ ایشان کر کے برگہ کے پیر کی جڑ میں اشونی پنجتر بروز اتوار سے سدھاسن لگا کر تہہ در اس مٹر کا جاپ کرنا شروع کریں۔ سوا لاک بار دمی ضرور شا سنگتی کے ساتھ اس مٹر کو دسدھی کو نہایت ہوئے۔ جس کو دُش میں کرنا ہو۔ اس مٹر کو پورہ کر چوک دے تو وہ در بستر دُش میں ہوئے۔

دیگر وشی کرن مٹر

اوم نمو بھو دن بھاسکرائے جگہو شیم و دویا۔

بھوانی پشچائے کھم پشیتی تیتو و شیم سواپا۔

ترکیب۔ چاک چاک کی مٹی اُن سے کی برک اور دان و دُش اشیا کو لاکر پیلے چو کا لگا دے۔ ایشان وغیرہ سے نہت کر صبح سویرے اور دُش حاین لگا کر بیٹھے اور دُش اس کے ساتھ لگا کر اُدھین تک جاپ کرے ایک ہی سانس میں پورے مٹر کو پڑے۔ اس طرح پورے

بیالیسویں دن یہ مٹر سدھ ہو جاوے گا۔

مرد وشی کرن جستر۔

۳۳	۱۱	۲۱	۱۱	۳۳
۹	۹	۹	۹	۹
۸۸	۸۸	۸۸	۸۸	۸۸

جس صورت کا بتی یا خاندان اُس کے دُش میں نہ ہو۔ دوسری صورتوں کو چاہے یا اُس کا کھانا نہ مانے۔ اُس صورت کو چاہے کہ وہ ستر کی خام سے اس جستر کو دُش پر لکھ کر کالے کتے کو کھلا دے اور ایسا وہ لگا کر سات ددور تک کرتی رہے تو اُس کا نادر ضرور اس کے دُش میں ہو جائے گا۔

وشی کرن تلک

(۱) بیل چر اور اشلی کو بکری کے دودھ میں ملا کر تک کرنے سے خام آدمی وشی میں ہوتا ہے۔

(۲) بھانگ کایج اور گلی گوار کی ہر کا تلک تھپے پر کرنے سے سب لوگ وشی میں ہوتا ہے۔

(۳) سڑیل، اسگندہ اور سیندور کو کیلے کے رس میں ملا کر لکھ پرتک کرے تو وشی کرن ہو۔

(۴) آپا مارگ کایج بکری کے دودھ میں ملا کر تک کرنے سے سب لوگ وشی میں ہوتا ہے۔

(۵) پان اور تلی کے پتل کو کپا گائے کے دودھ میں ملا کر متک پر لگائے تو سب وشی میں ہوتا ہے۔

(۶) میٹیل اور اسگندہ کو اُن سے کے رس میں ملا کر تھپے پر تک کرے تو خوب وشی کرن ہو۔

کثرت مباشرت سے پیدا ہونے والی کمزوریوں کا علاج

تباہی کا سرچشمہ:

”نبی جوانی“ کی نگارش میں اب ہم اس مقام پر آ پہنچے ہیں۔ جہاں ہمیں کثرت مباشرت سے پیدا شدہ کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے طریقہ علاج تحریر کرنا ہے۔ یہ بات پہلے تفصیل سے بیان کی جا چکی ہے کہ کثرت مباشرت جسم کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔ اس لئے کثرت مباشرت سے بچنا ہونے والی تمام جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے سب سے بیشتر یہ بات نہایت لازمی اور لا بدی ہے کہ کثرت مباشرت سے تو بچ کر دیں۔ بہتر ہو کہ بوجی کو سیکھ بیچ دیں۔ دل کو پاکیزہ رکھیں۔ شہوت پرستی کے خیالات کو دماغ سے نکال دیں۔ دل کو اس لذت کی خواہش سے بے غرضی کر دیں۔ جب تک سبب دور نہ ہو جائے۔ مرض کا دور نہانا ناممکن و محال ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ:

اسی سلسلے میں ایک نکتہ اور بھی بتادینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ تجربہ سے یہ بات پائی گئی ہے کہ کثرت مجامعت کے عادی لوگوں کو ترک مجامعت پر مجبور کیا گیا تو چند روز بعد انھوں نے یہ شکایت کی کہ ہمیں پہلے سے بھی زیادہ کمزوری ہو گئی ہے۔ پہلے تو عضو میں عورت کے خیال سے جھپٹ خیزش آ جاتی

تھی۔ خواہ وہ کتنی ہی ناممکن کیوں نہ ہو مگر اب تو کسی حسین سے حسین صورت کے آنکھوں کے سامنے آ جانے سے بھی عضو میں سرسراہٹ پیدا نہیں ہوتی۔ آہ! اس قسم کی شکایت کرنے والا نو جوان سخت غلطی میں مبتلا ہے۔ ایک صحیح معنوں میں شعلہ بیکر قوی الباہہ لیکن پاکیزہ کار نو جوان مرد نو جوان عورتوں کو آنکھوں کے سامنے دیکھ کر بھی اپنی خواہشات نفسانی کو نہ بیکار کرنے کی ہمت رکھتا ہے مگر ایک ضعیف الباہہ لیکن شہوت پرست شخص عورت کا خیال کرنے سے بھی اپنے عضو میں خیزش پاتا ہے جو لوگ اس بات کو اپنی باہ کے قوی ہونے کا ثبوت سمجھتے ہیں کہ انہیں عورت کا خیال کرنے سے جھپٹ سرسراہٹ محسوس ہونے لگتی ہے وہ سخت غلطی پر ہیں۔ وہ قوت باہ کی تندی کا ثبوت نہیں بلکہ شہوت پرستی اور خیالات کی آوارگی کی دلیل ہے اگر کثرت مباشرت کے عادی نو جوان کو مجامعت ترک کر دینے کے بہت دور پہنچ کر خیزش ہوتی بند ہو جاتی ہے تو یہ کمزوری نہیں بلکہ طاقت کا ثبوت ہے جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ شہوت کا زہر دماغ سے خارج ہو رہا ہے۔ علاوہ ازیں کمزوری مباشرت کی کثرت سے ہوتی نہ کہ کثرت مباشرت کے ترک کر دینے سے اس لئے مباشرت کے چھوڑنے سے جن نو جوانوں کے عضو میں خیزش ہوتی بند ہو جائے تو وہ کسی قسم کا دسم نہ کریں۔ عورت کو خوش میں لینا بکوس کرنا کرنا پھر اس خواہش کو چکا دے گا۔ سر دسمت جب تک علاج کا خیال ہے۔ یہ اچھی بات ہے کہ عضو میں کبھی خیزش ہی نہ آئے۔ کثرت کا رے تھکے ہوئے اعضاء کو رام کرنے دو۔ خیالات کو پاکیزہ رکھو۔ اس بات کی کوشش کرو کہ کوئی نا پاک خیال دماغ میں جا گزیرے ہو مگر پھر جوش شہوت کو نہ بیکار کرنا پائے۔

حفظ ما تقدم کے طور پر پرہیز:

جو نو جوان جوانی کی بے اعتدالیوں کی وجہ سے قوت مردانگی کا اٹکل ہی کھو بیٹھے ہیں۔ اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ ایک طویل عرصہ تک اپنا علاج کریں اور شفا یابی کے بعد بھی ایک عرصہ تک مجامعت سے پرہیز رکھیں ورنہ اگر کہیں جوش شہوت کے پیدا ہو جاتے ہیں پھر کثرت مجامعت سے کام لینا شروع کر دیا تو یہ جوش شہوت شخص چند روزہ ثابت ہو گا اس کے بعد پھر وہی کمزوری ہوگی اور پھر

جو لوگ عرصہ سے جماعت کے ناقابل ہو چکے ہوں۔ ان کے لئے یہ طریقہ بہت بہتر ہے کہ علاج دن جس وقت بھی شبوت میں کی وجہ سے ایسا موقوفہ نصیب ہی نہ ہو سکے تو خیر پوری ہے۔ ورنہ اس جوشِ شبوت کے موقوفہ کو ہاتھ سے نہ کھونا چاہئے۔ شبوت پر خیالات کا بہت گہرا اثر پڑتا ہے۔ جو لوگ ایک مدت سے انکارِ رتہ ہو چکے ہوں ان کے دل میں یہ وہم بگمایا ہوتا ہے کہ اب ہم کبھی جماعت پر قادر نہ ہو سکیں گے۔ جب تک دل سے یہ وہم دور نہ ہو جائے۔ اس وقت تک اگر وہ طبعی طور پر قلبی تندرست بھی ہو جائیں جب بھی جماعت پر قادر نہ ہو سکتے۔ اس لئے ایسے لوگوں کو دورانِ علاج میں اگر کہیں اتفاقاً طور پر خیرش ہو جائے تو اس خیرش سے فائدہ اٹھا کر جماعت کر لینا ان کے دل کو کمزوری کے وہم کی آلائش سے پاک کر دیتا ہے اور اس سے ان کے علاج میں بہت مدد ملتی ہے لیکن اس قسم کی اجازت صرف ان ہی لوگوں کے لئے ہے جو کئی سالوں سے عورت کے ناقابل ہوں کمزوروں یا ایک دو ماہ کے نامردوں کو دورانِ علاج میں خیرش ہو جانے پر اس اجازت سے فائدہ نہ اٹھانا چاہئے ورنہ ان کے لئے مفید نہ ہوگا۔ ایسی حالتوں میں ایک دفعہ کی مباشرت علاج کے وقت کوئی ہفتے اور پھر ہر ماہ دینی ہے۔

صبر و استقلال کی ضرورت:

مباشرت کی قوت کا دار و مدار مٹی کی کثرت پر ہے۔ کثرتِ مباشرت سے جسمِ مٹی خالی ہو جاتا ہے۔ جب تک نیا دار و مدار ویرج کثرت سے پیدا نہ ہو مباشرت کی کمزوری کا دور نہ آتا ممکن ہے۔ ویرج غذا سے پیدا ہوتا ہے۔ جو غذا ہم آج کھاتے ہیں۔ وہ تقریباً ایک ماہ کے عرصہ میں ویرج (مٹی) میں تبدیل ہوتی ہے۔ اس لئے وہ لوگ سخت قلعیٰ پر ہیں جو کئی سالوں کے عرصہ کی پیدا کی ہوئی کمزوریوں کو چند دنوں میں دور کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ کثرتِ مباشرت کی کمی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے مہینوں سالوں کا عرصہ درکار ہے۔ اتنا طویل عرصہ احتیاط پر مہر اور غذا وغیرہ کا کتنے سے بھی جوانی

اپنی پوری قوتوں کے ساتھ واپس نہیں آسکتی تو چند دنوں اور چند مہینوں میں کیا ہو سکتا ہے۔ جو دائیں چند دنوں میں انکارِ رتہ نامرد کو مر کا مل بنانے کا دعویٰ رکھتی ہیں۔ وہ قوتِ پاک و بنیادی طور پر کوئی طاقت نہیں دیتیں۔ وہ تو جسم میں جو ویرج موجود ہوتا ہے اسے حرارتِ تحریک اور جوش دیتی ہیں۔ جس سے وہ باہر نکلنے کا راستہ تلاش کرنے لگتا ہے۔ ایسی دوائیں اعصاب کو بھی غیر معمولی جوش دیتی ہیں جس سے عضلاتِ خیرش اور تندی ہونے لگتی ہے لیکن یہ سب کچھ عارضی ہوتا ہے۔ جب چراغ میں تیل ختم ہو چکا ہے تو اس کی مٹی کو ذرا اور اکسا دیا جاتا ہے تاکہ روشنی زیادہ ہو جائے کوئی شبنمیں کہ اس طریق کار سے روشنی میں اضافہ ہو جاتا ہے مگر یہ اضافہ چند منٹ کے لئے ہوتا ہے۔ اکسا دینے سے چراغ کی مٹی ہی جلتی ہے چند منٹ میں چراغ بالکل ہی بجھ جاتا ہے۔ چراغ جلتے رکھنے کا طریقہ یہ نہیں کہ تیل ختم ہو جانے پر اس کی مٹی کو اکسا دیا جائے اس سے تو مٹی بھی جل جائے گی۔ اسے جلتے رکھنے کے لئے تو تیل کی ضرورت ہے۔ اسے تیل سے بھر دیجئے پھر روشنی بھی ہوتی رہے گی اور مٹی بھی نہ جلتے پائے گی۔ جسمِ انسانی کے اندر ویرج چراغ کے تیل کی مانند ہے۔ جب تک اس میں ویرج موجود ہے اس وقت تک اس میں زندگی زندگی کی حرارتِ روشنی شعلے سب کچھ ہے۔ جس دن ویرج ختم ہوا اس کی زندگی ختم کیجئے۔ جب جسم میں ویرج اس قدر کم ہو جائے کہ اس کے مخصوص افعال اپنا فرض نبھالنے سے انکار کرنے لگیں تو اس ویرج میں اکساہٹ پیدا کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اکساہٹ پیدا کرنے سے تو جسم میں سے پچا کچھا ویرج باہر نکل جائے گا۔ اس صورت میں تو جسم کو چراغ میں روغنِ بجھنے کی طرح ویرج سے لبریز کرنے کی ضرورت ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ چراغ کو تو ایک منٹ میں روغن سے لبریز کیا جاسکتا ہے مگر جسم میں سے نکلے ہوئے بے شمار ویرج کی تخلاتی مہینوں بلکہ سالوں سے پہلے نہیں ہو سکتی۔

اعضائے ریکیہ اور قوتِ مردی:

قوتِ مردی کا دار و مدار جسم کے اعضائے ریکیہ پر بھی ہے۔ عضوِ خیرش میں لائے اور جماعت کے فرائض کو بوجہ حسنِ بھالانے کے کام میں دل و دماغ

اور معدہ و جگر و گردہ نہایت اہم حصہ لئے ہیں۔ ان میں سے کسی بھی ایک کی خرابی قوت مردی کو ضعیف کر دینے کا باعث ہو سکتی ہے۔ کثرت مباشرت سے یہ تمام اعضاء کمزور ہو جاتے ہیں اس لئے جب تک ان اعضاء کو تقویٰ نہ پہنچائی جائے اس وقت تک قوت مردی کا بحال ہونا ناممکن ہے۔ کسی عضو کے کمزور ہونے کی کیا کیا علامتیں ہیں اور اس عضو کی کمزوری سے قوت مردی پر کیا اثر پڑتا ہے۔ اس کمزوری کو دور کرنے کے لئے کون سی دوائیں اور کون سی غذا میں خصوصیت سے مفید ہیں۔ جب قوت مردی میں ضعف پیدا ہو تو یہ معلوم کر کے کہ اس کے ضعف میں کس عضو کی کمزوری کا سب سے بڑا حصہ ہے۔ خاص طور پر اس عضو کی کمزوری کو کس طرح سے دور کیا جائے تاکہ کوئی ہونے والی طاقت جلد از جلد حاصل ہو جائے۔ ان باتوں کی شرح ایک طویل بحث ہے۔ اس کے لئے ایک الگ کتاب کی ضرورت ہے۔ اس مختصر کی کتاب کے صفحات میں اس کی گنجائش نہیں۔ یہاں صرف اس قدر اشارہ کر دینا کافی ہے کہ معدے کا خصوصیت سے خیال رکھیں۔ اگر معدہ غذا کو پورے ہضم نہ کر سکا ہو تو کوئی دوا یا غذا کوئی ہوئی قوت مردی کو واپس لانے میں کامیاب نہ ہو سکے گی۔ وہ دوائیں جو آلات انہضام کو خاص طور پر طاقت بخشی ہیں اور کھائی ہوئی غذا کو جزو بدن بناتی ہیں۔ وہ قوت مردی کے لئے نہایت مفید ہو سکتی ہیں لیکن ”مکمیات اور ترشیات“ اس سے پہلے ہیں۔ نمک اور ترشی کی زیادتی اگرچہ معدے کو طاقت دیتی ہے لیکن قوت مردی کے لئے سخت نقصان دہ ہے بھران چیزوں کی کثرت اگرچہ شروع میں معدے کو طاقت دیتی ہے مگر بعد کو معدے میں ضعف پیدا کر دیتی ہے اس لئے قوت بہاد کے حلاشی کوان چیزوں سے پرہیز لازم ہے۔

غذا کی اہمیت:

مردانہ کمزوریوں کے علاج کے سلسلہ میں یہ امر خاص طور پر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اس معاملے میں دواؤں سے غذاؤں کی زیادہ ضرورت ہے۔ جسم میں خون اور ویرج زیادہ غذاؤں ہی سے بنتا ہے اس لئے دوا میں اس قسم کی استعمال کرنی چاہئے جو دل و دماغ، معدہ اور جگر کو طاقت دینے والی ہو اور خصوصیت سے معدہ و جگر کے لئے جو دوا از حد تک بخش ہو ایسی دوا جسم میں

سے نکلے ہوئے ویرج کی بہت جلد طائی کر دیتی ہے جو دوا معدے اور جگر کو غیر معمولی طاقت بخشی ہو وہ بہترین مقوی غذاؤں و دودھ، کھجی، انڈا، گوشت وغیرہ کو پورے طور پر ہضم کر کے جزو بدن بناتی ہے اور جسم میں صالح خون کو کثیر مقدار میں پیدا کر کے مادہ سنو یہ کو طاقت بخشی ہے۔

جامع دماغ مقوی پالنہ:

حالات مرض اور حراج کو پیش نظر رکھ کر بے شمار مختلف دوائیں تجویز کی جاسکتی ہیں لیکن اگر مریمش کے حالات و کیفیات مرض اور حراج وغیرہ دریافت کیے بغیر مجھے مجبور کیا جائے کہ میں کثرت مباشرت کے تمام نقصانات کی طاعتی کے لئے کوئی جامع دماغی نسخہ تجویز کروں تو میں بلا تامل اس کتاب کے ”قوت بہاد کے چھ ایک نسخے“ والے حصہ میں سے نمونہ نمبر 6 تجویز کروں گا۔ اس کے خواص فوائد کو مختصر شرح حسب ذیل ہے:

کچلہ مندیر:

مرکز قاتل کو غیر معمولی طاقت دے کر قوت مردی کے خوابیدہ جذبات میں بیداری پیدا کرتا ہے مقوی دماغ اور مقوی اعصاب ہے۔ معدہ کو غیر معمولی طاقت دے کر دودھ کھجی خوب ہضم کرتا ہے۔ جسم میں سے ہادی اور بھگم کو نکالتا ہے۔ دائمی قیاس اور بد ہضمی کو دور کرتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

کشتہ فولاد:

مقوی معدہ مقوی جگر اور حرک بہاد ہے۔

زعفران کشمیری:

مقوی معدہ و دل و جگر ہے۔ دوسری دواؤں کی طاقت کے اثر کو دل و دماغ تک پہنچاتا ہے۔ باہش تحریک پیدا کرتا ہے۔

سلاجیت:

مقوی دماغ اور مقوی بہاد ہے۔

مرج سیاہ:

مقوی معدہ اور مقوی دماغ و حرک بہاد ہے۔

یہ نسخہ دل و دماغ، جگر و معدہ اور گردہ و مثانہ کو طاقت دے کر کثرت مباشرت کی تمام کمزوریوں کو دور کرتا ہے۔ اس کے اجزاء ہا ہم مرکب ہو کر سیمانی تاثیر کے حامل بن جاتے ہیں۔ باہ کو بغیادی طور پر طاقت دینے نیز خواہش جماع کو اس نے میں کوئی نسخہ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ سوچ سمجھ کر موقع محل دیکھ کر مناسب طریقہ سے استعمال کرایا جائے تو کثرت مباشرت کی خرابیوں کو دور کرنے کے لئے اس سے بہتر کوئی نسخہ نہیں ہے۔ یہ بے نظیر مقوی باہ و گلیاں بقدر برداشت کافی دیر تک استعمال کرنی چاہئیں اور غذا حسب ہضم بہترین اور مقوی رکھنی چاہئے۔ دودھ گھی اور ادرے وغیرہ اس مطلب کے لئے بہترین چیزیں ہیں۔

ایک حیرت انگیز طور پر مقوی غذا:

قوت مردی کی کمزوری کے علاج کے سلسلے میں جیسا کہ میں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے۔ دواؤں سے غذائیں زیادہ مفید ہوتی ہیں چنانچہ ذیل میں ایک حیرت انگیز طور پر مقوی غذائی نسخہ درج کیا جاتا ہے۔ جو کسی دوا کے بغیر ایک ایسی سینکڑوں اشتہاری دواؤں سے زیادہ مقوی باہ ہے۔ یہ ایک سینے کا راز ہے جسے صرف رقاصہ جام کی خاطر افشاء کیا جاتا ہے۔

اجزائے نسخہ:

دودھ بمیں نصف سیر۔ ادرے کی زردی دو سے چھ تک۔ دارچینی کا سفوف 3 ماشہ سے 6 ماشہ تک۔ شہد خالص حسب مناس۔

ترکیب تیاری:

دودھ کو گرم کریں۔ جب دو تین جوش آچکیں تو اظروں کی زردی (سفیدی نکال دی جائے) پیسٹلی ہوئی دودھ میں ڈال دیں۔ اور کسی بڑے چمچ سے خوب ملائیں تاکہ یکجان ہو جائے۔ ادرے کی زردی ڈالنے کے بعد دودھ کو فوراً نیچے تار لینا چاہئے۔ اگلے ہوئے دودھ میں تلے ہی زردی پک جاتی ہے۔ اسے اور زیادہ پکا کر ٹھیک بنانے کی ضرورت نہیں۔ اب اس دودھ میں حسب مناس شہد خالص شامل کر لیجئے۔ صبری یا کھاڑ شہد کی جگہ استعمال نہیں کیے

جاسکتے۔ شہد اور ادرے کی زردی ہی کی قوساری کرات ہے۔ جس نے اس نسخے کی تاثیر کو اچھا سمجھائی بخش دیا ہے۔ اب دارچینی کا سفوف پھاٹک کر اوپر سے دودھ کو فرش مانجیے۔ یقین کیجئے کہ اس سے بہتر جسم دماغ اور ویرج کی نشوونما اور پرورش کرنے کا نسخہ بنا بھریں نہیں مل سکتا۔

نکلتے:

گرم مزاج جو ان اے سخت گرمیوں میں استعمال نہ کریں سرد اور بلخی مزاج کے احتیاط سے استعمال کر سکتے ہیں۔ تین اظروں کی تعداد سے شروع کر کے حسب قوت ہضم چھ تک آہستہ آہستہ بڑھانا چاہئے۔ دارچینی کی مقدار بھی آہستہ آہستہ بڑھانی چاہئے۔ شہد دارچینی ادرے وغیرہ سب چیزیں گرم ہیں۔ انہا کو دھند استعمال کرنا شروع کر دیا گیا تو بجائے فائدہ کے نقصان یقینی ہے۔ صرف اتنی مقدار میں ہی استعمال کریں جتنی مقدار میں ہضم ہو سکے۔ خواہ وہ نسخہ میں لکھی ہوئی مقدار سے چھوٹی ہی کیوں نہ ہو۔ سردی کا موسم ہو بلخی مزاج کا شخص ہو قوت باہ اچھی ہو تو نسخہ صبح و شام دونوں وقت بھی استعمال کیا جاسکتا ہے ورنہ صرف صبح کے وقت ہی کافی ہے۔ مگر پھر بھی سوچ سمجھ کر استعمال کریں ورنہ جلدی بازی سے نقصان اٹھائیں گے۔

چار چاند:

اگر اس کے ساتھ اس کتاب کے ”قوت باہ کے چھ ایک لاغانی نسخے“ والے حصے میں سے نسخہ نمبر 6 بھی استعمال کیا جائے تو اس کے فوائد کو چار چاند لگ جاتے ہیں لیکن یہ دونوں چیزیں مل کر نسخہ بہت گرم ہو جاتا ہے۔ ہر شخص اسے استعمال نہیں کر سکتا جو کہ کئی دوا میں سیمانی فوائد دیکھیں گے۔ ان کے استعمال سے ایک ہی مہینہ میں کئی سیر وزن بڑھ جاتا ہے۔ واقعی کئی سیر اور قوت باہ ایک دو ماہ میں ہی ناقابل برداشت ہو جاتی ہے۔ چہرے پر جوانی کا رنگ و روشن چمکنے لگتا ہے اگر دوا کی کوئی اس دودھ کو پینے کے بعد آخری گھونٹ سے نکلی جائے تو اس کو ہضم کرنے میں بھی بڑی مدد ملتی ہے۔

قوت باہ پیدا کرنے کے لئے لاثانی نسخہ

جو سرعت، جریان، احتلام، سستی، نامردی سب کے لئے

اکسیر ہے۔

اِزائے نسخہ:

(1) پھول جوت سنبلہ زرد بگھڑی نکالے ہوئے دس تولہ (2) اصلی زعفران دو تولہ (3) زیرہ یاہ چار تولہ (4) زرد قلعین تولہ (5) موصلی سفید (6) حتم انگن (7) بداری قند (8) مغز حتم کوچ (9) اسگندہ ناگوری (10) خوشحال (11) ثعلب مصری (12) شقائق مصری (13) سنبل کا موصل (14) ستار (15) گوگرد (16) اندر جو شیریں (17) چادری (18) دانہ الایچی خورد دو تولہ (19) کشتہ فولاد (20) کشتہ چاندی (21) کشتہ قلعی ایک ایک تولہ۔

ترکیب تیاری:

تمام ادویات کو الگ الگ کوٹ کر وزن کر کے ملائیں۔ بعد میں کشتہ جات شامل کر کے خوب ایک جان کر لیں۔ پس دیرین پیدا کرنے دیرین کو کاڑھا کرنے اور تمام اعضائے دیرینہ کو طاقت دینے کے لئے وہ بے نقشہ نسخہ تیار ہے جس کا نام ملنا محال ہے۔

افعال و خواص:

قوت باہ پیدا کرنے والے نسخوں میں یہ ایک امتیازی نسخہ ہے۔ تمام اعضائے دیرینہ کو قوت بخشتا ہے۔ غلط کاریوں سے تباہ کردہ قوت کا بدل پیدا کرنے میں ایک لاثانی چیز ہے۔ جریان، احتلام، سرعت، انزال، سستی اور نامردی تمام شکایات کا قلع قمع کرنے میں عجیب افضل ثابت ہوا ہے۔ اس کے استعمال سے دیرین بے شمار پیدا ہوتا ہے۔ پانی ایسے پلٹے ویرے کو بھی ایسا کاڑھا کر دیے میں مکمل رکھتا ہے۔ دل و دماغ، معدہ و دیگر کو بھی قابل قدر قوت بخشتا ہے۔ کثرت مباشرت کی تمام خرابیوں کو دور کرنے میں سیاحتی اثر کا حاصل ہے۔ لیکن اگر معدہ بہت زیادہ خراب ہو گیا یا پیٹ بھٹکا ہو تو پھر اس نسخہ کا استعمال

ذکر کرنا چاہئے۔

ترکیب استعمال:

ہر روز بوقت صبح چار ماشے لے کر ایک تولہ تک کی مقدار میں گائے یا بھینس کے تازہ پاؤں گرم گرم دودھ سے استعمال کریں۔ دودھ میں ٹھٹھے کے لئے مصری یا شہد ملا سکتے ہیں۔

نوٹ: کشتہ فولاد بھی استعمال کریں جو اس کتاب میں "فولاد اور مردانہ کمزوری" کے زیر عنوان درج ہے۔ چاندی اور قلعی کے کشتوں کے تیار کرنے کی ترکیبیں اکسیری کشتہ جات کرشن میں درج کر دی گئی ہیں۔ معمولی بازاری یا عام کتابی کشتے استعمال کرنے سے فائدہ کی امید نہیں کی جاسکتی۔ جتنے کشتے ایسے ہوں گے اتنا ہی یہ نسخہ زیادہ مفید ہوگا۔

اکسیر قوت باہ

جو پانی ایسی پتلی مٹی کو دی ایسی گاڑھی کرتی اور جسم پر ترو تازگی اور سرخی لاتی ہے۔

اِزائے نسخہ:

(1) طباشر نقرہ (2) دانہ الایچی خورد (3) ثعلب مصری بچہ دار (4) سیوس اسبغول (5) مصطکی رومی (6) دار چینی (7) کلب جینی (8) بداری قند (9) بھن سفید (10) برگ گاؤ زبان (11) گوند ڈھاگ (12) ست بہرزدہ اصلی (13) ست گلو اصلی (14) سچ بند (15) مغز حتمی (16) تال کھانہ (17) گوند سنبل (18) موچر (19) تودری سفید (20) ست ملاجیت اصلی ہر ایک چھ چھ ماش (21) اکسیر نقرہ دو تولہ (22) شکر تری 12% تولے۔

ترکیب تیاری:

پہلے تمام دواؤں کو الگ الگ کوٹ کر وزن کر کے آپس میں ملائیں۔

پھر اکسیر فقہ اس طرح سے تیار کریں کہ ورق فقہ چھ ماشہ کبریا شمشیں چار ماشہ صدف مرواریدی سرخ انار ہر ایک ساڑھے چار ماشہ کی نہایت پختہ کھل میں ڈال کر روح گلاب اور روح کیوڑہ کے ہمراہ دو تین دن تک خوب ہل کر لیں۔ اس کے بعد یہ سفوف پہلی تمام دواؤں میں ملا کر یک جان کر لیں۔ بس قوت باہ کی اکسیر دو تیار ہے۔

افعال و خواص:

قوت باہ کی یہ اکسیر اس صورت کے لئے مخصوص ہے۔ جب کثرت مباحثت کے باعث جسم میں مٹی کی مقدار بہت کم رہ گئی ہو۔ نیز مٹی یا لہل پانی کی طرح پکلی ہو گئی ہو۔ کچھ جریان کی شکایت ہو یا سرعت انزال کا شرمندہ کر دینے والا عارضہ لاحق ہو گیا ہو۔ ایسی تمام عالمگیر شکایات کی علاج کرنی کے لیے نہایت اعلیٰ درجہ کی اکسیر باہ پر سے طور پر جاوی ہو سکتی ہے جن میں مادہ منو کی کمی کے باعث ضعف باہ مٹی کی رقت اور سرعت وغیرہ علامات نمایاں ہوں۔ اس سے اعضائے ربیعہ کو قابل قدر قوت پر پہنچتی ہے۔ ضعف دماغ کی شکایت اور دل کی کمزوری سب رفع ہو جاتی ہیں۔ نیا خون اچھی خاصی مقدار میں پیدا ہوتا ہے اور جسم پر تروتازگی اور سرخی کی لہر آ جاتی ہے۔ تین چار ہفتے تک لگاتار استعمال کرتے رہنے سے قوت باہ میں نمایاں فرق محسوس ہوتا ہے۔

طریقہ استعمال:

چھ ماشہ کی مقدار میں صبح و شام یہ اکسیر باہ نیم گرم دودھ کے ہمراہ استعمال کی جاتی ہے۔

پرہیز

مذکورہ بالا نسخہ جات کے استعمال کے دوران میں پرہیز تقریباً ایک ایسا ہی ہے۔ جس نسخے کے افعال و خواص میں لکھا ہے کہ یہ دودھ بھی خوب منظم کرتا ہے اس کے دوران استعمال میں دودھ بھی خوب استعمال کریں لیکن جس کے بارے سے درج ہے کہ یہ معدے کو خاص طور پر طاقت نہیں دیتا اس کے دوران استعمال میں زیادہ فیصل چیزیں استعمال کرنے سے پرہیز رکھیں۔ مٹھی دوا نہیں

استعمال کرتے قوت مباحثت سے بھی حتی الوسع پرہیز کریں۔ ترشی، مٹیل کی بنی ہوئی چیزیں، قابض غذائیں وغیرہ ممنوع ہیں۔ باقی تمام ہدایات کتاب میں جا بجا دے دی گئی ہیں۔

قوت باہ کے لئے

تین مسلمہ اکسیریں

ڈاکٹروں کی جدید تحقیقات نے باہ کو بنیادی طور پر قوت دینے کے لئے تین چیزوں کو تمام دیگر دواؤں کی سر تاج قرار دیا ہے اور وہ فولاد منگنیسا اور کمرے کے خیمے ہیں۔ یہ تین چیزیں آپریدیٹک فکٹن طب میں بھی ہزاروں سال سے استعمال ہوتی چلی آتی ہیں اور بے شمار حکیموں اور ویدوں کے تجربات ان کی مقوی باہ صفات کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔

اب ہم قوت باہ کی ان تینوں اکسیروں کا فرداً فرداً تفصیل سے ذکر کرتے ہیں تاکہ ناظرین کرام ان کے خواص و فوائد سے پوری طرح واقف ہو کر ان سے مستفید ہو سکیں۔

مردانہ کمزوری اور فولاد

مشرق و مغرب کی ان دواؤں میں جواز کار فرقہ لوگوں میں از سر نو طاقت برپا پیدا کرنے کی دوا یہاں ہیں فولاد بھی ایک امتیازی صفت رکھتا ہے۔ ہزاروں سال سے حکیم اور وید ڈاکٹر اور سنیا سی کی نہ کسی شکل میں اس کا استعمال کرتے چلے آئے ہیں اور بے شمار پاپس اور نامراد مریضوں کے ذہنی تجربات اس حقیقت کا بہترین ثبوت ہیں کہ فولاد قوت باہ میں تیزان پیدا کرنے اور کثرت مباحثت کی گونا گوں خرابیاں دور کرنے کے لئے اعجازی اوصاف و خواص کا حامل ہے۔ آپریدیٹک 'یونیٹائی' ایلو پیٹک 'ہومینڈ پیٹک' اور بائیو کیمک 'لیوں' میں اس کے بے شمار کمات مستعمل ہیں۔ جو اس کی مشہور عالم شفا بخش قوتوں کا ایک روشن و درخشاں ثبوت ہیں۔

فلواد کا لاثانی کشتہ

جو چہرے کا رنگ قدحاری انار کی طرح سرخ اور دلفریب

نہا دیتا ہے۔

اجزائے نسخہ:

(1) برادہ فلواد جو ہر دار درجہ اعلیٰ معطی چار تولہ (2) عرق پیار سفید

(3) عرق بہن (4) شیر مدار (5) عرق لیوں (6) عرق انار ترش (7) عرق جانسن

ہر ایک پاؤ بھر (8) نارنیل سالم ایک خد (9) اولیہ صحرانی تیس ہیر۔

ترکیب تیار:

اعلیٰ درجہ کے جو ہر دار فلواد کے صاف کئے ہوئے برادے کو ایک پختہ تانہ کھنکے والے کھل میں ڈالیں یا بہتر ہو کہ ایک لوہے کی کڑائی میں ڈالیں اور چھینے کے لئے ایک لوہے کا دستہ استعمال کریں۔ اب اس میں سفید پیاز کا عرق نمودار نمودار ڈال کر خوب زوردار ہاتھوں سے پیٹنا شروع کریں۔ تازہ رس اسی وقت ڈالنا چاہئے جب پہلا خشک ہونے لگا ہو اور ایک وقت میں ایک تولہ سے بھی کم ڈالنا چاہئے زیادہ نہیں۔ جب عرق پیاز سفید ختم ہو جائے تو عرق بہن نمودار نمودار ڈال کر پیٹنا شروع کریں۔ پسانی خوب زوردار ہاتھوں سے ہونی ضروری ہے ورنہ کشتہ حسب خواہش تیار نہ ہو سکے گا۔ خوب زوردار ہاتھوں سے

پسائی کرتے جائیں اور تمام عرق تریب وار کھل کر کے خشک کر دیں۔ اب ایک سالم نارنیل سخی کھوپرے کے کراتے ایک طرف چاقو سے ذرا سا کٹ کر اس کا تمام پسائی نکال لیں اور اس میں فلواد بھر کر وہی نمکڑا جو چاقو سے کاٹھا سورخ پر لگا دیں۔ اب نارنیل پر ایک انگل موٹا لپ ماس کے آٹے کا کر دیں اور سوپ میں خشک ہونے کے لئے رکھ دیں۔ جب ایک پہلو خشک ہو جائے دوسرا بدل دیں۔ جب اچھی طرح خشک ہو جائے تو اٹھا کر ایک انگل موٹا لپ ماس کے آٹے کا اور کر دیں اور خشک ہونے پر تیسرا لپ بھر کریں۔ جب یہی خشک ہو جائے تو اس پر ایک نہایت ہلکا مایہ چھٹی چٹی کا کر دیں۔ اب ہوا سے محفوظ جگہ

فلواد کی امتیازی صفت یہ ہے کہ وہ جگر میں قوت پیدا کر کے جسم میں خون نہایت بافراط مقدار میں پیدا کرتا ہے۔ جسم کا وہ نہایت گراں قدر جوہر جسے مباشرت میں نہایت بے دردی سے بہایا جاتا ہے خون ہی کے بہترین اجزاء کا مصل ہے۔ اس لئے جوہر حیات کے کثرت اخراج سے جس قدر کمزوریاں پیدا ہوتی ہیں ان سب کو دور کرنے کے لئے فلواد نہایت مؤثر چیز ہے۔ خون بافراط پیدا ہونے سے کثرت سے ویرن پیدا ہوتا ہے اور اس طرح سے بنیادی کمزوری دور ہو کر خود بخود وہاں میں حرکت پیدا ہوجاتی ہے۔

سکھنے کی تاخیر انتہائی درجہ گرم خشک ہے۔ اس لئے وہ سب حرا جوں کے موافق نہیں ہے۔ نو جوانوں میں اس کے استعمال سے حرارت غریزی ضرورت سے زیادہ تیز ہو کر جسم کی پیاریاں لالچ ہو جاتی ہیں۔ پھر اس کے استعمال میں خطرہ بھی ہے۔ ذرا سی بے احتیاطی کی جسم کی تکلیفات کا پیش خیر ثابت ہو سکتی ہے۔ بکرے کے خسیوں کا استعمال بھی ہر شخص نہیں کر سکتا کیونکہ ہر کسی کا مذہب اس کے استعمال کی اجازت نہیں دیتا۔ لیکن برخلاف ان دونوں چیزوں کے فلواد ایک ایسی چیز ہے جسے ہر کوئی آسانی استعمال کر کے مستفید ہو سکتا ہے۔ اس کے استعمال میں کسی قسم کا خطرہ بالکل نہیں ہے اور نہ ہی یہ کسی مزاج کو خاص طور پر ناموافق ہے۔ چچہ بوڑھا جوان سب ہی اس کے سیاحتی افعال و خواص سے مستفید ہو کر اپنی ہر قسم کی کمزوریوں کو دور کر سکتے ہیں۔

فلواد کی تاخیر قابض ہے۔ اس لئے اس کے دوران استعمال میں قبض کشائی کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔ دودھ گھنی کا زیادہ استعمال، آب زہاں نقص کی کافی اصلاح ہے۔ قبض کشا سبزیوں کا استعمال اس کے دوران استعمال میں ملنا رہتا ہے۔ قبض اور قابض چیزوں سے خاص طور پر بھتر پر ہٹنا چاہئے۔ رات کو سوئے وقت گرم دودھ میں چاش بادام روغن یا دھنن تولہ کی ملا کر پینا بھی اچھا نہیں ہونے دیتا۔

ذیلی میں ناظرین کرام کو فلواد کے اکیسویں فوائد سے بہرہ مند کرنے کے لئے فلواد کا کشتہ بنانے کی ایک نہایت اعلیٰ ترکیب "اکیسویں کشتہ" چاہئے کہ "ش" سے نقل کر کے درج کی جاتی ہے۔ اس ترکیب سے تیار شدہ فلواد

ایک گڑھے میں میں سیر جنگلی اوپلوں کے درمیان رکھ کر آنچ دے دیں۔ سرد ہونے پر نکالیں۔ فولا دکا نہایت لاجواب کشتہ تیار ملے گا جس کا جانی ملنا محال ہے۔

افعال و منافع:

فولا دکا یہ ایک بے نظیر فولا جانی کشتہ ہے جو جگر کو جہت انگیز قوت بخشتا ہے اور صاف و صالح خون خورشید مقدار میں پیدا کر کے چہرہ کو قند حار و انار کی طرح سرخ اور کشمیری سیب کی طرح شاداب بنادیتا ہے۔ اس کے استعمال سے جسم کی رگ رگ میں نرس میں صاف خون کی رنگینی جھلکنے لگتی ہے۔ یہ اکسیری کشتہ معدے کو بھی قابل قدر قوت دیتا ہے۔ بھوک خوب لگاتا ہے اور کھایا پیا جزو بدن بناتا ہے جس کی تھوپی باہ نفعی کشتہ فولا دھال کرنا کھسا ہوا اس کے لئے اس سے بہتر کشتہ فولا دہ نہ ہوگا۔ یہ بے نظیر کشتہ جسم میں خون صالح کثیر مقدار میں پیدا کرتا ہے اور عضو مخصوص کی طرف دوران خون کو تیز کرتا ہے جس سے سست اعصاب میں ایک تازہ سرگرمی کی روح دوڑ جاتی ہے اور قوت باہ میں بیدار پیدا ہو جاتا ہے۔ ضعف باہ کے جن مریضوں کو ثبوت تو آتی ہو دل بھی بے دھڑکتا اس فعل مخصوص کی طرف راغب ہو کر عضوی خیرش مکروہ رہتی ہو یا دقت خاص پر عضوی رگیں ڈھیلی پڑ جاتی ہوں ان کے لئے تو یہ کشتہ نہایت زبردست اور سودمند و تجرب علاج ہے۔ کئی شہری آج ہیں بکھرے والے اس کے استعمال سے عیش و عشرت سے ہٹنا شروع ہو گئے ہیں۔ طویل اور شدید بیمار یوں کے بعد اس کا چند روزہ استعمال صحت کو قابل رشک بنادیتا ہے۔ جن عورتوں کو خون کی کمی کی وجہ سے ماہواری ایام قلت سے آتے ہوں ان کے لئے یہ کشتہ ایک اکسیر نایاب ہے۔ کمزور مردوں اور عورتوں کو ہر قسم کی کمزوریوں سے خلاصی دلا کر ان کے جسم میں کئی ہوئی قوت کا بدل پیدا کرتا ہے۔ قحطی سے بے ضرر چیز ہے۔ ہر موسم ہر عمر ہر مزاج میں اپنا کچھ نہ کچھ اثر ضرور دکھاتا ہے۔ بے خطا اور بے تجرب اکسیری کشتہ ہے۔ جو مردہ جنوں کو حیات تازہ اور خواں رسیدہ پھول کی طرح کھلائے ہوئے رخصاروں کو موسم بہار کے تازہ پھولوں کا سار لگ بھشتا ہے۔ اس کشتہ کی تھوپی میں جو کچھ کھلا گیا ہے اس میں ذرا بھی مبالغہ نہیں ہے۔ اگر متہو و محل دیکھ کر لکھا

طریقے سے اس کا استعمال کرایا جائے تو یہ ہماری تعریف سے بھی بہت بڑھ چڑھ کر رگ دکھاتا ہے۔ اس میں صحت طاقت اور حسن کے خزانوں کے خزانے چھپے ہوئے ہیں۔

ترکیب استعمال:

اس کی مقدار خوراک دو چاول سے لے کر ڈیڑھ دہائی تک ہے۔ عام طور پر ممکن میں استعمال کیا جاتا ہے۔ باقی حسب موقعہ محل اس کا ہر قدر تجویز کرنا طیب کی رائے پر ہے۔

برادہ فولا دکا صاف کرنے کا طریقہ:

حسب ضرورت برادہ فولا دکا کر کے کڑی لوبے کے کڑے میں ڈال کر پتھر کے کونوں کی تیز آنچ پر لال سرخ کریں اور تین مرتبہ گائے کے چیشاب میں تین مرتبہ جل کے تیل میں تین مرتبہ سرک میں اسی طرح تین مرتبہ تھیلہ کے جوشاندہ میں بھجاؤ دیں۔ بس فولا دکا صاف ہو گیا۔ اب اس کا کشتہ تیار کیجئے۔ کشتہ سازی کی مکمل ہدایات "اکسیر کشتہ حیات کرشن" میں دیکھئے۔

مردانہ کمزوری اور بکھرے کے خصیے

طبی طور پر بکھرے کے خصیے قوت مردی کے لئے نہایت اسید الاثر فوائد کے حامل ہیں۔ ان کے استعمال سے مرکز قاتل کو جہت انگیز ترکیب و تقویت حاصل ہوتی ہے۔ ہزاروں برس سے حکیم اور وید ان کے استعمال کی سفارش کرتے آئے ہیں۔ چنانچہ ریشیوں اور نمینوں کی بنائی ہوئی اور یویدک کتابوں میں اس کے استعمال کی بڑے ذرا الفاظ میں سفارش کی گئی ہے۔ ایک جگہ لکھا ہے:

"بکھرے کے خصیوں کو دودھ میں جوش دے کر

ان کے کالے تلوں کو بار بار جھک کر خشک کرایا جائے اور پھر

ان کو کوشکر ملا کر جو قحط استعمال کرے اس میں بہت

سی عورتوں کی ثبوت کی آگ بھجائے کی قوت پیدا ہو

جائے۔"

بالا شہ بکھرے کے خصیوں کے استعمال کا یہ ایک بہت اچھا طریقہ ہے جو

صاحب ان کے استعمال کا ارادہ رکھتے ہوں وہ اسی طریقے سے ان کا استعمال کر کے مستفید ہو سکتے ہیں۔

بکرے کے خضیوں میں چند ایک اس قسم کے مقوی جو ہر ہوتے ہیں جو انہیں آگ پر پکانے سے بالکل ضائع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ان کا سامان پکا کر استعمال کرنے سے وہ مقوی فوائد حاصل نہیں ہو سکتے جو ان کو پکا استعمال کرنے سے ہونے لگتے ہیں۔ لیکن میرے خیال میں کوئی ایسی ترکیب نہیں آتی جس سے ان کی وہ کمزوری دور ہو سکے جو ان کو پکا استعمال کرنے کی صورت میں پیدا ہوتی ہے۔ ایک مسلمان حکیم صاحب نے ان کو پکا استعمال کرنے کی یہ ترکیب بتائی تھی کہ ان کا قیر کر کے شکر سے مٹھا کر کے کھایا جائے۔ لیکن میری اس تجویز سے تسلی نہ ہوئی۔ مجھے یقین ہے کہ ایسے لوگ بہت کم ہوں گے جو ان کو پکا استعمال کرنے کی عادت رکھتے ہوں لیکن جو لوگ انہیں پکا کھانے کی عادت پیدا کر لیں ان کے لئے عمر بھر کی اور مقوی باہودا کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔

دودھ میں پکانے سے بھی اگر چہ ان کے بہت سے جو ہر مل جاتے ہیں مگر تاہم سامان کی نسبت ان کو دودھ میں پکا کر اس دودھ سے تلوں کو پچھو کر استعمال کرنا بہت کچھ مفید نتائج پیدا کر سکتا ہے۔

ایک ایک دھبیہ لے کر ان کا قیر کر کے پھر ان میں برابر وزن مضر میلا کر زور زور سے ہلایا جائے۔ جب شربت ایسا گاڑا ہو تو اس سا ہو جائے تو تھیلان کر گچھڑے الگ کر دیئے جائیں اور اس کو آدھ کو آدھ تکسین بند کر کے حلق سے نیچے اتار لیا جائے۔ اوپر سے شہد یا دواڑے ملا ہو اور دودھ پیا جائے تو چند ہی روز میں حیرت انگیز طور پر قوت باہ میں اضافہ ہوتا شروع ہو جاتا ہے۔ سیکڑوں روپے کی مقوی دواؤں سے بھی اس قدر قابل عروس قوت پیدا ہونی ممکن نہیں ہے جس قدر اس غذائی نسخہ سے پیدا ہو سکتی ہے۔

متذکرہ بالا شربت ایسا گاڑا ہو تو اس کی قلعی دار ترن میں ڈال کر بھاپ پر پکایا جائے تب بھی بہت کچھ مفید ثابت ہوتا ہے۔ دو یا سیر خضیہ لے کر اس طریقہ پر ان کا جو ہر نکال کر بھاپ پر خشک کر لیا جائے اور ایک تولیہ مقدار میں صبح و شام ہر دو سہ گرم دودھ استعمال کرنے کا معمول بنالیا جائے تو یہ نہایت مفید

نتیجہ پیدا کر سکتا ہے۔ قوت باہ میں اضافہ کرنے کے لئے اس سے بہتر ہے ضرر چرملی خشک ہے۔

۷۷

مشرق و مغرب کی تحقیقات سے ہمارا یہ بی ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ بکرے کے جسم کا ہر حصہ جسم انسان کے اسی حصے کی قوت نمو اور نشو و نما کے لئے عمدہ معاون ہے چنانچہ بکرے کا مغز انسان کے دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ بکرے کا دل انسان کے دل کو قوت عیت بخشتا ہے۔ بکرے کے پیچھے گردے انسان کے پیچھے گردوں کے لئے مفید ہیں اور بکرے کے گردے انسان کے گردوں کے لئے طاقت بخش ثابت ہوئے ہیں۔ اسی اصول کے تحت بکرے کے خضیہ انسان کے خضیوں کے لئے مقوی دھت بخش ہیں۔ واضح ہونا چاہئے کہ انسان کی قوت مردی کا اس کے خضیوں سے بہت ہی گہرا تعلق ہے۔ مادہ منویہ خضیوں میں تیار ہوتا ہے۔ جب قوت مردی کمزور ہو جاتی ہے تو خضیہ نیچے لنگ جاتے ہیں۔ جو چیز خضیوں کو طاقت و قوت بخشتی ہے وہ انسان کی قوت مردی میں حیرت انگیز طور پر اضافہ کرتی ہے۔

یورپ میں علاج کا ایک نیا سسٹم ایجاد ہوا ہے جسے ”آرگن تھیراپی“ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اس کے ماہر مختلف چرند و چمڑ کے جسم کے اعضاء کے مرکب سے جسم انسانی کے ویسے ہی اعضاء کی کمزوریوں کا علاج کرتے ہیں۔ دل کی کمزوری کا علاج مختلف چرند و چمڑ کے دلوں سے مرکب کی ہوئی دوا سے کیا جاتا ہے۔ دماغی کمزوری کا علاج مختلف چرند و چمڑ کے دماغ سے تیار شدہ جو ہر بکھا جاتا ہے۔ ”آرگن تھیراپی“ کے عالم فاضل ڈاکٹروں کے تجربات بھی اس حقیقت پر نہایت ہی نمایاں روشنی ڈالتے ہیں کہ بکرے کے خضیہ قوت مردی کے لئے دنیا بھر کی چوٹی کی دواؤں میں سے ہیں۔ ان میں غذا نیست اور دوا نیست دونوں خوبیاں موجود ہیں جو لوگ ان کے استعمال کو روزمرہ کی خوراک کا ایک جزو بنالیں۔ ان کو تمام عمر کی مقوی باہودا کی ضرورت نہ رہے گی۔ انسان کی نخیس و لذت لیکن گیل لفظ اخراک نے قوت باہ کی جو انگیز کمزوریاں نوع انسان

میں پیدا کر دی ہیں ان کے ازالہ کے لئے کمرے کے خسیوں کو روزمرہ کی خوراک کا ایک جز دینا نہایت مفید و موثر ہو سکتا ہے۔

مردانہ کمزوری اور سہم الفار

مشرق و مغرب کے بلند پایہ حکیموں اور ڈاکٹروں کی تحقیقات و تجربات نے یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچا دی ہے کہ اگر موقعہ محل دیکھ کر مناسب طریقہ سے سہم الفار کا استعمال کر لیا جائے تو تمام مردانہ کمزوریوں کے لئے اس کے فوائد اکسیر اور مجرہ سے کم نہیں ہے۔ پیرسوں کے مایوس نامہ اور اڈامز کا رد فرنیوز سے اس کے استعمال سے چند ہی روز میں مرد کامل بن جاتے ہیں۔ کثرت مباشرت کی وجہ سے جن کے جسم میں خون کی ایک بوند بھی باقی نہ رہ گئی ہو وہ اس کا پاپاٹ زہر کے استعمال سے شگرف کی طرح سرخ اور گل اناری کی طرح لال ہو جاتے ہیں۔ اس کے استعمال سے کھانا پیانا بڑھتا ہے اور چند ہی روز میں کہن سال بوز سے بھی جوانوں کی طرح کھفتہ و تازہ نظر آنے لگتے ہیں۔ اعضائے تناسل کو اس غضب کی تحریک پہنچتی ہے اور برسوں کے سوئے ہوئے جذبہ مردی بھی اس کے استعمال سے اٹھ اٹھائیاں لے لے کر بیدار ہو جاتے ہیں۔ بعض صورتوں میں تو اس کے مناسب طریق پر استعمال کرنے سے اس قدر قوت باہر آتی ہے کہ بلا مبالغہ اس کی برداشت قوت ضبط سے باہر ہو جاتی ہے۔

سنگھیا ایک مہلک زہر ہے۔ اس کی نہایت قلیل مقدار بھی ایک ایسے پھلے آدمی کو دم بھر میں پیش پیش ساز دیتی ہے۔ اس کی کمی علامات نہایت شدید اور تکلیف دہوتی ہیں۔ اس لئے اس کا استعمال بھی لائق طبیب کے مشورہ کے بغیر نہ کرنا چاہئے لیکن مناسب مقدار میں موقعہ محل دیکھ کر استعمال کرانے سے یہ زہر بلا لال آب حیات کے ہم پایہ ثابت ہوتا ہے اور کسی قسم کی تکلیف نہیں دے سکتا۔

سہم الفار جب خام شکل میں ہو اس کی ایک چاول بھر کی مقدار بھی بعض اشخاص گے لئے تکلیف دہ ثابت ہوتی ہے۔ اس سے پیٹ میں شدید درد پیدا ہوتے ہیں اور طبیعت متلاشتا لگتی ہے۔ جسم میں حرارت غریزی بڑھ کر بخاری سی

کیفیت پیدا ہو جاتی ہے لیکن یہ واضح ہونا چاہئے کہ یہ تمام علامات مہلک نہیں ہوتیں۔ صرف دودھ کھلی چلا دینے سے ان کا ازالہ نہایت آسانی سے ہو سکتا ہے۔ ایک دو چاول کی مقدار کسی نوجوان کے لئے تکلیف دہ تو ہو سکتی ہے مگر مہلک نہیں۔ لیکن ایک دو رتی کی مقدار مستحیات کو چھوڑ کر یقیناً مہلک ہے۔

دوا کے طور پر حسب موقعہ و مزاج عام طور پر اس کی خوراک 1/130 رتی سے لے کر 1/30 رتی تک مستعمل ہے۔ جو کسی صورت میں کمی اثر پیدا نہیں کر سکتی۔ لائق اور تجربے کار طبیب ایک دو چاول سے لے کر قبض صورتوں میں ایک رتی تک اس کی خوراک دے سکتا ہے لیکن یہ خاصاً نادار صورتوں میں اور ان کے لئے خاص مزاج خاص موسم اور خاص ضرورت ہونے کے بعد اور بھی خاص انتظام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

سنگھیا کے کمی اثرات کو دور کرنے کے لئے اگر چہ بے شمار تریاق ہیں جن کے بیان کا یہ موقع نہیں ہے لیکن اس کا عام مشہور تریاق دودھ اور گھی ہے۔ دودھ اور گھی میں یہ خاص صفت ہے کہ وہ ہم الفار کے اثر سے جذب بدن ہو کر جسم کو تقویت دینے کا باعث بھی ثابت ہوتا ہے اور سنگھیا کے مفید اثرات کو بھی ضائع نہیں ہونے دیتا بلکہ ان کو جسم کی کمزور قوتوں کی نشوونما میں صرف کر دیتا ہے۔ جب دوا کے طور پر سنگھیا استعمال کیا جا رہا ہو تو اس کے ساتھ حسب ہضم دودھ گھی ضرور استعمال کرتے رہنا چاہئے ورنہ سنگھیا کی شدید گرمی اور خشکی جسم کو نقصان پہنچائے بغیر نہ رہے گی۔ دودھ گھی اس کے استعمال سے خوب ہضم ہوتا ہے۔ بعض صورتوں میں اس کی 1/30 رتی سے ہی چھٹا کھوں گھی اور سیروں دودھ نہایت آسانی سے ہضم ہو جاتا ہے۔

سنگھیا تمام جسم کو عمومی طور پر طاقت دیتا ہے۔ اس لئے ایسی صورت میں جب استعمال کرنے والا سرخ و پھید نوجوان ہو سنگھیا کچھ زیادہ مفید ثابت نہیں ہوتا۔ لیکن جب تمام جسم میں کمزوری نے گھر کر لیا ہو مریض کے چہرے پر ہوا نیاں اڑ رہی ہوں خون خشک ہو چکا ہو تمام اعضائے زہیہ از حد کمزور ہو گئے ہوں۔ اس وقت سنگھیا کا استعمال مجرہ دکھاتا ہے۔ سنگھیا از حد گرم و خشک ہے۔ اس لئے نوجوانوں کے لئے بعض صورتوں میں مضرت ثابت ہوا ہے کیونکہ

پہلے ہی حرارت غریزی کافی ہوتی ہے۔ مزید حرارت غریزی بڑھ جانے سے یقیناً نقصان ہوتا چاہئے لیکن ان کمزور بوڑھوں کو جن میں حرارت غریزی کم ہو چکی ہو۔ سکھئے گا استعمال عین موافق پڑتا ہے۔ انتہائی درجہ گرم خشک ہونے کی وجہ سے سکھیا گرم مزاج والوں کے ناموافق ہے۔ موسم گرم میں بھی اس کے استعمال سے احتراز کرنا چاہئے۔ بادی اور باطنی مزاج کے توازن اور بوڑھوں کو خصوصیت سے بہت مفید پڑتا ہے اور موسم سرما میں ایسے مزا جوں پر بے خطرگی استعمال کیا جاسکتا ہے اور کسی خطرے کا امکان نہیں ہوتا۔

دولہادہن کے ابتدائی فرائض

جس طرح دنیا سے حیوانات میں قدرت نے نر اور مادہ کے جماع کرنے کا مقصد صرف اولاد پیدا کرنا ہے اور اس فعل کے لئے ایک خاص وقت مقرر کیا ہے اسی طرح انسانی دنیا میں بھی اُس نے اسی اصول و قاعدے کو ہر طرح مد نظر رکھا ہے لیکن چونکہ انسان کو اُس نے اشرف المخلوقات بنا کر عقل و تہذیب اور فہم و ادراک کے گواں بہار پوریت سے سزئی کیا ہے اور مٹی بھلائی سرچنے اور سمجھنے کی طاقت عطا کی ہے، اس لئے اس بارے میں بھی اُسے آزاد رکھا ہے۔

اب مخافہ چاہئے اپنی آئندہ ترقی و بصیرت فی نفسی بہتری کے لئے برسرِ مجاہدہ کا زمانہ بڑھا کر اور اپنی خواہشات شہوانیہ پر ہر طرح فتح حاصل کر کے عمر بھر برسرِ مجاہدہ بنارہے اور چاہے تو اس سے کم درجے کا برسرِ مجاہدہی نہ کر نسل بہ نسل اپنی اولاد کو بہتر بناتا جائے۔ پانچ شہوت پرستی میں حیوان ہو کر کسی پابندی اور عقل و تہذیب کے بغیر اندھا دھند اپنے جوہر حیات کو تباہ و برباد کر کے صرف اپنی محبت اور مندرستی کا ستیاناس ہی نہ کرے بلکہ اپنی آئندہ نسل کو بھی نسل بہ نسل بہتر بناتا جائے اور اپنے

سکھئے کے دوران استعمال میں یہ خیال رکھنا بھی نہایت ضروری ہے کہ اسے کئی ہفتہ تک مسلسل استعمال نہ کیا جائے کیونکہ تجربات نے ثابت کر دیا ہے کہ اس کی قلیل مقدار بھی بعض اوقات جسم میں بدمزاجی جنم دیتی رہتی ہے اور آخر کار مہلک بن جاتی ہے۔ اس خطرہ کو دور کرنے کے لئے یہ طریقہ نہایت موزوں ثابت ہوا ہے کہ ایک ہفتہ استعمال کرنے کے بعد دو دن ناغہ کریں اور پھر ایک ہفتہ استعمال کرنے کے بعد دو دن اسی طرح ناغہ کریں اور چار ہفتے استعمال کرنے کے بعد ایک ہفتہ ناغہ کر دیں لیکن عموماً اسے زیادہ عرصہ تک استعمال کرنے کی ضرورت بھی پیش نہیں آتی کیونکہ یہ بہت زردار چیز ہے۔

ادھر استعمال کی اور ادھر اثر نمودار ہوا۔

سکھئے کے استعمال کے متعلق مکمل ہدایات تحریر کر چکے کے بعد اب ہم ذیل میں اس کے استعمال کرنے کے چند ایک طریقے درج کرتے ہیں۔
مندرجہ ذیل نسخہ جات جن میں سکھئے کا بڑوشال ہے نہایت بے ضرر ہیں۔ ان کے استعمال سے کسی قسم کے خطرے کا امکان نہیں ہے لیکن یہ نہایت ضروری ہے کہ جو ہدایات پہلے درج کی جا چکی ہیں ان کو پیش نظر رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل نسخہ جات میں سے کوئی نسخہ استعمال کیا جائے۔ پہلا نسخہ خصوصیت سے بہت ہی بے ضرر ہے کیونکہ اس میں سکھئے کے کسی اثرات کی نہایت بھرمناد اور یکسانہ طریقہ سے اصلاح کر دی گئی ہے۔

لئے اس زندگی میں وضع پیدا کرے اور اپنی قوم و ملک کو عیش پرستی و عشرت پسندی کی تباہی و دلہل میں پھنسانے کا یہ شرط لے لے اختیار کر کے جہنم میں جھٹک کر یقینی تباہی و بربادی کے ذیل کی لڑتے پڑوالا جائے اور انہیں صفحہ ہستی سے غیت و نابود کر دینے والی ہستی کے تنگ و تاریک گڑھے میں ایسا ڈال دیا جائے کہ وہ قیامت تک نہ ابھر سکیں۔

انسانی اعضائے تناسل کی تولیدی اور ساخت و خصوصیات پر غور کرنے سے بھی یہی بات پایہ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ قدرت کا مشاء لائے اس کے اور کچھ نہیں کہ انسان صرف حصول اولاد اور نسل کے لئے ہی مواصلت و مباشرت کرے اور اپنے جوہر حیات کو جہاں تک بھی ممکن ہو سکے حفاظت و احتیاد کے ساتھ رکھے۔ یہی وجہ ہے کہ اس جوہر زندگی کے ایک مرتبہ تیار ہو جانے کے بعد اور غیر ضروری طور پر خارج نہ ہونے کی صورت میں پھر اس کے گراں بہا وراثت خون میں تحلیل ہو جاتے ہیں۔ نیز اس کے دیگر غیر ضروری فضلات مثلاً عینیت، بولم، پسینے اور خون، حین وغیرہ کا از خود خارج ہونے کا کوئی طریقہ یا راستہ مقرر نہیں کیا۔

دولہن کا کمرہ

دولہن کے اٹھنے بیٹھنے اور بے تکلف آرام کرنے کے لئے حتی الوسع ایک کمرہ الگ ہونا چاہیے، جو اچھے اچھے قدرتی نظاروں، قومی بہادریوں، پائیزہ خیال مردوں، عورتوں اور خوبصورت بچوں کی تصاویر سے مناسب تمیز و ملیقہ شعاری کے

ساتھ ملا ستر و پیراستہ ہو۔ یہ ضروری نہیں کہ سب سامان نہایت بیش بہا اور گراں قیمت ہو، لیکن جو کچھ ہو، خوبصورت اور دل کش ہو اور خوبصورت بچوں کے کھڑکتے اور مار، چند بقی آموز کتابیں، کچھ کھانے پینے اور ناشتے کا سامان، ہتھائی اور پھل وغیرہ بھی موجود ہوں، جو ضرورت پر اپنی پہیلیوں کو پیش کر سکے تاکہ اسے جیسوں نہ ہونے پائے کہ میں کسی غیر نگہ میں آئی ہوں۔ ساتھ ہی اس کے یہ بھی ضروری ہے کہ اس کمرے میں ایک سے زیادہ آدمیوں کے سونے اور آرام کرنے کا سامان موجود نہ ہو تاکہ کسی غیر ضروری تکلف کی ضرورت محسوس نہ ہو۔ ایک طرف زمینی برصاف ستھر اور لم لگہ افروشی بھی بچھا ہونا چاہیے تاکہ وہ حسب تشنا لیدٹ سکے۔

سہاگ کی پہلی رات

بیاری آخر جان!

آج کھائی سکندر کے ماتھے سے وقفہ ملا کر چھڑک کر خوشی ہوئی۔ یقیناً تمہیں کہتے وقت بھی خوشی محسوس ہوئی ہوگی۔ اس لئے نہیں کہ تم اپنی پہلی سہیلی کو چھٹی لکھ رہی ہو بلکہ اس لئے کہ تم نے خط میں شادی کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ خط پڑھ کر کبھی یاد آیا کہ جب ہم بڑھتے تھے تو شادی کا کس کس خوشی محسوس ہوئی تھی۔ بہن! کیوں اس لفظ شادی کا مطلب ہی خوشی ہے۔ لیکن آج میں محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتی مجھے دائمی خوشی ہے۔ اگر اچھا خداوند مل جائے تو اس دنیا میں اس سے بہتر کوئی

بہشت نہیں ہو لطف ایک نیک بی کی خدمت کرنے میں حاصل ہوتا ہے وہ دنیا کی کسی چیز سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ جب ہم چھوٹی عقیق تو ہم شادی کا یہی سمجھتے تھے کہ خوبصورت قیمتی کپڑے ملیں گے کھانے کو مٹھائی ملے گی۔ لیکن نہیں اس میں کچھ اور لطف ہے، جو نہ قیمتی پارچات میں مل سکتا ہے نہ کھانے کی مٹھائی میں اور نہ سنہری اور روپہلی زیورات میں۔ اس سے بڑھ کر وہ لطف کچھ اور ہی ہے۔ بہن! ہم پوچھو گی کہ وہ لطف کس چیز میں ہے جو یہ بتانا ذرا مشکل ہے۔ لیکن یہ نہ خط میں کوشش کروں گی کہ تمہیں اس لطف سے آگاہ کروں۔ نہیں تو وہ لطف بہت جلد جب تم اپنے خاوند سے ملو گی تو معلوم ہو جائے گا۔

اختر جان! تم نے لکھا ہے کہ آپ میری کھٹا شکل بات ہے مگر تمہاری خاطر میں سب کچھ یاد کر کے تمہیں پیش کروں گی۔ دلاؤ غور سے پڑھنا تاکہ تمہیں کچھ فائدہ ہو۔ میری طرح سے تم بھی اپنے خاوند کو خوش کر کے ہمیشہ کے لئے مزے لوگو۔

میری شادی

میری شادی کے دن تم مری گئی ہوئی تھیں۔ آخر امیر باپ کی لڑکی ٹھہری اس لاہور کی گھر سے خدایا ہے۔ میری شادی ماہ جون میں ہوئی۔ میں نے والد سے نہیں خط لکھوایا کہ میری شادی کے موقع پر آؤ۔ پر تم نہ آ سکیں۔ اچھا وقت گذر گیا۔ اب اس بات کا لگہ ہی کیا۔

تمہارے بہنوئی پشاور میں ایک جگہ میں ملازم ہیں۔ بڑے خوش خلق آدمی

ہیں۔ ہر ایک سے محبت سے پیش آتے ہیں۔ پشاور کا بچہ انہیں جانتا ہے اور ہر ایک سے محبت سے پیش آتے ہیں اور خوش مزاجی سے ملتے ہیں۔ گلی محلے والے لوگ انہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ گلی محلے میں کوئی کام ہو تو ان کی رائے اور عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

بہن! تم بھی کہو گی، عجیب مزاج کی عورت ہے۔ ابھی شادی کو ایک سال بھی نہیں ہوا اور خاوند کی تعریف کے بل باندھنے لگی۔ بہن کیا کروں مجبور ہوں، وہ بی بی اس لائق کہ ان کی تعریف کی جائے۔ خدانم کو ایسا ہی خاوند دے۔ اب میں تیرا سلسلہ شروع کرتی ہوں۔

شادی میں ابھی دس روز باقی تھے کہ میرے ہاتھ پر گنا باندھا گیا جب میں نے ان سے پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہے تو اس نے جواب دیا کہ تم اب دوسرے گھر جانے والی ہو۔ یہ اس کا بڑا سٹون ہے۔ میرے دل پر اس وقت چوٹ لگی سی۔ کیا میں اس گھر سے جس میں میں نے اپنی عمر کے اٹھارہ سال گزارے بھڑک کر چلی جاؤں گی۔ یہ سمجھی نہیں ہو سکتا۔ لیکن مجھے باؤا تھا کہ میری بڑی ہنسی رضیہ کو اسی طرح گنا باندھا گیا تھا۔ اس کے چند روز بعد برات آئی جس میں ایک لڑکا گھوڑی پر سوار تھا جس کے سر پر تاج لکھا رکھا تھا۔ مجھے یاد نہیں کہ کون کون اس وقت صرف دس برس کی تھی اور میرے سسر رضیہ کو ایک لکڑی کے صندوق یعنی ڈول میں ڈال دیا گیا۔ رضیہ رو رہی تھی لیکن اس کی کسی نے بھی نہ سنی۔

اس وقت مجھے محسوس ہوا کہ میرے ساتھ بھی یہ کھیل رچایا جائے گا۔ لیکن عجیب ہو رہی کہونکہ اس کے سوا چارہ ہی کیا تھا۔ اب خوش ہوں کہ یہ بھی ایک اچھا

کھیل تھا جو بڑی خوشی سے ختم ہوا۔

جب شادی میں دو دن رہ گئے تو مجھے ایک مکان میں بٹھا لیا گیا۔ جہاں میری سہیلیاں مجھے مذاق کرتی تھیں۔ کوئی میرے کپڑے پھاڑتی، کوئی مجھے کچھ کہتی کوئی کچھ نہیں میں مقوم تھی نہ معلوم کیوں۔ مجھے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ میرے سینے پر ایک وزنی پتھر رکھ دیا گیا ہے جو مجھ سے اٹھایا نہ جاتا تھا اور اس بوجھ کی وجہ سے میری جان جا رہی تھی۔

دوسرے روز بھی مجھ سے کسی شٹنگ کرائے گئے۔ جو کچھ عورتیں کہتی تھیں میں کرتی تھی لیکن اس طرح جیسے ایک مشین کا پیرہ بغیر کسی جیل و جنت جس طرح چلایا جاتے چلتا ہے۔ اب میں محسوس کر رہی تھی کہ میں ضرور اس گھر سے نکال دی جاؤں گی اور مجھے ایک غیر شخص کو منسوب دیا جائے گا جس کو میں نے ابھی تک دیکھا ہی نہیں۔ نہ معلوم وہ کونسا ہوگا یا کالا، دم دل ہوگا یا ظالم، دریا دل ہوگا یا بخوس، سخت مزاج ہوگا یا نرم دل۔ اب مجھے اُس کو دیکھنے کی ایک تنہا تھی تاکہ میں اپنی قسمت کو ایک دیکھ لوں کہ وہ کیسے ہیں۔

لیکن افسوس کہ میری یہ مراد برنہ آسکی۔ آخری گھوڑی کا ایک دن آپہنچا آج سے میرے والدین کو ایک دوڑ و دوپ ٹرگٹی۔ کوئی وزنی کی طرف دوڑا جاتا ہے تو کوئی علوان کی طرف اور کوئی کہلاری کی طرف۔ ہر ایک اپنے اپنے کام میں مشغول تھا کسی کو میری فکر نہ تھی۔ نا صرف دو سہیلیاں تھیں۔ نہ جاتے وہ مجھے پھر بھی سہیلیوں میں بیٹھنے کا موقع بھی دیں گے یا نہیں۔ وہ مجھے ماریں گے یا پیسار کریں گے؟

وہ کیا میرے بہنوئی کی طرح ہوں گے جو میری بہن کو درازا سی بات پر کہتے ہیں۔ میرے والد صاحب سے ان کی بول چال نہیں۔ جب بھی وضو کرتی ہے رتی نہ ہتی ہے اور ماں باپ کو کوئی ہے اور کہتی ہے کہ کیا میرے لئے ایسا ہی تھاؤ ملا ہے اور کوئی نہیں دیتا میں رات تھا۔ میری والدہ اسے بہت تسلی دیتی تھیں، مگر خالی تسلی کے ساتھ تھا تھا۔ کسی نے میرے بہنوئی کو بتا دیا کہ رضیہ میکے جا کر رہتی رہتی ہے اور چھاری کرائی کرتی ہے۔ تب سے ہمارے گھر میں رضیہ کا آنا جانا بند ہے والد صاحب اس سے ناراض تھے۔ انہوں نے رضیہ اور رضیہ کو بلا بھیجا تھا لیکن پھر اس مٹی کے بنے ہوئے ہیں کہ وہ کب جاتے ہیں۔ نہ تو انہوں نے رضیہ کو بھیجا اور نہ خود ہی آئے۔

خداوند کریم ایسا خاوند نصیب نہ کرے۔

بہن! میں نے کھنڈا شروع کر دیا لیکن یہ خیالات تھے کہ اُس وقت میرے دل میں اٹھتے تھے اور امید ہے کہ تمہارے دل میں ایسے موجزن ہوں گے۔ آخر شام کے سات بجے برات آئی۔ آگے آگے دو لہا میاں گھوڑی پر سوار تھے اور پیچھے براتی لوگ تھے۔ میں بھی ایک سہیلی کے ساتھ مکان پر بیٹھ کر اس برات کو دیکھ رہی تھی۔ آگے آگے دو لہا تھا۔ باجے بج رہے تھے اور اس کھیل کا مہیا مجھے اس مکان سے جہاں میں نے اپنے انکس کے اٹھانے میں گزارے تھے ہلکا لے جانا تھا اور وہ بھی میرے والدین کی اطلاع سے۔

دنیا کے کھیل بھی نرے ہیں جس کام کو انسان ایک حالت میں نہیں کرنا چاہتا دوسری حالت میں کرنے کو تیار رہتا ہے۔ اگر کوئی شخص مجھے تہنچہ نکالیں

حیوانوں میں مادہ جنہی حاملہ ہوتی ہے وہ نر کو اپنے پاس تک نہیں آئے
دیتی۔ مگر انسان کی حالت دیکھئے وہ اشرف المخلوقات کہلانے کے باوجود
حیوانوں سے بھی گرسہ ہوئے کام کرتا ہے۔ حیوانوں میں تو جنبت تک مادہ
بچہ کو دودھ پلاتی ہے نر کے نزدیک تک نہیں جاتی اور قانون قدرت بھی
ہے۔ وحشہ اقوام میں بھی دستور ہے کہ وہ حاملہ کے نزدیک نہیں جاتے بہت
سکی اقوام میں حاملہ کو مقدس عورت مانا جاتا ہے۔

مختلف حیوانات پر تجربے کرنے کے بعد ماہرین طب نے اپنی رائے
نمایا ہے کہ دورانِ حمل میں جماع کرنے سے رحم کو صدمہ پہنچتا ہے۔ اور
قبل از وقت بچے کا پیدائش کا اندیشہ ہوتا ہے۔ پہلے تین مہینوں میں جماع کرنے
سے حمل گر جانے کا خطرہ ہوتا ہے اور آخری مہینے میں جماع کرنے سے
اندیشہ ہوتا ہے کہ جنین جس جنین میں پٹیا ہوا ہے وہ پھٹ جائے گی۔ خون میں
زہر سرایت کر جائے گا۔ اسی طرح ماں بچے دونوں کی زندگی خطرے میں
پڑ جائے گی اور اگر حمل نر کے ٹونچے کے اعضا کو صدمہ پہنچتا ہے، جو
والدین حمل کے دوران میں جماع سے پرہیز نہیں کرتے۔ ان کے بچے اور اولاد

پیدا ہوتی ہے وہ اعصابی امراض میں مبتلا رہتی ہے۔

حمل کے دوران میں جماع تو خیر بے حاشیہ نقصان دہ ہے۔ ہماری مذہبی
کتاب میں لکھا ہے کہ اس عرصہ میں حاملہ کو ان کچھ سہیلیوں میں بھی نہیں بیٹھنا چاہیے
جو بے پردہ غلاق اور غلیظ باتیں کرنے کے عادی ہوں۔ کیونکہ ان طرح جذبات
میں اشتعال پیدا ہو کر جماع کی نفرت و رغبت بڑھتی ہے اور جماع سے انقطاع
کا اندیشہ رہتا ہے۔

اس سلسلہ میں ہمارے شی چرک نے لکھا ہے جو حاملہ جماع کی خواہش مند ہوتی
ہے۔ اس کا بچہ بد شکل، بد چلن اور بے حیا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ دورانِ
حمل میں جماع کرنے سے بچہ دانی کو صدمہ پہنچتا ہے۔

اس زمانہ میں قدرتی طور پر عورت کی چھاتیاں بڑھ رہی ہوتی ہیں۔ جب
مرد جماع کے دوران میں دست اندازی کرتا ہے تو وہ نیچے ٹکا پڑتا ہے۔
یا ان کی چوچیاں اُٹھ کر چو جاتی ہیں۔ ایسے چھاتیوں سے جب بچہ دودھ پیتا
ہے تو ان میں سخت دوسر دھ ہو جاتا ہے کہ اکثر اوقات ماں نکلیں سے
بچنے کے لئے بچے کو دودھ پلانے سے پرہیز کرتی ہے اور بچہ کو اوپر کی
نڈیا پر پالا جاتا ہے۔ اوپر کی غذا پر پینے والے بچے ماں کے دودھ پر پینے
والے بچوں کی نسبت کمزور، ناقوان اور دھڑلے ہوتے ہیں۔ بیماری کے جراثیم
ایسے بچوں پر آسانی سے حملہ آور ہو سکتے ہیں۔

دودھ کب چھڑایا جائے؟

بعض عورتیں بچے کی شیر خوار کی کہ نہانے میں بھی حاملہ ہو جاتی ہیں۔
اس حالت میں بچے کا دودھ چھڑا دینا چاہئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو خوراک
ایک بچے کے لئے قدرت نے پیلا کی ہے وہ اب حمل کے بعد دو بچوں میں
تقسیم ہونے لگتا ہے جس کا تمدنی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دونوں بچے کمزور
رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ شیر خوار بچے کو حاملہ کا دودھ موانع نہیں آتا اسے
پانخانہ وغیرہ کی بیماریاں ہوتی رہتی ہیں اور ان خود کج کمزور ہو جاتی ہے۔
پھر ماں کے پیٹ میں جو بچہ ہے اس کی پردوشی اور نشوونما کچھ ان کے
خون میں ہوتی ہے اور اسے قدرت ماں پر زیادہ حق پہنچاتا ہے۔

کمزور عورت، دل، دق یا کبھی اور متعدی مرض کی مریضہ کو چاہئے کہ
بچے کو دودھ پلانے سے پرہیز کرے۔ کیونکہ اس سے زچہ اور بچہ دونوں
کی صحت پر بڑا اثر پڑتا ہے۔

زچہ اور زیادہ کمزور ہو جائے گی اور بچہ کے لئے دودھ ناکافی ہوتا
ہے۔ اس کے علاوہ بہت بڑا خطرہ یہ ہوتا ہے کہ تپ دق وغیرہ کے
جراثیم بچے پر اثر نہ کر جائیں۔

ماں کی صحت درست ہو اور اسے کافی مقدار میں دودھ آتا ہو تو

کم از کم روزانہ تک بچے کو دودھ نہ چھڑائیں۔

جب بچہ دانت نکال رہا ہو تو دودھ چھڑانا مناسب نہیں۔ دانت نکالنے
کے دوران میں بچے کی صحت خراب ہوتی ہے۔ اس وقت اگر دودھ چھڑا کر
دوسری غذا پر بچے کو لگا دیا جائے تو بچے کے بیمار ہونے کا اندیشہ ہوتا
ہے۔

جب بچہ اپنے دانتوں سے چوچیوں کو کاٹنے لگے تو سمجھنا چاہئے
کہ اب دودھ چھڑانے کا وقت آچکا ہے۔ اسی طرح جب ماں کے دودھ
میں پردوشی پانے والے بچے کے دذق میں اضافہ کرکے جائے تو دودھ چھڑا
دینا چاہئے۔

امراضِ زچہ

آنول

وضع حمل کے بعد آنول کا گرنا کیوں ضروری اور مفید ہے؟
آنولے گرنے کے لئے کیا کیا تدبیریں کرنی چاہئیں؟
آنولے گرنے کے بعد کیا کرنا چاہئے۔

زچہ کو اٹھنے بیٹھنے کی کیوں ممانعت ہے؟ اٹھنے بیٹھنے کے نقصانات۔

زچہ کی صفائی، گندے اور غلیظ چھتیرے استعمال کرنے کے ہلکے نتائج۔

مختلف امراض اور ان کا علاج۔

زچہ کو پہلے جرجر غسل کب کرنا چاہئے؟

زچہ کو کیا کھانا چاہئے اور کیا نہیں کھانا چاہئے؟

آنول گرنا

وضع حمل کے بعد آنول کا گرنا بہت ضروری ہے۔ یہ گوشت کا ایک ٹکڑا سارحم کے اندر موجود ہوتا ہے اور اسکی ذریعہ سے بچہ کو ماں کے پیٹ میں خوراک پہنچتی ہے۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد اسکی فوراً خارج ہونا بہت ضروری ہے۔ ورنہ سارے جسم میں زہر پھیل جاتا ہے۔ عام طور پر آنول وضع حمل کے بعد آدھ گھنٹہ تک نکل جاتی ہے۔

بعض حالتوں میں کم و بیش وقت میں خارج ہوتی ہے۔ وضع حمل کے بعد عورت کو جو درد ہوتا ہے وہ خود بخود آنول کو باہر نکال پھینکتی ہیں۔ اگر آنول آدھ گھنٹہ تک نہ گرسے تو زچہ کو کھانا چاہئے۔ اس کے علاوہ دایہ کو چاہئے کہ بائیں ہاتھ سے زچہ کے پیٹ کو نیچے کی طرف دبائے۔

بچہ پیدا ہونے کے بعد اسٹراکٹ آف آرگٹ کا ایک چھوٹا چھوٹا ٹکڑا گرم پانی میں ملا کر زچہ کو پلا دینا چاہئے۔ یہ دروازہ کے لئے اکیر کا حکم رکھتی ہے۔ اس سے آنول بہت جلد خارج ہو جاتی ہے اور زچہ کی خانہ صاف ہے۔ محفوظ ہو جاتی ہے۔

آنول گر چکنے کے بعد زچہ کو گھنٹہ آدھ گھنٹہ آرام اور سکون کی بہت

مثلاً چوتھے دن زچہ دلی میں دوبار بستری پر اٹھ کر پندرہ پندرہ منٹ بیٹھ سکتی ہے۔ اسی طرح پانچویں، چھٹے اور ساتویں دن آہستہ آہستہ معیار بڑھائیں۔

جس طرح چوبیس گھنٹے کے اندر اندر بچے کو پاخانہ آنا ضروری ہے۔ اسی طرح زچہ کو بھی ولادت کے بعد چوبیس گھنٹے کے عرصہ میں کھل کر پاخانہ آنا چاہئے۔ قبض کی حالت میں کوئی ایسی دوا دینی چاہئے جس سے پاخانہ تو کھل کر آجائے مگر جلاب نہ لگے۔ اس حالت میں زچہ جو پہلے ہی کمزور ہوتی ہے جلاب سے اور زیادہ کمزور ہو جاتی ہے۔

البتہ تیسرے دن ہلکا سا جلاب ضروری ہے۔ اس کے لئے ایک اونس کوئٹریٹل ٹھوڑے سے دو دھریں ملا کر استعمال کیا جائے۔ جنہیں انی سے نفرت ہو وہ صبح کے وقت چھچھ روٹیل سالت گرم پانی کے نصف گلاس میں حل کر کے پی لیں۔ اس مقصد کے لئے لیکویٹ پرائیمن مشہور قبض کشا دوائیتہ دوا بڑا کارآمد ہے۔

مضامی

بچہ پیدا ہونے کے بعد زچہ کا لباس فوراً بدل دیا جائے۔ گندے کپڑے اور دوسری غلاتیں فی الفور دور کر دیں چاہئیں ورنہ زچہ اور بچے

ضرورت ہے۔ اس لئے کمرے میں شور و غل نہیں ہونا چاہئے۔ اس سے زچہ کو پریشانی ہوتی ہے۔ پورے طور پر آؤں خارج ہونے کے بعد دایہ کو چاہئے کہ زچہ کے اندام نہانی کو لائسول لوشن سے دھوئے۔ اگر وہ نہ لی سکے تو نیم گرم پانی سے بھی کام لیا جاسکتا ہے۔

عموماً روئی گرم کر کے اندام نہانی کو سینک دیا جاتا ہے۔ لیکن ہماری ڈس میں گرم اینٹ سے سینک دینا زیادہ مفید ہے۔ کیونکہ روئی کو گرم کرنے کے لئے بار بار اٹھانا پڑتا ہے جس سے ہوا گرم کر گرم سرد ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔ لیکن اینٹ کو ایک بار گرم کر کے پندرہ بیس منٹ تک اٹھانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ گرم اینٹ کو اچھی طرح کپڑے میں لپیٹ کر کم از کم نصف گھنٹہ یومیہ سینک کرنا چاہئے۔

اکثر تجربہ کار عورتیں پاؤں کی ایڑی سے اندام نہانی کو اند کی طرف دھکیلتی بہت ضروری اور مفید سمجھتی ہیں۔

پاخانہ اور پیشاب

زچہ کو پہلے دو دن بالکل لیٹے رہنا چاہئے۔ اسٹے بیٹھے سے رحم سکڑنا بند ہو جاتا ہے۔ پاخانہ، پیشاب بھی زچہ کو چارپائی پر لیٹے لیٹے کرنا چاہئے۔ لیکن اگر اسٹے کی ضرورت ہو تو آہستہ آہستہ اٹھنا چاہئے۔ مثلاً

کی صحت اور زندگی کو سخت نقصان پہنچنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ بعض اوقات زچہ کی صفائی کے لئے گزے اور غلیظ صیغے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس کا قدرتی نتیجہ ہوتا ہے کہ وہ اسہال، پیش، بخار اور بعض اوقات درد رحم اور دوسرے میں گرفتار ہو جاتی ہے۔

یاد رکھئے !

وضع حمل کے بعد زچہ کو صرف سترے رومال استعمال کرانے چاہئیں۔ میلے کچیلے رومالوں سے مذکورہ امراض پیدا ہوتے ہیں۔ رومالوں کو گرم پانی یا کارباک لوشن میں دھو کر خشک کر کے استعمال کرنے سے کسی نقصان کا خطرہ نہیں رہتا، بلکہ بطلب کے لئے سینٹریٹ ٹائل بہت مفید ہیں جو انگریزی دوا فروشوں سے مل سکتے ہیں۔

زچہ ہاتھ منہ دھونے کے لئے گرم پانی استعمال کرے۔ سرد پانی ہرگز استعمال نہ کریں۔ اس سے نفاس کے خون کے رگ جانے کا خطرہ ہے۔ گرمیوں میں بھی سرد پانی کی بجائے شیر گرم استعمال کرنا چاہئے۔

ولایت میں عورتیں وضع حمل کے بعد دو روز تک غسل نہیں کرتیں۔ سونا کے لئے گرم پانی میں توہید یا سفوف ترکہ کے بدن صاف کیا جاتا ہے۔ ہنڈوں میں سمونا پانچویں، تیرہویں اور اکیسویں دن غسل کیا جاتا ہے۔

لیکن طبی قانون یہ ہے کہ غسل اس وقت کرنا چاہئے جب نفاس کا خون

بند ہوئے پانچ دن گزر گئے ہوں یعنی تیرہویں دن نہانا چاہئے۔ اس سے پہلے غسل کرنا نقصان دہ ہے البتہ چوتھے دن کے بعد بدن کی صفائی کے لئے پانی میں توہید ملگو کر استعمال کیا جاسکتا ہے۔

نفاس کا خون جو وضع حمل کے بعد چند روز تک آیا کرتا ہے عموماً ایک ہفتہ کے اندر رفتہ رفتہ بند ہو جاتا ہے۔ یہ خون پہلے چھ دن تک سرخ ہوتا ہے۔ آہستہ آہستہ رنگت بدلتی جاتی ہے۔ اگر یہ خون ایک دم بند ہو جائے اور اس میں بدبو معلوم ہو تو فوراً کسی تجربہ کار ڈاکٹر سے مشورہ ضرور کرنا چاہئے۔

خوراک

زچہ کو پہلے تین دن دودھ کے سوا کچھ نہیں دینا چاہئے۔ اگر طبیعت میں کچھ نقص ہو تو پوسٹے دن نہایت ہلکی اور ذود ہضم غذا مثلاً مال، کھجور، ساگو، دانہ، چاول، دلیا، ماراروٹ، ڈبل روٹی، مٹریا چنے کا شوربہ، گھی، سو جی کی روٹی دی جاسکتی ہے۔

یہ غذائیں ذود ہضم بھی ہیں اور طاقت بخش بھی ان کے استعمال سے قبض وغیرہ کا اندیشہ بھی نہیں ہے۔ گوشت خورد عورتی، گوشت کا شوربہ، پختل کر سکتی ہیں۔ یہ ذود ہضم اور مقوی ہوتا ہے البتہ گوشت فقیر ہے اور یہ

شروع شروع میں نہیں کھانا چاہئے۔

یاد رکھیے !

بھاری تغذیل اور مرضی غذا کا معضم کرنا زچہ کے لئے جو چار پانی پر پڑی رہتی ہے بہت مشکل ہے۔ اس سے اضمم میں خرابی پیدا ہوتی ہے۔ اور اضمم میں خرابی کا اثر دودھ پر پڑتا ہے۔ ایسا دودھ پانی کرچے کو بوجھ میں بغیر کہ شکایت ہو جاتی ہے۔ بھارنا اور مرضی غذا معضم کرنے کے لئے کافی دوز دینا کی ضرورت ہوتی ہے جو کہ میسر نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ابتدائی ایام میں مرضی غذاؤں سے پرہیز ضروری ہے۔

اس کے علاوہ اکثر مرضی غذاؤں قابل اور تغذیل ہوتی ہیں۔ اس لحاظ سے بھی اس سے پرہیز ضروری ہے۔ شروع شروع میں گرم مصالحہ دار چیزیں، تیل، ترشی اور سرخ مزاج کا استعمال بھروسہ ہے۔

اکثر ہندو گھرانوں میں زچہ کو گھی پلایا جاتا ہے یا سفید زیرہ، مگر ادا گھی کثرت سے استعمال کرایا جاتا ہے۔

اگرچہ خون کے نقص کے لئے یہ چیز بہت ضروری اور مفید ہے، مگر بہت زیادہ گھی کمزور زچہ کے لئے معضم کرنا بہت مشکل ہے۔

دودھ میں کھانڈ کی بجائے اگر شہد دیا جائے تو زیادہ مفید اور ترقی ہے۔ دودھ میں شہد کے استعمال سے پاخانہ کھل کر آتا ہے اور قبض دُور

کہ شکایت پیدا نہیں ہوتی۔

زچہ کو رفتہ رفتہ اپنی عام خوراک استعمال کرنی چاہئے۔ ایک دم بھاری اور تغذیل غذا کھانے سے زچہ اور بچے کا اضمم بگڑ جاتا ہے۔

ایک سے تندرست عورت دن رات بستر پر لیٹی رہے اور اسے وہی خوراک دی جائے جس کی وہ عادی ہے تو وہ یقیناً بیمار ہو جائے گی۔ دراصل خوراک چلنے پھرنے اور کام کاج کرنے کے بغیر معضم نہیں ہوتی۔

جوان لڑکیوں کی لاعلمی

اگرچہ اس مردانہ فرسودہ مراکم کا شکار میں جن کی مرد سے صحیح معلومات کا حصول قطعاً حرام قرار دیا جاتا ہے۔ اور یہ بات تو ہمارے ملک میں زبان زد عام ہے کہ جو عورت اپنے جسم اور ہونے والے شوہر سے لاعلم ہوتی ہے اس کو محض شوہر میں ہونے سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ بعض حالات میں تو یہ لاعلمی اس حد تک بڑھ کر جاتی ہے کہ شادی کے وقت تک لڑکی کو یہ علم نہیں ہوتا کہ حیات ازواجی میں شوہر کے ساتھ کیا طبعی تعلقات ہوتے ہیں اور شوہر کن امور میں بھائی سے مختلف ہو سکتا ہے۔

جب شادی کے بعد اس کو اپنے شوہر کے تعلقات کا پورا علم ہوتا ہے تو وہ اپنے شوہر کی خواہش پورا کرنے سے قطعاً کارگردی ہے مجھے ایسے میں بیویوں کے متعلق ذاتی واقفیت ہے کہ عاشق مزاج خاوند کو جب اس کی بیوی کے خواہش درست ہوئے اور اس کے فطری تعلقات کی اجازت دی جاسے واقعات بھی پیش آئے ہیں بعض لڑکیوں نے شہ اول کے خوف سے خود کو کٹی کر لی جس فیولانی بیوی میں مگر یہ سب واقعات ان حالات میں پیش آتے ہیں۔ جہاں شوہر نے بڑا اور زیادہ واقف ہوتے ہیں یہ امر کہ لڑکیاں شادی کی عمر تک پہنچ جاتی ہیں اور

ان کو شادی کی حقیقت کا علم نہیں ہوتا اگر واقعات شہادت نہ دیتے اس کا ہرگز یقین نہ آتا۔ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ بیوی نے جن کے مجھ سے بے حد راسم میں۔ اپنا واقعہ بیان کیا وہ کہتی ہے کہ میں نے اٹھارہ برس کی عمر میں کسی مجھے انتہائی فکرو پریشانی میں گزارے کیونکہ ایک شخص نے میرا پیار لے لیا تھا جس سے مجھ پر سخت خوف طاری ہو گیا کہ اب مجھے حمل کی دفعوں کا سامنا کرنا پڑ گیا۔ ایک بی بی نے مجھ سے بیان کیا کہ مجھ کو ایک بوسے کا اتنا خوف غالب ہوا کہ کئی ماہ تک ایام حقیقی بھی کر کے رہے۔

جب ایسی لڑکیوں کی شادی ہوتی ہے تو خاوند کا فی الفور اپنے حقوق کا طالب ہوتا زنا بالجبر کا مرتکب ہوتا ہے۔ ایسی عورت کو آئندہ پھر کسی قسم کا خط حاصل نہیں ہوتا۔ کیونکہ مرد کی ہریت اس کے دل پر مرتے دم تک غالب رہتی ہے۔

نسوانی خواہش

اگر ہم ایسا نقشہ تیار کریں جس میں اٹھائیس یوم کا زمانہ بچے بعد دیگرے دکھایا جائے اور یہ زمانہ کو بجائے خود ایک مدت خیال کریں تو سوال پیدا ہوگا کہ اس دوران میں تبدیلی عورت کی اور کے بار فطری خواہش محسوس کرتی ہے عورتوں کے حیاتی احساس کے بارے میں کچھ تذکرہ طبی علم الاجسام کی

کتا بوں میں پایا جاتا ہے لیکن بالعموم ان کتب کے الفاظ اتنے مبہم ہوتے ہیں کہ ان سے ہر شخص کو کچھ بہتہ نہیں چلتا۔ مثلاً گارشش اپنی کتاب علم الاجسام میں کہتا ہے۔ نسوانی خواہش کا اوج عموماً ایام حیض سے قبل اور بعض اوقات ایام حیض کے اختتام پر ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گارشش نے نزدیک خواہش کا زمانہ جریان حیض کے زمانہ کے ساتھ شامل ہو جانا ہے۔

میں نے بڑے غور و فحوص کے ساتھ یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اس بحث کے آغاز کا باعث کچھ نوافراد کا اختلاف ہے، اور کچھ بالعموم عورتیں اس بحث سے دلچسپی نہیں رکھتیں اور کچھ اس کی یہ بھی وجہ ہے کہ نسوانی امواج بخیر سے نزدیک بہرہ نوجوان عورت میں ہوتی ہیں۔ یا ہونے والی ہیں۔ عارضی اسباب کی بنا پر سکست پڑ جاتی ہیں۔ اس بات کی میں نے سعی ملین کی ہے۔ کہ فطری لہروں کو بے قاعدہ اور سطحی تہزول سے علیحدہ کر دوں :

تب لوزہ کو دفع کرنے کا ختم
مندرجہ ذیل ختم کو کسی ایک کاغذ پر تحریر کر کے رخص کے پانچویں شمارے سے پیشتر پانچ دیا جائے تو فوراً اسی وقت آرام آجائیگا اور رخص تحقیق ہو جائیگا۔

۸۵۰	۸۶۳	۸۶۰	۸۵۷
۸۶۱	۸۵۶	۸۵۱	۸۶۱
۸۵۵	۸۵۶	۸۶۵	۸۵۲
۸۶۲	۸۵۲	۸۸۲	۸۵۹

دیکھو۔ اگر مندرجہ ذیل ختم کو کسی کاغذ پر لکھ کر سب سے پہلے دیا جاوے تو رخص فوراً سندرست ہو جاوے گا۔

۸۵۰	۸۶۳	۸۶۰	۸۵۷
۸۶۱	۸۵۶	۸۵۱	۸۶۱
۸۵۵	۸۵۸	۸۵۵	۸۵۲
۸۶۲	۸۵۲	۸۵۲	۸۵۹

آدھے سر کی درد دور کرنے کا ختم
مندرجہ ذیل ختم کو کسی کاغذ پر لکھیں اور تازہ پانی سے دھو کر نیم سر درد کے رخص کر صبح کے وقت پلاز دیوی فوراً صحت ہو جائیگا

جبر کو رفع کرنے کا جبر

مندرجہ ذیل جبر کو کسی کاغذ پر تحریر کریں اور پھر وہ جبر مریض کے گے میں ڈال دیں بہت جلد مندرجہ ذیل ہو جاوے گی جبر یہ ہے

ع	ع	ق	س
۲	در	ع	۱۵
۲	سر	رو	۱۴
علی	الم	۱۸	۲

اتر ہی ہوئی ناف کے پھیپ کے نیکا منتر

مندرجہ ذیل جبر کو کسی کاغذ پر لکھو پھر اس کو اپنی کمر میں باندھ لو
فورا اتر ہی ہوئی ناف درست ہو جائیگی جبر یہ ہے

ل	ب	ج	د
ر	خ	ا	ک
خا	در	س	ص

ورم و نگے کی در دھمانے کا جبر

اگر کسی میں ورم یا درد ہو جائے یا ان دونوں میں سے کوئی تکلیف ہو جائے تو مندرجہ ذیل جبر کو کسی کاغذ پر لکھ کر جہاں تکلیف ہوئی ہو

جبر یہ ہے۔

ص	م	ن
یا ب	یا ب	یا ب

دیگر

اگر مندرجہ ذیل جبر کو بھی کسی ایک وقت میں کاغذ پر تحریر کریں اور مریض کے سر پر باندھ دیا جائے تو فوراً آرام آ جاوے گا۔ اور صحت کامل ہو جاوے گی۔ جبر یہ ہے۔

۱۶۴۴	۱۶۴۶	۱۶۵۲	۱۶۴۰
۱۶۵۱	۱۶۳۸	۱۶۴۳	۱۶۴۸
۱۶۳۹	۱۶۸۲	۱۶۴۵	۱۶۲۲
۱۶۴۶	۱۶۴۱	۱۶۴۰	۱۶۵۳

حل کی حفاظت کرنے کا جبر

اگر کسی عورت کا حل بار بار گر جاتا ہو۔ تو حامل کو

اوم	اوم	اوم	اوم
اوم	اوم	اوم	اوم
اوم	اوم	اوم	اوم
اوم	اوم	اوم	اوم

چاہیے کہ ایام حل میں مریض کی کمر میں باندھ دیتے جو کہ نیچے درج کیا گیا ہے پس اس بار حل نہیں پڑے گا اور امید ہو جائیگی کہ صبح و شام تک ضرور سچا پیدا ہو گا۔ جبر یہ ہے۔

جو اس طرح بھی ہو سکتا ہے کہ مؤثر المذہب عام پانی پر ایک لیس بار دم کریں
اور پھر مریض کو پلاویں تو تمام تکلیف دور ہو جاوے گی۔

تسہیل ولادت سے محفوظ رہنے کا خبتر
مندرجہ ذیل خبتر کو کسی کاغذ پر لکھ کر حاملہ کی کمر میں باندھ دیا جائے
تیس اسطرح سے درود دوہو گا اور اگر کچھ تندرست اور صحیح حالات
پیدا ہو گا۔ اگر یہ خبتر لکھ کر بچے کے گلے میں باندھ دیں تو بچہ بھی
تکلیفوں سے بچا رہیگا۔ خبتر یہ ہے۔

الحی بھرت یکتیا بھینا کستور خط شوش اور خط لیلنس بوانس یوس

تسہل لرزہ کو مٹانے کا خبتر
اگر کسی آدمی کو تب لرزہ آتا ہو تو مندرجہ ذیل خبتر کو تین دن
لکھیں اور پھر انہیں دھو کر مریض کو پلاویں اور ایک خبتر تر لیں
گلے میں باندھ دیں یا بازو پر باندھ دیں اس کا کرنے سے حاملہ کو
دو تین دن میں آرام آ جائیگا۔ خبتر یہ ہے۔

نمایا کار کوئی	سلام علی ابراہیم	در خط دار	محمد اسماعیل
۵۵۶	۱۲۳۰	۷۳۷	۷۰۷
۱۲۲۱	۸۷۲	۷۷۰۹	۷۳۸
۷۸۸	۷۳۹	۱۳۲۸	۲۷۹

باندھ دیا جائے۔ فوراً درود و دم کو آرام ہو جائے گا۔
خبتر یہ ہے۔

گلٹی اور دردمٹانے کا خبتر

جہاں رنگلٹی اور درد وغیرہ ہوتی ہو۔ وہاں پر مندرجہ ذیل
خبتر لکھ کر باندھ دو تو فوراً آرام ہو جائیگا اور درد نہ رہے گی

لح

جگر کی درد مٹانے کا خبتر

مندرجہ ذیل خبتر کو کسی کاغذ پر تحریر کریں اور پھر پانی میں
دھو کر مریض کو ملا دیں۔ چند دنوں تک درود کو باطن آرام
ہو جاوے گا۔ اور کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی۔ خبتر یہ ہے

۴۰۴	۳۹۲	۳۹۷	۴۰۲
۳۹۳	۲۰۷	۳۹۹	۳۹۶
۳۹۳	۴۰۷	۳۹۹	۳۹۶
۴۰۰	۳۹۵	۳۹۴	

اندری کیا ہے؟

نمست سنسار کے پرانی ماتر کے ۱۰ اندریاں ہوتی ہیں اور وہ یہ ہیں
کان، ناک، آنکھ، جہوا، لنگ، گڈا، ہاتھ، پاؤں،
توچا اور وانی۔ ان میں سے کان، توچا، نیر، ناک، ہاتھ،
اور جہوا پانچ گیلے بندرے ہیں۔ باقی کی پانچ گیلے بندریاں
کبھی جاتی ہیں اور ان دسوں اندریوں کے کارے الگ
الگ ہوتے ہیں جیسے کان کا وٹے شبد، توچا کا
آپٹرس، نیر کا روپ، جہوا کا رس اور ناک کا گندھ، وانی کا بولنا، ہاتھوں کا
دینا لینا، پاؤں کا چلنا، لنگ کا آنند، گڈا کا مل تیگ کرنا یا تادی ہے۔



آند کیا ہے؟

جس وقت اندریوں کے گٹن کہے گئے ہیں اس وقت بتلایا گیا ہے کہ
لنگیندری کا ٹکھہ وٹے ہی آند ہے۔ اتایو یہ سبشت بھی ہے کہ لنگیندری
کے ہی وٹے میں آج سارا سنسار مہا آند کا انوجہ کر رہا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ
شرشی کا کارے کرم جلانے کا بھی ٹکھہ آدھار ہی اندریاں ہیں اور کوک شاستر
جس کا ٹکھہ وٹے ہی آند اور ٹکھہ ہے ہمیں اس بات پر مجبور کرتا ہے کہ آند
اور ٹکھہ کے ٹکھہ کارن ان اندریوں پر ہی پورا پرکاش ڈال کر اپنے پانچ ٹکوں
کو ان کی پوری جانتکاری کرادیں اور بتلادیں کہ سارا آند اور ٹکھہ انھیں اندریوں

پر نہ بکھر ہے۔

یہ اندریاں استری اور پٹرس دونوں ہی میں ودان رہا کرتی ہیں۔ اور پرانے
دو بھاگوں میں دو ٹھکرت رہتی ہیں داہیہ جن نیندیری اور استریہ جن نیندیری۔
داہیہ جن نیندیری جیسے لنگیندری اور بھگ اتیادی آتھا، استریہ
جن نیندیری جیسے شکلاشے اور گرباشے اتیادی اتیادی۔



داہیہ جن نیندیریوں کی ویاکھیا

سرور پتریم پٹشوں کی داہیہ جن نیندیری لنگ پر ہی وچار پوروک ایک درشی
ڈالتے ہیں یہ وہی ٹکھہ اندری ہے جس پر ساری شرشی کا دارمدار ہے سادھارن
ریتی پر اس کا نام لنگیندری آتھا انونیندیری ہے ہم ہی آؤشیکتا سارامے اندریاں
دونوں ناموں سے سمجھ دھن کریں گے، اس کی دو اوستھائیں ہوا کرتی ہیں ایک
سادھارن اور بھجانی ہوئی اور دوسری اُتے جن اور سمجھو کے لئے تھوڑا کستھا
نرم تھانہ بھجانی ہوئی اور تھائیں اس کی لمبائی پرائے تین یا چار پانچ کہ ہوتی ہے تھوڑا
موٹائی پیسہ بھر کے لگ بھگ تھوڑا آت ہے اور تھائیں اس کی لمبائی پرائے 5 سے 8
انچ تک ہو جاتی ہے اور موٹائی لگ بھگ 1 روپے کے برابر ہو جاتی ہے۔
لنگیندیری تین شرشوں سے بندھی ہوتی ہے جن میں 2 تو سنا تر ہوتی
ہیں اور ایک سمانا تر شرشوں کے پنجے پنجوں تیج میں ان کو انیکوں چھوٹی چھوٹی
شرشوں کا سلا جال کسے رہتا ہے ان شرشوں کی لمبائی بھی لنگیندیری کی لمبائی کے
انوسار ہی ہوا کرتی ہے اور ان شرشوں کی لمبائی کا ٹھٹیک اندازہ لگنا اور بتلانا
ابھیو ساری پریت ہے ہوتا ہے کیوں کہ وہ شرشائیں چلیں ہونے کے ساتھ ہی پوری بھی

بھرتی ہیں جو مکی پرست تھنا آتے سے اسی پر کار زکرت بشرت دیاوے بھر کر
 نہ منط اور مضبوط ہو جاتی ہیں جس پر کار سائیکل یا موٹر کا پیسا ہوا بھر جانے پر
 سندرھ اور مضبوط ہو جایا کرتا ہے۔ جب دایو دھکا دے دیوان کی شراؤں میں
 پرویش کرتی ہے تب رنگ کو ایک دم ٹانٹ سندرھ اور سمجھو گ کرنے کے یوگیہ
 بنادیتا ہے اور جب تک پر کرکریا رتیا سارو دیر کے کو باہر نہیں کر دیتی اسی پر کار
 ٹانٹ اور سندرھ بنے رہتے ہیں مگر جیسے ہی دیر کے کو باہر کیا ویسے ہی دایو
 شراؤں کو بھی خالی کرنے لگیں ساتھ ہی ساتھ پخت ہوا رکت بھی شراؤں سے
 باہر ہونے لگا اور بات کی بات میں سنگیندری آئینتہ ہی شجھل مڑھانی ہوتی
 اور بھی ہو جاتی ہے انھیں بھی شراؤں میں کی وہ سہرا جو دونوں سمانا ستر شراؤں
 کے نیچے ہوتی ہے اسی کے دوارا موٹر تھنا دیر کے بھی باہر ہوا کرتا ہے۔
 اگر شراؤں کے سنگیندری نہ ہو تو دیر کے یو پی میں پر ویش ہی نہ کیا جاسکے
 سنگیندری کا اگلا جھنڈے نام مٹی ہے مگر پر جلیت بھاشا میں اس کو
 سپاری یا کھسکے کے نام سے پکارتے ہیں۔ اسی مٹی اتھوار سپاری کے اگر کجاگ
 میں موٹر نا لگا کا وہ ہر دوار ہوتا ہے اور مسکت مٹی کو سنگیندری کی باہری تویا
 ڈھکے رہتی ہے اور اچھا تساری اس کو ٹھسکی اور کھولتی رہتی ہے اسی توجا کے
 اگر کجاگ کو مسلمانوں کے یہاں کٹا دیتے ہیں جس کو حقنہ کہتے ہیں اور اس
 کیا دوارا دلاس پر مٹی مسلمان کو ویشا آند توار ویشہ ہی پراپت ہوتا ہے
 مگر مٹی سندیو کے لئے اکثر ت ہوتا ہے اور کبھی کبھی تو بھیا تک اور سنگھا تک
 روگوں کا شکار بھی بنادیتا ہے، مٹی کی جڑ کے پاس ایک گولا کا قھلا کی بھاتی
 ہوتا ہے جو مٹی اور سنگیندری کو جلا کرے راکر تانے تھنا سنگیندری کے جڑ کے پاس



ادھر ادھر آنسو رگلتیاں ہوتی ہیں جن میں وِدت شکتی کے وہ تار لگے رہتے ہیں
کیوں کہ جیسے ہی دماغ کے اندر کام داسنا کا پتار چڑھتا ہے ویسے ہی وِدت تار
گلٹیوں کو سوچا دیتے ہیں اور گلٹیاں پھولنا آرمیج ہو جاتی ہیں اور ان گلٹیوں کے
اگل بغل تناو میں آجانے کے کارن لنگیندری کی جو پر ایک وِلتکشن دباؤ پڑتا ہے
لنگیندری کا حرکت ادھر ادھر سبجالت ہونے میں آکھٹ ہو جاتا ہے اور وہ لنگیند
میں ایکسرت ہو کر اندری کو پھٹا کر سُدر رُڈھا اور ٹائٹ کر کے بھجھو شکتی کے کے بو گیہ
بنادیتا ہے اور یہ اسی پر کار چڑھتا ہے جس پر کار شریر کے بھی انگ میں کسی جتے
کو اگر ایک رسی سے کس کر باندھ دیا جاوے تو بندھے ہوئے اسٹھان کے حرکت
کی چال ترک جاتی ہے اور پر نیام سو روپ بندھے ہوئے انگ کی لسیں پھول کر
تن جاتی ہیں ٹھیک وہی دُشا لنگیندری کی بھی ہو جاتی ہے کہ جیسے ہی گرتھیں
کے پھولنے سے اندری کا حرکت پتال نرکا ویسے ہی اندری سُدر رُڈھا اور مضبوط
ہوتی اور جیسے ہی متھنورائت ادھر ادھر کی گرتھیاں شجھل ہو گئیں ویسے ہی اندری
میں شجھلا آنے لگی اندری کے جن کے پاس ٹھیک اُس کے نیچے اندر کوش ہوتے ہیں۔



اندر کوش

لنگیندری کے ٹھیک نیچے کی اور ایک تھیلی سی شکتی رتی ہے، جو دو بھاگوں
میں وِجتک رتی ہے اور اس کے پر تیک بھاگ میں ایک گولی سی پڑی رتی ہے۔
اس تھیلی کی تو چا اتینت ہی ملائم اور کوئل ہوتی ہے اور سدری پر کر سکر کر بالکل
چھوٹی ہو جاتی ہے مگر گرمی پر پھیل جاتی ہے بس انھیں تھیلیوں کو اندر کوش اور
گولیوں کو اندر کتے ہیں۔



ساتھ اس کے ہر گز پر حضرت صاحب نام مشہور ہوگا۔ بہتر ہے

۲۰۸۱	۸	۲۰۸۵	۱۱	۲۰۸۹	۱۶	۲۰۹۲	۲۰
۲۰۸۸	۳	۲۰۹۵	۲	۲۰۸۰	۷	۲۰۸۶	۱۲
۲۰۹۶	۳	۲۰۹۱	۱۶	۲۰۸۴	۹	۲۰۹۹	۸
۲۰۸۲	۱۰	۲۰۹۸	۵	۲۰۹۴	۴	۲۰۹۰	۱۵

چوری شناخت کرنے کا طریقہ

اگر چور کو پہچانا ہو تو ایک بدھنی کو سیلے آویں اور دو آدمی آپس میں بالمتقابل بیٹھ جاویں اور بدھنی کو پر جٹا کا نام لیتے ہوئے پکڑ لیں اور پھر جن لوگوں پر چوری کا شک ہو۔ ان کے نام کسی علیحدہ کانڈ پر تحریر کریں۔ پھر ایک ایک پرچی کو باری باری سے اس مذکورہ بالا بدھنی میں ڈالتے جاویں جب اس سے تمام پرچیاں بدھنی میں ڈالی جادوی کی توانوں لوگوں میں من کے نام کی پرچیاں ڈالی گئی ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی چور ہوگا تو ان کے نام بدھنی کو ہنسی جاوے گی۔ جس وقت ان کے نام کی پرچی ڈالنے لگیں گے اگر وہ در حقیقت چور ہوگا تو بدھنی اپنے گرد گھومتی جاوے گی۔

دشمن کو سائب سے گھرانے کا طریقہ

تقریباً دو سو تصویر کو کانڈ پر لکھ کر اندرائن سے لکھا جاوے اپنے پاس رکھو اور جس وقت آپ کا چج جاوے۔ کہ دشمن کو ڈرانا ہے۔ تو اس وقت یہ عمل کرو۔ کہ اس تصویر کو جس نے نیچے دیئے ہوئے نقشہ کی نقل اتاری کہتی ہے۔ سائب سے بل پر ڈال دو اور اسی وقت اس دشمن کا نام بھی لے لینا چاہئے تو اس کو سائب کاٹنے کا۔ اگر کاٹنے کا نہیں تو یہ ضروری ہے کہ دشمن ڈر جائے گا۔

۶۰۰	۵۰۰	۱۱۰۰	۶۰۰
۱۲۰۰	۵۰۰	۳۰۰	۶۰۰
۱۰۰	۸۰۰	۱۰۰	۷۰۰
۹۰۰	۸۰۰	۶۰۰	۷۰۰

ہر ایک کو اپنے پر ہریان گھرانے کا طریقہ

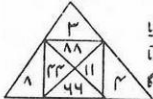
مندرجہ ذیل جنت کو کسی سفید کاغذ پر لکھو اور بعد میں اس کو سفید موم سے گڑا میں پیٹ دو اور ازاں اسکو داسنے بازو پر باندھ دیا جائے تاکہ اس میں لٹکا دیا جائے۔ پھر کیا ہوگا جس وقت کسی بادشاہ یا راجہ یا کسی ایسے آدمی کے پاس جو کہ ظالم ہو جاوے وہ بھی اس پر ہریان ہو جائے گا۔ اور کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے پائیگی اگر فرض کیا کہ شیر سے مقابلہ ہو گیا تو شیر کو بھی شکست دے گا

مداری کو پچھاڑنے کا منتر

اوم نموگہ ادھاری ہومٹ دیو۔ سواہی کایج ہیری کاشرہ۔ اور ست پکرا تا تو کا کا چلا یا
بلو۔ ہیری نہ تیر میں کر سولہ تیرے جو کی مرآت میں نہ دروں۔ نہ دروں۔ تیرے گرو پور
سے لہوں۔ تجھے ایک ہی تیرے میرا لدا ایسا گوسے جیسے ذکی سرپ کی لہر پڑے۔ تو ہے
ہیرت لہوں بلن۔ پھر پلے تو گرو گرو کا ناٹو کی آن۔ دہائی میرے گرد کی ڈائی۔ پھر وستر لٹور
واج۔

ترکیب: اڑکے داخن پر سات بار منتر پڑھ کر لہے تو مداری بیوش ہو کر
گرسے۔

مداری کو پچھاڑنے کا جنتر



اس جنتر کو سات چنل کے ہتھ پر لکھ کر بڑوں یا
لیکھ کے کاخن میں ساتوں ہتھ کو پود کر جہاں کھیل ہوتا
ہو چھوڑ دے۔ تو مداری فوراً پکڑ کا کر زمین پر گر پڑے گا
۔ پتے کاخن میں سے نکال دینے سے بھر نمیک ہو
جائے گا۔

ہوپار بڑھانے کا جنتر

9	2	8	8
8	9	2	42
44	24	8	1
2	5	49	2

اس جنتر کو دیوالی کے دن
ساکشی کا چوچن کر تل چندن سے دوکھان یا
چننے کی جگہ پر لکھے تو ہو پار میں بڑھوتری ہو



(۱) اس جنتر کو شش گہری میں لگندہ سے جو جنتر پر لکھ کر دو کھان کی تجویز یا غلہ میں دیکھ دے تو جو بار ضرور پڑے۔

ڈھول پھوٹنے کا جنتر



(۱) اس جنتر کو دیوالی یا چندر گرہن کی راست کو فرگوش کی کھال پر کوٹنے سے لکھے۔ اور جس جگہ ڈھول بجاو۔ اس جگہ چھوڑ آوے تو ڈھول پھوٹے۔
(۲) سوکے ہوئے چڑے پر تالاب کی مٹی سے لکھ کر بجی ہوئی ڈھول کے سامنے لے جا کر دیکھاوے تو ڈھول چھوٹ جاوے۔

مست ہونے کا جنتر



(۱) اس جنتر کو سوانی نیکتر میں سورنی کے دودھ سے بھون پڑ پر لکھ کر مرد اپنی کر سے باندھے۔ اور عورت کے پاس جاسے تو مست ہو۔
(۲) اس جنتر کو گوند سے ٹھیکڑے پر لکھ کر دودھ کے ساتھ جادو۔ پھر صبح نکال کر اسے پیس ڈالو۔ آٹے میں ڈاکر روٹی کھانے سے مرد مست ہو جائے۔

دشمنی کرانے کا جنتر

۵	۳۵	۱	۲۳
۸۰	۷	۵۸	۷۵
۴۳	۵۸	۲۶	۳
۵	۹	۳۲	۷۵

(۱) اس جنتر کو کاندھ پر لکھ کر بھجن دو۔
(۲) اس کے درمیان جھگڑا کر آنا ہو۔

رہنے کی جگہ میں گاڑ دے۔ تو وہ دونوں لڑنے لگیں گے۔
(۲) اس جنتر کو گدھے کی لڑے کاندھ پر لکھے۔ اور جس کے گھر جھگڑا کر آنا ہو۔ اس کے بل ڈال آوے۔ تو ضرور آپس میں جھگڑا ہو۔

مسلمان کا جنتر

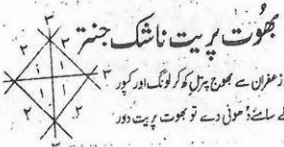
۵۶	۵۷	۶	۹
۶	۹	۳۵	۵۳
۷۶	۳۶	۹	۸
۷	۵	۷۵	۵۳

(۱) اس جنتر کو کاندھ پر لکھ کر گھے میں باندھے تو مسلمان نہ ستاوے۔
(۲) اس جنتر کو سمشان کی مٹی سے کاندھ پر لکھے۔ اور پیلے کپڑے میں لکھ کر تھوین بناوے۔ پھر جس مریض کے بازو میں باندھے تو مسلمان نہ رہے۔

تجاری بخار کا جنتر



(۱) اس جنتر کو مدوز اتوار لگندہ سے لکھ کر باندھے تو بخار چھوٹے۔
(۲) اس جنتر کو کسار کے چاک کی مٹی سے کاندھ پر لکھ کر مریض سے کسی کو نہیں کے اندر ڈالو۔ تو مریض صحت ہو جائے۔



اس جنتر کو زعفران سے بھون پڑ پر لکھ کر لوٹک اور کپور کے ساتھ مریض کے سامنے ڈھونڈ دے تو بھوت پریت دور ہوتے۔

شتر و اشک منتر

اوم ہری گلے اے لی بھوک پروا میری بائلی رتوک دوش بائیں مٹوا۔
ترکیب :- اس منتر کا ایک ہزار باب کرے۔ گورو جن اور مینسل کا تیک لگا کر شتر
کے پاس چلوے اور من ہی سات بار اس منتر پڑھ کر ہر بار ایک گارڈ دے۔
دے۔ پھر ان ساتوں گارڈ کے دافوں کو دشمن پر پھینک دے تو یا تو وہ دشمن تارے بس میں
ہو جائے گا یا پھر بیمار ہو کر وہ چار پانی پر ہی مر جائے گا۔

بخار ناشک جستر



ترکیب :- اس جستر کو شستن میں بیٹھ کر
کالی کے اوپر دھڑکے کے رسی سے لکھیں اور
کرشن پکش یا اندھیرے بالک اشنی کی رات میں
دھوپ وغیرہ دکھا کر پوچھ کر لیں۔ پھر اس جستر کو کسی
ایکانت جگہ میں لے جا کر زمین میں گڑ دیں۔ بخار
چھوٹ جانے کا۔

آنکھ دکھنے کا منتر

اوم نموجھل زہرتلی تلانی۔ آستاجلی پوت سے آتی جہاں جا یہیٹا ہو مٹا جانی۔
چھوٹے نہ پائے۔ کر سے نہ پیرا۔ جتی ہو منت مٹا کے ہیرا۔
ترکیب :- نیم کی بائلی سے سات بار جھاریے۔ اور ساتھ ہی منتر پڑھتے جائیں۔

کان کا درد دور کرنے کا جستر

اوتک تک پھار دھا نور دھا ز پر دیش کر لہار پات پات جہار جہار مار مار بھکار ر شبہ
ماٹھا۔
ترکیب :- سانپ کی پانی کی سر یا مٹی سے انکس بار اس منتر پڑھ کر جھارے دیوے۔
دن کو کان سے لگا دے اور نیم کی بائلی سے ہر بار منتر پڑھ کر کان جہار تارے تو جلد ہی کان کا
درد دور ہو۔

موہنی جستر



اس جستر کو اشٹ دھا تو کی قسم سے خر گوش یا بھیرے
کی سونے بھونچ پڑھ لگے اور پانچویں کے تو بیڑا بند کر کے
دائیں بازو میں باندھے تو دوشی کر کن ہو۔

بھوک نہ لگنے کا منتر

اوم گادو یاں مٹن کھ سکواس دھل تو ہی آہوم آہوم
ترکیب :- اگر ہر گز کی کھل اس منتر کو پڑھ کر کھالے تو قلعی بھوک نہ لگے۔

آنکھ دکھنے کا منتر

اوم گالی گالی تالی تالی گر ویر داوار کٹا رٹ فٹ بٹک ہوں ٹوٹا۔
ترکیب :- برعوض انوار نیم کی پتی سے جھارے اور انکس بار منتر پڑھ کر آنکھ کی بادھا دور

چسپی کے نقصانات

عام نامہ پچھلا کو دودھ پلانے کے بعد ان کے منہ میں چینی دے دیتی ہیں
مادر کا چاہت کہ بچہ کو دودھ پیگے بعد اسے شام کرنے کی ضرورت ہے
چینی کے لعاب نہ پھین جو اس منہ ہے) نہ پھر تاکہ اس نے دودھ دیر
سے پیہم ہو تاکہ اور بچہ کا نام نہ ضرر ہو جو تاتے علاوہ انہی چینی کے
زیادہ استعمال سے تالو کی بڑی کا انکا حد زیادہ بھر آتا ہے جسے بچہ کا
خوبصورت چہرہ بدلتا ہو جاتا ہے چینی اگر کئی روز سہی ہے امیر لعاب دہن
جسم جاتا ہے اور جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں جو بچے کی صحت کے لئے سخت
نقصان دہ ہے مسجد مال کو چاہیے کہ وہ ہرگز نہ بچے کا منہ میں چینی نہ دے

لباس اور جسم کی صفائی

بچوں کا موسم کے لیے طے شدہ زمانہ گرم یا سرد پانی سے غسل کرنا
چاہیے لباس نہایت صاف اور دھلا ہونا چاہیے سرسروٹوں میں بچوں کو جرابیں
پہنا کر رکھیں پاؤں گرم رہیں تاکہ گھروں میں بچوں کو کپڑوں کا خاص خیال نہیں رکھا
جاتا والدین کی اس غفلت سے بچوں کی صحت پر اشد اثر پڑتا ہے بچوں
کے لباس کو پیشاب اور پاخانے صاف رکھیں اور وہ ہمیشہ گرمی میں ہونا چاہیے

عورت کا سب سے بڑا فرض

عزیزت کو پیدا کرنے سے قدرت کا منتنا یہ ہے کہ وہ فرائض مادری انجام دے اسی منتنا سے قدرت کے علاوہ ویسا بھی دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ مادہ انتہ

فرائض کی قدر و قیمت بہت زیادہ ہے پیدا نش سے دنیا کا مہم بہت اگر پیدائش کا سلسلہ ٹوٹ جائے تو دنیا کا خاتمہ ہو جائے لیکن عورت کی زندگی کا مقصد یہیں پر ختم نہیں ہو جاتا بلکہ بچہ کی پیدائش کے بعد عورت کے حقیقی فرائض کا دور شروع ہو جاتا ہے بچے کی پرورش پر عورت کا سب سے بڑا فرض ہے پرورش کے صرف یہ معنی نہیں کہ بچے کو پیٹ بھر کر دودھ پلا دیا نفیس لباس پہنا دیا بلکہ بچے کے دل و دماغ کی پرورش کی جائے اس کے اخلاق پر پرورش کی جائے اس کے اعلیٰ جذبات کو نشو و نما دی جائے بچے کی زندگی ایک سادہ کتاب کی مانند ہے اس پر اپنی مرضی کے مطابق نقش و نگا نہ بنانا مال کا فرض ہے مال اگر چاہے تو بالقوت سے اس کتاب زندگی کو بدنام بنا سکتی ہے اگر وہ چاہے تو اپنی مرضی کا ریل سے دلفریب بھی بچہ کی اندہ قسمت اس کے مال کے ہاتھ میں ہوتی ہے اور چونکہ توڑا افراد سے بنتی ہے اس لئے دوسرے الفاظ میں بول کر لہنا چاہیے کہ قوموں کی قسمت عورت کے ہاتھوں میں ہے توڑم کا بنا نا بگاڑنا عورت کا کام ہے جو عورت اپنے بچے کو اچھی تربیت دیتی ہے وہ اپنی زندگی میں کامیاب ہے اور اس کی زندگی کا مقصد پورا ہو گیا۔ لیکن اگر بچے کو نیک تربیت نہ دے سکے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ اس نے اپنے بچہ کو ہی ستانا نہیں کیا بلکہ اُنڈہ پیدا ہوئی نالی نسل کو بھی تباہ کر دیا اس نے اپنے فرض کو جو قدرت نے اس پر عائد کیا ادا نہیں کیا

دنیا صرف عورت کی وجہ سے روشن ہے اگر عورت کا وجود نہ ہوتا تو دنیا آج سنسان ہوتی ملک عورت سے صرف یہ جاتا ہے کہ وہ اس کے لئے بہترین فرزند پیدا کرے ملک کے مستقبل کو شاندار بنانا صرف عورت کے ہاتھ میں ہے۔





راجہ وشی کرن جتر

اس جتر کو ایش گندہ اور تلی کی قلم سے سفید پیل کے پتے پر لکھ کر سونے کے نمونہ میں ڈھے اور داہنے بازو میں باندھ کر راجہ دربار میں جاوے تو دیکھتے ہی راجہ وشی بھوت ہو کر مرے سے پیش آوے۔

(۱۲) چپے پتھر میں اتوار کے دن سندھی کو اکھاڑ لے اور سامنے میں سکھالے پھر بیان میں رکھ کر اس جتر کے ساتھ چھوڑا کر جس آدمی یا عورت کو کھلائے۔ وہ وشی میں ہو۔

وشی کرن جتر

۶	۲۱	۷
۲۳	۸	۹
۲	۱	۷

اس جتر کا نام چٹا منی ہے۔ اس کو چٹان اور سندھو سے بھونچ کر لکھ کر ماتھے پر لگے تو تیر تیس لگے اور کیسر کستوری سے لگے تو سب کام سہول۔

(۱۲) اس جتر کو کیسر کستوری سے کسی سفید کپڑے پر لکھ کر عین بناوے۔ اور گئی کے دیکھ کر رکھ کر اُسے جلاوے پھر اُس کی راکھ جے کھلاوے وہ میں میں ہو۔

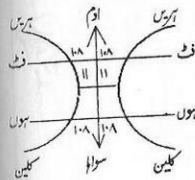
راجہ یا حاکم وشی کرن جتر

۶	۲	۷
۲۳	۸	۹
۲	۱	۷

اس جتر کو اکیس دن تک کھانڈ پر لکھ کر اور آٹے میں رکھے پھر روٹی بنا کر کالے کٹے کو کھلاوے اور بائیس دن کی روٹی کو جلا کر اُس کی راکھ ماتھے پر لگا۔ پھر جس کے سامنے جاوے۔ وہ ضرور اُس کے دشمن میں ہو جاوے۔

531 راجہ وشی کرن جستر

سورج گرہن کے دن زعفران اور مشک کیل گانے کے دودھ میں گھول کر انار کی قلم سے ہونچ پتر پر گئے درودھی پودک ہون پنا کر کے داہنی بچا پر باندھے اور اسی ساہی کا تھک اٹھے پر لگادے۔ اور یہ دھیان رہے کہ جستر چاندی کے تعویذ میں منڈھا کر بازو پر باندھے۔ پھر راج دربار میں جاوے تو عزت پاوے۔



راجہ وشی کرن مٹر

اوم دھوان بین دین دھادھا لو جنت وردت در باجان کستاوہ مانگی میان اماں انکھچہ

ترکیب یہ سفید ریشی کپڑے پہن کر موٹی کی ملاستہ چپ کرے۔ سفید ڈرگا اور کاسنی کے پھول کی لگئے آدھنی دے تو راجہ نساوہک کے دوش ہو کر من چاہا کام کرے۔

وشیہ وشی کرن

اوم کلک گاگنی انھا باٹھ شول راجہ پانچال پانچال اولیاں ریاں یاں فٹ سواہا۔ ترکیب یہ نیلی کے پیر کے نیچے کاسے مرگ چرمان پر بیٹھ کر۔ سفید کاسنی کے پھول نیلی ہرنے کو مٹر پڑھ کر اگنی سے آدھنی دے۔ جس وشیہ کا من میں دھیان کرے۔

دُشمن پر فتح حاصل کرنا

اگر تمہارا دشمن بہت بیوان ہے۔ اور کسی طرح تمہارے قبضے میں نہیں آتا نیچے کا مٹر پڑھ کر ایک کھوڑی آگ کا دودھ راستے میں رکھ دے۔ دشمن لگے روزے ہی بے چین ہو جائے گا۔

دیگر دُشمن ہرانے کا مٹر

مندرجہ ذیل مٹر کو دشمن پر ایک سو آٹھ بار پڑھ کر بھینکے تو دشمن کا دمن ہو کر شریہ تساری جیت ہوگی۔ ایسا لفظ کر کے جاتاہا ہے۔ مٹر یہ ہے۔ اوم شتر دمن ہوں فٹ سواہا۔ بعد ازاں ایک کھوڑی انھا کر مٹر پڑھے اور دشمن کی طرف بھینک کر مارے۔

مسان جگانے کا مٹر

اوم ہی کی کلیں کپڑی کپڑی۔ آدھری۔ ہنگار۔ بنگار۔ ترکیب یہ۔ اتوار کے دن نیم کی ٹہنی سے جھارے تو پیریت کی بادھا دور ہو

پشو کا دودھ پڑھے

اوم مل مل مل۔ تھالہ بائی اوبال۔ ترکیب یہ مٹر پڑھ کر سات بار اچھی کی لکڑی پر بھونکے اور۔ یہ لکڑی لکڑی کی آج میں گوجی رکھ کر تھن سینک دے تو پشو کا دودھ پڑھے۔

کی قدر قیمت کو سمجھیں تو وہ کبھی کمزوری کا شکار نہ ہوں۔

جو لوگ بچپن میں بے اعتدالیوں سے منی کو ضائع نہیں کرتے اور پرہیزگار رہتے ہیں ان کی زندگی بسر کرتے ہیں ان کے جسم میں جو منی پیدا ہوتی ہے وہ منی دوبارہ جنم بدن بن جاتی ہے جس سے اعضا کو قوت حاصل ہوتی ہے جسم مضبوط ہو جاتا ہے چہرے پر رونق آ جاتی ہے۔ منی انسانی جسم میں سب سے زیادہ قیمتی جسم ہے۔ خدا نے مرد و عورت میں جو جذبہ پیدا کیا ہے اس کا اصلی مقصد، اولاد پیدا کرنا ہے۔ بھلی کے بعد مرد کو عورت کے قریب نہیں جانا چاہئے۔ لیکن اس وقت نوجوان جو کچھ کرتے ہیں لفظوں میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔

کثرتِ جماع سے دماغ کمزور ہو جاتا ہے، حافظہ کی طاقت کم اور انکسار میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ دائمی قبض، جربان، سرعیت، انزال وغیرہ امر میں باقی ہیں اور قوتِ باہ میں کمزوری آ جاتی ہے۔ قدرتی اصول یہ ہے کہ جس چیز سے بھی اعتدال سے بڑھ کر کام لیا جائے وہ خواب ہو جاتی ہے۔ اگر معدہ سے زیادہ کام لیا جائے اور وقت بے وقت انسان کھاتا رہے تو معدہ کمزور ہو جاتا ہے اور قوتِ باطن میں فرق آ جاتا ہے۔ دودھ کتنی بڑی نعمت ہے لیکن زیادہ مقدار میں پینے سے سرد لگ جاتے ہیں اور معدہ میں فتور پڑ جاتا ہے۔ اسی طرح جس عضو سے زیادہ کام لیا جائے تو اس کا کمزور پڑ جانا قدرتی امر ہے۔ چنانچہ کثرتِ جماع کرنے والوں میں قوتِ باہ کم ہو جاتی ہے۔ درود

اور دردِ کمر، سر جھکانا، ضعفِ اعضا، ضعفِ بھارت، رقتِ منی، دائمی قبض، انزال، زکام، کمزوری، پڑھ و لکھ، کون کون سے امراض میں جو لاحق نہیں ہوتے۔

تعمیر بدن کے لئے منی بہترین چیز ہے۔ ہمارے بدن کے اجزاء اٹھنے بیٹھنے، محنتِ مشقت اور کام کرنے سے تحلیل ہوتے ہیں۔ جو کئی ہمارے جسم میں آتی ہے وہ غذا سے پوری ہوتی ہے۔ غذا سے خون بنتا ہے اور خون سے منی پیدا ہوتی ہے۔ سانس والوں نے ثابت کیا ہے کہ خون کے ۱۰ قطرے سے منی کا ایک قطرہ بنتا ہے۔ خون اور منی تحلیل شدہ اعضا کی جگہ ملتی ہے جو لوگ کثرت سے منی خارج کرتے ہیں ان کے جسم میں اعضا کا جو حصہ تحلیل ہو جاتا ہے اس کی قائم مقام کوئی چیز نہیں ہوتی ہے۔ اس کا لازمی اور قدرتی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بدن دن بدن لاغر ہوتا جاتا ہے اور اعضا غذائے ملنے کی وجہ سے کمزور ہو جاتے ہیں اور اگر اسی طرح بدن تحلیل ہوتا ہے۔ اس کی تلافی کا انتظام مہربانِ قدرت نے رکھا ہوتا انسان چند دلوں میں ہلاک ہو جائے۔ جو لوگ کثرت سے منی ضائع کرتے ہیں ان کے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں۔ اعصاب کی کمزوری سے دل و دماغ پر بے حد اثر پڑتا ہے۔ دماغ کمزور اور ناکارہ ہو جاتا ہے۔ حافظہ جواب دے دیتا ہے۔ ذہن کند ہو جاتا ہے۔ سر میں جھکنا اور آنکھوں میں اندھیرا سا رہتا ہے۔ دماغ کی کمزوری سے زکام، نزلہ

نظر کی کمزوری وغیرہ بہت سے امراض ہو جاتے ہیں۔

یاد رکھئے! منی خون کا خطر ہے جس طرح سیروں و دودھ میں سے تولوں کی مقدار میں کھن نکلتا ہے۔ اسی کی بدولت انسانی زندگی قائم ہے۔ اسی کی بدولت سخت سے سخت کام آسانی سے ہو جاتے ہیں اور ہمیں محنت و مشقت کرنے کی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ منی کی حفاظت نہایت ضروری ہے۔ اس کی حفاظت نہ کرنے والوں کو کون سی بیماریاں ہوتی ہیں۔

ایک مرتبہ کے نسل جماع سے خالص خون کے قریباً آٹھ سو قطرے ضائع ہوتے ہیں اور وہ اسی طرح کہ خون کے قریباً ۱۰۰ قطروں سے منی کا ایک قطرہ بنتا ہے اور ایک وقت کے انزال میں منی کے قریباً دس قطرے نکلتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ خالص خون کے قریباً ۱۰۰۰ قطرے ضائع ہوتے ہیں۔

دیکھئے میں منی دو دھیا رنگ، گاڑھی اور لیسلا ہوتی ہے۔ اس میں ایک خاص قسم کی برآتی ہے۔

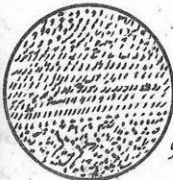
ایک انزال میں تقریباً

ڈیڑھ دو ڈرامہ کا مقدار

میں منی خارج ہوتی ہے

منی میں جراثیم ہوتے

ہیں جو ہر ایک جاندار کی



منی کا قطرہ

منی میں پائے جاتے ہیں۔ ایک بار کے انزال میں دو سو ملین (دس لاکھ لاکھ کے برابر ہوتا ہے) جراثیم منی خارج ہوتے ہیں۔ جو خارج ہونے کے بعد دو دن تک زندہ رہ سکتے ہیں۔ بعض بطبیعوں نے لکھا ہے کہ حیوانات کی میں چار دن تک زندہ رہ سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ان کو زیادہ سردی اور ترش ماحول سے محفوظ رکھا جائے۔ منی کے ایک قطرے کو خود دین سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک قطرے میں ایک نئی دنیا آباد ہے۔ بے شمار حیوانات منی اس ایک قطرے میں نظر آتے ہیں جو ادھر سے ادھر حرکتیں کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ جیوا منی دم دار کیڑے کی مانند ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اوپر کی تصویر میں دکھایا گیا ہے۔ ان کی دم تکی اور سر موٹے ہوتے ہیں۔ یہ کیڑے لمبائی میں پہلے پنج تک ہوتے ہیں ان کیڑوں کی خاصیت یہ ہے کہ وقت انزال عورت کے رحم میں پہنچ کر عورت کے اٹنے سے ملاپ ہو کر حمل عطرہ سکتا ہے۔ حیوانات منی عورت کے رحم میں کئی گھنٹے زندہ رہ سکتے ہیں۔ بعض اوقات فوراً ہی زمانہ انڈے سے ملاپ ہو کر حمل عطرہ جاتا ہے اور بعض اوقات کئی گھنٹے بعد تناسل حمل ہوتا ہے۔

کمزور منی کے کیڑے کمزور ہوتے ہیں اور وہ آہستہ آہستہ حرکت کرتے ہیں۔ طاقتور منی کے کیڑے تیز رفتار ہوتے ہیں اور ان میں حمل کرنے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے۔ تندرست اور طاقتور اولاد کے خواہش مندوں کو اپنی منی کی حفاظت کرنی چاہئے۔ کمزور جماع سے منی کمزور ہوتی ہے اور کمزور منی سے اولاد نہ

جمل کا پانا مشکل ہوتا ہے اور اگر حمل طبع ہو جی جائے تو کمزور، شکیل اور دائم الرضی
بچہ پیدا ہوتا ہے جس کی زندگی بہت کھوڑی ہوتی ہے۔ بڑھے آدمی کی بیوی
میں حیوانات منی کم ہو جاتے ہیں یا بالکل نہیں رہتے۔ یہی وجہ ہے کہ بڑھاپے
میں انسان اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں ہوتا۔

جو جوان عمر کبھر عطف اٹھانا چاہتے ہیں وہ جوانی کی قدر کریں۔ بے اعتدالیوں
سے جس کی جوانی بچی رہے گی اس کا بڑھاپا ٹھیک گزرے گا۔ یعنی جو شخص کم
بے اعتدالیوں سے پرہیز کرے گا وہ بڑھاپے میں سکھی رہے گا۔

کے درمیان محبت ہو جائے گی۔

جنبت یہ ہے
مطلوبہ تاج محمدی کا منتر

۳۵۱۵	۳۵۱۸	۳۵۳۱
۳۵۲۰	نام مجرب	۳۵۱۶
۳۵۱۴	۳۵۳۳	۳۵۱۹

مندرجہ ذیل جنبت کو کسی ایسے سفید کاغذ پر تحریر کر دو اور بعد ازاں
اس کو آگ میں جلا دو یا سونے سے مطلوب خود بخود محبت میں تہیوار
ہو کر حاضر ہوگا۔ اور تمام عمر آپ کی

عم ۳	عم ۲	عم ۴
عم ۸	عم ۴	عم ۸
عم ۵	عم ۶	عم ۱

حالت ہو گی یا دوسرے کسی بُرے
خیال سے یہ جنبت نہ کیا جائے ایسا
ہو کر آپ کی محنت امارت جائے۔

ایک جنبت ذیل میں تحریر کیا جاتا ہے مگر اس کو ایک طریقہ سے سدا
کیا جاتا ہے پہلے پہلے اس کو کسی کاغذ پر تحریر کیا جائے پھر اس کو دھو
کر مطلوب کو بلا یا جائے یہ مگر عمل

ط	ط
---	---

کرنے سے پہلے یہ مبادی ضروری
ہے کہنے سے پہلے چند مرتبہ یا شفیق
پڑھ کر کاغذ پر دم کرے۔ مطلوب حاضر ہو کر حکم بحال لائے گا۔

مندرجہ ذیل منتر کاغذ پر تحریر کر دو۔ مطلوب کو کھول کر منتر
کے درپوش لادیں۔ مطلوب حاضر ہو کر بہت محبت کر لیا۔ جنبت دہری
طرف درج کیا گیا ہے۔

۸	۳	۶	الحب فلاں بن فلاں علی	۶	۷	۲
۱	۷	۲	حب فلاں بن فلاں	۱	۵	۹

اگر مندرجہ ذیل جنتیر کو لکھ کر آگ میں ڈالا جائے تو محبت کی زیادتی ہو

۲	۷	۱	الحب فلاں بن فلاں علی	۶	۳	۸
۹	۵	۱	حب فلاں بن فلاں	۶	۷	۱

مطلوب کیلئے حرف اہت جو جس وقت کہ قمر برج محل میں ہو اس

۸	۱	۵۶	۷۹	وقت سینکڑی تختی پر لکھے اور
۸	۰	۲	۸۴	اسکو گلے میں ڈال لئے جنتیر یہ ہے
۸	۵	۷۸	۸۳	مندرجہ ذیل جنتیر کو جب قمر برج دلو

۲	۳۳	۲۳۸	۲۳۱	میں طلوع ہوا اس وقت اس کے نشان
۲	۱۳۲	۲۳۲	۲۳۶	کو لکھ کر کھال پر چکر کر کے اپنے
۲	۳۷	۲۳۰	۲۳۵	پاس رکھے اس طرح محبت بڑھتی
۲	۱۸	۲۳۱	۲۳۵	اور طاب و مطلوب دونوں خوش رہے

ان حروف کو مرغی کے انڈے پر لکھ کر اس وقت لکھو جب قمر
برج جوزا میں طلوع ہوا اس کے لئے سے طاب اور مطلوب میں محبت
کا جذبہ پیدا ہو جائیگا جس سے کہ دونوں اپنی زندگی آرام سے بسر
کریں گے۔ جنتیر یہ ہے۔

۱۳۰	۱۳۵	۱۲۸	حروف میں کو کسی نانہ کی تختی
۱۲۱	۳۱	۱۳۳	پر لکھو اور پھر اسکو اپنے پاس
۱۳۲	۱۲۷	۱۳۲	

۹	۱۲	۱۵	۲	مندرجہ ذیل جنتیر کو سفید اور اچھے کاغذ
۱۲	۳	۸	۱۳	پر چکر کر دو۔ پھر اسکی ایک تہی تالو
۲۰	۱۷	۱۰	۷	تہی تالے کے بعد ایک چراغ میں
۱۱	۶	۵	۱۶	ڈالو اور چراغ میں تلوں کا تیل

ڈال کر تہی نور روشن کرو۔ اور چراغ میں تلوں کا تیل ڈال کر تہی نور روشن
کر دو اور چراغ کا منہ مطلوب کے گھر کی طرف کرو۔ مطلوب حاضر ہو کر

۵۸۲۲۹	۵۸۳۳	۵۸۵۰	اظہار محبت کرے گا اور بھی تم
۵۸۲۲۹	۵۸۲۲۷	۵۸۲۳۵	سے یونانی کرنے کا خیال
۵۸۲۲۲	۵۸۲۵۱	۵۸۲۲۶	دل میں نہ لائے گا۔ جنتیر یہ ہے

۶	۷	۳	ہوئی اور خاوند میں محبت بڑھانے کے جنتیر
۱	۷	۶	مندرجہ ذیل جنتیر کو کسی کاغذ پر چکر کر دو اور ایک منتر شکر کے
۸	۳	۳	باز پر پاندھا جائے اور دوسرا منتر عورت کے باز پر پاندھا

جائے اس طرح شکر اور ہوئی
میں محبت ترقی کرے گی۔ جنتیر یہ ہے
مندرجہ ذیل جنتیر کو کسی کاغذ پر لکھ کر
زمین میں دبا دیا جائے اور جنتیر مطلوب طالب کا نام تحریر کر دیا جائے
پھر طالب و مطلوب میں محبت ہو جائے گی جو کہ دونوں کی زندگی کو
نیک طریقہ پر چلا کر ہر سکون بنا دے گی۔ جنتیر لکھنے کے صفحہ پر لکھیں

رکھو کہیں یہ اس وقت لکھو کہ جب قمر برج اسد میں طلوع ہوا
 نہ کیا گیا تو منتر کے سدھ ہونے کی کوئی امید نہ ہوگی اور آپ کی
 تمام محنت بے فائدہ جائے گی منتر چھبے صفحہ پر ہے۔
 رت نیم کوٹنے کی گندھیری یادگئے کے عورتے پنچریرکے اور
 طبع سے یا گندھیری کو مطلوب کو کھلائے۔ اس طرح سے بھی محنت
 جوش مائے گی اور مطلوب اظہار محبت کرے گا۔

سانے کے خیر کو صفا آب ماریہ
 پنچریرکے ملگا سوقت جب قمر برج قوس
 میں طلوع ہو نہیں تو خیر سدھ ہونے کی
 کوئی امید نہ ہوگی اور وقت ضائع ہوگا

ن حرف کو کسی کا غزب نہ راجع خیر
 مندرجہ ذیل کے لکھے اور دیکھئے گا
 وقت وہ جو جب قمر برج اسد میں
 طلوع ہوتا ہے خیر سدھ ہوگا
 سامنے والا منتر محبت کے لئے نہایت
 زود اثر اس کو پانی میں یا دودھ میں گھول
 کر مطلوب کو پلانا چاہئے۔

مندرجہ ذیل منتر نہایت آزمودہ ہے
 اس کو صبح کسی نیا یا منہ دیکھنے سے پہلے
 دریا میں ڈال جائے۔

۱۵۲	۱۵۹	۶۸۶
۱۵۳	۱۵۵	
۱۵۸	۱۵۱	
۱۵۶		

۳۹۶	۳۹۲	۶۸۶
۳۹۵	۳۹۷	
۳۹۸	۳۹۳	
۳۰۰		

۳۵	۴۰	۳۳
۳۴	۳۶	۳۸
۲۹	۳۲	۲۷

پوری کے کہہ کر گاہے۔ تو مائل کو چاہئے کہ مرغی کے اندر سے پر پڑھے
 بھاگتا ہوا چرہ منقار ہو کر واپس آجائے گا۔

سینہ کے درو کو در کرنے کا خیر
 مندرجہ ذیل خیر رض کر دھو کر ملا دیں اور ایک خیر لکھ کر اس
 کی گردن میں باندھ دیں۔ پس فوراً آرام آجائے گا۔

۱	۱۵	۱۱	۸
۱۳	۷	۲	۴
۹	۸	۷	۲
۶	۴	۵	۱۱

نظر بد سے بچنے کا خیر
 نظر بد سے بچنے کے لئے اس خیر کو کسی کا غزب لکھو اور اس کو اپنے
 پاس رکھ چھوڑو۔ کسی قسم کا نقصان نہ ہوگا۔

۱	۸	۱۱	۱۴
۱۳	۱۳	۲	۷
۶	۳	۱۶	۹
۱۵	۱۰	۵	۴

ناراضگی رہتی ہو یا میوئی خاوند سے لڑتی ہو تو شوہر کو چاہیے کہ مندرجہ
ذیل جنتہ کئی ایک کاغذ پر لکھ لے کر اور اس طرح اپنے پاس اس
لکھے ہوئے جنتہ کو رکھنے سے میوئی قابو پائے گا جو سے سختی راہوں میں طرح
سے محبت کرے گی، جنتہ یہ ہے۔

۳۱۶۲۸۴	۳۱۶۳۸۱	۳۱۶۲۸۴	۳۱۶۳۴۰
۳۱۶۳۸۲	۳۱۶۳۴۱	۳۱۶۳۴۶	۳۱۶۳۸۲
۳۱۶۳۴۳	۳۱۶۳۸۶	۳۱۶۳۴۹	۳۱۶۳۴۹
۳۱۶۳۸۰	۳۱۶۳۴۵	۳۱۶۳۴۲	۳۱۶۳۸۵

کسی اور کو اپنی محبت میں قابو کرنا جنتہ
اگر کسی اور کو اپنی محبت میں قابو کرنا چاہے تو اسے اپنی محبت میں قابو کرنا
فوائد کی وجہ سے کہ مندرجہ ذیل جنتہ کو کسی ایک کاغذ پر تحریر کر کے ہوا
محسوس کرے کہ بکری کے دل کے درمیان رکھے اس طرح کرنے سے
مطلوب کے پس منظر میں خدمت میں حاضر ہو جائے گا اور جب تک
زندہ رہے۔ پھر اسے اس تحت رہے گا کہ جنتہ یہ ہے

جمع	المبارک	ہم روہ لہ
عصر	صبح اور	یہ بر ۱۱
میں	دعا اسدی	عصر راج

ناراضگی رہتی ہو

فلاں بن فلاں علی حب ترک اک روک کہ روک کہ

جنتہ یہ ہے

ب	د	و	ح
۸	۶	۳	۱
۳	۳	۸	۶
۶	۸	۲	۳

دیگر جس کسی کو اپنے قبضے میں لانا ہو۔ تو پہلے اسکی تصویر
ناویں اور پھر مندرجہ ذیل جنتہ کسی کاغذ پر لکھیں اور چار سو
کے نام ہر ایک کو نہ میں ہر ایک کا نام تحریر کر دے اور پھر طالب طلب
کے ناموں کے عددوں کو پہلے اضلاع کی طرف سے پڑھیں اور پھر
قطاروں کو پڑھیں اور اسے اپنے پاس رکھیں اس طرح سے مطلوب
مالیاد ہو جائے گا اور ہمیشہ اپنے زیر سایہ رہے گا۔

نام طالب	۱۶	۱۴۰	۴۰۴	نام اسکی کا
۴۰۵	۱۳۶	۱۱	۱۶	۱۴۸
۱۲	۴۴	۴۰۲	۳۴	۱۱۲
۱۳۵	۱۲	۴	۱۳۵	۲۰۲
ملک کا نام	۴۰۳	۱۳۶	۱۱۴	اسکی کا نام

میوئی کو اپنے ماتحت رکھنے کا منتر

اگر خاوند میوئی میں ہر روز لڑائی ہوتی رہتی ہو یا کسی وجہ سے